یہ پارہ نیز باقی انتیس پارے بردوکان شیخ احمد ولد شیخ محی الدین تاجر کتب و مالک و مہتمم مطبع احمدی لاہور سے بکفایت مل سکتے ہیں

صحیح بخاری چھٹا پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان

بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

باب مشرکوں کی (نابالغ) اولاد کا بیان ہم سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا

قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابوبشر جعفر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے

قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا مشرکوں کی اولاد (آخرت میں کہاں رہیگی) آپ نے فرمایا

اللّٰهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ

اللہ نے جب ان کو پیدا کیا تھا وہ خوب جانتا تھا (اگر وہ بڑے ہوں تو) کیسے کام کریں گے ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ

ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ

انہوں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد

الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ

کہاں رہے گی آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے وہ جیسے عمل کرنے والے تھے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنی پیدائشی دین (یعنی اسلام) پر

أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَ

لہو کی ندی پر پہونچے اُس ندی میں ایک شخص کھڑا ہے، ندی کے ایک عمدہ مقام پر (یزید بن ہارون اور وہب

وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ

ابن جریر راویوں نے جریر بن حازم سے یوں نقل کیا ندی کے کنارے) ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی کے اندر

الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ

تھا بڑھ آیا اور ندی سے نکلنے لگا اُس وقت دوسرے شخص نے ایک پتھر اُسکے منہ پر مارا اور جہاں پر وہ تھا وہیں اُسکو لوٹا دیا

كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا

پھر ایسا ہی جب وہ نکلنا چاہتا اُس نے ایک پتھر اُسکے منہ پر مارا وہ لوٹ کر اپنی جگہ جاتا میں نے (اپنے ساتھیوں سے) پوچھا یہ معاملہ کیا ہے اُنھوں نے کہا

انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا

آگے چلو خیر ہم چلتے چلتے ایک ہری بھری باغیچہ پر پہونچے وہاں ایک بڑا درخت تھا اُس کی جڑ میں ایک بڈھا بیٹھا تھا اور

شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي

کچھ بچے اور اُس درخت کے پاس ایک مرد اور تھا جو اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا خیر میرے دونوں ساتھی مجھ کو لیکر اُس درخت پر

فِي الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ

چڑھ گئے اور ایسے ایک گھر میں لے گئے کہ میں نے اُس سے اچھا اور اس سے عمدہ کوئی گھر ہی نہیں دیکھا اُس میں بوڑھے اور جوان

وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ

اور عورتیں اور بچے (سب طرح کے لوگ) تھے پھر وہاں سے نکال کر درخت پر چڑھا لے گئے اور ایک دوسرے گھر میں لے گئے وہ پہلے گھر سے بھی

أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ

اچھا اور عمدہ گھر تھا وہاں بوڑھے جوان (دو طرح کے لوگ تھے) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم نے تو مجھ کو آج رات خوب گھمایا اب جو میں نے دیکھا اُسکی کیفیت تو

قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى

بتلاؤ انھوں نے کہا اچھا جس کا گلپھڑا تم نے دیکھا چیرا جا رہا تھا وہ (دنیا کا) ایک بڑا جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی بات بیان کرتا لوگ اُس سے سن کر سب طرف

تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ

مشہور کر دیتے قیامت تک اُس کو یہی سزا ملتی رہے گی اور جس کا سر تم نے دیکھا پھوڑا جا رہا تھا وہ وہ شخص ہے جس کو (دنیا میں) اللہ نے

اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي

قرآن کا علم دیا تھا لیکن رات کو تو وہ سوتا رہا اور دن کو اُس پر عمل نہیں کیا قیامت تک اُسکو یہی سزا ملتی رہے گی اور تنور میں

رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ الَّذِي فِي

جو لوگ تم نے دیکھے وہ زانی بدکار لوگ ہیں اور نہر میں جن کو دیکھا وہ سود خوار ہیں اور درخت کی جڑ میں جو

أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ

بوڑھا دیکھا وہ ابراہیم پیغمبر ہیں اُن کے گرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کے بچے ہیں اور وہ شخص جو آگ سلگا رہا تھا مالک فرشتہ ہے

خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ

دوزخ کا داروغہ اور پہلے جس گھر میں تم گئے تھے وہ عام مسلمانوں کے رہنے کا گھر ہے اور یہ دوسرا شہیدوں کے

الشهداء وانا جبريل وهذا ميكائيل فارفع راسك فرفعت راسي فاذا فوقي

شہیدوں کا گھر ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ (میرا ساتھی) میکائیل ہے تم اپنا سر تو اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا دیکھا کہ میرے اوپر

مثل السحاب قالا ذاك منزلك فقلت دعاني ادخل منزلي قالا انه بقي لك عمر

جیسے بادل ہے ان دونوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے میں نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں اپنے مقام میں جاؤں انہوں نے کہا ابھی دنیا میں رہنے کی تمہاری کچھ عمر باقی ہے

لم تستكملها فلو استكملت اتيت منزلك باب موت يوم الاثنين حدثنا

جس کو تم نے تمام نہیں کیا اگر تم پوری کر چکے ہوتے تو اپنے مقام میں آجاتے باب پیر کے دن مرنے کی فضیلت (ف) ہم سے

معلى بن اسد قال حدثنا وهيب عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت دخلت على

معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں ابوبکر صدیق

ابي بكر فقال في كم كفنتم النبي صلى الله عليه وسلم قالت في ثلثة اثواب بيض سحولية

پاس (ان کی بیماری میں) گئی انہوں نے پوچھا تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا میں نے کہا تین کپڑوں میں سفید سحولی

ليس فيها قميص ولا عمامة وقال لها في اي يوم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم

نہ ان میں قمیص تھا اور نہ عمامہ انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کس دن ہوئی تھی

قالت يوم الاثنين قال فاي يوم هذا قالت يوم الاثنين قال ارجو فيما بيني وبين

میں نے کہا پیر کے دن انہوں نے کہا آج کون سا دن ہے میں نے کہا پیر کا دن انہوں نے کہا مجھے بھی امید ہے کہ اب سے لیکر رات تک

الليل فنظر الى ثوب عليه كان يمرض فيه به ردع من زعفران فقال اغسلوا ثوبي

کسی وقت میں گذر جاؤں (ف) پھر اپنے کپڑے پر نگاہ ڈالی جو بیماری میں پہنے تھے اس پر زعفران کا دھبا لگا تھا اور کہا یہ کپڑا دھو ڈالنا اور دو کپڑے اور لے

هذا وزيدوا عليه ثوبين فكفنوني فيها قلت ان هذا خلق قال ان الحي احق

لینا ان میں میرا کفن کر دینا میں نے کہا یہ کپڑا تو پرانا ہے انہوں نے کہا نیا کپڑا تو زندہ آدمی کے لیے زیادہ درکار ہے بہ نسبت

بالجديد من الميت انما هو للمهلة فلم يتوف حتى امسى من ليلة الثلثاء ودفن قبل

مردے کے کیونکہ مردے کا کپڑا تو پیپ اور خون میں بھرنے کے لیے ہے (ف) پھر ان کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ منگل کی رات آگئی اور صبح ہونے سے پہلے

ان يصبح باب موت الفجاءة بغتة حدثنا سعيد بن ابي مريم قال

دفن کر دیے گئے باب ناگہانی موت کا بیان ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا

حدثنا محمد بن جعفر قال اخبرني هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان رجلا

ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا

قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي افتلتت نفسها واظنها لو تكلمت تصدقت

ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا میری ماں ایک ہی ایکا مر گئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرنے پاتی تو کچھ خیرات کرتی

فهل لها اجر ان تصدقت عنها قال نعم باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه

اب اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو اس کو کچھ ثواب ملیگا آپ نے فرمایا ہاں (ف) باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر

وسلم وابي بكر وعمر فاقبره اقبرت الرجل قبره اذا جعلت له قبرا وقبرته دفنته

اور عمر کی قبروں کا بیان سورہ عبس میں جو آیا ہے فاقبرہ تو عرب لوگ کہتے ہیں اقبرت الرجل اقبرہ یعنے میں نے اس کے لیے قبر بنائی اور قبرتہ کا معنے میں نے اس کو دفن کیا

كِفَاتًا يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ

اور سورۂ والمرسلات میں جو کفاتا کا لفظ ہے ف اسکا مطلب یہ ہے کہ زندگی بھی زمین ہی میں بسر کرو گے اور مرکر بھی اسی میں گڑو گے ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ

مجھ سے سلیمان بن بلال نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان

يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

یحییٰ بن ابی زکریا نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ

علیہ وآلہ وسلم اپنی (موت کے شروع) بیماری میں (دوسری بی بیوں کی معذرت سے) پوچھا کرتے تھے آج میں کہاں ہونگا کل میں کہاں ہونگا حضرت عائشہ رضہ کے

فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي حَدَّثَنَا مُوسَى

دن آپ دور سمجھتے ف آخر میری باری ہی کے دن اللہ نے آپ کو اٹھا لیا میرے پھیپھڑے اور سینے کے بیچ میں اور میرے ہی گھر میں دفن ہوئے ف ہم سے موسیٰ

ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انھوں نے ہلال بن ابی حمید سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ آنحضرت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُس بیماری میں جس سے (اچھے ہو کر) نہیں اٹھے یوں فرمایا اللہ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے پیغمبروں کی

النَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَوْلَا ذٰلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ

قبروں کو مسجد بنا لیا حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ آپ کی قبر کھول دی جاتی مگر آپ ڈر گیا لوگوں کو

أَوْ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي

ڈر ہوا کہیں آپ کی قبر مسجد نہ ہو جائے ف اور ہلال اس حدیث کے راوی نے کہا عروہ نے میری کنیت رکھدی اور میرے کوئی اولاد نہیں ہوئی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابوبکر بن عیاش نے خبر دی انھوں نے سفیان بن دینار سے جو کھجور فروش

أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ

تھے انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو دیکھا وہ اونٹ کے کوہان کی طرح بنی تھی ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي

کہا ہم سے علی بن مسہر نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے کہا جب ولید بن عبدالملک ابن مروان کی

زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَ

حکومت کے زمانہ میں حضرت عائشہ رضہ کے حجرے کی دیوار گری تو اسکو بنانے لگے ایک ٹانگ دکھلائی دی لوگ گھبرا گئے سمجھے

ظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک قدم ہے اور کسی ایسے شخص کو نہ پایا جو اس کو پہچانتا ہو یہانتک کہ عروہ بن زبیر رضہ

لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللّٰهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ وَعَنْ

نے اُن سے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک نہیں ہے بلکہ حضرت عمر رضہ کا قدم ہے ف اور اسی سند سے

علیہ وآلہ وسلم کی قبر بہت بلند کر دو کہ نماز میں ادہر موشہ نہ ہو عمر بن عبدالعزیز نے حجرے گرانے شروع کیے اُسوقت ایک پاؤں اندر سے نمودار ہوا عروہ رضہ نے بتلایا کہ یہ حضرت عمر رضہ کا پاؤں

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ

ہشام کو روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) عبداللہ بن زبیرؓ کو وصیت کی مجھ کو پیغمبر صاحب اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے

وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ

پاس گاڑنا بلکہ بقیع میں میری سوکنوں کے ساتھ دفن کر دینا میں نہیں چاہتی کہ انکے ساتھ میری تعریف ہی ہوا کرے ہم کو قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر

بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ

بن عبدالحمید نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت

قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

عمرؓ کو (اس رات) دیکھا (جب وہ زخمی ہوئے) انہوں نے کہا عبداللہؓ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پاس جا

عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ

اور کہہ عمرؓ تم کو سلام کہتا ہے پھر ان سے عرض کر کیا میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں (دیکھو) انہوں نے کیا

قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ

پیغام پہنچایا) حضرت عائشہؓ نے کہا یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر آج میں انکو اپنے اوپر مقدم رکھوں گی عبداللہؓ لوٹ کر آئے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہوا

قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ فَإِذَا

انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے اجازت دی حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو اس جگہ گڑنے کا بڑا خیال تھا اتنا خیال کسی بات کا نہ تھا جب میں

قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِي

مر جاؤں تو ایسا کرو میرا جنازہ اٹھا کر لیجاؤ اور حضرت عائشہؓ کو سلام کہو اور عرض کرو کہ عمرؓ آپ کے حجرے میں گڑنے کی اجازت چاہتا ہے

فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا

اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں گاڑ دو ورنہ مسلمانوں کے مقبرے میں دفن کر دینا[1] دیکھو خلافت کا حقدار میں ان چند لوگوں سے بڑھ کر کسی کو نہیں

الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ

پاتا جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات تک راضی رہے ہیں

فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَ

پھر یہ لوگ جس کو خلیفہ بنائیں میرے بعد وہی خلیفہ ہے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور

طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ

طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کا نام لیا[2] اور ایک انصاری جوان

مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ

انکے پاس آن پہونچا وہ کہنے لگا اے امیر المومنین تم کو تو اللہ کیطرف سے خوشی ہی خوشی ہے خوش ہو جاؤ ایک تو اسلام میں

فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ

تمہارا جیسا درجہ ہے وہ تم جانتے ہو پھر اسکے بعد خلیفہ ہوئے تو انصاف کرتے رہے پھر ان سب کے بعد شہادت ملی حضرت

فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي

عمرؓ نے کہا میرے بھتیجے میری تو یہ آرزو ہے کاش یہ خلافت برابر سرابر اتر جائے نہ مجھ کو ثواب ملے اور نہ عذاب اور میرے بعد جو خلیفہ

بالمهاجرين الاولين خيرا ان يعرف لهم حقهم وان يحفظ لهم حرمتهم واوصيه

کہ پہلے مہاجرین سے بھلائی کرتا رہے ان کا حق پہچانے اور ان کی عزت کا خیال رکھے اور انصار سے ساتھ بھی

بالانصار خيرا الذين تبوؤا الدار والايمان ان يقبل من محسنهم ويعفى عن مسيئهم

بھلائی کرے جنہوں نے مدینہ میں جگہ لی اور ایمان پر ثابت قدم ہے یعنی ان میں جو نیک ہو اس کی نیکی کی قدر کرے اور جو کوئی قصور کرے اس کا قصور معاف کرے

واوصيه بذمة الله وذمة رسوله ان يوفى لهم بعهدهم وان يقاتل من ورائهم

اور میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کا خیال رکھے ذمی کافر رعیتوں کا عہد پورا کرے اور ان کی حمایت میں لڑے

وان لا يكلفوا فوق طاقتهم باب ما ينهى عن سب الاموات حدثنا ادم قال حدثنا

اور ان کی طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دے باب جو لوگ مر گئے ان کو برا کہنا منع ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے

شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا

شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ

الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا تابعه علي بن الجعد ومحمد بن عرعرة وابن

مر گئے ان کو برا مت کہو کیونکہ انہوں نے جیسے عمل کیے تھے ویسا بدلہ پا چکے ف آدم بن ابی ایاس کے ساتھ اس حدیث کو علی بن جعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن عدی

ابي عدي عن شعبة ورواه عبد الله بن عبد القدوس عن الاعمش ومحمد بن انس

نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن عبد القدوس اور محمد بن انس نے بھی اس کو اعمش سے

عن الاعمش باب ذكر شرار الموتى حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا ابي

روایت کیا ہے باب برے مردوں کی برائی بیان کرنا درست ہے ف ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے

عن الاعمش قال حدثني عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال

انہوں نے اعمش سے انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا

ابو لهب للنبي صلى الله عليه وسلم تبا لك سائر اليوم فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب

ابو لہب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تیری خرابی سارے دن تب یہ آیت اتری تبت یدا ابی لہب وتب ف

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كتاب الزكوة

کتاب زکوۃ کے بیان میں

باب وجوب الزكوة وقول الله عز وجل واقيموا الصلوة واتوا الزكوة وقال

باب زکوۃ دینا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور درستی سے ادا کرو نماز کو اور زکوۃ دو ف اور عبداللہ

ابن عباس حدثني ابو سفيان فذكر حديث النبي صلى الله عليه وسلم فقال يامرنا

ابن عباس نے کہا مجھ سے ابو سفیان نے بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قصہ نقل کیا ف تو کہا وہ ہم کو

بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف حدثنا ابو عاصم الضحاك بن مخلد

نماز اور زکوۃ اور ناطا جوڑنے اور حرامکاری سے بچنے کا حکم دیتے ہیں ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا

ف یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے شروع کتاب میں جس میں ہرقل بادشاہ روم کا ذکر ہے

عن زكريا بن اسحق عن يحيى بن عبد الله بن صيفي عن ابي معبد عن ابن عباس

انہوں نے زکریا بن اسحاق سے انہوں نے یحییٰ بن عبد اللہ صیفی سے انہوں نے ابو معبد نافذ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال ادعهم الى شهادة ان لا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضہ کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا یمن والوں کو دعوت دو (پہلے) کہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا

اله الا الله وانى رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد افترض

کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پھر اگر وہ اسکو مان لیں تو ان سے یہ کہہ کہ اللہ نے ہر دن رات میں ان پر پانچ نمازیں

عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله

فرض کی ہیں پھر اگر وہ اسکو بھی مان لیں تو ان کو یہ بتلا کہ اللہ تعالے نے ان پر

افترض عليهم صدقة في اموالهم تؤخذ من اغنيائهم وترد في فقرائهم

مال کا صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لیا جاوے گا اور انہی کے محتاجوں کو دیا جاوے گا

حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن محمد بن عثمان بن عبد الله

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن عثمان بن عبد اللہ

ابن موهب عن موسى بن طلحة عن ابي ايوب ان رجلا قال للنبي صلى الله

بن موہب سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابو ایوب سے ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عليه وسلم اخبرني بعمل يدخلني الجنة قال ماله ماله وقال النبي صلى الله عليه

سے عرض کیا کوئی ایسا کام بتلایے جو مجھ کو بہشت میں لیجاوے لوگ کہنے لگے اسکو کیا ہوا اسکو کیا ہوا (ایسے پوچھنے کی کون سی ضرورت تھی) آپ نے فرمایا

وسلم ارب ماله تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة

کیوں ضرورت کیوں نہیں یہ تو بڑی ضروری بات ہے تو ایسا کر اللہ کو پوج اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز درستی سے ادا کر اور زکوۃ دیا کر

وتصل الرحم وقال بهز حدثنا شعبة قال حدثنا محمد بن عثمان وابوه

اور ناطہ جوڑتا رہ اور بہز بن اسد راوی نے یوں کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عثمان اور ان کے باپ

عثمان بن عبد الله انهما سمعا موسى بن طلحة عن ابي ايوب عن النبي صلى

عثمان بن عبد اللہ نے ان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابو ایوب رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے

الله عليه وسلم بهذا قال ابو عبد الله اخشى ان يكون محمد غير محفوظ انما

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث بیان کی امام بخاری نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ محمد بن عثمان صحیح نہ ہو بلکہ عمرو بن عثمان

هو عمرو حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال حدثنا عفان بن مسلم قال

صحیح ہو ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے کہا ہم سے

وهيب عن يحيى بن سعيد بن حيان عن ابي زرعة عن ابي هريرة ان اعرابيا

وہیب بن خالد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن حیان سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے ایک گنوار

اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال دلني على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبد الله

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلایے جب میں اسکو کروں تو بہشت میں جاؤں آپ نے فرمایا اللہ تعالے کو

اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوٰۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ

پوجتا رہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور فرض نماز درستی سے ادا کرتا رہ اور فرض زکوٰۃ دیتا رہ ف

وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا فلما ولی قال النبی

اور رمضان کے روزے رکھا کر وہ گنوار کہنے لگا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس سے زیادہ نہیں کرنے کا ف جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو

صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا

آپ نے فرمایا اگر کسی کو بہشتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھے

حدثنا مسدد عن یحیی عن ابی حیان قال حدثنی ابو زرعۃ عن النبی صلی اللہ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابوحیان سے ف انہوں نے کہا مجھ سے ابوزرعہ نے انہوں نے آنحضرت

علیہ وسلم بھذا حدثنا حجاج بن منھال قال حدثنا حماد بن زید قال

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی ف ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا

حدثنا ابو جمرۃ قال سمعت ابن عباس یقول قدم وفد عبد القیس علی النبی

ہم سے ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی نے کہا میں نے ابن عباس رضہ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس قبیلے کے (چودہ یا چالیس) لوگ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان ھذا الحی من ربیعۃ قد حالت بیننا و

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہیں ہمارے اور آپ کے بیچ میں

بینک کفار مضر ولسنا نخلص الیک الا فی الشہر الحرام فمرنا بشیء ناخذہ عنک

مضر کے کافر حائل ہیں ہم سوا حرام مہینے کے (جس میں عرب لوگ جنگ نہیں کرتے تھے) اور دنوں میں آپ تک پہونچ نہیں سکتے تو ہم کو ایک ایسی بات بتلا دیجیے ہم خود

وندعو الیہ من وراءنا قال آمرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ شھادۃ

بھی آپ سے سیکھ لیں اور (ہماری قوم کے) جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی سکھلائیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں جن کا حکم دیتا ہوں

ان لا الہ الا اللہ وعقد بیدہ ھکذا واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وان تؤدوا

گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور آپ نے انگلی سے ایک کا اشارہ کیا اور نماز درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور لوٹ کے مال میں سے

خمس ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت وقال سلیمان و

پانچواں حصہ داخل کرنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے سے اور سبز لاکھی مرتبان سے اور کریدی ہوئی لکڑی کے باسن سے اور روغنی باسن سے اور کہا

ابو النعمان عن حماد الایمان باللہ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ حدثنا

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان نے حماد سے یوں روایت کی اللہ پر ایمان لانا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ف ہم سے

ابو الیمان الحکم بن نافع قال اخبرنا شعیب بن ابی حمزۃ عن الزھری قال حدثنا

ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان ابا ھریرۃ قال لما توفی رسول

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابو بکر وکفر من کفر من العرب فقال عمر کیف تقاتل

وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر صدیق رضہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے کئی لوگ کافر ہو گئے ف (ابوبکر نے ان سے لڑنا چاہا) حضرت عمر رضہ نے کہا

کے سوا کسی کی پھانسے کی تسلی اور طہارت نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یوں فرمایا ہے مجھے لوگوں سے لڑنے کا اسی وقت تک حکم ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ

کہیں جب یہ کہنے لگے تو انہوں نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا البتہ کسی حق کے بدل یہ اور بات ہے ان کا حساب اللہ پر ہوگا

فَقَالَ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ

ابوبکرؓ نے کہا میں تو قسم خدا کی جو کوئی نماز اور زکوٰۃ میں فرق سمجھے گا اس سے ضرور لڑونگا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز بدن کا حق ہے)

لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى

قسم خدا کی اگر یہ لوگ ایک بکری کی پٹھیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھ کو دینے سے انکار کریں تو میں اس کے نہ دینے پر ان سے ضرور

مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

لڑونگا حضرت عمرؓ نے کہا پھر خدا کی قسم اللہ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا تھا (اور یہ خیال ان کا اللہ کی طرف سے تھا) میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِيتَاءِ الزَّكَاةِ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ

باب زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا اللہ تعالیٰ نے سورہ براءت میں فرمایا اگر وہ توبہ کریں اور نماز درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ

فِي الدِّينِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

تمہارے دینی بھائی ہیں ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے

إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن حازم سے انہوں نے کہا جریر بن عبداللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ وَقَوْلِ

نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر بیعت کی باب زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ اور اللہ تعالیٰ نے

اللهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى

(سورہ براءت میں) فرمایا جو لوگ سونا اور چاندی گاڑ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

قَوْلِهِ تَعَالَى فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ

اخیر آیت فذوقوا ما کنتم تکنزون تک یعنی اپنے گاڑنے کا مزہ چکھو ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ

شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج نے انہوں نے

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ

ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن وہ) اونٹ جن کی دنیا میں زکوٰۃ نہ دی ہو

مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى

خوب موٹے تازے اچھے بن کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے اور اسی طرح بکریاں بھی جن کی زکوٰۃ نہ دی ہو اچھی

خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ

موٹی تازی بن کر اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی آپ نے فرمایا

مِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى

بکریوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر بیٹھ کر اُن کا دودھ دوہا جائے آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو تم میں کوئی قیامت کے دن بکری اپنی گردن پر لادے ہوئے

رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي

لاوے وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہو پھر (مجھ کو پکارے) کہے محمد (مجھ کو بچاؤ) میں کہوں گا میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو خدا کا حکم تجھ کو پہنچا دیا تھا اور ایسا نہ ہو کوئی

بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ

اونٹ اپنی گردن پر لادے ہوئے آوے وہ بڑبڑا رہا ہو پھر کہے محمد (مجھ کو چھڑاؤ) میں کہوں گا میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا

بَلَّغْتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا

دیا تھا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے کہا ہم سے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ

ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے

لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ

دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو کالے نقطے ہوں گے (درنگ) ہو کر اس کے گلے کا طوق ہو جاوے گا پھر اس کی دونوں

بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ

باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد آپ نے سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جو لوگ

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الْآيَةَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ

اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ اس میں بخیلی کرتے ہیں تو یہ بخیلی اپنے لیے بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں بُرا ہے جس کے

سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَابٌ مَا أُدِّيَ زَكٰوتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

لیے وہ بخیلی کرتے ہیں وہ قیامت کے دن قریب میں ان کے گلے کا طوق ہونے والا ہے باب جس مال کی زکوٰۃ دی جایا کرے اس کو کنز نہیں کہیں گے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ حَدَّثَنَا

کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے ہم سے

أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ

احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ شبیب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خالد

ابْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ابن اسلم سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ نکلے تو ایک گنوار نے پوچھا مجھے اس آیت کی تفسیر بتلایئے

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا

والذین یکنزون الذہب والفضۃ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جس شخص نے چاندی سونا جوڑ رکھا اور اس کی زکوٰۃ نہ دی

فَوَيْلٌ لَهُ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا

اس کی خرابی ہوگی اور یہ آیت زکوٰۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو اللہ نے مالوں کو اس سے

نے فرمایا جب وہاں سے نکالا جائیگا انہوں نے کہا میں پھر مدینہ میں آجاؤنگا آپ نے فرمایا پھر جب وہاں سے نکالا جائیگا تو کیا کریگا ابوذر رض نے کہا میں اپنی تلوار سنبھالونگا اور ماردونگا

الاموال حدثنا اسحاق بن یزید قال اخبرنا شعیب بن اسحٰق قال نا الاوزاعی

ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے

قال اخبرنی یحیی بن ابی کثیر ان عمرو بن یحیی بن عمارة اخبره عن ابیه یحیی

کہا مجھ کو یحیی بن ابی کثیر نے ان سے عمرو بن یحیی بن عمارہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ یحیی

ابن عمارة بن ابی الحسن انه سمع ابا سعید یقول قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لیس

بن عمارہ بن ابی الحسن سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ

فیما دون خمس اواق صدقة ولا فیما دون خمس ذود صدقة ولیس فیما دون خمسة

اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق

اوسق صدقة حدثنا علی بن ابی ہاشم سمع ہشیما قال اخبرنا حصین عن

کھجور سے کم میں زکوٰۃ ہے ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان کیا انہوں نے ہشیم سے سنا انہوں نے کہا ہم کو حصین نے خبر دی انہوں نے

زید بن وہب قال مررت بالربذة فاذا انا بابی ذر فقلت له ما انزلک منزلک

زید بن وہب سے انہوں نے کہا میں ربذہ پر سے گذرا وہاں مجھ کو ابوذر (صحابی) ملے میں نے پوچھا تم اس جگہ (شہر چھوڑ کر جنگل میں) کیوں بسنے لگے

ہذا قال کنت بالشام فاختلفت انا ومعاویة فی الذین یکنزون الذہب

انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں تھا وہاں مجھ میں اور معاویہ میں (جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے شام کے حاکم تھے) اس آیت میں اختلاف ہوا الذین یکنزون الذہب

والفضة ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ قال معاویة نزلت فی اہل الکتاب فقلت

والفضة ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ معاویہ کہنے لگے یہ آیت اہل کتاب کے حق میں اتری میں نے

نزلت فینا وفیہم فکان بینی وبینه فی ذلک فکتب الی عثمان یشکونی فکتب

نہیں ہم مسلمانوں کے باب میں بھی اور اہل کتاب کے حق میں بھی غرض مجھ میں اور ان میں (خوب) بحث ہوئی انہوں نے حضرت عثمانؓ کو میری شکایت لکھی حضرت

الی عثمان ان اقدم المدینة فقدمتہا فکثر علی الناس حتی کانہم لم یرونی

عثمانؓ نے مجھے لکھ بھیجا تم مدینہ میں چلے آؤ میں آیا تو اتنے بہت لوگ میرے پاس جمع ہونے لگے جیسے انہوں نے مجھ کو اس سے پہلے کبھی دیکھا ہی نہ

قبل ذلک فذکرت ذلک لعثمان فقال لی ان شئت تنحیت فکنت قریبا

تھا میں نے حضرت عثمان رض سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم چاہو تو الگ ایک گوشے میں ہو مدینہ سے قریب ہی وجہ سے یہاں

فذاک الذی انزلنی ہذا المنزل ولو امروا علی حبشیا لسمعت واطعت

(جنگل میں) پڑا ہوں اور (حضرت عثمانؓ تو بڑے شخص ہیں) اگر مجھ پر ایک حبشی کو سردار کریں تو میں اس کی بات سنونگا اور اسکا کہا مانوں گا

حدثنا عیاش قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا الجریری عن ابی

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے

العلاء عن الاحنف بن قیس قال جلست ح وحدثنی اسحاق بن منصور

ابو العلاء یزید سے انہوں نے احنف بن قیس سے انہوں نے کہا دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا

قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنی ابی قال حدثنا الجریری قال حدثنا

کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے سعید جریری نے کہا ہم سے

أبو العلاء بن الشخير أن الأحنف بن قيس حدثهم قال جلست إلى ملإ من قريش

ابو العلاء بن شخیر نے ۔ ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا انھوں نے کہا میں قریش لوگوں کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا

فجاء رجل خشن الشعر والثياب والهيئة حتى قام عليهم فسلم ثم قال بشر

اتنے میں ایک شخص آیا جس کے بال سخت کپڑے موٹے شکل بھی سیدھی سادی وہ ایکے پاس کھڑا ہوا اور سلام علیک کی پھر کہنے لگا جو لوگ مال جمع

الكانزين برضف يحمى عليه في نار جهنم ثم يوضع على حلمة ثدي أحدهم

کرتے ہیں انکو خوشخبری سنا ایک پتھر دوزخ کی آگ میں سینکا جائیگا وہ اُن [illegible] چھاتی کی بھٹنی پر رکھ دیا جائیگا اور انکے مونڈھے کے

حتى يخرج من نغض كتفه ويوضع على نغض كتفه حتى يخرج من حلمة ثديه

اوپر والی ہڈی سے پار ہو جائیگا اور انکے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جائیگا اور چھاتی کی بھٹنی سے پار ہو جائیگا

يتزلزل ثم ولى فجلس إلى سارية وتبعته وجلست إليه وأنا لا أدري من هو

اسی طرح وہ پتھر ڈھلکتا رہیگا یہ کہہ کر اُس نے پیٹھ موڑی اور ایک ستون پاس جا بیٹھا میں اُسکے پیچھے چلا اور اُسکے پاس جاکر بیٹھا مجھے معلوم نہ تھا یہ کون

فقلت له لا أرى القوم إلا قد كرهوا الذي قلت قال إنهم لا يعقلون شيئا

شخص ہے میں نے اُس سے کہا میں سمجھتا ہوں تمہاری اس بات سے لوگ ناراض ہوئے اُس نے کہا یہ لوگ تو بے وقوف ہیں

قال لي خليلي قال قلت ومن خليلك قال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا

مجھ سے میرے جانی دوست نے کہا میں نے کہا تمہارا جانی دوست کون اُس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کون آپ نے فرمایا ای

ذر أتبصر أحدا قال فنظرت إلى الشمس ما بقي من النهار وأنا أرى أن رسول الله

ابوذر کیا تو احد پہاڑ دیکھتا ہے یہ سنکر میں نے سورج کو دیکھا کتنا دن باقی ہے میں سمجھا کہ آپ کسی کام کے لیے

صلى الله عليه وسلم يرسلني في حاجة له قلت نعم قال ما أحب أن لي مثل أحد ذهبا

مجھ کو بھیجنے والے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا میرے پاس اُحد پہاڑ برابر سونا ہو

أنفقه كله إلا ثلاثة دنانير وإن هؤلاء لا يعقلون شيئا إنما يجمعون الدنيا

اگر ہو تو میں سب اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں صرف تین اشرفیاں رکھوں ف اور یہ لوگ تو بے وقوف ہیں روپیہ اکٹھا کرتے ہیں

ولا والله لا أسألهم دنيا ولا أستفتيهم عن دين حتى ألقى الله باب إنفاق

اور میں تو قسم خدا کی نہ اُن سے دنیا کا کوئی سوال کرونگا نہ دین کی کوئی بات پوچھونگا یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں ف باب اللہ کی راہ میں

المال في حقه حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن إسمعيل قال حدثني

مال خرچ کرنے کی فضیلت ف ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انھوں نے کہا مجھ سے

قيس عن ابن مسعود قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا حسد إلا في

قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دو ہی آدمیوں پر رشک کرنا چاہیے

اثنين رجل آتاه الله مالا فسلطه على هلكته في الحق ورجل آتاه الله حكمة

ایک تو اُس شخص پر جس کو اللہ نے روپیہ دیا اور اُسکو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرے وہ شخص جسکو اللہ نے قرآن و حدیث کا علم دیا

فهو يقضي بها ويعلمها باب الرياء في الصدقة لقوله تعالى يا أيها الذين

وہ خود بھی اُس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے باب ریا کی نیت سے خیرات کرنا ف کیونکہ اللہ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو

ثواب ہے گے اور بعذاب ہوگا ۱۲ منہ

آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا

اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور فقیر کو ستا کر برباد نہ کرو اس شخص کی طرح جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اسکو

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

اللہ اور آخرت کے دن کا یقین نہیں اخیر آیت واللہ لا یہدی القوم الکافرین تک ف ابن عباس رضی نے کہا

صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ وَالطَّلُّ النَّدَى بَابُ لَا

اس آیت میں جو صلدا کا لفظ ہے اسکا معنے (صفا چٹ) یعنے اسپر کچھ نہ رہا اور عکرمہ نے کہا وابل زور کا مینہ اور طل کہتے ہیں شبنم (اوس) کو ف باب چوری

يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَوْلٌ مَعْرُوفٌ

کے مال میں سے خیرات قبول نہ ہوگی وہی خیرات قبول ہوگی جو حلال کمائی سے دی جائے کیونکہ اللہ تعالی نے اسی سورہ بقرہ میں فرمایا نرمی سے جواب

وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ

دے دینا اور فقیر کی سخت باتوں سے درگذر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ آپ بے نیاز تحمل والا ہے ف باب حلال کمائی میں سے

كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ

خیرات قبول ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اللہ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں

أَثِيمٍ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

کرتا ف جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور نماز درستی سے ادا کی اور زکوۃ دی ان کو پروردگار پاس انکا ثواب

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ

ملیگا نہ ان کو ڈر ہوگا اور نہ غم ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے

أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ابو النضر سالم بن ابی امیہ سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ

ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کمائی سے

بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ

ایک کھجور برابر صدقہ کرے "اور اللہ حلال ہی کمائی کو قبول کرتا ہے" تو اللہ تعالی اسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے ف

ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ

پھر صدقہ دینے والے کے فائدے کے لیے اسکو پالتا رہتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنا بچھیرا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے عبدالرحمن کے ساتھ اس حدیث

عَنْ ابْنِ دِينَارٍ وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

عبداللہ بن دینار سے روایت کیا ف اور ورقاء نے اسکو عبداللہ بن دینار سے روایت کیا اس نے سعید بن یسار سے اس نے ابو ہریرہ رضہ سے اس نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مسلم بن ابی مریم اور زید بن اسلم اور سہیل نے

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ الصَّدَقَةِ

اس کو ابو صالح سے روایت کیا اس نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باب اس زمانے کے آنے

قَبْلَ الرَّدِّ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ

پہلے جب کوئی صدقہ نہ لیگا صدقہ دینا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے معبد بن خالد نے کہا

سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا

میں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خیرات کرو

فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ

کیونکہ ایک زمانہ تم پر ایسا آنے والا ہے کہ آدمی خیرات لیکر چلیگا اور کوئی ایسا شخص نہ ملیگا کہ اسکو قبول کرے جس کو دینے لگے گا وہ

لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا حَدَّثَنَا أَبُو

کہیگا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم سے ابو الیمان

الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد ذکوان نے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ تم میں دولت ریل پیل ہو کر ابل نہ پڑے

فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي

بہا نکلے کہ مالدار کو یہ فکر رہے گی کہ اس کی خیرات کون لیگا اور کسی شخص کو خیرات دینے لگیگا تو وہ کہیگا مجھے

يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

کیا کرنا ہے ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم

النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ

نبیل نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم کو ابو مجاہد سعد طائی نے کہا ہم کو محل

بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

بن خلیفہ طائی نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ

علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں دو آدمی آپ کے پاس آئے ایک تو محتاجی کا شکوہ کرتا تھا اور دوسرا رستہ کی بے امنی

السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي

کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رستہ کی بے امنی تو تھوڑی ہی مدت باقی ہے جب تک

عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ

قافلہ روانہ ہوگا اور کوئی ضمانت کے طور پر ساتھ نہ ہوگا اور رہی محتاجی تو قیامت اسوقت تک برپا نہ ہوگی کہ تم میں سے

لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ

کوئی اپنی خیرات لیے ہوئے گھومتا رہیگا اور کوئی ایسا نہ ملیگا جو وہ خیرات قبول کرے پھر قیامت کے دن تم میں کوئی

بَيْنَ يَدَيِ اللهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ

اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا اس میں اور اللہ کے بیچ میں کوئی پردہ نہ ہوگا اور نہ کوئی درمیانی ترجمان ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا

ألم أوتك مالا فليقولن بلى ثم ليقولن ألم أرسل إليك رسولا فليقولن بلى

کیا میں نے تجھ کو دنیا میں (روپیہ پیسہ) نہیں دیا تھا وہ عرض کرے گا کیوں نہیں بیشک تو نے دیا تھا پھر فرمائیگا کیا میں نے دنیا میں رسول نہیں بھیجا تو وہ عرض کرے گا کیوں نہیں

فينظر عن يمينه فلا يرى إلا النار ثم ينظر عن شماله فلا يرى إلا النار فليتقين

پھر اپنے داہنی طرف دیکھیگا تو آگ ہی آگ دیکھیگا بائیں طرف دیکھیگا تو آگ تم میں سے ہر شخص کو آگ سے بچنا چاہیے

أحدكم النار ولو بشق تمرة فإن لم يجد فبكلمة طيبة حدثنا محمد بن العلاء

اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہے ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا

قال حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله

کہا ہم سے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان يطوف الرجل فيه بالصدقة من الذهب

علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا کوئی شخص خیرات کا سونا لیے ہوئے گھومتا پھرے گا

ثم لا يجد أحدا يأخذها منه ويرى الرجل الواحد يتبعه أربعون امرأة يلذن

پر کسی کو نہ پائے گا جو وہ خیرات اس سے لیلے اور ایسا بھی ایک شخص نظر آئیگا جس کی پناہ میں چالیس عورتیں رہیں گی

به من قلة الرجال وكثرة النساء باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل

کیونکہ مرد کم ہو جائیں گے عورتیں بہت ہونگی باب کھجور کا ٹکڑا یا تھوڑا سا ہی صدقہ دے کر دوزخ

من الصدقة ومثل الذين ينفقون أموالهم ابتغاء مرضات الله وتثبيتا من

کی آگ سے بچنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اور نیت ٹھیک رکھ کر اپنے مال

أنفسهم كمثل جنة بربوة إلى قوله من كل الثمرات حدثنا أبو قدامة عبيد الله

خرچ کرتے ہیں ان کی خیرات کی مثال ایک باغ کی طرح ہے من کل الثمرات تک ہم سے ابو قدامہ عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا

ابن سعيد قال حدثنا أبو النعمان هو الحكم بن عبد الله البصري قال حدثنا شعبة

کہا ہم سے ابو النعمان حکم بن عبداللہ بصری نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے

عن سليمان عن أبي وائل عن أبي مسعود قال لما نزلت آية الصدقة كنا نحامل

انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے کہا جب صدقہ کی آیت اتری تو اسوقت ہم حمالی

فجاء رجل فتصدق بشيء كثير فقالوا مرائي وجاء رجل فتصدق بصاع فقالوا إن

(مزدوری) کیا کرتے تھے ایک شخص (عبدالرحمن بن عوف) آئے انہوں نے بہت سی خیرات کی لوگ کہنے لگے یہ ریاکار ہے اور ایک دوسرا شخص (ابو عقیل)

الله لغني عن صاع هذا فنزلت الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات

اللہ اسکے ایک صاع کا محتاج نہیں تب سورہ براءۃ کی یہ آیت اتری جو لوگ خوشی سے صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعنہ کرتے ہیں اور ان غریب مسلمانوں

والذين لا يجدون إلا جهدهم الآية حدثنا سعيد بن يحيى قال حدثنا

پر جن کو محنت کی کمائی کے سوا زیادہ مقدور نہیں اخیر آیت تک ہم سے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے

أبي قال حدثنا الأعمش عن شقيق عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رسول

میرے باپ یحییٰ بن سعید نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا وہاں مزدوری پر بوجھ اٹھاتا اور ایک

الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مد کماتا او آج (ہم میں سے) کسی کے پاس ایک لاکھ درہم جمع ہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ

شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق عمرو بن عبداللہ سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا انہوں نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ حَدَّثَنَا

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (دوزخ کی) آگ سے بچو (صدقہ دیکر) گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو ہم سے

بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے

عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا

عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا ایک عورت آئی اسکی

تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا

ہوئی ف اسکے ساتھ دو بیٹیاں تھیں اس وقت میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی میں نے وہی اسکو دیدی اس نے وہ کھجور آدھی آدھی دونوں بیٹیوں کو

وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ

کو دیدی اور خود کچھ نہیں کھائی پھر کھڑی ہو کر چلدی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں نے یہ حال آپ سے بیان کیا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ

آپ نے فرمایا جو کوئی ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی آفت میں پھنس جائے ف۳ تو وہ اسکے لیے (قیامت کے دن) دوزخ سے

النَّارِ بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ

آڑ ہوگی ف باب تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینے کی فضیلت کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ منافقون میں) فرمایا اور ہم نے جو تم کو

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلٰى آخِرِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ موت تم پر آن پہنچے اخیر آیت تک اور (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو ہم نے جو تم کو دیا اس میں سے

أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ

خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آن پہنچے کہ جس دن نہ بیچ کھوچ ہوگی نہ دوستی اور نہ سفارش چلے گی

الْآيَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا

اخیر آیت تک ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے

عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابو زرعہ نے کہا ہم سے ابوہریرہ نے کہا ایک شخص

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کس صدقے میں زیادہ ثواب ملیگا آپ نے فرمایا

أن تصدق وأنت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى ولا تمهل حتى إذا بلغت

جب تو تندرستی میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے محتاجی سے ڈر کر اور مالداری کی طمع رکھ کر خیرات کرے اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں

الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان باب حدثنا

آ پہنچے اسوقت تو کہے فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اب تو فلانے کا مال ہو ہی چکا ف باب ف ہم سے

موسى بن إسمعيل قال حدثنا أبو عوانة عن فراس عن الشعبي عن مسروق عن

موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے

عائشة أن بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم

حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی بی بیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا

أينا أسرع بك لحوقا قال أطولكن يدا فأخذوا قصبة يذرعونها فكانت

ہم میں سب سے پہلے آپ سے کون ملیگا ف آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں پھر وہ ایک چھڑی لیکر اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تو

سودة أطولهن يدا فعلمنا بعد أنما كانت طول يدها الصدقة وكانت

سودہ رض کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے نکلے بعد (جب سب بی بیوں میں پہلے حضرت زینب کا انتقال ہوا تب) ہم سمجھے کہ ہاتھ کی لمبائی سے خیرات کرنا مراد تھا

أسرعنا لحوقا به صلى الله عليه وسلم وكانت تحب الصدقة باب صدقة

اور وہ سب بی بیوں میں پہلے آپ سے ملیں اور خیرات کرنا ان کو بہت پسند تھا ف باب لوگوں کے سامنے

العلانية وقوله الذين ينفقون أموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية

خیرات کرنا (جائز ہے) اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ رات دن اپنے مال چھپ کر اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں

فلهم أجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون باب صدقة السر

ان کو اپنا ثواب ان کے مالک کے پاس سے ملیگا نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم ف باب چھپ کر خیرات کرنا (افضل ہے)

وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ورجل تصدق بصدقة فأخفاها

اور ابو ہریرہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی (جو اوپر گذر چکی ہے) اور ایک وہ مرد جس نے اتنی چھپا کر خیرات کی

حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه وقوله إن تبدوا الصدقات فنعما هي وإن

کہ داہنا ہاتھ جو خرچ کرتا ہے بائیں ہاتھ کو اسکی خبر نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اگر تم کھلم کھلا خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور جو

تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم ويكفر عنكم سيئاتكم والله بما تعملون

چھپاؤ اور محتاجوں کو پہونچاؤ تو اور زیادہ اچھا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری برائیاں اتار دیگا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی

خبير باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا

خبر ہے باب اگر کسی نے نادانستہ (معلوم نہ تھا) مالدار کو صدقہ دیدیا (تو اسکو ثواب مل جائیگا) ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے

شعيب قال حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى

خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

الله عليه وسلم قال قال رجل لأتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها

نے فرمایا (بنی اسرائیل کا) ایک شخص کہنے لگا میں (آج رات کو) ضرور خیرات کرونگا پھر وہ (رات کو) اپنی خیرات لیکر نکلا اور ایک چور کے

فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

ہاتھ میں ڈال دی صبح کو لوگ لوگوں میں کہنے لگے چور کو خیرات ملی یہ سنکر وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے

لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ

میں (آج رات کو) اور ایک خیرات کرونگا خیر پھر (رات کو) اپنی خیرات لیکر نکلا اور ایک کنچنی کے ہاتھ میں ڈال آیا صبح کو لوگ باتیں بنانے لگے

تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ

(عجیب بات) آج رات تو ایک کنچنی کو خیرات ملی یہ سنکر اس نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے کنچنی کو خیرات ہو گئی پر میں (آج رات کو) ضرور ایک خیرات

فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ

اور دونگا پھر رات کو خیرات لیکر نکلا اور ایک مالدار آدمی کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح لوگ کہنے لگے آج تو ایک مالدار کو خیرات ملی

فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا

یہ سنکر وہ بولا یا اللہ چور اور کنچنی اور مالدار سب کو خیرات پہونچنے پر تیرا شکر کرتا ہوں پھر ایک آنے والا اسکے پاس آیا اور کہا تو نے

صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ

جو خیرات دی چور کو (اس میں) یہ مصلحت ہے شاید وہ (اس خیرات پاکر) چوری سے باز رہے کنچنی کی اسلیے شاید وہ زنا سے پرہیزگری کرے مالدار

تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

کی اس وجہ سے شاید وہ دیکھے اسکو عبرت ہو اور اللہ نے جو اسکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے

بَابٌ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا

باب اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دیدے اسکو معلوم نہ ہو ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے

إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

اسرائیل بن یونس نے کہا ہم سے ابوالجویریہ (حطان بن خفاف) نے ان سے معن بن یزید صحابی رضی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے اور میرے باپ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ

نے اور میرے دادا (اخنس بن حبیب) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھایا اور میں ایک

كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ

مقدمہ آپ کے پاس لیکر گیا ہوا یہ کہ میرے باپ یزید نے خیرات کی کچھ اشرفیاں نکالیں اور مسجد میں ایک شخص کے پاس ف رکھوا آیا میں اسکے پاس گیا

فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

اور وہ اشرفیاں لے لیں ف اپنے باپ پاس لایا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میرا یہ مطلب تھا کہ یہ خیرات تجھ کو پہونچے آخر میں اور وہ جھگڑتے ہوئے آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ بَابٌ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ف آپ نے فرمایا یزید تیری نیت پوری ہو گئی اور معن جو تو نے لیا وہ تیرا ہو گیا ف باب

الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

داہنے ہاتھ سے خیرات دینا بہتر ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا

خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

مجھ سے خبیب بن عبدالرحمن نے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ

علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ الحمدین اپنے سائے میں رکھیگا جس دن اسکے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہو گا ایک تو عادل بادشاہ

نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ

کیا ہوگا بہ سدرکی عبادت میں ہا تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے ف چوتھے وہ دو مرد جنہوں نے اللہ کے لیے محبت رکھی پھر اسی

اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي

پر قائم رہے اور محبت ہی پر جدا ہوگئے (مرگیے) پانچویں وہ مرد جس کو ایک شاندار خوبصورت عورت نے (بری کام کیلیے) بلایا وہ کہنے لگا میں اللہ

أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ

سے ڈرتا ہوں چھٹے وہ مرد جس نے داہنے ہاتھ کو لیا چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو اسکی خبر نہ ہوئی ف۲ ساتویں وہ مرد جس نے

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا

تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کے آنسو بہ نکلے ف۳ ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ

نے خبر دی کہا مجھ کو معبد بن خالد نے کہا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے سنا

يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خیرات کرو قریب میں تم پر ایک زمانہ ایسا آئیوالا ہے

الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ

کہ آدمی اپنی خیرات لیکر چلے گا ایک شخص (کو دینے جائیگا) وہ کہیگا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو

فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ

اس کی کوئی ضرورت نہیں ف۴ باب اگر کوئی شخص اپنے خدمتگار (نوکر یا غلام) کو صدقہ دینے کا حکم دے اپنے ہاتھ سے نہ دے اور

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ حَدَّثَنَا

ابو موسیٰ اشعری رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں روایت کی ہے کہ وہ خدمتگار بھی صدقہ دینے والوں میں گنا جائیگا ف۵ ہم سے

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ

حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ

مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ

بگاڑ کی نیت نہ ہو ف۶ تو عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ملیگا جیسے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے اور داروغہ کو بھی اتنا ہی اور

مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا بَابُ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرنے کا باب صدقہ وہی عمدہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ

ف اور جو شخص محتاج ہو کر خیرات کرے یا اسکے بال بچے محتاج ہوں (تو ایسی خیرات درست نہیں) اسی طرح اگر قرضدار ہو تو صدقہ

أَنْ يَقْضِيَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ

اور آزادی اور ہبہ پر اس ادا کرنا مقدم ہوگا اور اس کا صدقہ اُسی پر پھیر دیا جائیگا اور اسکو یہ درست نہیں کہ

النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا

(خیرات دیکر) لوگوں کا روپیہ تباہ کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص (بیرایا) لوگوں کا روپیہ اڑانے کی نیت سے لے

أَتْلَفَهُ اللهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ

اللہ اسکو برباد کر دے گا البتہ اگر صبر اور تکلیف اٹھانے میں مشہور ہو تو اپنی ذاتی حاجت پر فقیر کی حاجت کو مقدم کر سکتا ہے ف

كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ

جیسے ابوبکر صدیق نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا ف اور اسیطرح انصار نے اپنی حاجت پر مہاجرین کی حاجت کو مقدم کیا ف

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال کو تباہ کرنے سے منع فرمایا ہے ف وجب اپنا مال تباہ کرنا منع ہوا تو پرائے لوگوں

الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ

کا مال تباہ کرنا کبھی درست نہ ہوگا اور کعب بن مالک نے (جو جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے) عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی توبہ کو اس طرح

مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ

پورا کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور رسول پر تصدق کرتا ہوں آپ نے فرمایا (نہیں) کچھ تھوڑا مال رہنے دے کہ وہ تیرے حق میں بہتر ہے

لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا

کعب نے کہا بہت خوب میں اپنا خیبر کا حصہ رہنے دیتا ہوں ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھکو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ سے سنا

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا عمدہ خیرات وہی ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے اور

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا

پہلے ان لوگوں سے شروع کر جو تیری نگہبانی میں ہیں ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ

ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا اوپر والا

الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ

(دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اپنے بال بچوں عزیزوں کو دے ف اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دیکر آدمی

غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَعَنْ وُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مالدار رہے اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہیگا اللہ اسکو بچائیگا اور جو کوئی بے پرواہی کی دعا کریگا اللہ اسکو بے پروا کر دیگا موسیٰ نے اس

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا حَدَّثَنَا

ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت کی ہے ہم سے

أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے نافع سے

بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَ

ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر خیرات اور سوال سے بچنے کا اور سوال کرنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا

التَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَ

کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور

السُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطَى لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔ باب جو خیرات دے کر احسان جتائے اس کی مذمت کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ اللہ

أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى الْآيَةَ بَابُ

کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کر کے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں نہ جس کو دیا اس کو ستاتے ہیں اخیر آیت تک۔ باب

مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ

خیرات میں جلدی کرنا بہتر ہے۔ ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے ابن

أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ

ابی ملیکہ سے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی

فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ

پھر جلدی سے گھر میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر میں باہر نکلے میں نے آپ سے اس کا سبب پوچھا یا کسی اور نے پوچھا آپ نے فرمایا خیرات

خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ بَابُ

کے مال میں سے میں ایک سونے کا ٹکڑا گھر میں چھوڑ گیا تھا مجھے برا معلوم ہوا وہ رات کو میرے پاس رہے میں نے اس کو بانٹ دیا۔ باب

التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

خیرات کے لیے لوگوں کو تحریک کرنا اور سفارش کرنا۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

عدی بن ثابت نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر کے

عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ وَبِلَالٌ مَعَهُ

دن نکلے مدینہ کے باہر تشریف لے گئے وہاں دو رکعتیں عید کی نماز کی پڑھیں اس سے پہلے یا پیچھے نفل نہیں پڑھا پھر عورتوں کی طرف مڑے ان کو

فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ حَدَّثَنَا

نصیحت کی اور خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنا کنگن پھینکنے لگی کوئی بالی ہم سے

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ نے کہا ہم سے

أبو بردة بن أبي موسى عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جاءه

ابی بردہ بن ابی موسے نے اُنہوں نے اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضہ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی

السائل أو طلبت إليه حاجة قال اشفعوا تؤجروا ويقضي الله على لسان نبيه ما

سائل آتا یا کوئی شخص اپنی غرض بیان کرتا تو آپ (دوسروں سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب ملیگا اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان پر جو چاہے گا

شاء حدثنا صدقة بن الفضل قال أخبرنا عبدة عن هشام عن فاطمة عن

حکم دیگا ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے

أسماء قالت قال لي النبي صلى الله عليه وسلم لا توكي فيوكى عليك حدثني عثمان

انہوں نے اسماء رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا خیرات کو مت روک ورنہ تیرا رزق بھی روک جائیگا مجھ سے عثمان

ابن أبي شيبة عن عبدة وقال لا تحصي فيحصي الله عليك باب الصدقة فيما

ابن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے عبدہ سے یہی حدیث روایت کی اس میں یہ ہے گن گن کر نہ رکھ اللہ بھی تجھے گن گن کر دیگا باب جہاں تک ہو سکے

استطاع حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج ح وحدثني محمد بن عبد الرحيم عن

خیرات کرنا ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے اور دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا انہوں نے

حجاج بن محمد عن ابن جريج قال أخبرني ابن أبي مليكة عن عباد بن عبد الله

حجاج بن محمد سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عباد بن عبداللہ

بن الزبير أخبره عن أسماء بنت أبي بكر أنها جاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقال

بن زبیر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضہ سے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے فرمایا

لا توعي فيوعي الله عليك ارضخي ما استطعت باب الصدقة تكفر الخطيئة

تھیلیوں میں بند کر کے روپیہ پیسہ مت رکھ ورنہ اللہ بھی تیرا رزق بند کر کے رکھیگا جہاں تک ہو سکے خیرات کر باب خیرات گناہ کو مٹا دیتی ہے

حدثنا قتيبة قال حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة قال قال

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا

عمر بن الخطاب أيكم يحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الفتنة قال

حضرت عمر رضہ نے فرمایا تم میں کس کو فتنوں کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث یاد ہے حذیفہ نے کہا مجھ کو یاد ہے جس طرح آپ نے فرمایا

قلت أنا أحفظه كما قال قال إنك عليه لجريء فكيف قال قلت فتنة الرجل

حضرت عمر رضہ نے کہا (تیرا کیا کہنا) تو تو بڑا بہادر ہے اچھا کیونکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا میں نے کہا

في أهله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصدقة والمعروف قال سليمان قد

آدمی کو اس کے گھر والوں بال بچوں (دوست) ہمسایوں میں ایک فتنہ ہوتا ہے (ان کی محبت میں عبادت سے غافل ہوتا ہے) نماز اور صدقہ اور اچھی بات کہنی

كان يقول الصلاة والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر قال ليس

کبھی یوں کہتے تھے نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا یہ اتارا ہیں اس فتنے کے حضرت عمر رضہ نے کہا میں اس فتنے کو نہیں

هذه أريد ولكني أريد التي تموج كموج البحر قال قلت ليس عليك منها

پوچھتا میں تو اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئیگا میں نے کہا اے امیر المومنین

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ

تم کو اس فتنے کا ڈر نہیں تمہارے اور اسکے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے کہا پھر وہ دروازہ توڑا جائیگا یا کھولا جائیگا میں نے کہا نہیں توڑا

لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ

جائیگا انہوں نے کہا جب توڑا جائیگا تو پھر کبھی بند نہ ہوگا میں نے کہا ہاں ابووائل نے کہا ہم حذیفہؓ سے یہ پوچھنے میں ڈرے کہ دروازہ سے کیا مراد ہے

فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا أَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا

ہم نے مسروق کو کہا تم پوچھو انہوں نے پوچھا حذیفہؓ نے کہا دروازہ خود عمرؓ تھے ہم نے کہا کیا عمرؓ اس بات کو جانتے تھے انہوں نے کہا ہاں اسطرح یقین

أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ

کے ساتھ جانتے تھے جیسے یہ کہ آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو اٹکل پچو بات نہ تھی ف باب جس نے شرک

فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہوگیا ف۲ ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ

معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلایئے کفر کے زمانہ میں

كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيهَا

جو میں نے نیکیاں کی ہیں جیسے خیرات کرنا بردہ آزاد کرنا ناطے والوں سے سلوک کرنا کیا ان کا ثواب مجھ کو ملیگا

مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ بَابُ أَجْرِ

آپ نے فرمایا تو جتنے نیک کام کر چکا ہے قائم رکھ کر مسلمان ہوا ہے ف۳ باب خدمتگار (نوکر) کا

الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

غلام لونڈی نوکر اگر اپنے صاحب کے حکم سے خیرات کرے مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اسکو ثواب ملیگا ف۴ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ خرابی نہ ڈالے

مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ حَدَّثَنِي

ف۵ تو اسکو ثواب ملیگا (دینے کا) اور اسکے خاوند کو کمائی کا اور داروغہ کو بھی اتنا ہی ثواب ملیگا ف۶ مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے

مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَرُبَّمَا

ابوموسیٰؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا خزانچی اور داروغہ جو مسلمان اور امانتدار ہو صاحب کا حکم جاری کردے یا اسکا صاحب

قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ

جو دلائے وہ پورا خوشی کے ساتھ اسکو دیدے جسکو دلایا گیا (اسمیں سے اپنا حق نہ مانگے ہوونٹ دینے میں کنائے)

احد المتصدقین باب اجر المرأة اذا تصدقت او اطعمت من بیت زوجها

تو وہ خیرات کرنے والوں میں کا ایک وہ ہوگا باب عورت اپنے خاوند کے مال میں سے خیرات کرے یا اپنے خاوند کے گھر میں کسی کو کھلائے بشرطیکہ برباد کرنے کی

غیر مفسدة حدثنا آدم قال اخبرنا شعبة قال حدثنا منصور والاعمش عن ابی

نیت نہ ہو تو اسکو ثواب ملیگا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم سے منصور بن معتمر اور اعمش دونوں نے بیان کیا انہوں نے

وائل عن مسروق عن عائشة رضی اللّٰه عنها عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یعنی اذا

ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب عورت اپنے

تصدقت المرأة من بیت زوجها ح وحدثنی عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا

خاوند کے گھر میں سے خیرات کرے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ حفص بن غیاث نے کہا ہم سے

الاعمش عن شقیق عن مسروق عن عائشة قالت قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اذا اطعمت

اعمش نے انہوں نے ابو وائل شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند

المرأة من بیت زوجها غیر مفسدة لها اجرها وله مثله وللخازن مثل ذلك له بما اکتسب

کے گھر میں سے محتاج کو کھانا کھلائے بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو عورت کو خیرات کا ثواب ملیگا اور خاوند کو بھی اتنا ہی اور داروغہ کو بھی اتنا ہی خاوند کو کمانے

ولها بما انفقت حدثنا یحیی بن یحیی قال حدثنا جریر عن منصور عن شقیق عن مسروق

کا اور عورت کو خرچ کرنے کا ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل شقیق سے انہوں نے مسروق

عن عائشة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال اذا انفقت المرأة من طعام بیتها غیر

سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرے

مفسدة فلها اجرها وللزوج بما اکتسب وللخازن مثل ذلك باب قول اللّٰه عز وجل

تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اسکو الگ ثواب ملیگا اور خاوند کو الگ کمانے کا اور داروغہ کو بھی اتنا ہی ملے باب سورۂ واللیل کی اس آیت کا بیان

فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری واما من بخل و

ہر جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اچھی بات یعنی اسلام کے دین کو سچا سمجھا تو ہم آسانی کی جگہ یعنی بہشت تک اس کو آسانی سے پہنچا دینگے اور جس نے

استغنی الآیة اللهم اعط منفق مال خلفا حدثنا اسمعیل قال حدثنی اخی عن

آخرت کی پرواہ نہ کی خیرات نہ کی اور فرشتوں کی اس دعا کا بیان یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (ابوبکر بن ابی اویس) نے

سلیمن عن معاویة بن ابی مزرد عن ابی الحباب عن ابی هریرة ان النبی صلی اللّٰه علیه

سلیمان بن بلال سے انہوں نے معاویہ بن ابی مزرد سے انہوں نے ابو الحباب سعید بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وسلم قال ما من یوم یصبح العباد فیه الا ملکان ینزلان فیقول احدهما اللهم اعط

فرمایا کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو بندوں پر گذرے جس میں صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) نہ اترتے ہوں ان میں ایک تو یوں دعا کرتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو

منفقا خلفا ویقول الآخر اللهم اعط ممسکا تلفا باب مثل المتصدق و

اس کا بدل دے اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے یا اللہ بخیل کا مال تباہ کرے باب صدقہ دینے والے اور بخیل کی

البخیل حدثنا موسی قال حدثنا وهیب قال حدثنا ابن طاؤس عن ابیه

مثال ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ طاؤس سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ

انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو مردوں کی طرح ہے

عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ

جو لوہے کے دو کرتے (زرہیں) پہنے ہوں دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابوالزناد نے

أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ان کو عبدالرحمن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے

مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا

بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں چھاتیوں سے ہنسلی تک خرچ کرنے والا جب کچھ خرچ

الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ أَثَرَهٗ وَأَمَّا

کرتا ہے تو وہ کرتا گویا پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ انگلیوں تک چھپ جاتی ہیں اور چلنے میں پاؤں کا نشان مٹا دیتا ہے

الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ أَنْ يُّنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ

اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ پر چپٹ کر رہ جاتا ہے وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا

تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جُنَّتَانِ

عبداللہ بن طاؤس کے ساتھ اس حدیث کو حسن بن مسلم نے بھی طاؤس سے روایت کیا انہیں دو کرتے ہیں اور حنظلہ نے طاؤس سے دو زرہیں نقل کیا ہے

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت سے دو زرہیں بیان کی

جُنَّتَانِ بَابُ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَنْفِقُوْا

یعنی دو زرہیں ہیں ف باب محنت و سوداگری کے مال میں سے خیرات کرنا بڑا ثواب ہے کیونکہ اللہ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو اپنی کمائی میں سے عمدہ

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ إِلٰى قَوْلِهٖ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ بَابٌ عَلٰى

چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے اگائیں خیرات آیت غنی حمید تک ف باب ہر مسلمان پر

كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

خیرات کرنا واجب ہے جس کے پاس مال نہ ہو اسے چاہیے اچھی بات پر عمل کرنا یا اچھی بات دوسرے کو بتلانا بھی خیرات ہے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے باپ ابوبردہ عامر سے انہوں نے سعید کے دادا ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللهِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ

علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مسلمان کو خیرات کرنا ضرور ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جس کے پاس مال نہ ہو آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے

فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا

خود بھی فائدہ اٹھائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے آپ نے فرمایا تو حاجت مند فریادی کی مدد کرے لوگوں نے کہا

فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ بَابٌ

اگر یہ بھی نہ ہو سکے آپ نے فرمایا تو اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے اسکے لیے یہی خیرات ہے باب

قدر كم يعطي من الزكوة والصدقة ومن اعطى شاة حدثنا احمد بن يونس قال

زکوٰۃ اور صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور ایک پوری بکری دینا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا

حدثنا ابو شهاب عن خالد الحذاء عن حفصة بنت سيرين عن ام عطية

ہم سے ابوشہاب نے اُنھوں نے خالد حذاء سے اُنھوں نے حفصہ بنت سیرین سے اُنھوں نے ام عطیہ سے (انکا نام نسیبہ

انها قالت بعث الى نسيبة الانصارية بشاة فارسلت الى عائشة منها فقال النبي صلى الله

تھا) انکے پاس ایک بکری خیرات کی بھیجی گئی تو اُنھوں نے اسمیں سے کچھ گوشت حضرت عائشہ کو بھیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ

عليه وسلم عندكم شيء فقالت لا الا ما ارسلت به نسيبة من تلك الشاة فقال هات

سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے اُنھوں نے کہا کچھ نہیں وہی گوشت جو نسیبہ نے صدقہ کی بکری میں سے بھیجا ہے آپ نے فرمایا لاؤ

فقد بلغت محلها باب زكوة الورق حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا

اب اسکا کھانا درست ہو گیا ف باب چاندی کی زکوٰۃ کا بیان ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو

مالك عن عمرو بن يحيى المازني عن ابيه قال سمعت ابا سعيد الخدري قال قال

امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے اُنھوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے اُنھوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے

رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمس ذود صدقة من الابل وليس فيما

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے

دون خمس اواق صدقة وليس فيما دون خمسة اوسق صدقة حدثني

چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (کھجور یا اناج یا میوہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے ف ہم سے

محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا يحيى بن سعيد قال اخبرني

محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو عمرو بن یحییٰ نے خبر دی

عمرو سمع اباه عن ابي سعيد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم بهذا باب العرض

اُنھوں نے اپنے باپ سے سنا اُنھوں نے ابوسعید خدری رضہ سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی حدیث سنی ف باب زکوٰۃ میں

في الزكوة وقال طاوس قال معاذ لاهل اليمن ائتوني بعرض ثياب خميص او لبيس

(چاندی سونے کے سوا) اسباب کا لینا ف اور طاؤس نے کہا معاذ بن جبل نے یمن والوں سے کہا زکوٰۃ میں مجھکو جو اور جوار کے بدل سامان دو کپڑے جیسے کالی چادریں

في الصدقة مكان الشعير والذرة اهون عليكم وخير لاصحاب النبي صلى الله

دھاریدار یا دوسرے لباس اس میں تم پر بھی آسانی ہوگی اور مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عليه وسلم بالمدينة وقال النبي صلى الله عليه وسلم واما خالد فقد احتبس ادرعه

کے اصحاب کے لیے بھی بہتر ہوگا ف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں اور ہتیار اور گھوڑے وغیرہ

واعتده في سبيل الله وقال النبي صلى الله عليه وسلم تصدقن ولو من حليكن

(سامان جنگ) اللہ کی راہ میں وقف کر دیے ہیں ف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (عید کے دن) عورتوں کو فرمایا کچھ خیرات کرو اپنے زیور ہی میں سے سہی

فلم يستثن صدقة العرض من غيرها فجعلت المرأة تلقي خرصها وسخابها ولم يخص

تو یہ نہیں فرمایا کہ اسباب کا صدقہ درست نہیں ہے پھر کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی کوئی گلے کا ہار اور آپ نے زکوٰۃ کے لیے

اس لیے کہ اول تو جو اور جوار کا مدینہ تک لاد کر لیجانے میں باربرداری کا خرچہ بہت پڑتا دوسرے زکوٰۃ دینے والوں کو بھی چین اپنے گاؤں سے معاذ رضہ تک یہ غلہ لاد کر لانا دشوار تھا

الذهب والفضة من العروض حدثنا محمد بن عبد الله قال حدثني أبي قال

سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں کی ف ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ بن مثنی نے کہا

حدثني ثمامة أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له التي أمر الله ورسوله ومن بلغت صدقته

مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے اُن سے انس رض نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رض نے انکو فرض زکوۃ لکھدی جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو دیا تھا جس کی زکوۃ میں

بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فإنها تقبل منه ويعطيه المصدق

ایک برس کی اونٹنی زکوۃ میں واجب ہو وہ اسکے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی لی جائیگی اور زکوۃ وصول کرنے والا

عشرين درهما أو شاتين فإن لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن

درم یا دو بکریاں اسکو دیدیگا اگر برس بھر کی اونٹنی جیسی کہ دینا چاہیے اسکے پاس نہ ہو اور نر اونٹ دو برس کا ہو

لبون فإنه يقبل منه وليس معه شيء حدثنا مؤمل قال حدثنا إسمعيل عن

تو وہی لیا جائیگا اور نقد نہ دیا ہوگا ف ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل نے انہوں نے

أيوب عن عطاء بن أبي رباح قال قال ابن عباس أشهد على رسول الله صلى

ایوب سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا ابن عباس رض نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس بات کی

الله عليه وسلم لصلى قبل الخطبة فرأى أنه لم يسمع النساء فأتاهن ومعه بلال

گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر آپ نے خیال کیا کہ عورتوں تک آواز نہیں پہونچی آپ انکے پاس آئے بلال آپکے ساتھ

ناشر ثوبه فوعظهن وأمرهن أن يتصدقن فجعلت المرأة تلقي وأشار أيوب إلى

تھے اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے آپ نے انکو نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا کوئی عورت یہ پھینکنے لگی اور ایوب راوی نے اپنے کان

أذنه وإلى حلقه **باب لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع** ويذكر عن سالم

اور حلق کیطرف اشارہ کیا ف باب زکوۃ لیتے وقت جو مال جدا جدا ہوں وہ اکٹھا نہ کیے جاویں اور جو اکٹھا ہوں جدا جدا نہ کیے جاویں اور سالم نے

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري

ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے ف ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا

قال حدثني أبي قال حدثني ثمامة أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له التي فرض رسول

مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے اُن سے انس رض نے بیان کیا کہ ابوبکر رض نے اُنکے لیے فرض زکوۃ کا بیان لکھدیا جو آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ زکوۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو اکٹھا اور اکٹھا مال کو جدا جدا نہ کیا جائے

باب ما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية وقال طاؤس و

باب اگر دو شخص شریک ہوں تو زکوۃ کا خرچہ حساب سے برابر برابر ایکدوسرے سے مجرالے اور طاؤس اور عطاء نے

عطاء إذا علم الخليطان أموالهما فلا يجمع مالهما وقال سفيان لا يجب حتى يتم

کہا ف اگر دونوں شریکوں کے جانور الگ الگ ہوں اپنے اپنے جانور پہچانتے ہوں تو انکو اکٹھا نہ کرینگے ف اور سفیان ثوری نے کہا شریک جب تک

لهذا أربعون شاة ولهذا أربعون شاة حدثنا محمد بن عبد الله قال

زکوۃ نہ ہوگی جبتک ہر شریک کی چالیس بکریاں (یا اس سے زیادہ) نہ ہوں ف ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا

حدثني أبي قال حدثني ثمامة أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له التي فرض رسول الله

مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے ان سے انس رضہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضہ نے انکے لیے فرض زکوٰۃ لکھدی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية باب

مقرر کی تھی اس میں یہ تھا کہ جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ ایک دوسرے سے برابر برابر مجرا لیں ف باب

زكوة الإبل ذكره أبو بكر وأبو ذر وأبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان اس باب میں ابوبکر رضہ اور ابوذر رضہ اور ابوہریرہ رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایتیں نقل کی ہیں ہم سے

علي بن عبد الله قال حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا الأوزاعي قال حدثني ابن

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا مجھ سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن

شهاب عن عطاء بن يزيد عن أبي سعيد الخدري أن أعرابيا سأل رسول الله صلى

شہاب نے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے ابوسعید خدری رضہ سے ایک گنوار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك إن شأنها شديد فهل لك من إبل تؤدي

ہجرت کو پوچھا (یعنے اگر آپ فرمائیے تو میں مدینہ میں ہجرت کر آؤں) آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا

صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا باب

ہے اسنے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر کیا ہے سمندروں کے اس پار (یعنے جس ملک میں تو ہے وہاں) عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کریگا باب

من بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست عنده حدثنا محمد بن عبد الله

جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک برس کی اونٹنی ف ۳ دینا ہو اور وہ اسکے پاس نہ ہو ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے

الأنصاري قال حدثني أبي قال حدثني ثمامة أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له فريضة

بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہا مجھ سے ثمامہ نے ان سے انس رضہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضہ نے انکے لیے فرض زکوٰۃ لکھدی

الصدقة التي أمر الله رسوله صلى الله عليه وسلم من بلغت عنده من الإبل صدقة الجذعة

جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا یعنے جسکے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں کہ چار برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا پڑے (یعنے ۶۱ سے ۷۵ تک) اور چار

وليست عنده جذعة وعنده حقة فإنها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين

برس کی اونٹنی اسکے پاس نہ ہو بلکہ تین برس کی ہو تو وہی لی جائے اور اسکے ساتھ اگر بکریاں اسکے پاس

إن استيسرتا له أو عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست

ہوں تو دو بکریاں لی جائیں یا بیس درہم لیے جائیں اور جسکے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۴۶ سے ۶۰ تک)

عنده الحقة وعنده الجذعة فإنها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق

اور اسکے پاس تین برس کی اونٹنی نہ ہو چار برس کی ہو تو وہی لی جائے اور زکوٰۃ کا تحصیلدار اسکو بیس درہم

عشرين درهما أو شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده إلا

یا دو بکریاں دیدے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اسکے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی

بنت لبون فإنها تقبل منه بنت لبون ويعطي شاتين أو عشرين درهما ومن

ہو تو وہی اس سے لے لی جائے اور وہ بیس درم یا دو بکریاں اور تحصیلدار کو دے اور جس کے

بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ

پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۳۶ سے ۴۵ تک) لیکن اسکے پاس ۲ برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائیگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا

عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ

اسکو بیس درم یا دو بکریاں دیدے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اسکے پاس نہ ہو ایک برس کی اونٹنی ہو

بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ

تو وہ لے لی جائیگی اور اسکے ساتھ تحصیلدار کو بیس درہم یا دو بکریاں

بَابُ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ

باب بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان　ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مثنّٰی انصاری نے بیان کیا　کہا مجھ سے

أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا

میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے اُن سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابو بکرؓ نے جب انسؓ کو بحرین کا حاکم مقرر کیا

الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ۔

تو اُن کو یہ پروانہ لکھ کر دیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع　اللہ کے نام سے　جو بہت مہربان ہے　رحم والا

هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ

یہ وہ زکوٰۃ ہے　جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے　مسلمانوں پر　فرض کی　اور جس کا

أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ

حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا تو اس پروانہ کے موافق جس مسلمان سے زکوٰۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے تو نہ دے

أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَ

چوبیس اونٹوں میں یا اس سے کم میں بکریاں دینا ہیں ہر پانچ میں ایک بکری دینا ہوگی (پانچ سے کم میں کچھ نہیں)　جب پچیس

ثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ أُنْثٰى

اونٹ ہو جائیں پینتیس اونٹوں تک تو اُن میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہوگی جب چھتیس اونٹ ہو جائیں پینتالیس تک تو اُن میں دو برس کی اونٹنی دینا ہوگی

فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّأَرْبَعِيْنَ إِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً

جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں ساٹھ اونٹوں تک تو اُن میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہوگی　جب اکسٹھ اونٹ

وَّسِتِّيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِيْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ إِلٰى

ہو جائیں پچھتر اونٹوں تک تو اُن میں چار برس کی اونٹنی دینا ہوگی　جب چھہتر اونٹ ہو جائیں　نوّے

تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا

اونٹوں تک تو اُن میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینا ہوں گی　جب اکانوے اونٹ ہو جائیں　ایک سو بیس اونٹوں تک تو اُن میں تین

حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ

تین برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے قابل دینا ہوں گی جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی

وفى كل خمسين حقة ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا

اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی ہوگی اور جس کے پاس چار ہی (یا چار سے بھی کم) اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں مگر جب

ان يشاء ربها فاذا بلغت خمسا من الابل ففيها شاة وفى صدقة الغنم فى سائمتها

مالک خوشی سے کچھ دے جب پانچ اونٹ ہو جائیں تو ایک بکری دینا ہوگی اور جنگل میں چرنے والی بکریاں ف

اذا كانت اربعين الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين

جب چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہوگی جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو

شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلث مائة ففيها ثلث شياه فاذا زادت

دو بکریاں دینا ہوگی جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں دینا ہوگی جب تین سو سے

على ثلث مائة ففى كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من

زیادہ ہو جائیں تو ہر سیکڑے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں

اربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها وفى الرقة ربع العشر

چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ

فان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شىء الا ان يشاء ربها باب لا يؤخذ

اگر ایک سو نوے درم برابر (یا ایک سو نوے برابر) چاندی ہو تو زکوٰۃ نہ ہوگی مگر خوشی سے کچھ مالک دینا چاہے (تو اور بات ہے) باب زکوٰۃ میں بوڑھا

فى الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الا ما شاء المصدق حدثنا محمد

یا عیب دار یا نر جانور نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیلدار اس کا لینا مناسب سمجھے ف ۳ ہم سے محمد بن عبداللہ

بن عبد الله قال حدثنى ابى قال حدثنى ثمامة ان انسا حدثه ان ابا بكر كتب له

نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے ان سے انس نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے ان کو وہ زکوٰۃ

التى امر الله رسوله صلى الله عليه وسلم ولا يخرج فى الصدقة هرمة ولا ذات

لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تھا اس میں یہ تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار جانور

عوار ولا تيس الا ما شاء المصدق باب اخذ العناق فى الصدقة حدثنا

اور نر نہ نکالا جائے مگر جب تحصیلدار لینا چاہے باب بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا ف ہم سے

ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهرى ح وقال الليث حدثنى عبد الرحمن بن

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے

خالد عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان ابا هريرة

بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ کہتے تھے

قال قال ابو بكر والله لو منعونى عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله

ابوبکر صدیقؓ نے کہا خدا کی قسم اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہ دیں گے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زکوٰۃ میں

عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فما هو الا ان رايت ان الله شرح صدر

دیا کرتے تھے تو میں انکے نہ دینے پر ان سے جہاد کروں گا عمرؓ نے کہا اور کچھ نہ تھا بات یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا سینہ

إلى بكر بالقتال فعرفت أنه الحق باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس في
کو ابو بکر کو لڑنے کے لیے میں نے سمجھ لیا کہ یہی حق ہے / باب / زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ اور چھنٹے ہوئے مال

الصدقة حدثنا أمية بن بسطام قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا
نہ لیے جائیں / ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا / کہا ہم سے یزید بن زریع نے / کہا ہم سے

روح بن القاسم عن إسمعيل بن أمية عن يحيى بن عبد الله بن صيفي عن
روح بن قاسم نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے / انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے

أبي معبد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعث معاذا على اليمن
ابو معبد سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا

قال إنك تقدم على قوم أهل كتاب فليكن أول ما تدعوهم إليه عبادة الله
تو فرمایا تو اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) لوگوں کے پاس جاتا ہے تو سب سے پہلے ان کو خدا کی عبادت کی طرف بلانا (اس کی توحید کی

فإذا عرفوا الله فأخبرهم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات في يومهم وليلتهم
طرف) جب وہ اللہ کو پہچان لیں تو ان سے کہنا اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ

فإذا فعلوا فأخبرهم أن الله تعالى قد فرض عليهم زكوة تؤخذ من أموالهم
نماز پڑھنے لگیں تو ان سے کہنا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے مالوں میں سے لی جائے گی

وترد على فقرائهم فإذا أطاعوا بها فخذ منهم وتوق كرائم أموال الناس باب
اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی جب وہ اس کو بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر اور ان کے عمدہ مالوں کو لینے سے پرہیز کر / باب

ليس فيما دون خمس ذود صدقة حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك
پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے / ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة المازني عن أبيه عن أبي سعيد الخدري
انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ) سے انہوں نے ابو سعید

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس فيما دون خمسة أوسق من التمر صدقة
خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں

وليس فيما دون خمس أواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الإبل صدقة باب زكوة البقر
اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے / باب گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان اور ابو حمید

وقال أبو حميد قال النبي صلى الله عليه وسلم لأعرفن ما جاء الله رجل ببقرة لها خوار ويقال
ساعدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن جس نے زکوٰۃ نہ دی ہو گی اس کو پہچانوں گا جو اللہ کے پاس گائے لیے حاضر ہو گا وہ آواز

جؤار تجأرون ترفعون أصواتهم كما تجأر البقرة حدثنا عمر بن حفص بن غياث
کر رہی ہوگی اور ایک روایت میں خوار کے بدل جوار (سورہ مومنون میں) جو یجأرون ہے وہ اسی سے نکلا ہے یعنے گائے کی طرح چلا رہے ہوں گے ہم سے عمر بن حفص بن غیاث

قال حدثنا أبي قال حدثنا الأعمش عن المعرور بن سويد عن أبي ذر قال انتهيت إليه
نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابو ذر سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده أو والذي لا إله غيره أو

پاس چھوڑ جائیگا آپ نے فرمایا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا قسم اُس کی جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں یا جس

كما حلف ما من رجل تكون له إبل أو بقر أو غنم لا يؤدي حقها إلا أتي بها يوم القيامة

طرح آپ نے قسم کھائی جس کے پاس اونٹ گائے بیل بکریاں ہوں وہ اُن کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اُنکو خوب موٹا اور

أعظم ما تكون وأسمنه تطؤه بأخفافها وتنطحه بقرونها كلما جازت عليه أخراها

کر لاویں گے وہ اپنے مالک کو پاؤں سے کچلیں گے اور سینگ سے ماریں گے جب منڈہ کا منڈہ سب اُسپر سے گذر جائیگا اخیر کا جانور نکل

ردت عليه أولاها حتى يقضى بين الناس رواه بكير عن أبي صالح عن أبي هريرة

جائیگا تو پھر پہلا جانور آئیگا برابر ایسا ہی ہوتا رہیگا یہانتک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو ۔ اس حدیث کو بکیر بن عبداللہ نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم باب الزكوة على الأقارب وقال النبي صلى الله عليه

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ۔ باب اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

له أجران أجر القرابة والصدقة حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا مالك عن إسحاق

زینب سے فرمایا تجھ کو دوہرا ثواب ملیگا ایک ناتا جوڑنے کا دوسرا صدقہ کا ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمسے امام مالک نے انہوں نے

بن عبد الله بن أبي طلحة أنه سمع أنس بن مالك يقول كان أبو طلحة أكثر الأنصار

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ مدینہ میں سب انصار سے زیادہ مالدار تھے

بالمدينة مالا من نخل وكان أحب أمواله إليه بيرحاء وكانت مستقبلة المسجد

اُن کے باغ بہت تھے اور سب باغوں میں اُن کو بیرحاء کا باغ بہت پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے تھا

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب قال أنس

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس باغ میں جایا کرتے اور وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے انس رضہ نے کہا

فلما أنزلت هذه الآية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قام أبو طلحة إلى

جب یہ آیت سورۂ آل عمران کی اتری تم نیکی کا درجہ اُسوقت تک نہیں پا سکتے جب تک پیاری چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن الله تبارك وتعالى يقول لن

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے تم نیکی کا درجہ

تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وإن أحب أموالي إلي بيرحاء وإنها صدقة لله

اُسوقت تک نہیں پا سکتے جب تک پیاری چیزوں میں سے خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے سب مالوں میں بیرحاء زیادہ پیارا ہے اسی لئے میں اُسکو اللہ کی راہ میں خیرات کرتا

أرجو برها وذخرها عند الله فضعها يا رسول الله حيث أراك الله قال فقال رسول

ہوں اللہ سے امید ہے وہ مجھ کو اسکا ثواب دیگا اور وہ میرا ذخیرہ ہوگا یا رسول اللہ آپ جس کام میں مناسب سمجھیے اُسکی آمدنی خرچ کیجیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

الله صلى الله عليه وسلم بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وإني

وسلم نے یہ سن کر فرمایا واہ واہ شاباش یہ تو بڑی آمدنی کا مال ہے بڑی فائدے کا میں نے سنا جو تم نے کہا لیکن میں

أرى أن تجعلها في الأقربين فقال أبو طلحة أفعل يا رسول الله فقسمها أبو طلحة

مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اُسکو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو ۔ ابو طلحہ نے کہا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر اُس باغ کو اپنے ناتے داروں

فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ بالياء

اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا عبداللہ بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو روح نے بھی روایت کیا اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسمٰعیل نے امام مالک سے رایح کہا

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ

عبداللہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید اضحیٰ یا

فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا

عید فطر میں عیدگاہ کو تشریف لے گئے پھر (نماز پڑھ کر) لوٹے تو لوگوں کو وعظ سنایا اور خیرات کرنے کا حکم دیا فرمایا لوگو خیرات کرو

فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ

پھر عورتوں پر سے گزرے فرمایا عورتو تم بھی خیرات کرو کیونکہ مجھ کو دکھلایا گیا دوزخ میں عورتیں بہت ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ

یہ کیا سبب ہے آپ نے فرمایا تم کوستی کاٹتی بہت ہو (بات بات میں لعنت کرتی ہو) اور خاوند کی ناشکری تمہارا شعار ہے تم عقل اور دین میں ناقص

أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ

ہیں تم سے بڑھ کر ہوشیار آدمی کی عقل کو کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا یہ فرما کر آپ گھر کو لوٹے جب گھر میں پہنچے تو عبداللہ بن

جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ

مسعود رض کی جورو زینب آئیں انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی کسی نے کہا یا رسول اللہ یہ زینب دروازے پر کھڑی ہے آپ نے فرمایا

أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا لَهَا فَأُذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ

کونسی زینب کہا عبداللہ بن مسعود رض کی جورو آپ نے فرمایا اچھا اسکو آنے دو پھر اسے اذن دیا وہ آئی اور کہنے لگی یا نبی

اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ

اللہ آپ نے آج (عید کے دن) ہم کو خیرات کرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ زیور ہے میں اسکو خیرات کرنا چاہتی تھی لیکن

فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میرا خاوند ابن مسعود رض کہتا ہے کہ وہ اور اسکا بیٹا اس خیرات کا زیادہ حقدار ہے ان سب لوگوں سے جن پر تو خیرات کرنا چاہتی ہے آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ بَابٌ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود رض سچ کہتا ہے تیرا خاوند اور تیرا بیٹا سب لوگوں سے جن پر تو خیرات کرنا چاہے زیادہ حق دار ہے باب

لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

مسلمان کو اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضرور نہیں ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے سلیمان بن یسار سے سنا انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ بَابٌ لَيْسَ عَلَى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اسکے گھوڑے اور اسکے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے باب مسلمان کو اپنے غلام

۳۵

المسلم في عبده صدقة حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى بن سعيد عن خثيم بن عراك

لونڈی (غلام) کی زکوٰۃ دینا ضرور نہیں — ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انھوں نے خثیم بن عراک بن

بن مالك قال حدثني أبي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا سليمان

مالک سے انھوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرتؐ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے سلیمان

ابن حرب قال حدثنا وهيب بن خالد قال حدثنا خثيم بن عراك بن مالك عن أبيه عن

ابن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے خثیم بن عراک بن مالک نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے

أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على المسلم صدقة في عبده ولا في

ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ لازم نہیں

فرسه باب الصدقة على اليتامى حدثنا معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام

باب یتیموں پر صدقہ کرنا بڑا ثواب ہے ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے

عن يحيى عن هلال بن أبي ميمونة قال حدثنا عطاء بن يسار أنه سمع أبا سعيد

انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انھوں نے کہا ہم سے عطاء بن یسار نے بیان کیا انھوں نے ابوسعید خدریؓ سے

الخدري يحدث أن النبي صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله

سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرداگرد (وعظ سننے)

فقال إني مما أخاف عليكم من بعدي ما يفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال

بیٹھے آپ نے فرمایا مجھے اپنے بعد جس چیز کا تم پر ڈر ہے وہ دنیا کی زیب و زینت ہے جو (چاروں طرف) تم پر پھیل پڑے گی ایک

رجل يا رسول الله أويأتي الخير بالشر فسكت النبي صلى الله عليه وسلم فقيل له ما

شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اچھی چیز سے بھی برائی پیدا ہوگی یہ سنکر آپ خاموش ہو رہے لوگوں نے اس سے کہا ارے تجھے

شأنك تكلم النبي صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك فرأينا أنه ينزل عليه قال فمسح عنه

کیا ہو گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیے جاتا ہے اور آنحضرت تجھ سے بات نہیں کرتے خیر ہم نے دیکھا تو آپ پر وحی اتر رہی ہے آپ نے

الرحضاء وقال أين السائل وكأنه حمده فقال إنه لا يأتي الخير بالشر وإن مما ينبت

چہرہ پر سے پسینہ پونچھا اور پوچھا وہ سوال کرنے والا کہاں ہے جیسے آپ کو اس کا پوچھنا اچھا لگا پھر آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اچھی چیز بری نہیں ہوتی مگر (بے موقع استعمال)

الربيع يقتل أو يلم إلا آكلة الخضر أكلت حتى إذا امتدت خاصرتاها استقبلت

ربیع ... پیدا کرتی ہے وہ کبھی جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر ہریالی چرنے والا جانور جو ہری گھاس چرے جب اس کی دونوں کوکھیں تن

عين الشمس فثلطت وبالت ورتعت وإن هذا المال خضرة حلوة فنعم صاحب المسلم

جائیں تو سورج کے سامنے منہ کر کے ہگ دیتا ہے موتتا ہے اور پھر چرتا ہے ... یہ دنیا کا مال ہرا بھرا شیریں ہے تو مال دار مسلمان اچھا ہے جب تک

ما أعطى منه المسكين واليتيم وابن السبيل أو كما قال النبي صلى الله عليه وسلم و

اس میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کے ساتھ سلوک کرتا ہے یا جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی اور

إنه من يأخذه بغير حقه كالذي يأكل ولا يشبع ويكون شهيدا عليه يوم القيامة

دیکھو جو کوئی ناجائز طور سے لے کر کھاتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے پر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دیگا

بَابُ الزَّكٰوةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب خاوند کو اور جن یتیموں کی پرورش کر رہا ہو ان کو زکوٰۃ دینا یہ ابو سعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

روایت کی ہے ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے

عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ

انہوں نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبداللہ بن مسعود کی بی بی تھیں اعمش نے کہا میں نے یہ روایت ابراہیم نخعی سے بیان کی

فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ

تو انہوں نے ابو عبیدہ سے روایت کی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبداللہ بن مسعود کی بی بی تھیں بالکل اسی طرح

سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ

زینب نے کہا میں مسجد نبوی میں تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا عورتو خیرات کرو اپنے

وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا فَقَالَتْ

زیور ہی میں سے دو اور زینب اپنے خاوند عبداللہ بن مسعود کو اور چند یتیموں کو جو ان کی پرورش میں تھے خرچ دیا کرتیں انہوں نے اپنے خاوند سے

لِعَبْدِ اللّٰهِ سَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى

کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میں اگر خیرات کا مال اپنے خاوند کو اور چند یتیموں کو جو

أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ

میری پرورش میں ہیں دوں تو کیا درست ہوگا انہوں نے کہا تم خود جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو آخر زینب آنحضرت

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں وہاں ایک انصاری عورت زینب ابو مسعود انصاری کی بی بی کو آپ کے دروازے پر پایا وہ بھی وہی پوچھنا چاہتی تھی

حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ

جو میں پوچھنا چاہتی تھی اتنے میں بلال ہمارے سامنے سے نکلے ہم نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری

عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا

پرورش میں ہیں خیرات دوں تو درست ہوگا اور ہمارا نام نہ لینا بلال نے آپ سے عرض کیا کہ دو عورتیں مسئلہ پوچھتی ہیں آپ نے فرمایا کون سی عورتیں

قَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ

بلال نے کہا زینب نامی آپ نے فرمایا کون سی زینب بلال نے کہا عبداللہ بن مسعود کی جورو آپ نے فرمایا بیشک درست ہے اور اس کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو ناطہ جوڑنے کا

وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

دوسرے خیرات کا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے

أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِي أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي

اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں ابو سلمہ کے بیٹوں پر خرچ کروں (تو درست ہے) وہ بھی

أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ

میرے ہی بیٹے ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں ان پر خرچ کر تو جو ان پر خرچ کرے گی اس کا ثواب تجھ کو ملے گا — باب اللہ تعالیٰ نے جو سورہ

تعالیٰ وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ ویذکر عن ابن عباس یعتق من زکوۃ

براؤں میں اور قرض داروں میں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اور ابن عباس سے منقول ہے آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ سے

مالہ ویعطی فی الحج وقال الحسن ان اشتری اباہ من زکوۃ جاز ویعطی فی المجاھدین

بردہ آزاد کر سکتا ہے اور حاجیوں کو دے سکتا ہے اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو (جو غلام ہو) خرید کر آزاد کرے تو جائز ہے اور مجاہدوں کو اور

والذی لم یحج ثم تلا انما الصدقت للفقراء الآیۃ فی ایھا اعطیت اجزت و

اس شخص کو جس نے حج نہیں کیا دے سکتا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی انما الصدقات للفقراء اخیر تک اور کہا ان میں سے جس میں زکوٰۃ کا مال دے جائز ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خالدا احتبس ادراعہ فی سبیل اللہ ویذکر عن

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں ف اور ابو لاس زیاد خزاعی صحابی سے

ابی لاس حملنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابل الصدقۃ للحج حدثنا ابو الیمان

منقول ہے ہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں پر سوار کرا کے حج کے لیے بھیجا ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

قال انا شعیب قال ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال امر رسول اللہ

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید وعباس بن

نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کا حکم دیا لوگوں نے آپ سے کہا ابن جمیل ف اور خالد بن ولید اور عباس بن عبد المطلب

عبد المطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ

زکوٰۃ نہیں دیتے آپ نے فرمایا ابن جمیل تو اس لیے انکار کرتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل

کی برکت سے وہ مالدار ہو گیا ف رہا خالد تو اس سے زکوٰۃ مانگنا تمہارا ظلم ہے اس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں وقف کر دیے ہیں

اللہ واما العباس بن عبد المطلب فعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھی علیہ صدقۃ

ف اور عباس بن عبد المطلب تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ انہی پر صدقہ ہے

ومثلھا معھا تابعہ ابن ابی الزناد عن ابیہ وقال ابن اسحق عن ابی الزناد ھی علیہ

اور اتنا ہی اور ف شعیب کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا اور ابن اسحاق نے ابو الزناد سے یوں روایت کی عباس پر

ومثلھا معھا وقال ابن جریج حدثت عن الاعرج مثلہ باب الاستعفاف عن

یہ ہے اور اتنی ہی اور اور ابن جریج نے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن ہرمز اعرج سے ایسی ہی حدیث بیان کی گئی ف باب سوال سے بچنے کا

المسئلۃ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شھاب عن

بیان ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید الخدری ان اناسا من الانصار سالوا رسول

عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انصار کے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون

علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کو دیا پھر انہوں نے سوال کیا آپ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال

غلط کہتے ہیں کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتا ... ف یعنی یہ زکوٰۃ بلکہ اس کا دونا ...

عِندِي مِن خَيرٍ فَلَن أَدَّخِرَهُ عَنكُم وَمَن يَستَعفِف يُعِفَّهُ اللهُ وَمَن يَستَغنِ يُغنِهِ اللهُ

جو دولت ہو وہ میں تم سے اٹھا نہیں رکھوں گا اور جو کوئی سوال سے بچے گا تو اللہ بھی اسکو بچائے گا اور جو کوئی (دنیا کے مال سے) بے پروائی کرے اللہ اسکو بے پرواہ کر دیگا

وَمَن يَتَصَبَّر يُصَبِّرهُ اللهُ وَمَا أُعطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيرًا وَأَوسَعَ مِنَ الصَّبرِ حَدَّثَنَا

اور جو کوئی (اپنے اوپر) زور ڈال کر صبر کرے اللہ اسکو صبر دیگا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں ملی (صبر تمام نعمتوں کی جڑ ہے) ہم سے

عَبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ قَالَ أَخبَرَنَا مَالِكٌ عَن أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعرَجِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ أَنَّ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَأَن يَأخُذَ أَحَدُكُم حَبلَهُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی اپنی رسی اٹھائے اور لکڑی

فَيَحتَطِبَ عَلَى ظَهرِهِ خَيرٌ لَهُ مِن أَن يَأتِيَ رَجُلًا فَيَسأَلَهُ أَعطَاهُ أَو مَنَعَهُ حَدَّثَنَا

کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے (اسکو بیچ کر اپنا پیٹ چلائے) تو وہ اس سے اچھا ہے کہ کسی سے جاکر سوال کرے وہ دے یا نہ دے ہم سے

مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَن أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيرِ بنِ العَوَّامِ عَنِ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَن يَأخُذَ أَحَدُكُم حَبلَهُ فَيَأتِيَ بِحُزمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهرِهِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے

فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجهَهُ خَيرٌ لَهُ مِن أَن يَسأَلَ النَّاسَ أَعطَوهُ أَو مَنَعُوهُ

اسکو بیچے اور اللہ اس کی آبرو بچائے رکھے تو یہ اسکے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں

حَدَّثَنَا عَبدَانُ قَالَ أَخبَرَنَا عَبدُ اللهِ قَالَ أَخبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن عُروَةَ بنِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن

الزُّبَيرِ وَسَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

زبیر اور سعید بن مسیب سے حکیم بن حزام (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (کچھ روپیہ) مانگا

فَأَعطَانِي ثُمَّ سَأَلتُهُ فَأَعطَانِي ثُمَّ سَأَلتُهُ فَأَعطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا المَالَ

آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا حکیم یہ (دنیا کا) مال

خَضِرَةٌ حُلوَةٌ فَمَن أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَن أَخَذَهُ بِإِشرَافِ نَفسٍ

ہرا بھرا (ظاہر میں) بہت شیریں ہے لیکن جو کوئی اسکو اپنا نفس سخی رکھ کر لے اسکو تو برکت ہوگی اور جو کوئی جی میں لالچ رکھ کر لے اس کو

لَم يُبَارَك لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأكُلُ وَلَا يَشبَعُ اليَدُ العُليَا خَيرٌ مِنَ اليَدِ السُّفلَى

برکت نہ ہوگی اسکا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے

قَالَ حَكِيمٌ فَقُلتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ لَا أَرزَأُ أَحَدًا بَعدَكَ شَيئًا حَتَّى

حکیم بن حزام کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم اسکی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں اب آپ کے بعد مرتے دم تک کسی کی کچھ نہیں لینے کا

أُفَارِقَ الدُّنيَا فَكَانَ أَبُو بَكرٍ يَدعُو حَكِيمًا إِلَى العَطَاءِ فَيَأبَى أَن يَقبَلَهُ مِنهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ

(حکیم اسی قول پر قائم رہے) ابوبکر صدیق اپنی خلافت میں حکیم کو انکا معمول دینے کے لیے بلاتے وہ نہ لیتے پھر حضرت عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں انکو بلایا

يعطيه فأبى أن يقبل منه شيئا فقال عمر إني أشهدكم يا معشر المسلمين على حكيم

انہوں نے لینے سے انکار کیا آخر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا تم گواہ رہنا مسلمانو میں حکیم کو اس آمدنی میں سے

أني أعرض عليه حقه من هذا الفيء فيأبى أن يأخذه فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس

اُن کا حصہ دے رہا ہوں مگر وہ لینے سے انکار کرتے ہیں غرض حکیم نے بعد آنحضرت

بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توفي باب من أعطاه الله شيئا من غير

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کی وفات تک انہی نے باب اگر اللہ تعالیٰ کسی کو بن مانگے

مسألة ولا إشراف نفس وفي أموالهم حق للسائل والمحروم حدثنا يحيى بن بكير قال

حدثنا الليث عن يونس عن الزهري عن سالم أن عبد الله بن عمر قال سمعت عمر يقول

کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فأقول أعطه من هو أفقر إليه مني

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو (بیت المال کے مال سے) کچھ دیتے تو میں عرض کرتا آپ اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہے

فقال خذه إذا جاءك من هذا المال شيء وأنت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا

آپ فرماتے یہ لے لے جب تیرے پاس اس مال میں سے کچھ آئے اور تجھ کو اس کا خیال نہ لگا ہو نہ تو نے سوال کیا ہو تو لے لے اور جو نہ

فلا تتبعه نفسك باب من سأل الناس تكثرا حدثنا يحيى بن بكير قال

آئے اس کی پروا نہ کر باب جو شخص خواہ مخواہ اپنی دولت بڑھانے کو لوگوں سے سوال کرے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا

حدثنا الليث عن عبيد الله بن أبي جعفر قال سمعت حمزة بن عبد الله بن عمر قال

ہم سے لیث نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے کہا میں نے حمزہ بن عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا آنحضرت

سمعت عبد الله بن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے

حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة لحم وقال إن الشمس تدنو يوم القيامة

یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ایسی (بری صورت) میں آئیگا اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا اور آپ نے فرمایا قیامت کے دن سورج لوگوں کے نزدیک

حتى يبلغ العرق نصف الأذن فبينما هم كذلك استغاثوا بآدم ثم بموسى ثم بمحمد

آ جائیگا اُن کے سر پر یہاں تک کہ پسینہ آدھے کانوں تک پہنچ جائیگا اسی حال میں وہ (اپنی خلاصی کے لیے) آدم سے فریاد کرینگے پھر موسیٰ سے پھر محمد

صلى الله عليه وسلم وزاد عبد الله قال حدثني الليث قال حدثني ابن أبي جعفر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور عبد اللہ بن صالح نے اپنی روایت میں اتنا بڑھایا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی جعفر نے

فيشفع ليقضى بين الخلق فيمشي حتى يأخذ بحلقة الباب فيومئذ يبعثه الله

پھر آنحضرت خلق کا فیصلہ کرنے کے لیے سفارش کرینگے آپ چلیں گے یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا حلقہ تھام لینگے اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو

مقاما محمودا يحمده أهل الجمع كلهم وقال معلى حدثنا وهيب عن النعمان بن راشد

مقام محمود میں کھڑا کریگا جتنے لوگ وہاں جمع ہونگے سب آپ کی تعریف کرینگے اور معلی بن اسد نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انہوں نے نعمان بن راشد سے

میں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ کا بھی ذکر ہے اور ان سب پیغمبروں کے جواب دینے کا بھی ذکر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ

انہوں نے عبداللہ بن مسلم سے جو ابن شہاب زہری کے بھائی تھے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ رضہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے سنا　آنہوں نے آنحضرت

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْئَلَةِ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَّ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ اتنی ہی حدیث بیان کی جو سوال کے باب میں ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے اور کتنے مال سے

کَمِ الْغِنٰی وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْهِ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا

آدمی مالدار کہلاتا ہے اس کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اسکو تونگری نہیں جو بے پرواہ بنا دی اور اپنے اسکے رستے میں فرمایا خیرات ان محتاجوں کیلئے

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ

جو اللہ کی راہ میں گھر گئے ہیں کسی ملک میں جا نہیں سکتے نہ جاننے والا ان کے نہ مانگنے سے　ان کو مالدار　سمجھتا　ہے

اِلٰی قَوْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ

اخیر آیت فان اللہ بہ علیم تک ف　ہم سے　حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے　کہا مجھ کو　محمد بن زیاد نے

بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ

خبر دی کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا　انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا　مسکین (اصل میں) وہ نہیں ہے جس کو

تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ غِنًی وَّيَسْتَحْیٖ اَوْ لَا يَسْاَلُ النَّاسَ

ایک لقمے دو لقمے کی خواہش در بدر لیے پھرتی ہے ف　لیکن مسکین وہ ہے جس کو احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرتا ہے لگا لپٹ کر لوگوں سے

اِلْحَافًا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا

مانگتا ہی نہیں　ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا　کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے　کہا ہم سے

خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

خالد حذاء نے انہوں نے سعید بن عمرو بن اشوع سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی (وراد) نے بیان کیا انہوں نے کہا

كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَی الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اكْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

معاویہؓ نے مغیرہ بن شعبہؓ کو لکھا　تم مجھے کوئی حدیث لکھ بھیجو　جو تم نے　آنحضرت　صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا

سنی ہو　انہوں نے جواب میں یہ لکھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے　اللہ کو تین باتیں ناپسند ہیں

قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا

ایک بے فائدہ بک بک دوسرے روپیہ تباہ کرنا تیسرے بہت مانگنا ف　ہم سے　محمد بن غریر زہری نے بیان کیا　کہا ہم سے

يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ

یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ

انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ دیا اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا آپ نے ایک شخص

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيْهِمْ لَمْ يُعْطِهٖ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ اِلٰی

(جعیل بن سراقہ) کو ان میں سے چھوڑ دیا کچھ نہیں دیا　اور ان لوگوں میں مجھے وہی زیادہ پسند تھا　آخر میں اٹھ کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساررتہ فقلت مالک عن فلان واللہ انی لاراہ

آپ کے پاس گیا اور آپ سے کان میں کچھ عرض کیا یعنی کہا یا رسول اللہ آپ کو فلاں شخص کی طرف سے کیا خیال ہوا اسکو کیوں چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اسکو ایماندار

مؤمنا قال او مسلما قال فسکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم فیہ فقلت یا رسول اللہ

سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اسکے میں جو اسکا حال جانتا تھا اس نے زور کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ

مالک عن فلان واللہ انی لاراہ مؤمنا قال او مسلما قال فسکت قلیلا ثم غلبنی

فلاں شخص سے آپ کیوں خفا ہیں اسکو چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اسکو ایماندار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان سعد نے کہا پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اسکے جو حال اسکا

ما اعلم فیہ فقلت یا رسول اللہ مالک عن فلان واللہ انی لاراہ مؤمنا قال او مسلما

میں جانتا تھا مجھ پر غالب آیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ فلاں شخص سے کیوں خفا ہیں قسم خدا کی میں اسکو ایماندار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان

ثلث مرات قال انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ ان یکب فی النار

تین بار یہی گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرا شخص اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہوتا ہے میں یہ ڈرتا ہوں کہیں وہ اوندھے منہ دوزخ

علی وجہہ وعن ابیہ عن صالح عن اسمعیل بن محمد انہ قال سمعت ابی یحدث بہذا

میں گر جائے اور یعقوب نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے صالح سے انہوں نے اسمعیل بن محمد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ محمد بن سعد سے سنا وہ یہی حدیث بیان

فقال فی حدیثہ فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فجمع بین عنقی و

کرتے تھے انہوں نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ جوڑ کر میری گردن اور مونڈھے کے بیچ میں مارا

کتفی ثم قال اقبل ای سعد انی لاعطی الرجل قال ابو عبد اللہ فکبکبوا قلبوا

اور فرمایا سعد ادھر آ دل میں ایک شخص کو دیتا ہوں (اخیر حدیث تک) امام بخاری نے کہا سورۂ شعراء میں جو فکبکبوا کا لفظ ہے اسکا معنی یہ ہے

مکبا اکب الرجل اذا کان فعلہ غیر واقع علی احد فاذا وقع الفعل قلت کبہ اللہ

اوندھے گرا دیئے گئے اور سورۂ ملک میں جو مکبا کا لفظ ہے وہ اکب سے نکلا ہے اکب لازم ہے یعنی اوندھا گرا اور اسکا متعدی کب ہے کہتے ہیں کبہ اللہ لوجہہ

لوجہہ وکببتہ انا قال ابو عبد اللہ صالح بن کیسان ھو اکبر من الزھری وھو

یعنی اللہ نے اسکو اوندھے منہ گرا دیا اور کببتہ یعنی میں نے اسکو اوندھا گرایا امام بخاری نے کہا صالح بن کیسان عمر میں زہری سے بڑے ہیں وہ

قد ادرک ابن عمر حدثنا اسمعیل بن عبد اللہ قال حدثنی مالک عن ابی الزناد

ابن عمر رض سے ملے ہیں ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابو الزناد سے

عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو

یطوف علی الناس تردہ اللقمۃ واللقمتان والتمرۃ والتمرتان ولکن المسکین الذی

لوگوں پاس گھومتا رہتا ہے ایک لقمہ اور دو لقمہ اور ایک کھجور اور دو کھجور کی خواہش اسکو در بدر پھراتی ہے بلکہ (پورا اور اصلی) مسکین وہ ہے

لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسال الناس حدثنا

جس کو اتنی دولت نہیں ملتی کہ وہ بے پروا ہو جائے اور نہ کوئی اسکا حال جانتا ہے کہ اسکو خیرات دے اور نہ اٹھ کر سوال کرتا ہے ہم سے

عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا ابو صالح

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح ذکوان نے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یاخذ احدکم حبلہ ثم یغدو

انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں کوئی اپنی رسّی لیکر میں

احسبہ قال الی الجبل فیحتطب فیبیع فیاکل ویتصدق خیر لہ من ان یسال الناس

سمجھتا ہوں یوں فرمایا پہاڑ پر جائے وہاں لکڑیاں چنے اسکو بیچکر آپ کھائے اور خیرات بھی کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے

باب خرص التمر حدثنا سھل بن بکار قال حدثنا وھیب عن عمرو بن یحیی عن عباس

باب کھجور کا درختوں پر کوتہ (تخمینہ) یعنی اندازہ کرنا درست ہے ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا انہیں وہیب بن خالد نے انھوں نے عمرو بن یحیی سے

الساعدی عن ابی حمید الساعدی قال غزونا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ

ابن سہل ساعدی سے انھوں نے ابو حمید ساعدی سے انھوں نے کہا ہم جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

تبوک فلما جاء وادی القری اذا امراۃ فی حدیقۃ لھا فقال النبی صلی اللہ علیہ و

جب آپ وادی القری میں پہونچے تو دیکھا تو ایک عورت اپنے باغ میں (کھڑی) ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

سلم لاصحابہ اخرصوا وخرص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق

اصحاب سے فرمایا بتلاؤ تو اس میں کتنی کھجور نکلے گی (لوگوں نے اٹکا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق آنکے

فقال لھا احصی ما یخرج منھا فلما اتینا تبوک قال اما انھا ستھب اللیلۃ ریح

پھر اس عورت سے فرمایا یاد رکھیو اس میں کتنی کھجور نکلے جب ہم تبوک میں پہونچے تو آپ نے فرمایا ہوشیار رہو آج رات کو زور کی آندھی

شدیدۃ ولا یقومن احد ومن کان معہ بعیر فلیعقلہ فعقلناھا وھبت ریح

آئیگی تو کوئی کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسکو باندھ دے خیر ہمنے اونٹوں کو باندھ دیا اور زور کی آندھی چلی

شدیدۃ فقام رجل فالقتہ بجبلی طیئ واھدی ملک ایلۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک شخص کھڑا ہوا تھا آندھی نے اسکو طے کے پہاڑوں پر جا پھینکا ف اور ایلہ کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

بغلۃ بیضاء وکساہ بردا وکتب لہ ببحرھم فلما اتی وادی القری قال للمراۃ کم

ایک سفید خچر تحفہ بھیجا ف اور ایک چادر گذرانی اور آپ نے اسکے ملک کی حکومت اسکے نام لکھدی جب آپ لوٹکر پھر وادی القری پر آئے تو اس

جاءت حدیقتک قالت عشرۃ اوسق خرص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

باغ میں کتنا میوہ نکلا اس نے کہا (پورے) دس وسق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکے تھے پھر آپ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی متعجل الی المدینۃ فمن اراد منکم ان یتعجل معی فلیتعجل

نے فرمایا میں مدینہ کو جلدی جانا چاہتا ہوں تم میں جسکو جلد چلنا ہو وہ میرے ساتھ جلدی روانہ ہو

فلما قال ابن بکار کلمۃ معناہ اشرف علی المدینۃ قال ھذہ طابۃ فلما رای

سہل بن بکار نے ایک لفظ کہا اسکا معنے یہ تھا جب مدینہ دکھلائی دینے لگا تو فرمایا یہ طابہ ہے ف جب احد پہاڑ کو

احدا قال ھذا جبل یحبنا ونحبہ الا اخبرکم بخیر دور الانصار قالوا بلی قال

دیکھا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہیں کیا میں تم کو بتلا دوں انصار کا کونسا گھرانہ بہتر ہے لوگوں نے کہا بتلایئے

دور بنی النجار ثم دور بنی عبد الاشھل ثم دور بنی ساعدۃ او دور بنی الحارث

آپنے فرمایا بنی نجار کے پھر بنی عبد الاشہل کے گھرانے پھر بنی ساعدہ کے گھرانے یا بنی حارث بن خزرج کے

بنِ الخزرج وفی کل دور الانصار یعنی خیرًا قال ابو عبد اللہ کل بستان علیہ حائط

اور انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے ف امام بخاری نے کہا جس باغ کے گرد دیوار ہو (حصار) اسکو

فھو حدیقۃ وما لم یکن علیہ حائط لا یقال حدیقۃ وقال سلیمان بن بلال حدثنی

حدیقہ کہتے ہیں اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اسکو حدیقہ نہیں کہتے اور سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے

عمرو ثم دار بنی الحارث بن الخزرج ثم بنی ساعدۃ وقال سلیمان عن سعد بن

عمرو نے بیان کیا آپ نے یوں فرمایا پھر بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا اور سلیمان نے سعد بن سعید سے روایت

سعید عن عمارۃ بن غزیۃ عن عباس عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احد

کیا انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں یوں ہے

جبل یحبنا ونحبہ باب العشر فیما یسقی من ماء السماء والماء الجاری ولم یر عمر

احد وہ پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہیں باب جو اناج کھیتی ہو بارش کے پانی یا ندی کے پانی سے سینچی جائے اس میں دسواں حصہ واجب ہوگا اور عمر

بن عبد العزیز فی العسل شیئا حدثنا سعید بن ابی مریم قال حدثنا عبد اللہ بن

بن عبد العزیز نے شہد کی زکوۃ نہیں لی ف ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے

وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن

کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کھیتی کو آسمان یا چشمے کا پانی دیا جائے یا وہ زمین خود بخود سیراب ہو اس میں

العشر وما سقی بالنضح نصف العشر قال ابو عبد اللہ ھذا تفسیر الاول لانہ

دسواں حصہ لیا جائے اور جس کھیتی میں کنوے سے پانی دیا جائے اس میں سے بیسواں حصہ لیا جائے امام بخاری نے کہا یہ حدیث یعنی عبد اللہ بن عمر کی

لم یوقت فی الاول یعنی حدیث ابن عمر فیما سقت السماء العشر وبین فی

حدیث کہ جس کھیتی میں آسمان کا پانی دیا جائے دسواں حصہ ہے پہلی حدیث یعنے ابو سعید کی حدیث کی تفسیر ہے اس میں زکوۃ کی کوئی مقدار مذکور نہیں

ھذا ووقت والزیادۃ مقبولۃ والمفسر یقضی علی المبھم اذا رواہ اھل الثبت

اور اس میں مذکور ہے اور زیادتی قبول کی جاتی ہے اور گول حدیث کا حکم صاف صاف حدیث کے موافق لیا جاتا ہے جب اسکا راوی ثقہ ہو

کما روی الفضل بن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصل فی الکعبۃ

جیسے فضل بن عباس نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے میں نماز نہیں پڑھی

وقال بلال قد صلی فاخذ بقول بلال وترک قول الفضل باب لیس فیما

اور بلال نے کہا پڑھی تو بلال کا قول معتبر مانا گیا اور فضل کا قول چھوڑ دیا گیا ف باب پانچ وسق سے

دون خمسۃ اوسق صدقۃ حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی قال حدثنا مالک قال

کم میں زکوۃ نہیں ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے امام مالک نے کہا

حدثنی محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعۃ عن ابیہ عن ابی سعید

مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید

باب العشر فیما یسقی

الخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

خدری رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے

وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

اور نہ پانچ شمار اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے

صَدَقَةٌ بَابُ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ

باب جب کھجور درختوں سے کاٹیں اُسوقت زکوٰۃ لی جائے اور زکوٰۃ کی کھجور کو بچے کا ہاتھ لگانا یا بچے کا اُس

الصَّدَقَةِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

میں سے کھانا ہم سے عمر بن محمد بن حسن اسدی نے روایت کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابراہیم بن طہمان نے اُنہوں نے محمد بن زیاد سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا جس وقت کھجور کٹتی تھی تو لوگ اپنی اپنی زکوٰۃ کی کھجور

سَلَّمَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هٰذَا بِتَمْرِهِ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لاتے جاتے یہانتک کہ کھجور کا ایک ڈھیر آپکے

كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً

پاس لگ جاتا ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما اُس کھجور سے کھیل رہے تھے اتنے میں ایک نے ایک کھجور لیکر اپنے

فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ

مونہہ میں ڈال لی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور اُسکے مونہہ سے نکال لی اور فرمایا

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ بَابُ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ زَرْعَهُ

کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ محمدؐ کی آل زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتی ف۲ باب جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کا درخت یا کھیت بیچ ڈالے

وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ فَأَدَّى الزَّكٰوةَ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ

حالانکہ اُسمیں دسواں حصہ یا زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اب وہ اپنے دوسرے مال سے یہ زکوٰۃ ادا کرے تو یہ درست ہے یا وہ میوہ بیچے جس میں صدقہ

فِيهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

واجب نہ ہوا ہو ف۳ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ف۴ میوہ اُس وقت تک نہ بیچو جب تک اُسکی پختگی معلوم نہ ہو جائے

فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلَى أَحَدٍ وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ

تو پختگی معلوم ہو جانے کے بعد کسی کو بیچنے سے آپ نے منع نہیں فرمایا اور یوں نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو تو نہ بیچے اور واجب نہ ہوئی ہو تو بیچے ف۵

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہا میں نے ابن عمرؓ سے

عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَكَانَ إِذَا

سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُسکی پختگی کھل نہ جائے ف۶ اور ابن عمرؓ سے جب

سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي

پوچھتے اُسکی پختگی کیا ہے وہ کہتے جب یہ معلوم ہو جائے کہ اب آفت سے بچ رہیگا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے

الليث قال حدثني خالد بن يزيد عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله قال
نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها حدثنا
قتيبة عن مالك عن حميد عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن
بيع الثمار حتى تزهي قال حتى تحمار باب هل يشتري صدقته ولا بأس أن يشتري
صدقة غيره لأن النبي صلى الله عليه وسلم إنما نهى المتصدق خاصة عن الشراء
ولم ينه غيره حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب
عن سالم أن عبد الله بن عمر كان يحدث أن عمر بن الخطاب تصدق بفرس في
سبيل الله فوجده يباع فأراد أن يشتريه ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فاستأمره
فقال لا تعد في صدقتك فبذلك كان ابن عمر لا يترك أن يبتاع شيئا تصدق به
إلا جعله صدقة حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك بن أنس عن زيد
بن أسلم عن أبيه قال سمعت عمر يقول حملت على فرس في سبيل الله فأضاعه
الذي كان عنده فأردت أن أشتريه وظننت أنه يبيعه برخص فسألت النبي
صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره ولا تعد في صدقتك وإن أعطاكه بدرهم
فإن العائد في صدقته كالعائد في قيئه باب ما يذكر في الصدقة للنبي
صلى الله عليه وسلم وآله حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا محمد بن

زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ

انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے امام حسن بن علی علیہ السلام نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر

فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ

منہ میں ڈال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھی چھی اسلیے کہ وہ اسکو پھینک دیں پھر فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں

أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا درست ہے

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

سَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

مری بکری دیکھی جو ام المومنین میمونہ کی لونڈی کو خیرات میں ملی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا حَدَّثَنَا آدَمُ

فرمایا تم اسکی کھال کیوں کام میں نہ لائے انہوں نے عرض کیا وہ مردار تھی آپ نے فرمایا مردار صرف کھانا حرام ہے ف ہم سے آدم بن ابی

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا

ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے

أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ

نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا اور بریرہ کے مالک یہ شرط کرنا چاہتے تھے کہ اسکا ترکہ وہ لینگے حضرت عائشہ نے آنحضرت

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے ان سے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کر دے) ترکہ تو اسی کو ملیگا

لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ هَذَا مَا تُصُدِّقَ

جو آزاد کرے حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا میں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ

بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ بَابُ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

کو خیرات میں ملا ہے آپ نے فرمایا اس کے لیے خیرات ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے ف باب جب صدقہ محتاج کی ملک ہو جائے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے

حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ انصاریہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا

عائشہ پاس گئے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں مگر گوشت اس بکری کا جو آپ نے

نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا
نسیبہ کو خیرات دی تھی اور نسیبہ نے تحفہ کے طور پر اسکو بھیجا آپ نے فرمایا لاؤ خیرات تو اپنے ٹھکانے پہنچ گئی

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
ہم سے یحیے بن موسے نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا
صلے اللہ علیہ وسلم پاس وہ گوشت لایا گیا جو بریرہ کو خیرات میں ملا تھا آپ نے فرمایا بریرہ پر یہ صدقہ تھا اور ہمارے لیے یہ

هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
تحفہ اور ابو داؤد طیالسی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا حَدَّثَنَا
باب مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور محتاجوں کو دینا کہیں بھی ہوں ف ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ
محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو زکریا بن اسحاق نے خبر دی انہوں نے یحیے بن عبداللہ

اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
بن صیفی سے انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے جو غلام تھے ابن عباس کے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ
معاذ بن جبل سے فرمایا جب انکو یمن کی طرف روانہ کیا تم کو اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) ملیں گے جب تو

فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ
انکے پاس پہونچے (پہلے) انسے کہہ اس بات کی گواہی دیں: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد اس کے بھیجے ہیں اگر

هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ
وہ یہ مان لیں تو پھر ان سے یہ کہہ کہ اللہ نے اُن پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض

يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ
کی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو پھر ان سے کہہ اللہ نے اُن پر

صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ
زکوٰۃ فرض کی ہے جو انکے مالداروں سے لی جائے گی اور انکے محتاجوں کو دیدی جائے گی ف۳ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو اُن کے

فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ
عمدہ عمدہ مالوں سے بچا رہ ف۴ اور مظلوم کی بددعا سے بھی بچا رہ اللہ میں اور اس میں کوئی آڑ نہیں ہے ف۵

بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ
باب زکوٰۃ دینے والے کے لیے امام یا حاکم کا دعا کرنا اور اللہ تعالے نے (سورہ توبہ میں) فرمایا اُن کے مال میں سے

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
خیرات لے انکو اس خیرات سے پاک اور صاف بنا اور انکے لیے دعا کر آخیر آیت تک ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا

قال حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن ابي اوفى قال كان النبي صلى

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

الله عليه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللهم صل على آل فلان فاتاه ابي بصدقته

علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم اپنی زکوۃ لیکر آتی تو آپ انکے لیے دعا کرتے فرماتے یا اللہ فلانے کی آل پر رحم کر میرے باپ اپنی زکوۃ لیکر آئے

فقال اللهم صل على آل ابي اوفى باب ما يستخرج من البحر وقال ابن عباس

تو آپ نے فرمایا یا اللہ ابو اوفی کی آل پر رحم کر باب جو مال سمندر میں سے نکالا جائے ف اور عبداللہ بن عباس نے کہا

ليس العنبر بركاز هو شيء دسره البحر وقال الحسن في العنبر واللؤلؤ الخمس

عنبر کو رکاز نہیں کہہ سکتے ف عنبر تو ایک چیز ہے جسکو سمندر کنارے پر پھینک دیتا ہے اور امام حسن بصری نے کہا عنبر اور موتی میں پانچواں حصہ ہے

وانما جعل النبي صلى الله عليه وسلم في الركاز الخمس ليس في الذي يصاب في الماء

حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکاز میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا ہے تو رکاز اسکو تھوڑے کہتے ہیں جو پانی میں ملے ف

وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن ابي هريرة عن النبي

اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے

صلى الله عليه وسلم ان رجلا من بني اسرائيل سأل بعض بني اسرائيل ان يسلفه الف دينار

آنحضرت صلعم سے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ایک دوسرے بنی اسرائیل کے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں

فدفعها اليه فخرج في البحر فلم يجد مركبا فاخذ خشبة فنقرها فادخل فيها الف دينار

اس نے دے دیں پھر جس نے قرض لیا تھا وہ سمندر پر گیا کہ سوار ہو کر جائے اور قرضخواہ کا قرض ادا کرے کشتی نہیں ملی آخر اس نے ایک لکڑی لی اسکو کھود کر ہزار اشرفیاں اسمیں رکھیں

فرمى بها في البحر فخرج الرجل الذي كان اسلفه فاذا بالخشبة فاخذها لاهله

وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی اتفاق سے قرضخواہ کام کاج کو باہر نکلا سمندر پر پہنچا تو ایک لکڑی دیکھی اسکو گھر میں جلانے کے لیے لے

حطبا فذكر الحديث فلما نشرها وجد المال باب في الركاز الخمس وقال مالك

آیا پھر پوری حدیث بیان کی جب لکڑی کو چیرا تو اسمیں اشرفیاں پائیں ف باب رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے اور امام مالک ف

وابن ادريس الركاز دفن الجاهلية في قليله وكثيره الخمس وليس المعدن بركاز

اور امام شافعی نے کہا رکاز جاہلیت کے زمانے کا خزانہ ہے اس میں تھوڑا مال نکلے یا بہت پانچواں حصہ لیا جائیگا اور کان رکاز نہیں ہے

وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم في المعدن جبار وفي الركاز الخمس واخذ عمر بن عبد

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کان کے بارے میں فرمایا اسمیں جو کوئی گر کر یا کام کرتے ہوئے مر جائے تو اسکی جان مفت گئی ف اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے ف اور عمر بن

العزيز من المعادن من كل مائتين خمسة وقال الحسن ما كان من ركاز في ارض الحرب

عبدالعزیز خلیفہ کانوں سے چالیسواں حصہ لیا کرتے ہر دو سو درم میں پانچ درم ف اور امام حسن بصری نے کہا جو رکاز دار الحرب میں پائے

ففيه الخمس وما كان من ارض السلم ففيه الزكوة وان وجدت لقطة في ارض

تو اسمیں پانچواں حصہ لیا جائے اور جو امن اور صلح کے ملک میں ملے اسمیں زکوۃ (چالیسواں حصہ) لیا جائے اور اگر دشمن کے ملک میں پڑی ہوئی چیز ملے

العدو فعرفها وان كانت من العدو ففيها الخمس وقال بعض الناس المعدن

تو اسکو پہچنوا دے (شاید مسلمان کا مال ہو) اگر دشمن کا مال ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرے ف اور بعضے لوگوں نے کہا معدن بھی

رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ

جاہلیت کے دفینے کیطرح ہے کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں ارکز المعدن جب اُس میں سے کوئی چیز نکلے اُن کا جواب یہ ہے اگر

يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرْكَزْتَ ثُمَّ نَاقَضَ وَقَالَ

کسی شخص کو کوئی چیز ہبہ کی جاوے یا وہ نفع کمائے یا اسکے باغ میں میوہ بہت نکلے تو کہتے ہیں ارکزت پھر خود ہی اپنے قول کے خلاف کہا

لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

پھر ان لوگوں نے اپنے قول کے خلاف کہا اگر چھپا رکھے اور پانچواں حصہ نہ دے تو کچھ قباحت نہیں ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جانور سے جو نقصان ہو وہ معاف ہے اور کنوئیں کا بھی یہی حال ہے اور کان کا بھی یہی حکم ہے اور رکاز میں سے

الْخُمُسُ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

پانچواں حصہ لیا جائے باب اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو بھی زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا اور انکو حاکم کو حساب سمجھانا ہوگا

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے

مِنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ بَابُ

لیے اسد قبیلے کے ایک شخص کو مقرر کیا جس کو (عبداللہ) ابن اللتبیہ کہتے تھے جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا باب

اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں سے کام لے سکتے ہیں انکا دودھ پی سکتے ہیں ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَرَخَّصَ

انہوں نے شعبہ سے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی تو

لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اجازت دی کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں انکا دودھ اور موت پئیں

أَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کیا کیا چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواروں کو انکے

فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ

تعاقب میں بھیجا وہ گرفتار ہو کر آئے آپ نے انکے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا اور انکو پتھریلے میدان میں ڈلوا دیا وہ پتھر چبا رہے تھے

تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بَابُ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ

قتادہ کے ساتھ اس حدیث کو ابوقلابہ اور ثابت اور حمید نے بھی انسؓ سے روایت کیا باب حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں پر

بِيَدِهٖ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو

داغ دیا ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے ابو عمرو

الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ

اوزاعی نے کہا مجھ سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ

کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کہا میں صبح کو ابوطلحہ کے نومولود بچے عبداللہ کو لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ فِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ

پاس گیا کہ آپ گھٹی کر دیں میں نے دیکھا آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے ف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرَاٰى اَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَّابْنُ سِيْرِيْنَ صَدَقَةَ

باب صدقہ فطر کا فرض ہونا اور ابوالعالیہ اور عطاء اور ابن سیرین نے بھی اس کو فرض

الْفِطْرِ فَرِيْضَةً حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ

کہا ہے ف ہم سے یحییٰ بن محمد بن السکن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جہضم نے کہا

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ

ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے عمر بن نافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض کیا ہر غلام

وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ

اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے کی طرف سے جو مسلمان ہوں اور عید کی نماز کے لئے نکلنے سے پہلے اس کے

خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهٖ مِنَ

ادا کرنے کا حکم فرمایا ف باب صدقہ فطر کا مسلمانوں پر یہاں تک کہ غلام لونڈی پر بھی

الْمُسْلِمِيْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

فرض ہونا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور یا جو کا ایک ایک صاع ہر

كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ

آزاد اور غلام مرد اور عورت پر بشرطیکہ مسلمان ہو فرض کیا ف باب صدقہ فطر میں اگر جو دے تو ایک صاع دے

حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ بَابٌ

عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا ہم صدقہ فطر میں ایک صاع جَو دیا کرتے (یعنی آنحضرت کے زمانہ میں) باب

صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ

گیہوں یا دوسرا اناج بھی ایک صاع دینا چاہیے ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید

ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ

بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری سے انہوں نے ابوسعید خدری سے سنا

يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ

وہ کہتے تھے ہم فطرہ (صدقہ) ایک صاع اناج (یا گیہوں) کا یا ایک صاع جَو کا یا ایک صاع کھجور کا

صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ بَابٌ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ حَدَّثَنَا

یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع منقے کا نکالا کرتے باب کھجور بھی ایک صاع دینا چاہیے ہم سے

اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ

وآلہ وسلم نے ہم کو حکم دیا صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو دینے کا عبداللہ نے کہا پھر لوگوں نے دو مد گیہوں

عِدْلَهٗ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ بَابٌ صَاعٌ مِّنْ زَبِيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ

(نصف صاع) اُس کے برابر سمجھی باب منقے بھی ایک صاع دینا چاہیے ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا

سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

انہوں نے یزید بن ابی حکیم عدنی سے سنا انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے کہا مجھ کو

عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا

عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ہم

نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر کا ایک صاع (اناج یا) گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا

صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ اُرٰى

ایک صاع جَو کا یا ایک صاع منقے کا دیا کرتے جب معاویہؓ (مدینہ میں) آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے میں سمجھتا

مُدًّا مِّنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ بَابٌ الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْعِيْدِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا

ہوں اسکا ایک مد دوسرے اناج کے دو مد کے برابر ہے ف باب صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے دینا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے

حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ

حفص بن میسرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ حَدَّثَنَا

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر دینے کا حکم کیا ف۳ لوگوں کے نکلنے سے پہلے عید کی نماز کے لیے ہم سے

مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ

معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

ابن عبد اللہ بن سعد سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَ

میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانے کا (صدقہ کے لئے) نکالا کرتے ابو سعید نے کہا ان دنوں ہمارا کھانا یہی تھا جو اور

الزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَقَالَ

منقے اور پنیر اور کھجور باب آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا اور زہری نے

الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكَّى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ حَدَّثَنَا

کہا جو غلام لونڈی سوداگری کا مال ہوں تو ان کی سالانہ زکوۃ بھی نکالی جاوے اور انکی طرف سے صدقہ فطر بھی دیا جائے ہم سے

أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے

قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطر کا صدقہ یا یوں فرمایا رمضان کا صدقہ

الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ

مرد عورت اور آزاد اور غلام ہر ایک پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا فرض کیا پھر لوگوں نے بدل دیا

بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ

آدھا صاع اس کے برابر سمجھ لیا اور عبد اللہ بن عمرؓ صدقہ فطر کھجور میں دیا کرتے جب مدینہ والے کھجور کے محتاج بن گئے (کھجور کم ملنے لگی)

فَأَعْطَى شَعِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ

تو وہ جو دینے لگے اور عبد اللہ بن عمرؓ یہ صدقہ چھوٹے اور بڑے سب کی طرف سے دیتے یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے

بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ

اور عبد اللہ بن عمرؓ ہر ایک فقیر کو جو یہ صدقہ قبول کرتا دیتے اور لوگ عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے یہ صدقہ

يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَنِيَّ يَعْنِي بَنِي نَافِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُونَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ بَابُ

دیدیتے امام بخاریؒ نے کہا میرے بیٹوں سے نافع کے بیٹے مراد ہیں امام بخاریؒ نے کہا وہ عید سے پہلے جو صدقہ دیتے تو اکٹھا ہونے کیلئے نہ فقیروں کو باب

صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ قَالَ أَبُو عَمْرٍو وَرَأَى عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ

چھوٹے اور بڑے سب پر صدقہ فطر واجب ہوتا ابو عمرو نے کہا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ

وَعَائِشَةُ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُزَكَّى مَالُ الْيَتِيمِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ

اور حضرت عائشہؓ اور طاوس اور عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال میں سے زکوۃ دینا چاہیے اور زہری نے کہا

يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

دیوانے کے مال میں بھی زکوۃ نکالی جائے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے

نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر صاعا

نافع سے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ... صدقہ فطر ایک صاع

من شعير أو صاعا من تمر على الصغير والكبير والحر والمملوك

جَو کا یا ایک صاع کھجور ... چھوٹے بڑے ... آزاد و غلام سب پر ...

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كتاب المناسك باب وجوب الحج وفضله وقول الله تعالى ولله على

کتاب حج اور اس کے ارکان میں باب حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا لوگوں پر فرض

الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلا ومن كفر فإن الله غني عن العالمين

ہے اللہ کے لئے اس گھر کا حج جس کو وہاں تک پہنچنے کی طاقت ہو اور جو کوئی نہ مانے تو اللہ تعالیٰ سارے جہان سے بے پروا ہے

حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سليمان

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان

بن يسار عن عبد الله بن عباس قال كان الفضل رديف رسول الله صلى

بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا فضل بن عباس (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

الله عليه وسلم فجاءت امرأة من خثعم فجعل الفضل ينظر إليها وتنظر إليه و

کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک (خوبصورت) عورت آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو (جو گورے چٹے خوبصورت تھے)

جعل النبي صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر فقالت

دیکھنے لگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل کا منہ بار بار دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے کہا

يا رسول الله إن فريضة الله على عباده في الحج أدركت أبي شيخا كبيرا لا يثبت

یارسول اللہ اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا تو ایسے وقت کہ میرا باپ بوڑھا پھونس ہے اور وہ اونٹنی پر جم نہیں

على الراحلة أفأحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع باب قول الله

سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا ہاں یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں)

تعالى يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ليشهدوا

یہ فرمانا لوگ پیدل چل کر تیرے پاس آئیں اور دبلے اونٹوں پر دور دراز رستوں سے تاکہ اپنے دینی اور دنیاوی فائدے حاصل کریں (امام بخاری نے کہا)

منافع لهم فجاجا الطرق الواسعة حدثنا أحمد بن عيسى قال حدثنا ابن

سورۂ نوح میں جو فجاجا کا لفظ ہے اس کے معنے کھلے اور کشادہ رستے ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن

وهب عن يونس عن ابن شهاب أن سالم بن عبد الله بن عمر أخبره أن

وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے

ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يركب راحلته بذي

کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر ذوالحلیفہ

الحليفة ثم يهل حين تستوي قائمة حدثنا ابراهيم بن موسى قال اخبرنا

پر سوار ہوئے جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ لبیک پکارتے ف ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو ولید

الوليد قال حدثنا الاوزاعي سمع عطاء يحدث عن جابر بن عبد الله الانصاري

بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے حدیث بیان کرتے تھے

ان اهلال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذي الحليفة حين استوت به راحلته

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جب وہ آپ کو لیکر سیدھی کھڑی

رواه انس وابن عباس يعني حديث ابراهيم بن موسى باب الحج على الرحل

ہوئی اس حدیث کو انسؓ اور ابن عباسؓ نے بھی روایت کیا یعنے اسی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو ف باب پالان پر سوار ہو کر حج کرنا

وقال ابان حدثنا مالك بن دينار عن القاسم بن محمد عن عائشة ان النبي صلى الله

ف اور ابان نے کہا ہم سے مالک بن دینار نے بیان کیا انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

عليه وسلم بعث معها اخاها عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم وحملها على قتب

وسلم نے ان کے بھائی عبدالرحمن کو ان کے ساتھ بھیجا انہوں نے تنعیم سے ان کو عمرہ کرایا اور پالان کی پچھلی لکڑی پر ان کو بٹھایا

وقال عمر شدوا الرحال في الحج فانه احد الجهادين وقال محمد بن ابي بكر

اور حضرت عمرؓ نے کہا حج میں پالانیں باندھو حج بھی ایک جہاد ہے ف اور محمد بن ابی بکر (مقدمی) نے کہا

حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا عزرة بن ثابت عن ثمامة بن عبد الله

ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ

ابن انس قال حج انس على رحل ولم يكن شحيحا وحدث ان النبي صلى الله عليه و

بن انسؓ سے انہوں نے کہا انسؓ نے ایک پالان پر حج کیا اور وہ کچھ بخیل نہ تھے ف ۵ اور بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی

سلم حج على رحل وكانت زاملته حدثنا عمرو بن علي قال حدثنا ابو عاصم

ایک پالان پر سوار ہو کر حج کیا اسی پر آپ کا اسباب بھی لدا تھا ف ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے

قال حدثنا ايمن بن نابل قال حدثنا القاسم بن محمد عن عائشة انها قالت يا رسول

کہا ہم سے ایمن بن نابل نے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ

الله اعتمرتم ولم اعتمر قال يا عبد الرحمن اذهب باختك فاعمرها من التنعيم

آپ لوگوں نے تو عمرہ بھی کیا اور میں نے عمرہ نہیں کیا آپ نے فرمایا عبدالرحمن اپنی بہن کو لے جا اور تنعیم سے عمرہ کرا لا عبدالرحمن نے

فاحقبها على ناقة فاعتمرت باب فضل الحج المبرور حدثنا عبد

اونٹنی پر ان کو پیچھے بٹھا لیا انہوں نے عمرہ کیا باب مقبول حج کی فضیلت ف ہم سے عبدالعزیز

العزيز بن عبد الله قال حدثنا ابراهيم بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب

بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

عن ابي هريرة قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل قال ايمان

انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ

بالله ورسوله قيل ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پوچھا پھر کون سا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پوچھا پھر کون سا فرمایا مبرور (مقبول) حج

حدثنا عبد الرحمن بن المبارك قال حدثنا خالد قال اخبرنا حبيب بن ابي

ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم کو حبیب بن ابی عمرہ

عمرة عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين انها قالت يا رسول الله

نے خبر دی انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

نرى الجهاد افضل العمل افلا نجاهد قال افضل الجهاد حج مبرور حدثنا آدم

ہم جانتے ہیں کہ جہاد سب نیک عملوں سے بڑھ کر ہے تو ہم جہاد کریں آپ نے فرمایا نہیں عمدہ جہاد حج ہے جو مبرور ہو ہم سے آدم بن ابی ایاس

قال حدثنا شعبة قال حدثنا سيار ابو الحكم قال سمعت ابا حازم قال سمعت ابا

نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سیار ابوالحکم نے کہا میں نے ابوحازم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہ

هريرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من حج لله فلم يرفث ولم يفسق

سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کے لیے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے

رجع كيوم ولدته امه باب فرض مواقيت الحج والعمرة حدثنا مالك

ایسا پاک ہو کر لوٹیگا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا باب حج اور عمرہ کی میقاتوں کا بیان ہم سے مالک

ابن اسمعيل قال حدثنا زهير قال حدثني زيد بن جبير انه اتى عبد الله

بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا مجھ سے زید بن جبیر نے وہ عبداللہ بن عمرؓ

بن عمر في منزله وله فسطاط وسرادق فسألته من اين يجوز ان اعتمر قال فرضها

کے پاس آئے ان کے ٹھکانے میں دیکھا تو انہوں نے ڈیرہ لگایا ہے قنات کھڑی کی ہے زید نے کہا میں نے ان سے پوچھا عمرہ کا احرام کہاں سے باندھوں انہوں نے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل نجد من قرن ولاهل المدينة ذا الحليفة و

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد والوں کے لیے قرن اور مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور

لاهل الشام الجحفة باب قول الله تعالى وتزودوا فان خير الزاد التقوى

شام والوں کے لیے جحفہ مقرر کیا ہے باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا توشہ لو اچھا توشہ سوال سے بچنا ہے

حدثنا يحيى بن بشر قال حدثنا شبابة عن ورقاء عن عمرو بن دينار عن

ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے انہوں نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے

عكرمة عن ابن عباس قال كان اهل اليمن يحجون ولا يتزودون ويقولون نحن

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا یمن کے لوگ حج کیا کرتے تھے اور توشہ (خرچ) ساتھ نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے ہم

المتوكلون فاذا قدموا مكة سألوا الناس فانزل الله عز وجل وتزودوا فان

متوکل ہیں جب مکہ میں پہنچتے تو لوگوں سے بھیک مانگتے اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری توشہ لیا کرو اچھا توشہ

خير الزاد التقوى رواه ابن عيينة عن عمرو عن عكرمة مرسلا باب مهل

یہ ہے کہ آدمی سوال سے بچے اس حدیث کو ابن عیینہ نے عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے مرسلاً روایت کیا ہے باب

أَهلُ مَكَّةَ لِلحَجِّ وَالعُمرَةِ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيبٌ قَالَ حَدَّثَنَا

تھے اور عمرہ کا احرام کہاں باندھیں ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے

ابنُ طَاوُسٍ عَن أَبِيهِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهلِ

عبداللہ بن طاؤس نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ والوں کے

المَدِينَةِ ذَا الحُلَيفَةِ وَلِأَهلِ الشَّامِ الجُحفَةَ وَلِأَهلِ نَجدٍ قَرنَ المَنَازِلِ وَلِأَهلِ

لیے احرام باندھنے کا مقام ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن

اليَمَنِ يَلَملَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَن أَتَى عَلَيهِنَّ مِن غَيرِهِنَّ مِمَّن أَرَادَ الحَجَّ وَالعُمرَةَ وَ

والوں کے لیے یلملم مقرر کیا ف یہ مقام اُن ملک والوں کے لیے بھی ہیں اور جو دوسرے ملک والے ان پر سے گزریں اُن کے لیے بھی جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھے

مَن كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِن حَيثُ أَنشَأَ حَتَّى أَهلُ مَكَّةَ مِن مَكَّةَ بَابُ مِيقَاتِ

اور جو ان مقاموں کے اس طرف (مکہ کی جانب) رہتا ہو وہ اسی جگہ سے جہاں سے چلے احرام باندھ لے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں باب مدینہ والوں کی

أَهلِ المَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّوا قَبلَ ذِي الحُلَيفَةِ حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ

میقات وہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں ف۱ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

قَالَ أَخبَرَنَا مَالِكٌ عَن نَافِعٍ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قَالَ يُهِلُّ أَهلُ المَدِينَةِ مِن ذِي الحُلَيفَةِ وَأَهلُ الشَّامِ مِنَ الجُحفَةِ وَأَهلُ نَجدٍ مِن

مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے

قَرنٍ قَالَ عَبدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهلُ اليَمَنِ

قرن سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور یمن والے

مِن يَلَملَمَ بَابُ مُهَلِّ أَهلِ الشَّامِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَن عَمرِو

یلملم سے احرام باندھیں باب شام والے کہاں سے احرام باندھیں ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے عمرو

ابنِ دِينَارٍ عَن طَاوُسٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

بن دینار سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لِأَهلِ المَدِينَةِ ذَا الحُلَيفَةِ وَلِأَهلِ الشَّامِ الجُحفَةَ وَلِأَهلِ نَجدٍ قَرنَ المَنَازِلِ

مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات ٹھیرایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل

وَلِأَهلِ اليَمَنِ يَلَملَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَن أَتَى عَلَيهِنَّ مِن غَيرِ أَهلِهِنَّ لِمَن كَانَ يُرِيدُ

اور یمن والوں کے لیے یلملم یہ مقام اُن ملک والوں کے لیے ہیں اور اُنکے لیے بھی جو دوسرے ملکوں سے اُن پر ہو کر آئیں جو حج یا عمرے کی

الحَجَّ وَالعُمرَةَ فَمَن كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِن أَهلِهِ وَكَذٰلِكَ حَتَّى أَهلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ

نیت رکھتے ہوں جو لوگ اُن کے ادھر رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اسی طرح مکہ والے

مِنهَا بَابُ مُهَلِّ أَهلِ نَجدٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ قَالَ حَفِظنَاهُ

مکے سے باب نجد والے کہاں سے احرام باندھیں ف۲ ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے

عن الزهري عن سالم عن ابيه قال وقت النبي صلى الله عليه وسلم قال وحدثني

زہری سے یہ حدیث یاد کی انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے

احمد قال حدثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب

احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے

عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مهل

انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

اهل المدينة ذو الحليفة ومهل اهل الشام مهيعة وهي الجحفة واهل نجد قرن

مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے مہیعہ یعنی جحفہ سے اور نجد والے قرن سے

قال ابن عمر زعموا ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ولم اسمعه ومهل اهل اليمن يلملم

ابن عمرؓ نے کہا لوگ کہتے تھے پر میں نے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں

باب مهل من كان دون المواقيت حدثنا قتيبة قال حدثنا حماد عن

باب جو لوگ میقات کے ادھر (اندر) رہتے ہوں ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں

عمرو عن طاوس عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة

نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے

ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل اليمن يلملم ولاهل نجد قرنا فهن لهن

ذوالحلیفہ (میقات) ٹھہرایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن تو یہ مقام ان ملکوں

ولمن اتى عليهن من غير اهلهن ممن كان يريد الحج والعمرة فمن كان دونهن

والوں کے لیے ہیں اور باہر والوں کے لیے بھی جو ان پر سے گذریں اور وہ حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو لوگ ان کے اس طرف رہتے ہوں

فمن اهله حتى ان اهل مكة يهلون منها باب مهل اهل اليمن حدثنا

وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے باب یمن والے کہاں سے احرام باندھیں ہم سے

معلى بن اسد قال حدثنا وهيب عن عبد الله بن طاوس عن ابيه عن ابن عباس ان النبي

معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ

صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة و

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا اور شام والوں کے لیے جحفہ کو اور

لاهل نجد قرن المنازل ولاهل اليمن يلملم هن لاهلهن ولكل آت اتى عليهن

نجد والوں کے لیے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم یہ مقام ان ملک والوں کے لیے ہیں اور ان غیر ملک والوں کے لیے بھی جو

من غيرهم ممن اراد الحج والعمرة فمن كان دون ذلك فمن حيث انشا حتى اهل مكة

ادھر سے گذریں اور وہ حج یا عمرے کا قصد رکھتے ہوں پھر جو لوگ ان مقاموں سے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں مکہ والے

من مكة باب ذات عرق لاهل العراق حدثنا علي بن مسلم قال حدثنا

مکہ سے باب عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الله بن نمير قال حدثنا عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر قال لما فتح هذان

عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا جب یہ دونوں شہر

المصران اتوا عمر فقالوا يا امير المؤمنين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حد

(بصرہ اور کوفہ) فتح ہوئے تو لوگ حضرت عمرؓ پاس آئے کہنے لگے امیر المؤمنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لاهل نجد قرنا وهو جور عن طريقنا وانا ان اردنا قرنا شق علينا قال فانظروا

نجد والوں کے لیے ایک حد باندھی ہے (میقات مقرر کیا ہے) ہمارا رستہ ادھر سے نہیں ہے اور اگر ہم ادھر سے جائیں تو مشکل ہوتی حضرت عمرؓ نے کہا تم ایسا کرو

حذوها من طريقكم فحد لهم ذات عرق باب الصلوة بذي الحليفة حدثنا

کوئی دوسرا مقام اپنے رستہ میں اس کے برابر دیکھ لو آخر ذات عرق ان کے لیے مقرر کر دیا باب ذوالحلیفہ میں (احرام باندھتے وقت) نماز پڑھنا

عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم اناخ بالبطحاء بذي الحليفة فصلى بها وكان عبد الله بن عمر يفعل

وآلہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے پتھریلے میدان میں اپنی اونٹنی بٹھائی وہاں نماز پڑھی (یعنے احرام کا دوگانہ ادا کیا) اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی

ذلك باب خروج النبي صلى الله عليه وسلم على طريق الشجرة حدثنا

کرتے تھے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ کے رستے گزرنا

ابراهيم بن المنذر قال حدثنا انس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ

ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة و

بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدینہ سے) شجرہ کے رستے سے (روانہ)

يدخل من طريق المعرس وان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج

ہوا کرتے اور معرس کے رستے سے (مدینہ میں) آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ سے) مکہ

الى مكة يصلي في مسجد الشجرة واذا رجع صلى بذي الحليفة ببطن الوادي

کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھا کرتے اور جب لوٹ کر آتے تو (رات کو) ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں

وبات حتى يصبح باب قول النبي صلى الله عليه وسلم العقيق واد مبارك

ٹھیر جاتے صبح تک وہیں رہتے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ عقیق کا نالہ ایک برکت والا نالہ ہے

حدثنا الحميدي قال حدثنا الوليد وبشر بن بكر التنيسي قالا حدثنا

ہم سے ابوبکر بن عبداللہ حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید اور بشر بن بکر تنیسی نے کہا دونوں نے کہا ہم سے

الاوزاعي قال حدثنا يحيى حدثني عكرمة انه سمع ابن عباس يقول انه سمع

امام اوزاعی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے انہوں نے حضرت عمرؓ سے

عمر يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم بوادي العقيق يقول اتاني الليلة ات

سنا کہتے تھے میں نے وادی عقیق کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آج رات کو میرے مالک کے پاس سے

مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ حَدَّثَنَا
ایک آنیوالا (فرشتہ) آیا اور کہنے لگا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا　ف۱　ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ
محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا　کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے　کہا ہم سے　موسیٰ بن عقبہ نے　کہا

حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ
ہم سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خواب دیکھا　آپ رات کو

فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا
ذوالحلیفہ میں نالے کے اندر اترے تھے آپ سے کہا گیا تم برکت والے نالے میں ٹھیرے ہو موسیٰ بن عقبہ نے کہا　سالم

سَالِمٌ يَتَوَخَّى الْمُنَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
نے ہمکو بھی وہاں ٹھیرایا وہ اس مقام کو ڈھونڈھ رہے جہاں عبد اللہ اونٹ ٹھہرایا کرتے یعنے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ
رات کو اترتے وہ مقام اس مسجد کے نیچے کی طرف ہے جو نالے کے نشیب میں ہے　اترنے والوں　اور رستے کے

وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ بَابُ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ حَدَّثَنَا
بیچا بیچ　باب اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے اسکو تین بار دھو ڈالنا　ہم سے

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ
محمد نے بیان کیا ف۲ کہا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نبیل نے　کہا ہمکو ابن جریج نے خبر دی　کہا ہمکو عطاء بن ابی رباح نے

أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ
ان کو صفوان بن یعلیٰ نے خبر دی کہ انکے باپ یعلے بن امیہ نے حضرت عمر سے کہا مجھکو دکھلاؤ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی ہے تو کیسا ہوتا

فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ
ایک بار آپ جعرانہ میں تھے　آپ کے ساتھ　کئی اصحاب بھی تھے　اتنے میں ایک شخص آیا　ف۳

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَسَكَتَ
اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور اس کے (کپڑے میں) خوشبو لتھڑی ہو　یہ سنکر

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى
ایک گھڑی تک آپ خاموش رہے　آپ پر وحی آنے لگی حضرت عمرؓ نے یعلے کو اشارہ کیا وہ آئے دیکھا تو　آنحضرت

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ
صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا　سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے　یعلے نے اپنا سر اس کے اندر ڈالا کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں پھر یہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں گیا جو عمرے کا

عَنِ الْعُمْرَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعْ عَنْكَ
مسئلہ پوچھتا تھا لوگ اسکو بلا لائے آپ نے فرمایا جو خوشبو تیرے لگی ہو اسکو تین بار دھو ڈال　اور کرتہ　یا جبہ

ف۱ یعنی قران کی نیت کر... کہ امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کیطرف اشارہ کیا جسکو ابواب العمرہ میں نکالا اس میں صاف یوں ہے وعلیہ اثر الخلوق

ف۳ حافظ نے کہا اس شخص کا نام معلوم نہیں تو اگر ابن فتحون سے ذیل میں طرطوشی کی تفسیر سے نقل کیا کہ اسکا نام عطاء بن منیہ تھا۔ ابن فتحون نے کہا اگر یہ صحیح ہو تو وہ یعلے بن امیہ کا بھائی ہے جو راوی ہے اس حدیث کا

الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ

اُتار ڈال اور عمرہ میں جن باتوں سے پرہیز کرتا ہے عمرے میں بھی کر　ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا آنحضرت نے جو اسکو تین بار

أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا

دھونے کا حکم دیا اس سے یہ غرض ہو کہ خوب صفائی ہو جائے انہوں نے کہا ہاں ف　باب　احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا اور جب احرام کا قصد

أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيَدَّهِنُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ

کرے تو کیا کپڑے پہنے اور کنگھی کرے تیل ڈالے　اور ابن عباسؓ نے کہا　محرم خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے　اور آئینہ دیکھ

فِي الْمِرْآةِ وَيَتَدَاوَى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ

سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے جیسے تیل گھی وغیرہ ان سے دوا بھی کر سکتا ہے ف اور عطاء بن ابی رباح نے کہا انگوٹھی پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ سکتا ہے

وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بِالتُّبَّانِ بَأْسًا

ف اور ابن عمرؓ احرام کی حالت میں طواف کر رہے تھے انکے پیٹ پر کپڑا بندھا ہوا تھا ف اور حضرت عائشہؓ نے جانگیا پہننا جائز رکھا ف

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَعْنِي لِلَّذِينَ يَرْحَلُونَ هَوْدَجَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

امام بخاری نے کہا ان لوگوں کے لیے جو انکا ہودہ اونٹ پر کسا کرتے تھے　ہم سے　محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ

کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ احرام باندھتے وقت بالوں میں روغن زیتون ڈالتے

فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ

منصور نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے اسکا بیان کیا انہوں نے کہا ابن عمرؓ کے فعل کو تو کیا کریگا مجھ سے تو اسود نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث نقل کی گویا میں دیکھ رہی ہوں

إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَدَّثَنَا

احرام کی حالت میں جو خوشبو　آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانگوں میں چمکتی رہتی　ف　ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا　کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی　انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عائشہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی　انہوں نے کہا میں احرام باندھتے وقت　آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بَابُ مَنْ أَهَلَّ

وسلم کو خوشبو لگاتی اسیطرح جب آپ احرام کھول ڈالتے　طواف الزیارت سے پہلے ف　باب　بالوں کو جما کر

مُلَبِّدًا حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ

احرام باندھنا ف ہم سے　اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے

عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا بَابُ الْإِهْلَالِ

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بالوں کو جمائے ہوئے لبیک پکار رہے تھے　باب　ذو الحلیفہ کی

عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

مسجد کے پاس احرام باندھنا　ہم سے　علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے　کہا

حدثنا موسى بن عقبة قال سمعت سالم بن عبد الله قال سمعت ابن عمر ح و

ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا دوسری سند امام بخاری نے

حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله أنه سمع

کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ

أباه يقول ما أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا من عند المسجد يعني

عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی مسجد ہی کے پاس سے

مسجد ذي الحليفة باب ما لا يلبس المحرم من الثياب حدثنا عبد الله بن

احرام باندھا یعنی لبیک پکاری ف باب محرم کو کون سے کپڑے پہننا درست نہیں ہیں ہم سے عبداللہ بن یوسف نے

يوسف قال أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رجلا قال يا رسول الله ما يلبس المحرم

بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے ف عرض کیا یا رسول اللہ محرم کون سے کپڑے

من الثياب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلبس القميص ولا العمائم ولا السراويلات

پہنے آپ نے فرمایا کرتے نہ پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ کن ٹوپ

ولا البرانس ولا الخفاف إلا أحد لا يجد نعلين فليلبس خفين وليقطعهما أسفل

نہ پاجامہ ان کوٹ نہ موزہ مگر جس کو جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ کر

من الكعبين ولا تلبسوا من الثياب شيئا مسه زعفران أو ورس قال أبو عبد الله

پہن سکتا ہے اور وہ کپڑا بھی (احرام میں) نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو ف امام بخاری نے کہا

يغسل المحرم رأسه ولا يترجل ولا يحك جسده ويلقي القمل من رأسه وجسده

محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے اور نہ اپنا بدن کھجلائے ف اور جوؤں کو سر اور بدن سے نکال کر زمین پر ڈال دے

في الأرض باب الركوب والارتداف في الحج حدثنا عبد الله بن محمد

باب سواری پر حج کرنا اور سواری پر اپنے ساتھ بٹھانا درست ہے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا

قال حدثنا وهب بن جرير قال حدثني أبي عن يونس الأيلي عن الزهري عن

کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے

عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس أن أسامة كان ردف النبي صلى الله عليه

عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ عرفات سے مزدلفہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم من عرفة إلى المزدلفة ثم أردف الفضل من المزدلفة إلى منى قال فكلاهما

کے ساتھ اسامہ بن زیدؓ سوار تھے پھر مزدلفہ سے منا تک آپ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا

قالا لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة باب ما يلبس

دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں ف باب محرم چادر اور

المحرم من الثياب والأردية والأزر ولبست عائشة الثياب المعصفرة وهي

تہ بند اور کون کون سے کپڑے پہنے اور حضرت عائشہؓ نے احرام کی حالت میں کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے ف

مُحْرِمَةً وَقَالَتْ لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَقَالَ جَابِرٌ

اور کہتی تھیں عورت احرام کی حالت میں اپنے ہونٹ نہ چھپائے نہ اپنے منہ پر برقعہ ڈالے نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں ورس یا زعفران لگی ہو ف اور جابر نے

لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ

عبداللہ انصاری نے کہا کسم کو میں خوشبو نہیں سمجھتا ف اور حضرت عائشہ نے کہا عورت احرام کی حالت میں زیور کالا اور گلابی کپڑا اور موزہ پہن سکتی ہے

لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ

ف اور ابراہیم نخعی نے کہا محرم احرام میں کپڑے بدل سکتا ہے ف ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ

کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا

عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے کنگھی کر کے بالوں میں تیل

تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ

لگا کر چلے (ظہر اور عصر کے بیچ میں ہفتہ کے دن) اور اپنی تہ بند پہنی اور چادر اوڑھی آپ کے اصحاب نے بھی تہ بند اور چادر پہنی آپ نے چادر یا تہ بند

وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ

سے بالکل منع نہیں کیا ف مگر ہاں اس کپڑے سے منع کیا جو زعفران میں رنگا ہوا ہو زعفران بدن پر جھڑتی ہو خیر صبح کو وقت آپ ذوالحلیفہ

رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ

پہنچے اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ میدان بیداء پر آپ کو لیکر پہنچی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے احرام باندھا لبیک پکاری اور اونٹوں کے گلے میں ہار ڈالا

مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى

اس وقت ذیقعدہ مہینے کے پانچ دن باقی تھے ف خیر آپ مکہ میں اس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کے چار دن گذر گئے تھے اتوار کے دن صبح کو آپ نے بیت اللہ کا طواف

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ

کیا اور صفا مروہ دوڑے اور چونکہ آپ قربانی کے اونٹ ساتھ لائے تھے انکے گلے میں ہار ڈالے تھے اسلئے احرام نہ کھولا پھر آپ مکہ کے اونچے حصہ میں

عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ

حجون پہاڑ ف کے پاس اترے حج کا احرام باندھے رہے طواف کرنے کے بعد پھر آپ کعبے کے پاس بھی نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات

مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا

سے لوٹے ف اور آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ طواف کریں اور صفا مروے کا بال کترا ڈالیں

مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ

اور احرام کھول دیں مگر یہ حکم انہی لوگوں کو دیا جنکے ساتھ قربانی کا اونٹ نہ تھا جس کو ہار پہنایا ہو اور جس کے ساتھ اس کی

امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

بی بی تھی اسکو اپنی بی بی سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا سب درست ہو گیا باب ذوالحلیفہ میں (مدینہ سے چلکر)

حَتَّى أَصْبَحَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

صبح تک ٹھیرنا یہ ابن عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ف ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ
کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے انس

ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ
بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں (ظہر کی) چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں (عصر کی) دو رکعتیں

ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ حَدَّثَنَا
پھر رات کو وہیں رہے صبح کو ذوالحلیفہ سے جب اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو لبیک پکاری ہم سے

قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی مدینہ میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں

رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ **بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ**
ابو قلابہ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ رات کو ذوالحلیفہ میں رہے صبح تک باب لبیک بلند آواز سے کہنا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ
ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ
انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں

بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا **بَابُ التَّلْبِيَةِ** حَدَّثَنَا
عصر کی دو رکعتیں اور میں نے سنا لوگ حج اور عمرہ دونوں کا پکار رہے تھے ف۲ باب لبیک کا بیان ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ
عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ
علیہ وسلم اس طرح لبیک کہتے لبیک اللہم لبیک اخیر تک یا اللہ میں حاضر ہوتا ہوں حاضر حاضر تیرا کوئی ساجھی نہیں میں حاضر ہوتا ہوں ساری تعریف اور نعمت

الْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ
اور بادشاہت تجھ ہی کو سزاوار ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں ف۳ ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے

عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابی عطیہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں جانتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح

سَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
لبیک کہتے تھے آپ فرماتے لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک

لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ
سفیان ثوری کی طرح ابو معاویہ نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا اور شعبہ نے کہا مجھ کو سلیمان اعمش نے خبر دی میں نے خیثمہ سے سنا انہوں نے

أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ **بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ**

ابو عطیہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی باب احرام باندھنے کے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لبیک سے

عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ

پہلے الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہنا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ

وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا

میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں ہم آپ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفہ میں پہونچکر عصر کی دو رکعتیں پھر رات کو وہیں

حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ

رہے صبح کو وہاں سے سوار ہوئے جب آپ کی اونٹنی بیداء پر پہونچی تو آپ نے الحمد للہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہا پھر حج

بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ

اور عمرہ دونوں کی لبیک پکاری اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا (یعنے قران کیا) جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا انہوں نے احرام کھولڈالا پھر جب

التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا

آٹھویں تاریخ ہوئی تو حج کا احرام باندھا انسؓ نے کہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حج سے فارغ ہو کر) اونٹوں کو نحر کیا اپنے ہاتھ سے کھڑے کھڑے

وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ

اور مدینہ میں (عید ضحے کے دن) آپ نے دو چت کبرے مینڈھے کاٹے امام بخاری رحمہ نے کہا

اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ **بَابُ مَنْ أَهَلَّ حِينَ**

بعض لوگ اس حدیث کو یوں روایت کرتے ہیں ایوب سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے انسؓ سے باب جب سواری سیدھی ہو کر

اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

کھڑی ہو اسوقت لبیک کہنا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو

صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

صالح بن کیسان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسوقت لبیک پکاری

اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً **بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ** وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ

جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی کھڑی ہوئی باب قبلے کیطرف منہ کر کے احرام باندھنا اور ابو معمر نے کہا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ

ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ جب صبح کی نماز

بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا

ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی اونٹنی پر پالان لگانے کا حکم دیتے پھر اسپر سوار ہوتے جب وہ انکو لیکر اٹھ کھڑی ہوتی تو قبلے کیطرف منہ کرکے

ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا

پھر لبیک کہتے رہتے جب حرم میں وٓ۳ پہونچتے تو لبیک چھوڑ دیتے جب ذی طویٰ میں آتے وٓ۴ تو رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک صبح کی

ف۱ یعنے عمرہ کرنے ... [illegible] ... ف۲ وہ شخص ابو قلابہ ہیں یا حماد بن سلمہ ... ف۳ حرم کو حرم ادنے ... [illegible] ... خانہ کعبہ میں پہنچتے تو لبیک موقوف کر دیتے ... [illegible]

صلى الغداة اغتسل وزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك تابعه اسمعيل

نماز پڑھ کر غسل کرتے (پھر مکے میں داخل ہوتے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے عبدالوارث کی طرح اس حدیث کو اسمعیل

عن ايوب في الغسل حدثنا سليمان بن داود ابو الربيع قال حدثنا فليح عن نافع قال

نے بھی ایوب سے روایت کیا اس میں بھی غسل کا ذکر ہے باب ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے نافع سے انہوں نے

كان ابن عمر اذا اراد الخروج الى مكة ادهن بدهن ليس له رائحة طيبة ثم ياتي مسجد

کہا عبداللہ بن عمر جب (حج یا عمرے کے لیے) مکہ کو جانا چاہتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی پھر ذوالحلیفہ کی

ذي الحليفة فيصلي ثم يركب فاذا استوت به راحلته قائمة احرم ثم قال هكذا

مسجد میں آتے وہاں نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے جب اونٹنی ان کو لیکر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے پھر کہتے میں نے

رايت النبي صلى الله عليه وسلم يفعل باب التلبية اذا انحدر في الوادي حدثنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا باب جب محرم نالے میں اترے تو لبیک کہے ہم سے

محمد بن المثنى قال حدثنا ابن عدي عن ابن عون عن مجاهد قال كنا عند ابن عباس

محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عباسؓ کے پاس

فذكروا الدجال انه قال مكتوب بين عينيه كافر فقال ابن عباس لم اسمعه

بیٹھے تھے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا ابن عباسؓ نے کہا میں نے تو یہ آنحضرتؐ سے نہیں سنا البتہ

ولكنه قال اما موسى كاني انظر اليه اذ انحدر في الوادي يلبي باب كيف تهل

آپ نے یہ فرمایا گویا میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں جب وہ نالے میں اترے تو لبیک کہہ رہے ہیں باب حیض اور نفاس

الحائض والنفساء اهل تكلم به واستهللنا واهللنا الهلال كله من الظهور واستهل

والی عورت کیونکر احرام باندھے عرب لوگ کہتے ہیں اہل یعنے بات مونہہ سے نکالدی کو استہللنا اور اہللنا الہلال ان سب لفظوں کا معنے ظاہر ہونا ہے اور

المطر خرج من السحاب وما اهل لغير الله به وهو من استهلال الصبي حدثنا

استہل المطر کا معنے پانی ابر میں سے نکلا اور قرآن شریف میں سورہ مائدہ میں جو وما اہل لغیر اللہ بہ ہے اسکا معنے جس جانور پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے اور وہ

عبد الله بن مسلمة قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی

النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع

ام المومنین رضی سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے مکہ کو) روانہ ہوئے

فاهللنا بعمرة ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهل بالحج مع

ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ قربانی ہے وہ تو حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام

العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا فقدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا

باندھیں وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتے جب تک دونوں سے فراغت نہ کریں خیر جب میں مکہ پہنچی تو حائضہ ہو گئی میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور

بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك

صفا مروے کا اور میں نے اپنا یہ شکوہ آنحضرت صلعم سے بیان کیا (کہ حج کے دن آن پہنچے میں ابھی عمرے سے بھی فارغ نہیں ہوئی) آپ نے فرمایا سر کھول ڈال

وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

اور کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے اور عمرہ کو چھوڑ دے میں نے ایسا ہی کیا جب ہم حج پورا کر چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ

نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو میرے ساتھ دیکر مجھ کو تنعیم کو بھیجا میں نے وہاں سے عمرہ کیا آپ نے فرمایا یہ عمرہ اس عمرے کے بدل ہے

قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ

حضرت عائشہ رض نے کہا تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالا پھر

طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا

منا سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف یعنے طواف الزیارۃ کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی انہوں نے ایک ہی طواف

طَوَافًا وَاحِدًا ‏ بَابُ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

طواف الزیارۃ کیا ف　باب　جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے احرام میں یہ نیت کی کہ جو نیت آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‏ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ

وآلہ وسلم کی ہو یہ ابن عمر رض نے آنحضرت سے نقل کیا ہے ف ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر رض نے کہا

أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور سراقہ بن مالک کا قول بیان کیا ف اور محمد بن بکر نے

ابْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا

ابن جریج سے یوں روایت کیا　آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض سے فرمایا تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے کہا میں نے

أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ ‏ حَدَّثَنَا

یہ کہا اگر جو احرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے آپ نے فرمایا تو قربانی دے اور احرام میں رہ جیسے اب ہے　ہم سے

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ

حسن بن علی خلال ہذلی نے بیان کیا　کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے　کہا ہم سے سلیم بن حیان نے

قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

کہا میں نے مروان اصفر سے سنا　انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا حضرت علی رض یمن سے (مکہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم پاس آئے آپ نے اُن سے پوچھا تم نے احرام کا ہے کا باندھا انہوں نے کہا اُسیکا جو آپ نے باندھا

فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ ‏ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا

آپ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی ہے ورنہ میں احرام کھول ڈالتا　ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا　کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى

سفیان ثوری نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسی اشعری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ فَقُلْتُ

علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یمن میں میری قوم کیطرف بھیجا میں لوٹ کر آیا اُسوقت آپ بطحا میں تھے (مکہ کے پہلو میں) آپنے پوچھا تو نے کیا احرام باندھا میں نے کہا

أهللت كإهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال هل معك من هدي قلت لا فأمرني

ہاں جو نیت کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باندھا آپ نے پوچھا تیرے ساتھ قربانی کا جانور ہے میں نے کہا نہیں تب آپ نے مجھکو یہ

أن أطوف بالبيت فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم أمرني فأحللت فأتيت

حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرکے میں احرام کھولڈالوں پھر میں اپنی قوم کی

امرأة من قومي فمشطتني أو غسلت رأسي فقدم عمر فقال إن نأخذ بكتاب الله

ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا میرا سر دھویا جب حضرت عمرؓ خلافت آیا (وہ خلیفہ ہوئے) تو انہوں نے کہا اگر ہم کتاب اللہ پر عمل

فإنه يأمرنا بالتمام قال الله تعالى وأتموا الحج والعمرة لله وإن نأخذ بسنة النبي

کریں تو وہ ہمکو یہ حکم دیتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اللہ فرماتا ہے اور حج اور عمرہ پورا کرو اللہ کی رضامندی کیلئے اور اگر ہم آنحضرت صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم فإنه لم يحل حتى نحر الهدي باب قول الله تعالى الحج أشهر

علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو لیں تو آنحضرت نے اسوقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہیں کی باب اللہ تعالےٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا حج کے مہینے

معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج يسألونك

مقرر ہیں جو کوئی ان میں حج کی ٹھان لے تو شہوت کی باتیں نہ کرے نہ گناہ، جھگڑا جب حج کر رہا ہو اے پیغمبر لوگ تجھ سے چاند کو

عن الأهلة قل هي مواقيت للناس والحج وقال ابن عمر أشهر الحج شوال وذو القعدة

پوچھتے ہیں کہہ دے چاند سے لوگوں کے کاموں کے اور حج کے وقت معلوم ہوتے ہیں اور ابن عمرؓ نے کہا حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذیقعدہ

وعشر من ذي الحجة وقال ابن عباس من السنة أن لا يحرم بالحج إلا في أشهر الحج وكره

اور ذیحجہ کے دس دن اور ابن عباسؓ نے کہا سنت یہ ہے کہ حج کا احرام نہ باندھے مگر حج کے مہینوں میں اور

عثمان أن يحرم من خراسان أو كرمان حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا أبو بكر

حضرت عثمانؓ نے کہا خراسان (یا سیستان) یا کرمان سے احرام باندھ کر چلنا تو یہ مکروہ ہے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر

الحنفي قال حدثنا أفلح بن حميد قال سمعت القاسم بن محمد عن عائشة قالت خرجنا

حنفی نے کہا ہم سے افلح بن حمید نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے)

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في أشهر الحج وليالي الحج وحرم الحج فنزلنا بسرف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں میں اور حج کی راتوں میں اور حج کے موسم میں نکلے پھر سرف میں جاکر اترے

قالت فخرج إلى أصحابه فقال من لم يكن منكم معه هدي فأحب أن يجعلها

آپ اپنے اصحاب پر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو تو میں چاہتا ہوں وہ حج کو عمرہ کر ڈالے

عمرة فليفعل ومن كان معه الهدي فلا قالت فالآخذ بها والتارك لها من

اور جس کے ساتھ قربانی ہو وہ ایسا نہ کرے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر کسی نے اس ارشاد پر عمل کیا اور کسی نے عمل نہیں کیا

أصحابه قالت فأما رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجال من أصحابه فكانوا

لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چند صحابہؓ جو زور قوت رکھتے تھے (احرام کے ممنوعات

أهل قوة وكان معهم الهدي فلم يقدروا على العمرة قالت فدخل علي رسول

سے بچ سکتے تھے) اپنے ساتھ قربانی لائے تھے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے (احرام نہیں کھول سکتے تھے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت

اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک یا ھنتاہ قلت سمعت قولک

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا روتی کیوں ہے بھولی بھالی عورت میں نے عرض کیا آپ نے جو اپنے اصحاب سے

لاصحابک فمنعت العمرۃ قال وما شأنک قلت لا اصلی قال فلا یضرک انما

فرمایا وہ سنا … میں تو عمرہ ہی نہیں کر سکتی آپ نے پوچھا کیوں ہے کہا میں نماز نہیں پڑھتی آپ نے فرمایا (اس کا غم نہ کر) آخر تو بھی

انت امرأۃ من بنات آدم کتب اللہ علیک ما کتب علیھن فکونی فی حجتک عسی

آدم کی ایک بیٹی ہے اور اللہ نے جو ان کی قسمت میں لکھا ہے تیرے لیے بھی لکھا تو حج کرتی رہ اللہ سے امید ہے

اللہ ان یرزقکھا قالت فخرجنا فی حجتہ حتی قدمنا منی فطھرت ثم خرجت من

کہ وہ عمرہ بھی تجھ کو نصیب کرے حضرت عائشہ نے کہا پھر ہم حج کرنے کے لیے نکلے جب ہیں (عرفات سے) منا کو آئی اس وقت پاک ہوئی پھر میں منا سے

منی فافضت بالبیت قالت ثم خرجت معہ فی النفر الآخر حتی نزل المحصب

نکلی اور مکہ جاکر طواف زیارت کیا بعد اسکے آخری کوچ میں آپ کے ساتھ نکلی آپ محصب میں آ کر اترے

ونزلنا معہ فدعا عبد الرحمن بن ابی بکر فقال اخرج باختک من الحرم فلتھل بعمرۃ

ہم بھی آپ کے ساتھ اترے اس وقت آپ نے عبدالرحمن بن ابی بکر (بھائی) کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لیکر حرم کی حد سے باہر جا وہ عمرہ کا احرام باندھ کر

ثم افرغا ثم ائتیا ھا ھنا فانی انظرکما حتی تأتیانی قالت فخرجنا حتی اذا فرغت

پھر دونوں عمرے سے فارغ ہو کر یہاں آ جاؤ میں تمہارا انتظار کرتا رہوں گا حضرت عائشہ نے کہا ہم نکلے (یعنی محصب سے) جب میں اور عبدالرحمن دونوں طواف سے فارغ ہوئے

وفرغت من الطواف ثم جئتہ بسحر فقال ھل فرغتم قلت نعم فاذن بالرحیل فی

تو سحر کے وقت آپ پاس آ گئے آپ نے فرمایا تم فارغ ہو چکے میں نے کہا ہاں تب آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کی

اصحابہ فارتحل الناس فمر متوجھا الی المدینۃ قال ابو عبد اللہ یضیر من ضار

منادی کی لوگوں نے چلنا شروع کیا آپ بھی چلے مدینہ کی طرف رخ کیا امام بخاری نے کہا حدیث میں جو لا یضیر ہے وہ ضار یضیر سے نکلا

یضیر ضیرا ویقال ضار یضور ضورا وضر یضر ضرا باب التمتع والاقران

ہے … باب تمتع اور قران

والافراد بالحج وفسخ الحج لمن لم یکن معہ ھدی حدثنا عثمان قال حدثنا

اور حج مفرد کا بیان اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم

جریر عن منصور عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت خرجنا مع النبی صلی

جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم ولا نری الا انہ الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر النبی صلی اللہ

وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت حج ہی کی تھی جب مکہ پہونچے تو بیت اللہ کا طواف کیا (یعنی اور لوگوں نے) پھر آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم من لم یکن ساق الھدی ان یحل فحل من لم یکن ساق الھدی ونساؤہ

علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو جو قربانی ساتھ نہیں لائے تھے یہ حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں انہوں نے کھول ڈالا آپ کی بی بیوں نے بھی احرام کھول ڈالا

لم یسقن فاحللن قالت عائشۃ فحضت فلم اطف بالبیت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ

وہ بھی قربانی نہیں لائیں تھیں مجھ کو حیض آگیا تھا اس لیے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا (حج کرتی چلی گئی) جب محصب کی رات آئی

قلت یا رسول اللہ یرجع الناس بعمرۃ وحجۃ وارجع انا بحجۃ قال وما طفت لیالی

تو میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کرکے لوٹیں گے اور میں صرف حج کرکے آپ نے فرمایا جب تو مکہ میں آئی تھی تو طواف

قدمنا مکۃ قلت لا قال فاذھبی مع اخیک الی التنعیم فاھلی بعمرۃ ثم موعدک کذا و

نہیں کیا تھا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک جا وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ پھر (عمرہ سے فارغ ہوکر) فلاں جگہ پر مجھ کو

کذا وقالت صفیۃ ما ارانی الا حابستکم فقال عقری حلقی او ما طفت یوم النحر قالت قلت

ملنا ام المومنین صفیہ کہنے لگیں میں شاید تم کو روک رکھوں گی آپ نے فرمایا مردار سر منڈی کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا وہ کہنے لگیں

بلی قال لا باس انفری قالت عائشۃ فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مصعد من

طواف تو کرچکی ہوں آپ نے فرمایا پھر کیا ہے چل کوچ کر حضرت عائشہ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو اس وقت ملے جب آپ مکہ سے

مکۃ وانا منھبطۃ علیھا او انا مصعدۃ وھو منھبط منھا حدثنا عبد اللہ

اوپر چڑھ رہے تھے اور میں مکہ پر اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی آپ اتر رہے تھے ف ہم سے عبد اللہ

بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروۃ

بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الاسود سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ

بن الزبیر عن عائشۃ انھا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ

بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج وداع کیا

الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل

ہم بھی آپ کے ساتھ گئے تھے اور ہم لوگوں میں کسی نے عمرے کا احرام باندھا تھا کسی نے حج اور عمرہ دونوں کا کسی نے صرف حج کا ف اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ لم یحلوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف حج کا احرام (پہلے) باندھا تھا پھر عمرہ بھی شریک کرلیا پھر جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا

حتی کان یوم النحر حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن

انکا احرام دسویں تاریخ تک کھل سکا ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

الحکم عن علی بن حسین عن مروان بن الحکم قال شھدت عثمان وعلیا وعثمان ینھی

حکم سے انہوں نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے انہوں نے مروان بن حکم سے انہوں نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب حضرت عثمانؓ (اپنی خلافت میں)

عن المتعۃ وان یجمع بینھما فلما رای علی اھل بھما لبیک بعمرۃ وحجۃ قال

تمتع اور قران سے منع کرتے تھے حضرت علیؓ نے یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا لبیک بحجۃ وعمرۃ (یعنے قران کیا) اور کہنے لگے

کنت لادع سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقول احد حدثنا موسی بن اسمعیل

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو کسی کے قول (یا فعل) سے نہیں چھوڑ سکتا ف ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا

قال حدثنا وھیب قال حدثنا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال کانوا یرون

کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا عرب لوگ

ان العمرۃ فی اشھر الحج افجر الفجور فی الارض ویجعلون المحرم صفر ویقولون اذا

(جاہلیت کے زمانہ میں) حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کو صفر کرلیتے ف اور کہتے جب

بڑی عبادت ہو زیادہ ثواب سکتی ہے علماء دین سے منقول ہے کہ ایسی سنت کی پیروی سے جیسے فجر کی سنت کے بعد لیٹ جانا درجہ میں بڑھ کر ہے بدعات حسنہ سے مثلاً بنانے مدارس وغیرہ سے زیادہ ہے

بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اونٹ کی پیٹھ چنگی ہو جائے اور اسپر خوب بال اُگ جائیں ف اور صفر گذر جائے تو عمرہ کرنیوالے کو عمرہ درست ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُّهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ

وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی صبح کو مکہ میں تشریف لائے لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں یہ امر اُن پر گراں گذرا

ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ عمرہ کرکے ہم کو کیا چیز حلال ہوگی آپ نے فرمایا سب چیزیں ف ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِالْحِلِّ حَدَّثَنَا

انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے وہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس (حج وداع میں) آیا آپ نے عمرہ کرکے انکو احرام کھولنے کا حکم دیا ہم سے

اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ

نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ام المؤمنین حفصہؓ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انہوں نے کہا یا رسول اللہ

اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ

لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کرکے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے اپنے بال جما لیے تھے اور

وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

قربانی کے گلے میں ہار ڈالا تو جب تک میں قربانی نحر نہ کرلوں احرام نہیں کھول سکتا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

اَبُوْ جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی نے انہوں نے کہا میں نے تمتع کیا تو کئی لوگوں نے اس کو منع کیا ف آخر میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا

فَاَمَرَنِيْ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَجُلًا يَّقُوْلُ لِيْ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ وَّعُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ فَاَخْبَرْتُ

انہوں نے کہا تمتع کر پھر میں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے تیرا حج مبرور ہوا اور تیرا عمرہ مقبول ہوا میں نے یہ خواب

ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيْ اَقِمْ عِنْدِيْ وَاَجْعَلُ لَكَ

ابن عباسؓ سے بیان کیا انہوں نے کہا اسمیں شک کیا ہے تمتع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے ف پھر انہوں نے کہا تو میرے پاس رہ جا اور میں اپنے مال میں تیرا ایک

سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِيْ رَاَيْتُ حَدَّثَنَا اَبُوْ

حصہ لگا دونگا شعبہ نے کہا میں نے ابوجمرہ سے پوچھا اسکی وجہ کیا تھی انہوں نے کہا وہی خواب جو میں نے دیکھا تھا ف ہم سے ابو نعیم

نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَّكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ

نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب نے انہوں نے کہا میں تمتع کی نیت سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ میں آیا آٹھویں ذی الحجہ سے تین دن پہلے

بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ لِيْ اُنَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ تَصِيْرُ الْاٰنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلٰى

مکہ میں پہونچا تو مکہ کے چند لوگ مجھ سے کہنے لگے اب تیرا حج مکی ہو جائیگا ف (یعنے اسکا ثواب کم ملیگا) یہ سنکر میں عطاء بن ابی رباح

عطاء استفتیہ فقال حدثنی جابر بن عبد اللہ انہ حج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس گیا اُن سے مسئلہ پوچھا اُنہوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُس دن

یوم ساق البدن معہ وقد اھلوا بالحج مفردا فقال لھم احلوا من احرامکم بطواف

حج کیا جس دن قربانی کے جانور اپنے ساتھ ہانکے اُن لوگوں نے فرد حج کا احرام باندھا تھا تو آپ نے فرمایا طواف اور صفا مروہ کی

البیت وبین الصفا والمروۃ وقصروا ثم اقیموا حلالا حتی اذا کان یوم الترویۃ

سعی کرکے اپنا احرام کھول ڈالو اور بال کترا دو پھر بے احرام ٹھیرے رہو جب آٹھویں تاریخ ہو تو (مکہ ہی سے) حج

فاھلوا بالحج واجعلوا التی قدمتم بھا متعۃ فقالوا کیف نجعلھا متعۃ وقد سمینا

کا احرام باندھو اور جس کے ساتھ تم نے پہلے احرام باندھا ہے اُس کو تمتع کر دو انہوں نے کہا ہم اُس کو تمتع کیسے کردیں ہم نے تو احرام باندھتے وقت حج کا نام

الحج فقال افعلوا ما امرتکم فلولا انی سقت الھدی لفعلت مثل الذی امرتکم

لیا تھا آپ نے فرمایا میں جیسے کہتا ہوں ویسا کرو اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا لیکن

ولکن لا یحل منی حرام حتی یبلغ الھدی محلہ ففعلوا قال ابو عبد اللہ ابو شھاب

میں کیا کروں جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہونچ جائے کوئی چیز جو احرام میں حرام ہے مجھ پر حلال نہیں ہو سکتی ف اُن لوگوں نے ایسا ہی کیا امام بخاری نے کہا ابو شہاب

لیس لہ مسند الا ھذا حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا حجاج بن محمد الاعور

کی یہی ایک حدیث مروی ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے

عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن سعید بن المسیب قال اختلف علی وعثمان وھما

انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت علی رض اور حضرت عثمان رض نے

بعسفان فی المتعۃ فقال علی ما ترید الی ان تنھی عن امر فعلہ رسول اللہ صلی

عسفان میں ف تمتع کے بارے میں اختلاف کیا حضرت علی نے کہا تمہارا مطلب کیا ہے تم اس کام سے منع کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ علیہ وسلم فقال عثمان دعنا منک قال فلما رای ذلک علی اھل بھما جمیعا باب

نے کیا حضرت عثمان رض نے (لاجواب ہو کر) کہا یہ بحث جانے دو جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا ف باب

من لبی بالحج وسماہ حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب قال

اگر کوئی لبیک میں حج کا نام لے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے

سمعت مجاھدا یقول حدثنا جابر بن عبد اللہ قال قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ

کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن عبد اللہ رض نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

علیہ وسلم ونحن نقول لبیک بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلناھا

ساتھ آئے اور حج کی لبیک کہہ رہے تھے پھر (جب مکہ میں پہونچے) تو آپ نے حکم دیا ہم نے حج کو

عمرۃ باب التمتع علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا موسی بن اسمعیل

عمرہ کر دیا باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تمتع جاری ہونا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا

قال حدثنا ھمام عن قتادۃ قال حدثنی مطرف عن عمران بن حصین قال تمتعنا

کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے کہا مجھ سے مطرف نے بیان کیا انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا ہم نے

بَابُ التَّمَتُّعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تمتع کیا اور خود قرآن میں تمتع کا حکم اترا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہہ دیا

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَالَ أَبُوْ كَامِلٍ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا تمتع (یا قربانی) کا حکم ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہتے ہوں　اور ابو کامل

فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ

فضیل بن حسین بصری نے کہا　ق　ہم سے　ابو معشر یوسف بن یزید براء نے بیان کیا　کہا ہم سے عثمان بن غیاث نے انہوں نے

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ أَهَلَّ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ وَ

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے ان سے پوچھا گیا حج میں تمتع کرنا کیسا ہے　انہوں نے کہا مہاجرین　اور انصار　اور

أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیاں　سبھوں نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا جب ہم مکہ میں پہونچے　تو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا إِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم حج کے لیے احرام کو عمرے کا احرام کر دو　مگر جس کے ساتھ قربانی ہو وہ نہ کرے

طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ

یہ سنکر ہم نے بیت اللہ اور صفا مروے کا طواف کیا (احرام کھول ڈالا) عورتوں سے صحبت کی سیے ہوئے کپڑے پہنے آپ نے یہ فرمایا کہ جس نے قربانی

الْهَدْيَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُّهِلَّ بِالْحَجِّ

کے گلے میں ہار ڈالا وہ جب تک قربانی ذبح نہ ہولے احرام نہیں کھول سکتا پھر آٹھویں ذی الحجہ شام کو آپ نے یہ حکم دیا کہ ہم حج کا　احرام باندھیں

فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا

جب ہم حج کے کاموں سے فارغ ہوئے تو مکہ میں آئے　اور بیت اللہ اور صفا مروے کا طواف کیا　ہمارا حج پورا ہو گیا　اب ہم پر

الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ

قربانی لازم ہوئی جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو قربانی میسر ہو وہ کرے جسکو قربانی کا مقدور نہ ہو وہ تین روزے　حج

أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلٰى أَمْصَارِكُمْ الشَّاةُ تَجْزِيْ فَجَمَعُوْا نُسُكَيْنِ

کے دنوں میں رکھے　اور سات روزے جب اپنے شہر کو لوٹے　ق　قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے تو لوگوں نے دونوں عبادتیں یعنے

فِيْ عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَهُ فِيْ كِتَابِهِ وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حج اور عمرہ ایک ہی سال میں ادا کیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اپنی کتاب میں اتارا　اور اسکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سَلَّمَ وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي

اسکو جاری کیا اور مکہ والوں کے سوا اور لوگوں کے لیے یہ جائز رکھا اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَأَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَ

پاس نہ رہتے ہوں　ف　اور حج کے مہینے جن کا ذکر قرآن میں ہے (الحج اشہر معلومات) یہ ہیں　شوال　اور ذیقعدہ　اور

ذُو الْحِجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ صَوْمٌ وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ

ذی الحجہ جو کوئی ان مہینوں میں تمتع کرے وہ یا قربانی دے یا اگر مقدور نہ ہو تو روزے رکھے اور رفث کے معنے جماع (یا فحش باتیں) اور فسوق

المعاصی والجدال المراء بَابُ الاغتسال عند دخول مکۃ حدثنا یعقوب

بیان ... اور جھگڑا لوگوں سے جھگڑنا ... مکہ میں جب گھسنے لگے تو غسل کرنا ... باب ... ہم سے ... یعقوب

بن ابراھیم ثنا ابن علیۃ اخبرنا ایوب عن نافع قال کان ابن عمر اذا دخل ادنی

بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ جب حرم کی سرحد کے قریب

الحرم امسک عن التلبیۃ ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل

پہنچتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے ... پھر رات کو ذی طویٰ میں رہ جاتے ... وہاں ... صبح کی نماز پڑھتے اور غسل کرتے

ویحدث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک بَابُ دخول مکۃ نھارا

اور بیان کرتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ... بھی ایسا ہی کیا کرتے ... باب ... مکہ میں دن اور رات

ولیلا حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن عبید اللہ حدثنی نافع عن ابن عمر قال

کو جانا ... ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

بات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی طوی حتی اصبح ثم دخل مکۃ وکان ابن

... آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو ذی طویٰ میں رہ گئے صبح تک وہیں رہے پھر مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمرؓ بھی ایسا

عمر یفعلہ بَابُ من این یدخل مکۃ حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنی

ہی کیا کرتے تھے ... باب ... مکہ میں کدھر سے داخل ہو ... ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ... کہا مجھ سے

معن حدثنی مالک عن نافع عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ کو امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں

یدخل مکۃ من الثنیۃ العلیا ویخرج من الثنیۃ السفلی بَابُ من این یخرج

بلند گھاٹی (یعنے جنۃ المعلیٰ) کی طرف سے داخل ہوتے اور نیچے کی گھاٹی (یا بیستیکہ کی طرف) سے نکل جاتے ... باب ... مکہ سے جاتے وقت کدھر

من مکۃ حدثنا مسدد بن مسرھد البصری حدثنا یحیی عن عبید اللہ عن

کی راہ سے جائے ... ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا ... کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے

نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ من کداء من الثنیۃ

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں کداء کی طرف سے یعنے اونچی گھاٹی کی طرف سے

العلیا التی بالبطحاء وخرج من الثنیۃ السفلی حدثنا الحمیدی ومحمد بن

بطحا میں ہو کر داخل ہوئے اور نیچے کی گھاٹی کی طرف سے نکلے (جاتے وقت) ... ہم سے حمیدی ... اور محمد بن مثنیٰ نے

المثنی قالا حدثنا سفیان بن عیینۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ

بیان کیا ... کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ... انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما جاء الی مکۃ دخلھا من اعلاھا وخرج من اسفلھا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ میں آئے تو اوپر کی بلندی کی جانب سے داخل ہوئے اور جب گئے تو نیچے کی طرف سے نکل گئے

حدثنا محمود حدثنا ابو اسامۃ قال حدثنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے ... کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے ... انہوں نے

مسدد یعنے امام بخاری نے کہا مسدد کا نام ہاشمی تھی یعنے مسدد کہتے ہیں زبان عربی میں مضبوط اور درست تو وہ حدیث کی روایت میں مضبوط اور درست ...

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًى مِنْ

حضرت عائشہ رضی سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کدا سے داخل ہوئے اور کدی سے نکل گئے جو مکہ کی

أَعْلَى مَكَّةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ

بلند جانب ہے ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے ہشام بن

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ

عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کدا سے

مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلَى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى وَأَكْثَرُ مَا

جو مکہ کے بلند جانب ہے داخل ہوئے ہشام نے کہا اور عروہ رضی مکہ میں کدا اور کدی دونوں مقاموں میں سے داخل ہوا

كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ أَقْرَبِهِمَا إِلَى مَنْزِلِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا

کرتے اور اکثر کدی سے داخل ہوا کرتے جو ان کے گھر سے قریب تھا ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن

حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ

اسمٰعیل نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کدا

مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ حَدَّثَنَا

بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے اور عروہ اکثر کدی ہی کی جانب سے داخل ہوا کرتے وہ ان کے گھر سے قریب تھا ہم سے

مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

سَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ

وسلم کدا کی جانب سے داخل ہوئے اور عروہ دونوں طرف سے داخل ہوا کرتے اور اکثر کدی کی طرف سے داخل ہوا کرتے

مِنْ كُدًى أَقْرَبِهِمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ بَابُ

جو ان کے مقام سے بہت قریب تھا امام بخاری نے کہا کدا اور کدی دونوں مقاموں کے نام ہیں باب

فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَ

مکہ کی فضیلت اور کعبے کی بنا کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ البقرہ میں) فرمایا اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لوٹ آنے کی اور امن کی جگہ بنایا اور

اتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا

اُن کو حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے فرمایا تم میرا گھر

بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

طواف کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کے لیے پاک صاف رکھو اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب ابراہیم نے عرض کیا میرے مالک اس شہر کو

بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

(مکہ کو) امن کا گھر بنا دے اور یہاں کے رہنے والوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں میوے کھانے کو دے

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ

پروردگار نے فرمایا جو منکر ہوگا اسکو بھی میں چند روز (دنیا میں) مزے کرنے دونگا پھر دوزخ کے عذاب میں کھینچ لاؤنگا وہ برا ٹھکانا ہے اور اے پیغمبر

يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

وہ وقت یاد کر جب ابراہیم اور اسمٰعیل کعبے کے پائے اٹھا رہے تھے۔ دعا کر رہے تھے مالک ہماری یہ خدمت ہماری قبول فرما لے تو بے شک سنتا جانتا ہے

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا

مالک ہمارے ہم دونوں کو اپنا تابعدار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک مسلمان جتھا نکال اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کر دے

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

بیشک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نبیل نے

قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا

قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلاَنِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ

وہ کہتے تھے جب (جاہلیت کے زمانہ میں) کعبہ بنانا شروع ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عباسؓ (آپ کے چچا) پتھر ڈھو رہے تھے تو حضرت عباسؓ نے

الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الأَرْضِ فَطَمَحَتْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ اپنی تہبند اتار کر کاندھے پر ڈال لیجیے (آپ نے ایسا ہی کیا) ننگے ہوتے ہی آپ بیہوش ہو کر گر پڑے

عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَرِنِي إِزَارِي فَشَدَّهُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا میری تہبند دو انہوں نے دیا آپ نے مضبوط باندھ لیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ

امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن محمد بن ابی بکر رضہ نے

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ

عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضہ یہ روایت کرتی تھیں جو آنحضرت صلعم کی بی بی تھیں آنحضرت صلعم نے ان سے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جب تیری قوم والے قریش

حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ تَرُدُّهَا عَلَى

نے کعبہ بنایا تو ابراہیم کے پایوں میں کمی کر دی (چھوٹا بنایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم پھر آپ ابراہیم کے پایوں پر اسکو کیوں

قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلاَ حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ

نہیں بنا دیتے آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی قریب گذرا نہ ہوتا تو بیشک میں ایسا ہی کرتا عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا اگر حضرت عائشہ رضہ نے یہ

سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے (جو ضرور سنی ہو گی کیونکہ وہ سچی اور حافظہ تھیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلاَّ أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ

وآلہ وسلم حطیم کے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں ان کو نہیں چومتے تھے کیونکہ خانہ کعبہ ابراہیم کے پایوں پر پورا نہ تھا

إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ حَدَّثَنَا الأَشْعَثُ عَنِ الأَسْوَدِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم جعفی نے کہا ہم سے اشعث نے انہوں نے اسود

ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ

بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا حطیم خانہ کعبہ میں داخل ہے

هو قال نعم قلت فما لهم لم يدخلوه في البيت قال إن قومك قصرت بهم النفقة

آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر لوگوں نے اسکو کعبے میں شریک کیوں نہیں کیا آپ نے فرمایا تیری قوم کے پاس روپیہ کم تھا میں نے

قلت فما شأن بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك ليدخلوا من شاءوا ويمنعوا

پوچھا کعبے کا دروازہ اونچا کیوں بنایا آپ نے فرمایا اسلیے کہ تیری قوم کے لوگ جس کو چاہیں اسکو اندر کریں اور جسکو چاہیں اندر نہ جانے دیں

من شاءوا ولولا أن قومك حديث عهدهم بالجاهلية فأخاف أن تنكر قلوبهم أن أدخل

اور اگر تیری قوم کا جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ نہ ہوتا اور انکے دل بگڑ جانے کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو

الجدر في البيت وأن ألصق بابه بالأرض حدثنا عبيد بن إسمعيل قال حدثنا

کعبے کے اندر شریک کر دیتا اور کعبے کا دروازہ زمین سے لگا ہوا بناتا ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا

لولا حداثة قومك بالكفر لنقضت البيت ثم لبنيته على أساس إبراهيم فإن

اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں کعبے کو توڑ ڈالتا اور ابراہیم کے پایوں پر اسکو اٹھاتا کیونکہ

قريشا استقصرت بناءه وجعلت له خلفا وقال أبو معاوية حدثنا هشام

قریش نے اسکو چھوٹا کر دیا اور اس میں ایک اور دروازہ اس دروازے کے مقابل رکھا ابو معاویہ نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا

خلفا يعني بابا حدثنا بيان بن عمرو قال حدثنا يزيد قال حدثنا جرير بن حازم

حدیث میں خلف کا دروازہ مراد ہے ہم سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے

قال حدثنا يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة رض أن رسول الله صلى الله عليه و

کہا ہم سے یزید بن رومان نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سلم قال لها يا عائشة لولا أن قومك حديث عهد بجاهلية لأمرت بالبيت

ان سے فرمایا عائشہ رض اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ نہ گذرا ہوتا تو میں کعبے کو گرا دینے کا حکم دیتا

فهدم فأدخلت فيه ما أخرج منه وألزقته بالأرض وجعلت له بابين

اور جتنا حصہ اس میں سے نکال ڈالا گیا ہے وہ شریک کر دیتا اور اسکی کرسی زمین سے ملا دیتا اور اسکے دو دروازے رکھتا

بابا شرقيا وبابا غربيا فبلغت به أساس إبراهيم فذلك الذي حمل ابن الزبير على هدمه قال يزيد وشهدت ابن الزبير

ایک پورب کی طرف ایک پچھم اور ابراہیم کے پایے پر برابر اٹھا دیتا اسی حدیث کو عبداللہ بن زبیر نے سنکر اپنی خلافت میں کعبہ

حين هدمه وبناه وأدخل فيه من الحجر وقد رأيت أساس إبراهيم حجارة

کو گرایا یزید بن رومان نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب عبداللہ بن زبیر نے کعبے کو گرا کر بنایا اور حطیم کو اسکے اندر کر دیا اور میں نے ابراہیم کے پایہ کے پتھر دیکھے اونٹوں کے

كأسنمة الإبل قال جرير فقلت له أين موضعه قال أريكه الآن فدخلت معه

کوہانوں کی وضع تھی جریر بن حازم نے کہا میں نے یزید بن رومان سے پوچھا ابراہیم کا پایہ کہاں پر تھا انہوں نے کہا میں تجھے ابھی دکھاتا ہوں پھر میں انکے ساتھ

الحجر فأشار إلى مكان فقال ههنا قال جرير فحزرت من الحجر ستة أذرع أو نحوها

حطیم میں گیا انہوں نے ایک جگہ بتلائی کہا یہاں جریر نے کہا میں نے اسکا اندازہ کیا حطیم میں سے چھ ہاتھ ہوگی یا ایسی ہی کچھ

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلِهِ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا

باب حرم کی زمین کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ (سورۂ نمل میں) فرمایا مجھے تو حکم ہوا اس شہر (مکے) کے مالک کو پوجنے کا جس نے اسکو حرام کیا (عزت دی)

وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ

اور اسی کا سب کچھ ہے اور مجھے حکم ہے تابعدار بننے کا اور (سورۂ قصص میں) فرمایا کیا ہم نے انکو حرم میں جگہ نہیں دی جہاں امن ہے اور ہر طرح

ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کا میوہ کھانے کو ہماری طرف سے کھچا چلا آتا ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے

جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ لَا يُعْضَدُ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اس شہر کو اللہ نے حرام کیا ہے (عزت دی) یہاں کا

شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ

کانٹا کاٹا جائے نہ وہاں کا شکار بھڑکایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اسکو بتلاوے باب مکے کے گھر میراث ہو سکتے ہیں

وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً لِقَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

ان کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں یعنے خاص مسجد میں ف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حج میں) فرمایا جو لوگ منکر ہوئے

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ

اور اللہ کے رستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور مسجد حرام میں جانے سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں مقرر کیا ہے وہاں کے رہنے والے

فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَادِي

ہوں یا باہر کے اور جو کوئی وہاں شرارت سے کفر کرنا چاہے اسکو ہم دکھ کا عذاب چکھائیں گے امام بخاری نے کہا بادی کو (اسی ترجمہ)

الطَّارِي مَعْكُوفًا مَحْبُوسًا حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ

مراد باہر والا اور (سورۂ فتح میں) جو معکوفا کا لفظ ہے اسکا معنے رکے ہوئے ف ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس

شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے

رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ

آنحضرت صلعم سے پوچھا (جب آپ مکہ کے قریب پہنچے) آپ مکہ میں کیا اپنے گھر میں کہاں اتریں گے آپ نے فرمایا عقیل نے کوئی محلہ یا مکان ہمارے لیے رہنے دیا

عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا

چھوڑا ہے (بلکہ سب بیچ کر برابر کر دیے) ہوا یہ کہ عقیل اور طالب ابوطالب اپنے باپ کے وارث ہوئے اور جعفر اور علی کو کچھ نہیں ملا کیونکہ وہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے

مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض يَقُولُ لَا يَرِثُ

اس وقت عقیل اور طالب کافر تھے ف حضرت عمرؓ یوں کہتے تھے کہ مسلمان کافر کا

الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

وارث نہیں ہوتا ابن شہاب نے کہا وہ لوگ اس آیت سے دلیل لیتے تھے (جو سورۂ انفال میں ہے) جو لوگ ایمان لائے

کو دلے انہوں نے عبد مبتوں کو تقسیم کر دیے ان میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ان میں حصہ تھا کیونکہ آپ کے والد عبداللہ بھی عبدالمطلب کے صاحبزادے تھے

لیکن بیہقی نے ایک دوسرے طریق میں بنی عبد المطلب ہے ۱۲ منہ ف اس باب میں امام بخاری نے صرف آیت پر اکتفا کی اور کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید انکو کوئی حدیث اپنی شرط کے موافق نہ ملی

وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولٰئِكَ

اور دین چھوڑا اور اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے اُن کو جگہ دی اور اُن کی مدد کی وہی

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ الآيَةَ بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ أَبُو

ایک دوسرے کے وارث ہونگے ف باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں کہاں اُترے تھے امام بخاری نے

عَبْدِ اللّٰهِ وَنُسِبَتِ الدُّورُ إِلَى عَقِيلٍ وَتُورَثُ الدُّورُ وَتُبَاعُ وَتُشْتَرَى حَدَّثَنَا أَبُو

کہا اسحدیث میں (جو اگلے باب میں گذری) گھروں کی نسبت عقیل کی طرف کی اور گھر میراث ہوتے ہیں بیچے جاتے ہیں خریدے جاتے ہیں ف ہم سے ابوالیمان

الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ کہتے تھے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب (منا سے لوٹ کر) مکہ کو آنے لگے تو فرمایا اللہ چاہے تو کل ہم خیف بنی کنانہ (یعنی محصب) میں

كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا

اُتریں گے جہاں قریش نے کفر پر اڑے رہنے کی قسم کھائی تھی ف ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے

الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

امام اوزاعی نے کہا مجھ سے زہری نے اُنہوں نے ابوسلمہ سے اُنہوں نے ابوہریرہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا

علیہ وآلہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو فرمایا اسوقت آپ منا میں تھے ہم کل بنی کنانہ کے خیف میں اُتریں گے جہاں اُنہوں نے کفر پر قسم کھائی تھی

عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي

یعنی محصب میں اسکا قصہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ

خلاف میں قسم کھا کر قول قرار کیا تھا کہ اُن سے بیاہ شادی نہ کریں گے نہ بیچیں کھوچیں جب تک وہ پیغمبر صاحب صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي

علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کریں ف اور سلامہ بن روح نے اسحدیث کو عقیل سے اور یحیی بن ضحاک نے اوزاعی سے یوں روایت کیا مجھ کو

ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَا بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ

ابن شہاب نے خبر دی ان دونوں کی روایت میں بنی ہاشم اور بنی مطلب ہے امام بخاری نے کہا بنی مطلب زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے ف

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَ

باب اللہ تعالے نے (سورہ ابراہیم میں) فرمایا اسوقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا تھا مالک میرے اس شہر کو امن کا مقام کر دے اور مجھ کو اور میری

بَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ

اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ مالک میرے ان (پتھر کی مورتوں) بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا لعلھم یشکرون تک ف

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ

باب اللہ تعالے نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا خدا نے کعبے کو جو حرمت والا گھر ہے لوگوں کا گذارہ بنایا اسی طرح حرمت والے مہینے کو

إلى قوله وأن الله بكل شيء عليم حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال

اخیر آیت ان اللہ بکل شیء علیم تک ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

حدثنا زياد بن سعد عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي صلى

ہم سے زیاد بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی

الله عليه وسلم قال يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة حدثنا يحيى بن بكير

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک چھوٹی پنڈلیوں والا (حقیر) حبشی کعبے کو ویران کرے گا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ح وحدثني محمد

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا

ابن مقاتل قال أخبرنا عبد الله قال أخبرنا محمد بن أبي حفصة عن الزهري عن عروة

اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو محمد بن ابی حفصہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے

عن عائشة قالت كانوا يصومون عاشوراء قبل أن يفرض رمضان وكان يوما

انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا لوگ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشوراء (دسویں محرم) کو روزہ رکھا کرتے تھے اور اسی دن کعبے

تستر فيه الكعبة فلما فرض الله رمضان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کو پردہ پہنایا جاتا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

من شاء أن يصومه فليصمه ومن شاء أن يتركه فليتركه حدثنا أحمد بن

تم میں سے جس کا جی چاہے اب عاشورے کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے (وہ نفل ہو گیا) ف ہم سے احمد بن حفص نے بیان

حفص قال حدثنا أبي قال حدثنا إبراهيم عن الحجاج بن حجاج عن قتادة عن عبد الله

کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبد اللہ

ابن أبي عتبة عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليحجن البيت

بن ابی عتبہ سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یاجوج اور ماجوج نکلنے

وليعتمرن بعد خروج يأجوج ومأجوج تابعه أبان وعمران عن قتادة وقال عبد

کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہیگا ف عبد اللہ بن ابی عتبہ کے ساتھ اس حدیث کو ابان اور عمران نے بھی قتادہ سے روایت کیا اور

الرحمن عن شعبة لا تقوم الساعة حتى لا يحج البيت والأول أكثر قال أبو عبد

عبد الرحمن نے اس حدیث کو شعبہ سے یوں روایت کیا قیامت جب تک قائم نہ ہوگی جبتک خانہ کعبہ کا حج موقوف نہ ہو گا ف امام بخاری نے کہا

الله سمع قتادة عبد الله وعبد الله أبا سعيد باب كسوة الكعبة حدثنا

بہت لوگوں نے پہلی ہے اور قتادہ نے عبد اللہ بن عتبہ سے اور عبد اللہ نے ابو سعید خدری سے سنا ہے ف باب کعبے پر غلاف چڑھانا ف ہم سے

عبد الله بن عبد الوهاب قال حدثنا خالد بن الحارث قال حدثنا سفيان قال

عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا

حدثنا واصل الأحدب عن أبي وائل قال جئت إلى شيبة ح وحدثنا قبيصة

ہم سے واصل احدب نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ بن عثمان پاس آیا ف دوسری سند اور ہم سے قبیصہ نے بیان کیا

ف شیبہ بن عثمان رض صحابی تھے کعبے کی کنجی انہیں کے پاس تھی اور اب تک ان کی اولاد میں قائم ہے اسی لیے انکو شیبی کہتے ہیں جو کعبے کے کلید برداری کی خدمت

قال حدثنا سفيان عن واصل عن أبي وائل قال جلست مع شيبة على الكرسي

کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ کے ساتھ کعبے میں کرسی پر بیٹھا

في الكعبة فقال لقد جلس هذا المجلس عمر فقال لقد هممت أن لا أدع فيها

شیبہ نے کہا ایک دن اسی جگہ حضرت عمرؓ بیٹھے تھے انہوں نے کہا میرا قصد یہ ہے کہ کعبے میں جتنا سونا چاندی ہے

صفراء ولا بيضاء إلا قسمته قلت إن صاحبيك لم يفعلا قال هما المرآن أقتدي

میں سب بانٹ دوں میں نے کہا آپ کے دونوں ساتھیوں نے تو ایسا نہیں کیا انہوں نے کہا انہی دونوں صاحبوں کی تو میں پیروی کرتا

بهما **باب هدم الكعبة** وقالت عائشة قال النبي صلى الله عليه وسلم يغزو

ہوں **باب** کعبہ گرانے کا بیان اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبے پر

جيش الكعبة فيخسف بهم حدثنا عمرو بن علي قال حدثنا يحيى بن سعيد قال

لڑنے کے لیے چڑھ آئیگا وہ زمین میں دھنس جائیگا ف ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحیے بن سعید قطان نے کہا

حدثنا عبيد الله بن الأخنس قال حدثني ابن أبي مليكة عن ابن عباس عن النبي صلى

ہم سے عبید اللہ بن اخنس نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ

الله عليه وسلم قال كأني به أسود أفحج يقلعها حجرا حجرا حدثنا يحيى بن بكير قال

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گویا میں اسکو دیکھ رہا ہوں ایک کالا ٹیڑھا اسکا ایک ایک پتھر اکھیڑ رہا ہے ف ہم سے یحیے بن بکیر نے بیان کیا

حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کعبے کو ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا

باب ما ذكر في الحجر الأسود حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا سفيان عن

باب حجر اسود کا بیان ف ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی

الأعمش عن إبراهيم عن عابس بن ربيعة عن عمر أنه جاء إلى الحجر الأسود فقبله

اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عابس بن ربیعہ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ حجر اسود کے پاس آئے اسکو چوما

فقال إني لأعلم أنك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا أني رأيت النبي صلى الله عليه

پھر کہنے لگے میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ سکتا ہے نہ فائدہ ف اور اگر میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا

وسلم يقبلك ما قبلتك **باب إغلاق البيت ويصلي في أي نواحي البيت**

ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں کبھی تجھ کو نہ چومتا ف **باب** کعبے کا دروازہ اندر سے بند کر لینا اور اسکے ہر کونے میں نماز پڑھنا جدھر

شاء حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن سالم

چاہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے

عن أبيه أنه قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت هو وأسامة بن زيد

انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اور اسامہ بن زید

وبلال وعثمان بن طلحة فاغلقوا عليهم الباب فلما فتحوا كنت اول من ولج فلقيت

اور بلال رض اور عثمان بن طلحہ چاروں لوگ کعبے کے اندر گئے اور دروازہ لگا لیا جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گھسا بلال رض سے ملا

بلالا فسألته هل صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم بين العمودين

پوچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں دونوں یمنی ستونوں کے

اليمانيين باب الصلوة في الكعبة حدثنا احمد بن محمد قال اخبرنا عبد

درمیان میں باب کعبے کے اندر نماز پڑھنا ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے

الله قال اخبرنا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر انه كان اذا دخل الكعبة مشى

خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے وہ جب کعبے کے اندر جاتے تو سیدھے منہ

قبل الوجه حين يدخل ويجعل الباب قبل الظهر يمشي حتى يكون بينه وبين

کے سامنے چلے جاتے اور دروازہ پیٹھ کی طرف کرتے اتنا آگے بڑھتے کہ وہ دیوار جو منہ کے

الجدار الذي قبل وجهه قريبا من ثلثة اذرع فيصلي يتوخى المكان الذي

سامنے ہوتی تین ہاتھ کے قریب رہ جاتی وہاں نماز پڑھتے اس مقام میں قصد کرکے پڑھتے جہاں

اخبره بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فيه وليس على احد بأس ان يصلي

بلال رض نے ان سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اور ابن عمر رض نے کہا کہ کچھ قباحت نہیں ہے جس طرف

في اي نواحي البيت شاء باب من لم يدخل الكعبة وكان ابن عمر يحج كثيرا

چاہے نماز پڑھے باب کعبے کے اندر جانا کچھ ضرور نہیں ابن عمر رض اکثر حج کیا کرتے اور کعبے

ولا يدخل حدثنا مسدد قال حدثنا خالد بن عبد الله اخبرنا اسمعيل بن ابي خالد

کے اندر نہ جاتے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے خبر دی

عن عبد الله بن ابي اوفى قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت وصلى

انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کیا تو بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام

خلف المقام ركعتين ومعه من يستره من الناس فقال له رجل ادخل رسول

ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ آپ پر آڑ کیے ہوئے تھے ایک شخص نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم الكعبة قال لا باب من كبر في نواحي الكعبة حدثنا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبے کے اندر گئے تھے انہوں نے کہا نہیں باب کعبے کے چاروں کونوں میں اللہ اکبر کہنا ہم سے

ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ايوب قال حدثنا عكرمة عن ابن

ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے

عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم ابى ان يدخل البيت و

ابن عباس رض سے انہوں نے کہا (مکہ فتح ہونے کے بعد) جب آپ کعبے کے پاس تشریف لائے تو اندر جانے سے انکار کیا

فيه الالهة فامر بها فاخرجت فاخرجوا صورة ابراهيم واسمعيل عليهما السلام

کیونکہ وہاں بت تھے پھر آپ نے حکم دیا وہ نکالے گئے لوگوں نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی مورتیں بھی نکالیں

فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ
ان کے ہاتھوں میں پانسے تھے یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا اللہ مشرکوں کو تباہ کرے خدا کی قسم ان کو خوب

عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ
معلوم ہے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل نے کبھی پانسے نہیں پھینکے پھر آپ کعبے کے اندر گئے اور اس کے کونوں میں اللہ اکبر کہا نماز نہیں پڑھی

بَابٌ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ
باب رمل کرنا کیسے شروع ہوا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے

زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ
اور آپ کے اصحاب (عمرہ قضا میں سنہ ۷ ہجری میں) مکہ میں آئے تو مشرک کہنے لگے محمد آتے ہیں ان کے ساتھ وہ لوگ ہیں جن کو مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا

فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ
پھر ان کی بات غلط کرنے کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کریں اور دونوں یمانی رکنوں کے درمیان

الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ بَابُ
معمولی چال سے چلیں اور آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ سب پھیروں میں رمل کریں اس لیے کہ ان پر آسانی ہو باب

اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا حَدَّثَنَا
جب کوئی مکہ میں آئے تو پہلے حجر اسود کو چومے طواف شروع کرتے وقت اور تین پھیروں میں رمل کرے ہم سے

أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ
اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ
میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ جب مکہ میں آتے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود کو چومتے اور سات پھیروں میں سے

يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ بَابُ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے باب حج اور عمرے میں رمل کرنے کا بیان ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَعَى النَّبِيُّ
کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے حج اور عمرہ دونوں میں اور سریج کے ساتھ اس حدیث کو

حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا
لیث نے بھی روایت کیا کہا مجھ سے کثیر بن فرقد نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم سے

سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے

أبيه أن عمر بن الخطاب قال للركن أما والله إني لأعلم أنك حجر لا تضر ولا تنفع

نے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے تیرے سے نہ فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان

ولولا أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استلمك ما استلمتك فاستلمه

اور اگر میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں کبھی تجھ کو نہ چومتا پھر

ثم قال ما لنا وللرمل إنما كنا راءينا به المشركين وقد أهلكهم الله ثم قال شيء

کہنے لگے اب ہم کو رمل کی کیا ضرورت ہے رمل ہم نے مشرکوں کے دکھانے کے لیے کی تھی تو اللہ نے ان کو تباہ کر دیا پھر کہنے لگے یہ وہ بات ہے

صنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا نحب أن نتركه حدثنا مسدد حدثنا

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی اس کا چھوڑ دینا ہم کو پسند نہیں ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال ما تركت استلام هذين الركنين في شدة

یحیی قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے حجر اسود اور رکن یمانی کا چومنا نہیں چھوڑا

ولا رخاء منذ رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلمهما قلت لنافع أكان

سختی میں نہ آسانی میں ف جب سے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے ہوئے عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا

ابن عمر يمشي بين الركنين قال إنما كان يمشي ليكون أيسر لاستلامه باب

ابن عمرؓ دونوں یمانی رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلتے تھے اس لیے کہ حجر اسود کے چومنے میں مشکل نہ ہو باب

استلام الركن بالمحجن حدثنا أحمد بن صالح ويحيى بن سليمان قال ثنا ابن

لکڑی سے حجر اسود کو چھونا اور اس کو چومنا ف ہم سے احمد بن صالح اور یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن

وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس

وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع على بعيره يستلم الركن بمحجن تابعه

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا آپ حجر اسود میں ایک چھڑی لگا کر اس کو چومتے تھے یونس

الدراوردي عن ابن .... أخي الزهري عن عمه باب من لم يستلم إلا

کے ساتھ اسی حدیث کو دراوردی نے زہری کے بھتیجے سے روایت کیا انہوں نے اپنے چچا یعنی زہری سے باب دونوں یمانی رکنوں کے سوا

الركنين اليمانيين وقال محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج أخبرني عمرو بن دينار

اور رکنوں کو چومنا ف اور محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے

عن أبي الشعثاء أنه قال ومن يتقي شيئا من البيت وكان معاوية يستلم

انہوں نے ابو الشعثاء سے انہوں نے کہا کعبے کی کسی چیز سے کون پرہیز کرتا ہے ف اور معاویہؓ چاروں کونوں کو چومتے تھے

الأركان فقال له ابن عباس إنه لا يستلم هذان الركنان فقال ليس شيء من

ف تو ابن عباسؓ نے ان سے کہا یہ دونوں کن یعنی شامی اور عراقی ہم نہیں چومتے معاویہؓ نے ان سے کہا خانہ کعبہ کی

البيت مهجورا وكان ابن الزبير يستلمهن كلهن حدثنا أبو الوليد ثنا ليث

کوئی چیز نہیں چھوڑی جا سکتی ف اور عبداللہ بن زبیرؓ بھی چاروں کونوں کو چومتے تھے ف ہم سے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبے

الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ

کو کسی کونا چومتے نہیں دیکھا سوا دونوں یمانی رکنوں کے باب حجر اسود کا چومنا ہم سے احمد بن سنان نے بیان کیا

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ

کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو ورقاء نے خبر دی کہا ہم کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرؓ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو چوما اور کہنے لگے اگر میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے

قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ

تو میں کبھی تجھ کو نہ چومتا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے زبیر بن عربی سے انہوں نے کہا ایک شخص

رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَ

(زبیر) نے عبداللہ بن عمرؓ سے حجر اسود کے چومنے کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ اسکو ہاتھ لگاتے اور

يُقَبِّلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ

چومتے تھے اس نے کہا بھلا بتلاؤ اگر ہجوم ہو یا میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں انہوں نے کہا یہ اگر مگر یمن میں جا کر رکھو میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ وَجَدْتُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ حجر اسود کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے اور محمد بن یوسف فربری (امام بخاری کے شاگرد) نے کہا میں نے

فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ

ابو جعفر بن ابی حاتم کی کتاب میں دیکھا امام بخاریؒ نے کہا زبیر بن عدی کوفے کا رہنے والا ہے اور یہ زبیر بن عربی اس حدیث کا راوی بصرہ کا

بَابُ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

باب حجر اسود کے سامنے آ کر اشارہ کرنا (جب چومنا نہ ہو سکے) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ بَابُ التَّكْبِيرِ

علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کے خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے سامنے آتے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے باب حجر اسود کے سامنے

عِنْدَ الرُّكْنِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ

آ کر اللہ اکبر کہنا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ

انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کیا جب آپ حجر اسود کے سامنے آتے

إِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بَابُ مَنْ

تو کوئی چیز جو آپ کے پاس ہوتی اُس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے خالد طحان کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی خالد حذاء سے روایت کیا باب جو شخص

۸۵

طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى
کعبہ کا (حج یا عمرہ کی نیت سے) آئے تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے طواف کرے پھر دوگانہ طواف ادا کرے پھر صفا پہاڑ پر

الصَّفَا حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ
جائے ف۱ ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے (ابوالاسود) محمد بن عبدالرحمن سے

ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
انہوں نے کہا میں نے عروہ سے ذکر کیا ف۲ تو انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ ثُمَّ
میں تشریف لائے تو پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا پھر طواف کیا طواف کرنے سے عمرہ نہیں ہوا پھر آپ کے بعد ابوبکر رض اور عمر رض نے بھی ایسا ہی حج کیا پھر

حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ
عروہ نے کہا میں نے اپنے والد زبیر کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی پہلا جو کام کیا وہ طواف تھا بعد کو میں نے مہاجرین اور انصار سب کو ایسا ہی کرتے

يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ
دیکھا ف۳ اور مجھ سے والدہ (اسماء) نے بیان کیا انہوں نے اور ان کی بہن حضرت عائشہ رض اور زبیر اور فلاں فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام

فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْمُنْذِرُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ
باندھا جب انہوں نے حجر اسود کو چوما (اور صفا مروہ دوڑ کر اور سر منڈایا) اس وقت احرام کھولا ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن

عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حج یا عمرے میں جو آتے ہی پہلے طواف کرتے اول کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے

وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
اور چار میں معمولی چال سے پھر طواف کا دوگانہ ادا کرتے پھر صفا مروے کا طواف کرتے ہم سے ابراہیم بن منذر نے

ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف (یعنے طواف قدوم) کرتے تو اول کے تین پھیروں میں دوڑ

أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور صفا اور مروے کے بیچ میں نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے ف۴

بَابُ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ
باب عورتیں بھی مردوں کے ساتھ طواف کریں یا الگ ہو کر امام بخاری نے کہا عمرو بن علی نے مجھ سے کہا ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا ابن جریج نے کہا

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ
کہا ابن ہشام نے (جو ہشام بن عبدالملک کیطرف سے مکہ کا حاکم تھا) عورتوں کو منع کیا مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے تو عطاء بن ابی رباح نے کہا

ف۴ اب وہاں حاجیوں کے پہچاننے کے لیے دو سبز پتھروں کے نشان قائم کر دیے ہیں ۱۲ منہ

كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ

تو ان کو کیسے منع کرتا ہے حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ابن جریج نے پوچھا حجاب کا حکم

أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ

اترنے کے بعد یا پہلے اس پر انہوں نے کہا میری عمر کی قسم میں نے حجاب کا حکم اترنے کے بعد دیکھا ابن جریج نے کہا مرد عورتیں مل جل جاتی تھیں تو انہوں نے کہا

يَكُنْ يُخَالِطْنَهُمْ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ

نہیں حضرت عائشہ رض ایک الگ کونے میں مردوں کو علیحدہ کر طواف کیا کرتیں مردوں میں نہ ملتیں ایک عورت نے ان سے کہا (اس کا نام دقرہ تھا)

امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ

ام المؤمنین چلو حجر اسود چومیں انہوں نے کہا تو جا تجھ میں نہیں چومتی اور عورتیں رات کو نکلتیں اس طرح کہ

بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حَتّٰى يَدْخُلْنَ وَ

پہچانی نہ جاتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں لیکن عورتیں جب کعبے کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں اور مرد

أُخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ

باہر نکالے جاتے اس وقت اندر جاتیں اور میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رض پاس جایا کرتے وہ ثبیر پہاڑ پر ٹھیری تھیں (جو مزدلفہ میں ہے)

قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ

ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا پردہ کیا تھا انہوں نے کہا وہ ایک ترکی ڈیرے میں تھیں اس پر پردہ پڑا تھا ہمارے اور ان کے بیچ میں یہی پردہ تھا

وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

میں نے دیکھا وہ گلابی کرتہ پہنے ہوئے تھیں ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن

بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ

ابن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر رض سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ رض سے انہوں نے ام سلمہ رض سے جو بی بی تھیں آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار ہوں (پیدل طواف نہیں کر سکتی)

فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللّٰهِ

آپ نے فرمایا سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کر لے آخر میں نے لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ

اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبے کے بازو نماز پڑھ رہے تھے آپ سورۂ والطور وکتاب مسطور

مَسْطُورٍ **بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا

پڑھ رہے تھے **باب طواف میں باتیں کرنا** ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے

هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ

ہشام صنعانی نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم احول نے خبر دی ان کو طاؤس نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ

انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبے کا طواف کر رہے تھے اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا اس نے اپنا

رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسرے آدمی سے باندھ لیا تھا تسمے سے یا دھاگے سے یا کسی اور چیز سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسکو اپنے ہاتھ

بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ بَابُ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ

سے کاٹ ڈالا پھر فرمایا اسکا ہاتھ پکڑ کر لے چل ف باب جب طواف میں تسمے کو باندھا دیکھے یا اور کوئی مکروہ چیز تو اسکو کاٹ سکتا ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ باگ یا رسی یا اور کسی چیز سے بندھا ہوا کعبہ کا طواف کر رہا تھا آپ نے اسکو کاٹ دیا

بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ

باب کوئی شخص ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کو آنے پائے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ سے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا ان کو

أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ابوہریرہؓ نے خبر دی ابوبکر صدیقؓ نے ان کو بھیجا اور لوگوں کے ساتھ اس حج میں جو حجۃ الوداع سے پہلے تھا جس میں آنحضرت صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کو امیر مقرر کیا تھا اسلیے کہ وہ دسویں ذی الحجہ کی تاریخ لوگوں میں منادی کریں اس سال کے بعد کوئی مشرک حج

الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بَابُ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ

کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے ف باب اگر طواف کرتے کرتے بیچ میں ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے اور

عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ

عطاء نے کہا جو شخص طواف کر رہا ہو پھر نماز کی تکبیر ہو یا وہ وہاں سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیر کر (یا موقع پا کر) جب لوٹے تو سابق

قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَابُ

کے طواف پر بنا کرے ف اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے بھی ایسا ہی نقل کیا جاتا ہے ف باب

طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طواف کے سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ

عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً

ہر سات پھیروں کے لیے دو رکعتیں پڑھا کرتے ف اور اسمٰعیل بن امیہ نے کہا میں نے زہری سے کہا عطاء رح کہتے ہیں

يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ

کہ فرض نماز (طواف کے بعد) پڑھنا کافی ہے پھر دوگانہ طواف کی ضرورت نہیں انہوں نے کہا سنت کی پیروی افضل ہے آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ

صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب طواف کے سات پھیرے پورے کیے تو دوگانہ ادا کیا ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا

کو عبدالرزاق نے اور ابن عمر کے قول کو سعید بن منصور نے اور عبدالرحمن کے قول کو بھی عبدالرزاق نے وصل کیا ف اسکو عبدالرزاق نے ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم سے

ف یعنی اس میں کوئی قباحت نہیں اگر کوئی نفل طواف ...

حدثنا سفين عن عمرو قال سألنا ابن عمر أيقع الرجل على امرأته في العمرة قبل
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کیا عمرے میں آدمی صفا مروہ دوڑنے سے

أن يطوف بين الصفا والمروة قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت
پہلے اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے بیت اللہ

سبعا ثم صلى خلف المقام ركعتين وطاف بين الصفا والمروة وقال لقد كان لكم
کے سات پھیرے کیے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کا طواف کیا اور کہنے لگے تم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

في رسول الله أسوة حسنة قال وسألت جابر بن عبد الله فقال لا يقرب امرأته
کی پیروی اچھی پیروی ہے عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضؓ سے اسی مسئلہ کو پوچھا انہوں نے کہا جب تک صفا مروہ

حتى يطوف بين الصفا والمروة **باب** من لم يقرب الكعبة ولم يطف حتى يخرج
کا طواف نہ کرلے اپنی عورت سے صحبت نہ کرے باب جو شخص پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے بعد پھر کعبے کے نزدیک نہ جائے

إلى عرفة ويرجع بعد الطواف الأول حدثنا محمد بن أبي بكر قال حدثنا فضيل
اور عرفات کو حج کے لیے چلا جائے ف ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل نے

قال حدثنا موسى بن عقبة قال أخبرني كريب عن عبد الله بن عباس قال قدم النبي
کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

صلى الله عليه وسلم مكة فطاف سبعا وسعى بين الصفا والمروة ولم يقرب الكعبة بعد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑے اور طواف کے بعد پھر بیت اللہ

طوافه بها حتى رجع من عرفة **باب** من صلى ركعتي الطواف خارجا من المسجد
کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ حج کر کے عرفات سے لوٹے ف باب طواف کا دوگانہ مسجد سے باہر پڑھنا اور حضرت عمرؓ نے حرم

وصلى عمر خارجا من الحرم حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن محمد
سے بھی باہر طواف کا دوگانہ ادا کیا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد

بن عبد الرحمن عن عروة عن زينب عن أم سلمة قالت شكوت إلى رسول الله صلى الله
ابن عبدالرحمن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم ح قال وحدثني محمد بن حرب قال حدثنا أبو مروان يحيى بن أبي زكرياء
علیہ وآلہ وسلم سے بیماری کی شکایت کی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا

الغساني عن هشام عن عروة عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول
غسانی نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم قال وهو بمكة وأراد الخروج ولم تكن أم سلمة طافت بالبيت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہؓ سے فرمایا اس وقت آپ مکہ میں تھے اور روانہ ہونا چاہتے تھے ام سلمہؓ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا وہ بھی

وأرادت الخروج فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقيمت الصلوة للصبح
روانہ ہونا چاہتی تھیں آپ نے ان سے فرمایا جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو تو اپنے

فطوفي على بعيرك والناس يصلون ففعلت ذلك ولم تصل حتى خرجت

تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کر لے اور لوگ نماز پڑھتے رہیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور طواف کا دوگانہ نہیں پڑھا یہاں تک کہ (مکہ سے) نکل گئیں

باب من صلى ركعتي الطواف خلف المقام حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال

باب مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا

حدثنا عمرو بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول قدم النبي صلى الله عليه وسلم

ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے

فطاف بالبيت سبعا وصلى خلف المقام ركعتين ثم خرج إلى الصفا وقد قال

تو بیت اللہ کا طواف سات پھیرے کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر صفا پہاڑی کی طرف نکلے اور اللہ تعالیٰ نے

الله عز وجل لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة باب الطواف بعد الصبح

(سورہ احزاب میں) فرمایا البتہ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی ہے۔ باب صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا

والعصر وكان ابن عمر يصلي ركعتي الطواف ما لم تطلع الشمس وطاف عمر بعد

اور عبداللہ بن عمر طواف کا دوگانہ جب تک سورج نہ نکلے پڑھ لیتے اور حضرت عمر نے صبح کی نماز

صلوة الصبح فركب حتى صلى الركعتين بذي طوى حدثنا الحسن بن عمر

کے بعد طواف کیا پھر سوار ہوئے اور دوگانہ طواف کا ذی طوی میں پڑھا ہم سے حسن بن عمر بصری نے بیان

البصري قال حدثنا يزيد بن زريع عن حبيب عن عطاء عن عروة عن عائشة

کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے حبیب معلم سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

أن ناسا طافوا بالبيت بعد صلوة الصبح ثم قعدوا إلى المذكر حتى إذا طلعت الشمس

کہ کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر واعظ کے پاس جا بیٹھے جب سورج نکلنے لگا تو کھڑے

قاموا يصلون فقالت عائشة قعدوا حتى إذا كانت الساعة التي تكره فيها الصلوة

طواف کا دوگانہ پڑھنے حضرت عائشہ نے کہا بیٹھے تو بیٹھے رہے جب وہ گھڑی آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو نماز

قاموا يصلون حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا أبو ضمرة قال حدثنا موسى

پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ

بن عقبة عن نافع أن عبد الله قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن

بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ سورج

الصلوة عند طلوع الشمس وعند غروبها حدثنا الحسن بن محمد قال

نکلتے اور ڈوبتے وقت نماز سے منع کرتے ہم سے حسن بن محمد صباح نے بیان کیا کہا

حدثنا عبيدة بن حميد قال حدثني عبد العزيز بن رفيع قال رأيت عبد الله

ہم سے عبیدہ بن حمید نے کہا مجھ سے عبدالعزیز بن رفیع نے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر کو دیکھا

بن الزبير يطوف بعد الفجر ويصلي ركعتين قال عبد العزيز ورأيت عبد الله

وہ فجر کی نماز کے بعد طواف کرتے اور طواف کا دوگانہ پڑھتے عبدالعزیز نے کہا اور میں نے عبداللہ بن زبیر کو دیکھا

بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
وہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں سنت کی پڑھا کرتے اور کہتے کہ حضرت عائشہ رضہ نے ان سے بیان کیا کہ آں حضرت صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا
علیہ وآلہ وسلم جب ان کے گھر میں آئے تو یہ رکعتیں پڑھ لیں باب بیمار سوار رہ کر طواف کر سکتا ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا
ابن عباس رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر بیت اللہ کا طواف کیا جب

أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ
حجر اسود کے برابر آتے تو آپ کے ہاتھ میں ایک چیز تھی اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ
کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زینب بنت

أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي
ام سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیماری کا شکوہ کیا آپ

أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے فرمایا تو سوار رہ کر لوگوں کے پرے پرے طواف کر لے میں نے اسی طرح طواف کیا اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ بَابُ سِقَايَةِ
بیت اللہ کے بازو نماز پڑھ رہے تھے اس میں سورہ والطور وکتاب مسطور پڑھ رہے تھے باب حاجیوں کو پانی

الْحَاجِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
پلانا ہم سے عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ نے کہا ہم سے

عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ
عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا حضرت عباس رضہ نے آں حضرت صلے اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ
علیہ وآلہ وسلم سے منا کی راتوں میں مکہ رہنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے آپ نے ان کو

لَهُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
اجازت دی ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ
ابن عباس رضہ سے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سبیل پر آئے (پانی پلانے کی جگہ پر جو ایک حوض تھا) آپ نے پانی مانگا حضرت

الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ
عباس رضہ نے اپنے بیٹے فضل سے کہا اپنی ماں پاس جا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کچھ شربت

من عندها فقال اسقني قال يا رسول الله انهم يجعلون ايديهم فيه قال

اس کے پاس سے لے آ آنحضرت نے فرمایا مجھ کو پانی پلاؤ حضرت عباس رض نے کہا یا رسول اللہ اس پانی میں لوگ ہاتھ ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا

اسقني فشرب منه ثم اتى زمزم وهم يسقون ويعملون فيها فقال اعملوا فانكم على

مجھ کو پلاؤ خیر آپ نے پانی پیا پھر زمزم پر تشریف لائے وہاں لوگ پانی پلا رہے تھے اور کام کر رہے تھے آپ نے فرمایا کھینچے جاؤ تم نیک کام کر رہے ہو

عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتى اضع الحبل على هذه يعني عاتقه

پھر فرمایا اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم کو تکلیف ہوگی تو میں اونٹ سے اترتا اور کاندھا پر رسی ڈالتا یعنی خود بھی کھینچ کر لوگوں کو پانی پلاتا اور اشارہ کیا اپنے کاندھے کی طرف

باب ما جاء في زمزم وقال عبدان اخبرنا عبد الله قال اخبرنا يونس

باب زمزم کا بیان اور عبدان نے کہا مجھ کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے

عن الزهري قال انس بن مالك كان ابو ذر يحدث ان رسول الله صلى الله

زہری سے کہا انس بن مالک رض نے کہا ابوذر غفاری رض حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم قال فرج سقفي وانا بمكة فنزل جبريل ففرج صدري ثم غسله بماء

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری چھت کھولی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا اور جبرائیل اترے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر زمزم کے پانی سے اسکو

زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وايمانا فافرغها في صدري

دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو علم اور ایمان سے بھرا ہوا تھا وہ میرے سینے میں انڈیل دیا

ثم اطبقه ثم اخذ بيدي فعرج بي الى السماء الدنيا فقال جبريل لخازن

پھر سینہ جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر پہلے آسمان پر مجھ کو چڑھا لے گئے جبرائیل نے وہاں کے داروغہ کو پکارا

السماء الدنيا افتح قال من هذا قال جبريل حدثني محمد بن سلام قال

کھول اس نے پوچھا کون ہو جبرائیل (اخیر حدیث تک) ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا

اخبرنا الفزاري عن عاصم عن الشعبي ان ابن عباس حدثه قال سقيت

ہم کو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے شعبی سے ابن عباس رض نے ان سے بیان کیا میں نے آن

رسول الله صلى الله عليه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم قال عاصم فحلف عكرمة

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے کھڑے پیا عاصم نے کہا میں نے عکرمہ سے اسکا ذکر کیا انہوں نے

ما كان يومئذ الا على بعير باب طواف القارن حدثنا عبد الله بن يوسف

قسم کھا کر کہا اس دن تو آپ اونٹ پر سوار تھے باب قران کرنے والا ایک طواف کرے یا دو ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع رسول

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں

الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال من كان معه

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے اور عمرے کا احرام باندھا پھر آپ نے فرمایا جسکے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ

هدي فليهلل بالحج والعمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما فقدمت مكة وانا

حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے خیر میں جب مکہ میں پہنچی تو (اتفاق سے)

حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ

حائضہ تھی جب ہم لوگ حج پورا کر چکے تو آپ نے مجھکو عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم تک بھیجا میں نے وہاں سے عمرہ کیا آپ نے فرمایا

هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا

تیرے عمرے کے بدل یہ عمرہ ہے خیر جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے طواف (اور سعی) کر کے احرام کھول ڈالا پھر جب منٰی سے

آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا

لوٹ کر آئے تو دوسرا طواف یعنے طواف الزیارۃ کیا اور جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انہوں نے ایک ہی طواف

وَاحِدًا حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ

کیا ف ۲ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهْرُهٗ فِي الدَّارِ فَقَالَ إِنِّيْ لَا آمَنُ أَنْ

عبداللہ بن عمر رض کے بیٹے عبداللہ اُن کے پاس گھر میں گئے اُن کی سواری (حج کو جانے کے لیے) طیار رہی عبداللہ بن عبداللہ نے کہا مجھے

يَكُوْنَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ أَقَمْتَ فَقَالَ قَدْ

کہیں لوگوں میں لڑائی نہ ہو جائے اور تم کو کعبے میں جانے سے روک دیں بہتر یہ ہے کہ اس سال گھر میں رہو انہوں نے کہا

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَإِنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی (حدیبیہ کے سال) عمرے کی نیت سے نکلے لیکن قریش کے کافروں نے آپ کو کعبے نہ جانے دیا اگر

حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ

مجھ کو بھی لوگ روکیں گے تو میں بھی وہی کرونگا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا کیونکہ تم کو اللہ کے رسول کی

فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ قَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ

پیروی اچھی پیروی ہے پھر کہنے لگے تم گواہ رہو میں نے عمرے کے ساتھ حج کی

مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

بھی نیت کر لی ف ۳ خیر عبداللہ بن عمر مکہ پہونچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رض نے اس سال جس سال حجاج عبداللہ بن زبیر سے لڑنے گیا حج کا

الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوْكَ فَقَالَ لَقَدْ

قصد کیا لوگوں نے اُن سے کہا کہ اس سال جنگ کا احتمال ہے ایسا نہ ہو کہ تم کو کعبے میں نہ جانے دیں انہوں نے یہ جواب دیا کہ تم کو اللہ کے

كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے اگر ایسا ہوا تو میں ویسا ہی کرونگا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ

نے کیا تھا دیکھو تم گواہ رہنا میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر وہ نکلے جب بیدا کے مکان میں پہونچے ف ۵

الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ

تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کا حال یکساں ہے تم گواہ رہنا میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا

عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ

اور وہ قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید کر اپنے ساتھ لے گئے ف۱ اور کوئی کام نہیں کیا انہوں نے قربانی کا نحر نہیں کیا نہ اور

شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ

کوئی کام جو احرام میں منع ہے وہ کیا نہ سر منڈایا نہ بال کترے جب دسویں ذیحجہ آئی تو قربانی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور پہلا طواف

قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

جو کر چکے تھے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اسی کو کافی سمجھے ف۲ اور کہنے لگے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

باب باوضو طواف کرنا ف۳ ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ

وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل قرشی سے

أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ

انہوں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا ف۴ وہ کہنے لگے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا مجھ سے حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا

أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً

سب سے پہلے جو کام آپ نے مکہ میں آکر کیا وہ یہ تھا کہ آپ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا ف۵ پھر آپ کا حج عمرہ نہیں بنا

ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ

بعد اسکے ابوبکر صدیق رضہ نے (اپنی خلافت میں) حج کیا انہوں نے بھی سب باتوں سے پہلے طواف کیا انکا حج بھی عمرہ نہیں بنا پھر حضرت عمر رضہ

مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

نے بھی ایسا ہی کیا پھر حضرت عثمان رضہ نے اپنی خلافت میں حج کیا اور پہلے جو کام کیا وہ طواف ہی تھا ان کا حج بھی عمرہ نہ ہوا

عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ

پھر معاویہ رضہ اور عبداللہ بن عمر رضہ نے حج کیا پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوام کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی

أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَ

پہلے جو کام کیا وہ یہی بیت اللہ کا طواف تھا لیکن ان کا حج عمرہ نہیں بنا بعد اسکے میں نے مہاجرین اور

الْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ

انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا ان میں سے کسیکا حج عمرہ نہیں بنا پھر سب کے اخیر میں میں نے عبداللہ بن عمر رضہ کو ایسا کرتے

ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى

دیکھا انہوں نے حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا اور (افسوس تو یہ ہے کہ) عبداللہ بن عمر رضہ ان کے پاس موجود ہیں ان سے کیوں نہیں پوچھتے اور جتنے لوگ

مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا

گذر گئے انہوں نے بھی حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا وہ جہاں اپنا قدم بیت اللہ میں رکھتے تو طواف کرتے پھر احرام نہیں کھولتے

يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ

اور میں نے اپنی ماں (اسماء) اور خالہ (حضرت عائشہ رضہ) کو دیکھا وہ جب مکہ میں آتیں تو پہلے بیت اللہ پاس آکر طواف شروع کرتیں

تطوف فإن به تحل فإنهما لا تحلان وقد أخبرتني أمي أنها أهلت هي وأختها

اور ان کا احرام نہ کھلتا (حج کا احرام قائم رہتا) اور میری ماں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے اور اُن کی بہن (حضرت عائشہ رضی)

والزبير وفلان وفلان بعمرة فلما مسحوا الركن حلوا باب وجوب

اور زبیر اور فلاں فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب انہوں نے حجر اسود چوما اور صفا مروہ دوڑے سر منڈایا اس وقت احرام کھولا۔ باب

الصفا والمروة وجعل من شعائر الله حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب

صفا مروہ کی سعی واجب ہے وہ اسد کی نشانیاں ہیں ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

عن الزهري قال عروة سألت عائشة فقلت لها أرأيت قول الله تعالى إن

انہوں نے زہری سے عروہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا بتلائیے تو اللہ تعالیٰ جو (سورۂ بقرہ میں) فرماتا ہے بیشک

الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف

صفا مروہ اسد کی نشانیاں ہیں پھر جو کوئی بیت اسد کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کے طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں اس کا

بهما فوالله ما على أحد جناح أن لا يطوف بالصفا والمروة قالت بئسما قلت يا ابن

مطلب تو قسم خدا کی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی صفا مروے کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں انہوں نے کہا بھانجے تو نے

أختي إن هذه لو كانت كما أولتها عليه كانت لا جناح عليه أن لا يطوف بهما ولكنها

بری بات کہی اگر اسد کا یہ مطلب ہوتا تو قرآن میں یوں اترتا اُن کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں بات یہ ہے کہ یہ آیت

أنزلت في الأنصار كانوا قبل أن يسلموا يهلون لمناة الطاغية التي كانوا يعبدونها

انصار کے باب میں اتری وہ اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے لئے احرام باندھا کرتے تھے اس کو پوجتے تھے

عند المشلل فكان من أهل يتحرج أن يطوف بالصفا والمروة فلما أسلموا سألوا

وہ مشلل پر رکھا تھا ف۲ تو انصار لوگ جو حج یا عمرے کا احرام باندھتے وہ صفا مروہ دوڑنا برا سمجھتے جب اسلام لائے تو انہوں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك قالوا يا رسول الله إنا كنا نتحرج أن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کو پوچھا اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو صفا مروے کا طواف برا

نطوف بالصفا والمروة فأنزل الله إن الصفا والمروة من شعائر الله الآية قالت

سمجھا کرتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اخیر آیت تک حضرت عائشہ رض

عائشة وقد سن رسول الله صلى الله عليه وسلم الطواف بينهما فليس لأحد أن يترك

نے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا اور مروے کے طواف کو جاری فرمایا اب کوئی اُن کا طواف چھوڑ

الطواف بينهما ثم أخبرت أبا بكر بن عبد الرحمن فقال إن هذا العلم ما كنت

نہیں سکتا زہری نے کہا پھر میں نے حضرت عائشہ کا یہ قول ابوبکر بن عبد الرحمن سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ علم کی بات

سمعته ولقد سمعت رجالا من أهل العلم يذكرون أن الناس إلا من ذكرت

نہیں سنی تھی میں نے تو کئی علم والوں سے سنا وہ یوں کہتے تھے کہ عرب کے لوگ (اُن لوگوں کے سوا جن کا حضرت عائشہ رض نے ذکر کیا جو مناۃ کے

عائشة ممن كان يهل لمناة كانوا يطوفون كلهم بالصفا والمروة فلما

باندھتے تھے) سب صفا مروے کا پھیرا کیا کرتے تھے جب اسد تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیت اسد کا طواف

ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ

بیان فرمایا اور صفا مروہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو (جاہلیت کے زمانہ میں)

اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ

صفا مروے کا پھیرا کیا کرتے تھے اور اب اللہ نے بیت اللہ کے طواف کا تو ذکر فرمایا لیکن صفا (مروے) کا ذکر

الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ

نہیں کیا تو کیا صفا مروے کا پھیرا کرنے میں ہم پر کچھ گناہ ہوگا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي

مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں اخیر تک ابو بکر نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت دونوں فرقوں کے

الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَ

باب میں اتری ہے یعنی اُن فرقے کے باب میں جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروے کا طواف برا

الْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ

جانتا تھا اور اُن کے باب میں بھی جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروے کا طواف کیا کرتے تھے پھر مسلمان ہوئے کے بعد اس کا کرنا

اللّٰهَ اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ

اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا مروے کا ذکر نہیں کیا برا سمجھے یہاں تک کہ اللہ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد اس کا

بِالْبَيْتِ

ذکر فرمایا

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب صفا مروے میں کس طرح دوڑے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِيْ عَبَّادٍ اِلٰى زُقَاقِ بَنِيْ اَبِيْ حُسَيْنٍ [1]

اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا بنی عباد کے گھر سے لیکر بنی ابی الحسین کے کوچے تک دوڑ کر چلے (باقی راہ میں معمولی چال سے)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۲) ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بَطْنَ

علیہ وآلہ وسلم جب (مکہ میں آنکر) پہلا طواف (یعنے طواف قدوم اور طواف زیارۃ) کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں

الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِيْ اِذَا

(میں معمولی چال سے) اور صفا مروہ کا طواف کرتے تو نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے عبیداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا عبداللہ بن عمرؓ جب رکن

بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَاِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتّٰى يَسْتَلِمَهُ

یمانی کے پاس پہونچتے تو معمولی چال سے چلتے انہوں نے کہا نہیں مگر جب ہجوم ہوتا تو حجر اسود کے پاس آنکر آہستہ چلنے لگتے کیونکہ وہ بغیر چومے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے

ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِيْ عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا ایک شخص بیت اللہ کا طواف عمرے کے احرام میں کرے لیکن صفا مروہ کا طواف ابھی اس نے نہ کیا ہو

[1] بنی عباد کا گھر اور بنی ابی الحسین کا کوچہ اس زمانہ میں مشہور ہوگا اب حاجیوں کی شناخت کے لیے دو نشانوں کے مقام میں دو سبز منارے بنا دیئے ہیں ۱۲ منہ

أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ

کیا وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات

صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ

پھیرے کئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کے سات پھیرے کئے اور تم کو اللہ تعالیٰ کے رسول کی

فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى

پیروی اچھی پیروی ہے اور ہم نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا (یہی مسئلہ) تو انہوں نے کہا اپنی عورت سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک

يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

صفا مروہ کی طواف نہ کرے ف۱ ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے

مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا

تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر طواف کا دوگانہ ادا کیا پھر صفا مروہ دوڑے پھر عبداللہ نے یہ آیت (سورہ احزاب کی)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے ہم سے احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک

اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا

نے خبر دی کہا ہم کو عاصم احول نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا تم صفا مروہ دوڑنا برا سمجھتے تھے

وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا

انہوں نے کہا ہاں اس لئے کہ یہ ایک جاہلیت کے زمانہ کی نشانی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں اگر ان کا طواف کرے ف۲

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ

انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف میں

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

اس لئے دوڑے کہ مشرک آپ کی زور قوت دیکھ لیں ف۳ حمیدی نے اتنا اور بڑھایا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ بَابٌ تَقْضِي الْحَائِضُ

ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاء سے سنا انہوں نے ابن عباس رضہ سے یہی حدیث ف۴ باب حیض والی عورت حج کے

الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا

سب ارکان بجا لائے صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور صفا مروہ کا طواف بے وضو کرے تو

والمروة حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن

تو کیا حکم ہے ... ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے

ابيه عن عائشة انها قالت قدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا

اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں مکہ میں پہونچی اس وقت میں حیض میں تھی اور میں نے بیت اللہ اور صفا

بين الصفا والمروة قالت فشكوت ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال افعلي

مروہ کا طواف نہیں کیا تھا تو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا جیسے کام

كما يفعل الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تطهري حدثنا محمد بن المثنى قال

حاجی کرتے ہیں وہی سب کام کر صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہووے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا

حدثنا عبد الوهاب ح وقال لي خليفة حدثنا عبد الوهاب قال حدثنا حبيب

ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے دوسری سند اور مجھ سے خلیفہ نے کہا ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا کہا ہم سے حبیب معلم نے

المعلم عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال اهل النبي صلى الله عليه وسلم هو و

انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

اصحابه بالحج وليس مع احد منهم هدى غير النبي صلى الله عليه وسلم وطلحة

آپ کے صحابیوں نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طلحہ کے قربانی کا جانور نہ تھا

وقدم علي من اليمن ومعه هدى فقال اهللت بما اهل به النبي صلى الله عليه

اور جب آپ مکہ میں پہونچے تو حضرت علی رضی یمن سے تشریف لائے آپ نے ان سے پوچھا تم نے کیا احرام باندھا انہوں نے عرض کیا وہی جو

وسلم فامر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه ان يجعلوها عمرة ويطوفوا ثم

پیغمبر نے باندھا ہے آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بنا دیں اور طواف کریں اور بال

يقصروا ويحلوا الا من كان معه الهدى فقالوا ننطلق الى منى وذكر احدنا يقطر

کترا ڈالیں اور احرام کھول ڈالیں مگر جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو (وہ احرام نہ کھولے) یہ سنکر اصحاب کہنے لگے کیا ہم منیٰ کو اس حال میں جائیں

منيا فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو استقبلت من امري ما استدبرت

کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں

ما اهديت ولولا ان معي الهدى لاحللت وحاضت عائشة فنسكت

اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول ڈالتا اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ کو حیض آگیا

المناسك كلها غير انها لم تطف بالبيت فلما طهرت طافت بالبيت قالت

حج کے سب کام کیے صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کیا جب حیض سے پاک ہوئیں اس وقت طواف کیا وہ کہنے لگیں

يا رسول الله تنطلقون بحجة وعمرة وانطلق بحج فامر عبد الرحمن بن ابي

یا رسول اللہ آپ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے جاتے ہیں اور میں صرف حج کر کے آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو

بكر ان يخرج معها الى التنعيم فاعتمرت بعد الحج حدثنا مؤمل بن هشام

حکم دیا کہ تنعیم تک ان کے ساتھ جائیں انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا ہم سے مؤمل بن ہشام نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فَقَدِ

کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے کہا ہم اپنی کنواری عورتوں کو باہر

امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ

منع کرتے تھے پھر ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری (جو بصرے میں تھا) اتری اس نے یہ بیان کیا کہ اسکی بہن (ام عطیہ رض) آنحضرت

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بیوی تھی جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد

غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى

کیے تھے اور میری بہن بھی چھہ جہادوں میں اسکے ساتھ تھی وہ کہتی تھی کہ ہم زخمیوں کی دوا اور بیماروں کی خبر لیا کرتے تھے ف

فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا

میری بہن نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم میں سے کسی عورت پاس چادر نہ ہو تو کچھ برا تو نہیں

جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ

اگر وہ عیدگاہ کو نہ جائے آپ نے فرمایا اس کی ساتھن اپنی چادر اسکو اڑھا دے اور اسکو چاہیے کہ نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعا میں

الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلْنَاهَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ

شریک ہو پھر جب ام عطیہ خود بصرے میں آئیں تو حفصہ رح کہتی ہیں میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی ام عطیہ کی عادت تھی کہ جب آنحضرت صلے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لیتیں تو ہمیشہ یوں کہتیں میرا باپ آپ پر صدقے میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي فَقَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ

وسلم کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے ف۳ انہوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر قربان ام عطیہ رض نے کہا آنحضرت صلے نے فرمایا کنواریاں اور

الْخُدُورِ أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ

پردے والیاں یا یوں فرمایا پردے والی کنواریاں اور حیض والیاں یہ سب (نکلیں) نیک کام اور مسلمانوں کی دعا میں

الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى فَقُلْتُ لِلْحَائِضِ فَقَالَتْ أَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَ

شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کے مقام سے الگ رہیں میں نے کہا حیض والیاں بھی نکلیں انہوں نے کہا کیوں کیا حیض والیاں

تَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ

عرفات نہیں جاتیں یہاں نہیں جاتیں وہاں نہیں جاتیں ف۴ باب جو شخص مکہ میں رہتا ہو وہ منا کو جاتے وقت بطحا وغیرہ مقاموں سے احرام

إِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُلَبِّي

باندھے ف۵ اور اسیطرح ہر ملک کا حاجی جو عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا ہو اور عطاء بن ابی رباح سے پوچھا گیا جو شخص مکہ میں ہی رہتا ہو وہ حج

يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

ذی الحجہ کو ظہر کی نماز پڑھ کر جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو لبیک کہتے ف۶ اور عبد الملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے روایت کی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (احرام باندھے ہوئے) آئے پھر آٹھویں تاریخ تک

وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ وَقَالَ
انہوں نے کہا کہ ہم نے مکہ کو اپنی پشت پر کیا اور حج کی لبیک پکاری ف۱ اور ابوالزبیر نے جابر سے یوں نقل کیا ہم نے بطحا سے احرام باندھا ف۲ اور

عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ
عبید بن جریج نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ف۳ میں دیکھتا ہوں جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کا احرام باندھ لیتے ہیں

وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى
اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے　انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی

تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ ‏ بَابُ أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ حَدَّثَنِي عَبْدُ
سوار ہو کر سیدھی نہ کھڑی ہو احرام نہ باندھتے ف۴ باب آٹھویں ذی الحجہ کو آدمی نماز ظہر کہاں پڑھے　ہم سے عبد

اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے　انہوں نے عبد العزیز

بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
بن رفیع سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات اچھی طرح یاد ہو تو مجھ سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى
بیان کرو آپ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی انہوں نے کہا منے میں میں نے پوچھا پھر کوچ کے دن (بارھویں تاریخ)

الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ حَدَّثَنَا
عصر کی نماز کہاں　پڑھی تھی انہوں نے کہا محصب میں ف۵ پھر کہا　لیکن تو اپنے حاکموں کی پیروی کر　ہم سے

عَلِيٌّ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَقِيتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنِي
علی بن مدینی نے بیان کیا انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہا میں انس رضی اللہ عنہ سے ملا دوسری

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ
سند ہم سے اسمعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے　انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے کہا میں آٹھویں تاریخ کو

التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
منا گیا وہاں انس رضی اللہ عنہ سے ملا ایک گدھے پر سوار جا رہے تھے میں نے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آج کے دن ظہر کی نماز

هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ .
کہاں پڑھی تھی　انہوں نے کہا دیکھ جہاں تیرے حاکم لوگ نماز پڑھیں　تو بھی وہیں پڑھ لے ف۶

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

چھٹا پارہ تمام ہوا اب اللہ چاہے تو ساتواں پارہ شروع ہوگا۔ + +

فہرست پارہ ششم تیسیر الباری ترجمہ اردو صحیح البخاری

تمت

جملہ حقوق رجسٹری محفوظ ہین

پارہ ساتوان

یہ پارہ و نیز باقی انتیس پارے بر دوکان شیخ احمد فرزند شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک و مہتمم مطبع احمدی لاہور سے بکفایت مل سکتے ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب الصلوٰۃ بمنی حدثنا ابراہیم بن المنذر حدثنا

باب منا میں نماز پڑھنے کا بیان، ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے

ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی

عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال صلی رسول اللہ صلی

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین وابوبکر و عمر و عثمن صدرا من خلافتہ

منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر رض اور عمر رض بھی ایسا ہی کرتے رہے حضرت عثمان رض بھی شروع خلافت میں ایسا ہی کرتے رہے

حدثنا آدم حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق الھمدانی عن

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق ہمدانی سے انہوں نے

حارثۃ بن وھب الخزاعی رضی اللہ عنہ قال صلی بنا النبی

حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اکثر ما کنا قط وامنہ بمنی رکعتین

ہم کو منا میں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہمارا شمار اس وقت سب وقتوں سے زیادہ تھا اور ہم اتنے بے ڈر کسی وقت میں نہ تھے

حدثنا قبیصۃ بن عقبۃ حدثنا سفین عن الاعمش عن

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے

موقوف کیا اور پوری نماز پڑھی لیکن دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رض کا یہ فعل خلاف سنت سمجھا ہے

إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله رضي الله عنه قال صليت مع النبي صلى الله
انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا میں نے (منا میں) آں حضرت

عليه ركعتين ومع أبي بكر رضي الله عنه ركعتين ومع عمر رضي الله عنه ركعتين ثم تفرقت
کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر رض کے ساتھ بھی دو رکعتیں اور حضرت عمر رض کے ساتھ بھی دو رکعتیں پھر آگے چلے بعد تم لوگوں میں

بكم الطرق فياليت حظي من أربع ركعتان متقبلتان باب صوم يوم عرفة حدثنا
اختلاف ہو گیا ف کاش ان چار رکعتوں کے بدل ف ۲ مجھ کو دو رکعتیں نصیب ہوں جو قبول ہوں باب عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا

علي بن عبد الله حدثنا سفين عن الزهري حدثنا سالم قال سمعت عميرا مولى أم
علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا ہم سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہا میں نے عمیر سے سنا جو ام الفضل کے

الفضل عن أم الفضل شك الناس يوم عرفة في صوم النبي صلى الله عليه فبعثت إلى النبي صلى الله
غلام تھے انہوں نے ام الفضل سے انہوں نے کہا عرفہ کے دن لوگوں کو شک ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں میں نے

عليه بشراب فشربه باب التلبية والتكبير إذا غدا من منى إلى عرفة حدثنا
شربت آپ کو بھیجا آپ نے پی لیا باب جب صبح کو منا سے عرفات کو روانہ ہو تو لبیک اور تکبیر کہنا ہم سے

عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن محمد بن أبي بكر الثقفي أنه سأل أنس بن مالك
عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن ابی بکر ثقفی سے انہوں نے انس بن مالک رض سے پوچھا

وهما غاديان من منى إلى عرفة كيف كنتم تصنعون في هذا اليوم مع رسول الله صلى الله
وہ دونوں صبح کو منا سے عرفات کو جا رہے تھے تم آج کے دن آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا

عليه وسلم فقال كان يهل منا المهل فلا ينكر عليه ويكبر منا المكبر فلا ينكر عليه باب
کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی ہم میں سے لبیک پکارتا اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور کوئی تکبیر کہتا اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا ف باب

التهجير بالرواح يوم عرفة حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن
عرفہ کے دن عین گرمی میں دوپہر کو روانہ ہونا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے

سالم قال كتب عبد الملك إلى الحجاج أن لا يخالف ابن عمر في الحج فجاء ابن عمر رض وأنا
سالم سے انہوں نے کہا عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ حج کے کاموں میں عبداللہ بن عمر رض کا خلاف نہ کرے سالم نے کہا

معه يوم عرفة حين زالت الشمس فصاح عند سرادق الحجاج فخرج وعليه ملحفة
عبداللہ سورج ڈھلتے ہی آئے میں ان کے ساتھ تھا اور حجاج کے ڈیرے پر ہو کر زور سے آواز دی حجاج کسم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر

معصفرة فقال ما لك يا أبا عبد الرحمن فقال الرواح إن كنت تريد السنة قال
نکل آیا کہنے لگا ابو عبدالرحمن ف کیا کہتے ہو انہوں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو جلدی ادھر چل کہا ابو حجاج نے کہا

هذه الساعة قال نعم قال فأنظرني حتى أفيض على رأسي ثم أخرج فنزل
اسی وقت عبداللہ رض نے کہا ہاں اسی وقت حجاج کہا اچھا مجھ کو مہلت دو کہ میں نہا لوں پھر نکلتا ہوں عبداللہ سواری پر سے اتر پڑے

حتى خرج الحجاج فسار بيني وبين أبي فقلت إن كنت تريد السنة
یہاں تک کہ حجاج باہر نکلا اور میرے اور والد کے درمیان چلنے لگا ف میں نے حجاج سے کہا اگر تو سنت پر چلنا چاہتا ہے

فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ

تو خطبہ چھوٹا پڑھنا اور وقوف میں جلدی کرو وہ یہ سن کر عبد اللہ کو دیکھنے لگا جب عبد اللہ نے یہ دیکھا تو کہا

قَالَ صَدَقَ ‏ بَابُ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ ‏ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

سالم سچ کہتا ہے ‏ باب عرفات کا وقوف جانور پر سوار رہ کر کرنا ‏ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا

عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ

انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو النضر سے انہوں نے عمیر سے جو عبد اللہ بن عباس کے غلام تھے انہوں نے ام الفضل بنت

الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حارث سے کہ کچھ لوگوں نے جو ان کے پاس تھے اس میں اختلاف کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے دن روزے سے ہیں یا

فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَ

نہیں بعضوں نے کہا روزے سے ہیں بعضوں نے کہا نہیں ہیں آخر میں نے ایک پیالہ دودھ کا آپ کے پاس بھیجا آپ اونٹ پر سوار

هُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ ‏ بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ ‏ وَكَانَ ابْنُ

ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے اس کو پی لیا ‏ باب عرفات میں دو نمازوں (ظہر و عصر) کو ملا کر پڑھنا اور عبد اللہ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ‏ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

بن عمر رض کو جب امام کے ساتھ (عرفات میں) نماز نہیں ملتی تھی تو بھی جمع کرتے اور لیث نے کہا مجھ سے

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ

عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال عبد اللہ بن زبیر

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ

سے لڑنے کو آیا (مکہ میں) اترا تو عبد اللہ بن عمر سے پوچھنے لگا عرفہ کے دن تم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ میں کیا کرتے ہو (ظہر

فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

اور عصر کی نماز وقوف سے پہلے پڑھیں یا کیا) سالم نے کہا اگر تو سنت پر چلنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن نماز دوپہر ڈھلتے ہی پڑھ لے عبد اللہ نے کہا

صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذَلِكَ

سالم سچ کہتا ہے صحابہ رض سنت کے موافق ظہر اور عصر جمع کیا کرتے تھے زہری کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ ‏ بَابُ

وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا سالم نے کہا پھر اور کس کی سنت پر اس مسئلے میں چلتے ہو ؟[۳] ‏ باب

قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ ‏ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ

عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا ‏ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ يَأْتَمَّ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد الملک بن مروان نے (جو خلیفہ تھا) حجاج کو یہ لکھا کہ حج کے کاموں میں عبد اللہ بن عمر رض کے کہنے پر چل

فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِينَ زَاغَتِ

جب عرفہ کا دن ہوا تو میں عبد اللہ (اپنے باپ) کے ساتھ تھا وہ سورج ڈھلتے ہی حجاج کے ڈیرے پر آئے

کرنا آنحضرت ہی کی سنت ہے آپ کے سوا اور کس کا فعل سنت ہو سکتا ہے اور آپ کی سنت کے سوا اور کس کی سنت پر تم چل سکتے ہو۔ بعضے نسخوں میں تتبعون کے بدل

الشمس او زالت فصاح عند فسطاطه این هذا فخرج الیه فقال ابن عمر الرواح

پہر آئے اور ایک آواز لگائی حجاج کہاں ہے وہ باہر نکلا ابن عمرؓ نے کہا چل جلدی کر

فقال الآن قال نعم قال انظرنی افیض علیّ ماء فنزل ابن عمر رضی الله عنهما حتی

حجاج نے کہا ابھی سے ابن عمرؓ نے کہا ہاں حجاج نے کہا اتنی مہلت دو کہ میں اپنے اوپر پانی بہالوں (نہالوں) آخر ابن عمرؓ سواری پر سے

خرج فسار بینی وبین ابی فقلت ان کنت ترید ان تصیب السنة الیوم فاقصر

اتر پڑے حجاج نکلا اور میرے اور والد کے بیچ میں چلنے لگا میں نے کہا اگر تو آج کے دن سنت کی پیروی چاہتا ہے

الخطبة وعجل الوقوف فقال ابن عمر صدق باب التعجیل الی الموقف

تو خطبہ مختصر پڑھ اور وقوف میں جلدی کر ابن عمرؓ نے کہا سالم سچ کہتا ہے باب عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی جانا

باب الوقوف بعرفة حدثنا علی بن عبد الله حدثنا سفین حدثنا

باب عرفات میں ٹھہرنے کا بیان ہمسے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم

عمرو حدثنا محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه کنت اطلب بعیرا لی ح وحدثنا

عمرو بن دینار نے کہا ہم سے محمد بن جبیر بن مطعم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں (عرفہ کے دن) اپنا اونٹ ڈھونڈھ رہا تھا دوسری سند

مسدد حدثنا سفین عن عمرو سمع محمد بن جبیر عن ابیه جبیر بن مطعم قال

اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن جبیر سے سنا انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعم سے انہوں نے

اضللت بعیرا لی فذهبت اطلبه یوم عرفة فرایت النبی صلی الله علیه وسلم

کہا میرا اونٹ کھو گیا تو میں عرفہ کے دن اسکو ڈھونڈنے گیا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا

واقفا بعرفة فقلت هذا والله من الحمس فما شانه ههنا حدثنا فروة

آپ عرفات میں کھڑے تھے میں نے کہا خدا کی قسم یہ شخص (یعنے پیغمبر صاحب) تو قریش میں سے ہیں ان کا یہاں کیا کام ہمسے فروہ بن

بن ابی المغراء حدثنا علی بن مسهر عن هشام بن عروة قال عروة کان الناس

ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہ عروہ نے کہا لوگ جاہلیت کے

یطوفون فی الجاهلیة عراة الا الحمس والحمس قریش وما ولدت وکانت

زمانہ میں ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے مگر حمس یعنے قریش کے لوگ اور ان کی اولاد (جیسے خزاعہ بنی کنانہ وغیرہ)

الحمس یحتسبون علی الناس یعطی الرجل الرجل الثیاب یطوف فیها وتعطی

اور قریش کے لوگ دوسرے لوگوں کو خدا واسطے کپڑے دیا کرتے تھے ان میں کا مرد مرد کو کپڑے دیتا وہ انکو پہن کر طواف کرتا اور انکی

المراة المراة الثیاب تطوف فیها فمن لم یعطه الحمس طاف بالبیت عریانا

کی عورت عورت کو کپڑے دیتی وہ ان کو پہن کر طواف کرتی اور جسکو قریش کے لوگ کپڑا نہ دیتے وہ ننگا طواف کرتا اور دوسرے

وکان یفیض جماعة الناس من عرفات ویفیض الحمس من جمع قال واخبرنی

سب لوگ (وقوف کرکے) عرفات سے لوٹتے اور قریش کے لوگ مزدلفہ سے ہی لوٹ آتے ہشام نے کہا میرے باپ عروہ نے حضرت عائشہؓ

ابی عن عائشة رضی الله عنها ان هذه الایة نزلت فی الحمس ثم افیضوا

سے روایت کی کہ (سورہ بقرہ کی) یہ آیت ثم افیضوا من

من حيث افاض الناس قال كانوا يفيضون من جمع فدفعوا الى عرفات باب

من حیث افاض الناس قریش کے باب میں اتری وہ مزدلفہ سے لوٹ آتے تھے تو ان کو حکم ہوا عرفات سے لوٹنے کا باب

السير اذا دفع من عرفة حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن هشام

عرفات سے لوٹتے وقت کس چال چلے ف ہمسے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں

بن عروة عن ابيه انه قال سئل اسامة وانا جالس كيف كان رسول الله صلى الله

نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ اسامہ بن زید سے کسی نے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب

عليه وسلم يسير في حجة الوداع حين دفع قال كان يسير العنق فاذا وجد فجوة

حجۃ الوداع میں عرفات سے لوٹے تو کس چال سے چل رہے تھے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا آپ پاؤں اٹھا کر چلتے تھے ریلنے جب

نص قال هشام والنص فوق العنق فجوة متسع والجميع فجوات وفجاء وكذلك

نیز اپ جگہ پاتے (ہجوم نہ ہوتا) تو تیز چلتے ہشام نے کہا عنق تیز چلنا ہے اور نص عنق سے زیادہ تیز چلنے کو کہتے ہیں فجوہ کے معنے کشادہ جگہ

ركوة وركاء مناص ليس حين فرار باب النزول بين عرفة وجمع حدثنا

مفرد ہے اس کی جمع ... اور ... ص میں جو مناص کا لفظ ہے اس کا معنے بھاگنا ف باب عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا ف ہمسے

مسدد حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن موسى بن عقبة عن كريب

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے

مولى ابن عباس عن اسامة بن زيد رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم حيث

جو ابن عباس رض کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عرفات

افاض من عرفة مال الى الشعب فقضى حاجته فتوضا فقلت يا رسول الله اتصلي

سے لوٹے (مزدلفہ کو آ رہے تھے) تو (راہ میں) ایک گھاٹی کی طرف مڑے وہاں حاجت سے فارغ ہو کر وضو کیا میں نے عرض کیا (مغرب کی نماز)

فقال الصلوة امامك حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا جويرية عن نافع قال

آپ نہیں پڑھتے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر ف ہمسے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے

كان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يجمع بين المغرب والعشاء بجمع غير انه يمر

کہا عبداللہ بن عمر رض مزدلفہ میں آکر مغرب اور عشاء ملا کر پڑھا کرتے صرف اتنا کرتے کہ راہ میں

بالشعب الذي اخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيدخل فينتفض و

جس گھاٹی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مڑ گئے تھے عبداللہ بھی اسمیں جاتے حاجت سے فارغ ہوتے اور

يتوضا ولا يصلي حتى يصلي بجمع حدثنا قتيبة حدثنا اسمعيل بن جعفر

وضو کرتے ف لیکن نماز نہ پڑھتے نماز مزدلفہ میں آکر پڑھتے ف ہمسے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے

عن محمد بن ابي حرملة عن كريب مولى ابن عباس عن اسامة بن زيد رضي الله عنهما

انہوں نے محمد بن ابی حرملہ سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس رض کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے

انه قال ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات فلما بلغ رسول الله

کہا میں عرفات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھا جب آپ بائیں طرف پہاڑ

خلاف سنت ہے اور ابو یوسف اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم الشعب الایسر الذی دون المزدلفۃ اناخ فبال ثم جاء
بائیں طرف کی گھاٹی پر پہونچے جو مزدلفہ سے قریب ہی آپ نے اپنا اونٹ بٹھایا اور پیشاب کیا پھر آئے

فصببت علیہ الوضوء فتوضأ وضوءا خفیفا فقلت الصلوۃ یا رسول اللہ قال
میں نے وضو کا پانی آپ پر ڈالا آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا

الصلوۃ امامک فرکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی المزدلفۃ فصلی ثم ردف
نماز آگے چل کر اور آپ سوار ہو گئے مزدلفہ میں آئے وہاں (مغرب و عشا کی) نماز پڑھی پھر

الفضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ جمع قال کریب فاخبرنی عبد اللہ
مزدلفہ کی صبح یعنی دسویں تاریخ کو فضل بن عباس آپ کے ساتھ سوار ہوئے کریب نے کہا مجھ کو

بن عباس رضی اللہ عنہما عن الفضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل
عبد اللہ بن عباس رض نے فضل سے سن کر خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم برابر

یلبی حتی بلغ الجمرۃ باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسکینۃ
لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر (کنکریاں مارنے کیلئے) پہونچے باب عرفات سے لوٹتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

عند الافاضۃ واشارتہ الیہم بالسوط حدثنا سعید بن ابی مریم
کا اطمینان سے چلنے کیلئے حکم دینا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا

حدثنا ابراہیم بن سوید حدثنی عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب اخبرنی
کہا ہم سے ابراہیم بن سوید نے کہا مجھ سے عمرو بن ابی عمرو مطلب کے غلام نے کہا مجھ کو

سعید بن جبیر مولی والبۃ الکوفی حدثنی ابن عباس رضی اللہ عنہما
سعید بن جبیر نے خبر دی جو والبہ کوفی کے غلام تھے کہا مجھ سے ابن عباس رض نے بیان کیا

انہ دفع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ فسمع النبی صلی اللہ علیہ
وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ عرفہ کے دن (عرفات سے) لوٹے آپ نے اپنی سواری کے

وسلم وراءہ زجرا شدیدا وضربا وصوتا للابل فاشار بسوطہ الیہم و
پیچھے بہت غل شور کی اور اونٹوں کو مار دھاڑ کی آواز سنی آپ نے اپنے کوڑے سے ان کو اشارہ کیا اور

قال ایہا الناس علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع اوضعوا اسرعوا
فرمایا لوگو آہستگی اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ دوڑنا یا دوڑانا کچھ ثواب نہیں ہے (سورہ براءۃ میں) جو اوضعوا ہے اس کے معنے ریلیں ڈالیں

خلالکم من التخلل بینکم وفجرنا خلالہما بینہما باب الجمع بین الصلوتین
کریں خلالکم کا معنے تمہارے بیچ میں اسی سے ہے (سورہ کہف میں) آیا ہے وفجرنا خلالہما یعنی انکے بیچ میں باب مزدلفہ میں دو نمازوں کو

بالمزدلفۃ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن موسی بن عقبۃ
ملا کر پڑھنا ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے

عن کریب عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما انہ سمعہ یقول دفع رسول اللہ
انہوں نے کریب سے انہوں نے اسامہ بن زید رض سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ

عرفات سے لوٹے اور رستہ کی گھاٹی میں (جو مزدلفہ کے قریب ہی) اترے وہاں پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پورا وضو نہیں کیا

فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ أُقِيمَتِ

(ایسا پانی نہیں بہایا ہلکا وضو کیا) میں نے عرض کیا نماز آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر پھر مزدلفہ میں آئکر پورا وضو کیا پھر نماز کی تکبیر ہوئی

الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ

مغرب کی نماز پڑھی پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں بٹھایا پھر تکبیر ہوئی اور (عشا کی) نماز پڑھی

فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا بَابُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا

ان کے بیچ میں کوئی نفل یا وغیرہ نہیں پڑھا باب مغرب اور عشا مزدلفہ میں ملا کر پڑھنا سنت وغیرہ نہ پڑھنا ہم سے آدم بن

ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے ابن عمر رض سے

قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

انہوں نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر پڑھی ہر ایک کے لیے الگ الگ تکبیر

بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

ہوئی لیکن ان کے بیچ میں سنت نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد ہم سے خالد بن مخلد نے

مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو عدی

عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

بن ثابت نے خبر دی کہا مجھ سے عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا مجھ سے ابو ایوب

أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں

الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

مزدلفہ میں آنکر مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا باب جس نے کہا ہر نماز کے لیے اذان اور تکبیر دینا چاہیے اس کی دلیل

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

ہمسے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق (عمرو بن عبداللہ) نے کہا میں نے عبدالرحمٰن

الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ

بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود رض نے حج کیا تو ہم مزدلفہ میں اسوقت پہنچے جب

الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى

عشا کی اذان ہوا کرتی یا اسکے قریب انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان اور تکبیر کہی پھر انہوں نے مغرب کی نماز

الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَمَرَ أُرٰى فَأَذَّنَ

پڑھی اور اسکے بعد دو رکعتیں (سنت کی) پڑھیں پھر رات کا کھانا منگوایا اور کھایا میں سمجھتا ہوں پھر انہوں نے ایک شخص کو

میں مختلف روایتیں ہیں امام بخاری نے پانچواں قول اختیار کیا اور اس مسئلہ میں اہل مدینہ نے تو عبداللہ بن مسعود رض کے فعل کو لیا اور اہل کوفہ نے عبداللہ بن یزید

واقام فقال عمرو لا اعلم الشك الا من زهير ثم صلى العشاء ركعتين فلما

پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اذان کہی پھر تکبیر کہی عمرو بن خالد نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ شک زہیر کو ہوئی تھا پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب

طلع الفجر قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يصلي هذه الساعة الا هذه

صبح نمودار ہوئی تو کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت (یعنے تاریکی میں) صبح کی نماز اسی دن اسی جگہ

الصلوة في هذا المكان من هذا اليوم قال عبد الله هما صلوتان تحولان

میں پڑھتے تھے عبداللہ بن مسعود رضہ نے کہا یہ دو نمازیں ہیں جو اپنے معمولی

عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما ياتي الناس المزدلفة والفجر حين يبزغ

وقت سے ہٹائی گئیں ایک تو مغرب کی نماز اسوقت پڑھنا چاہیے جب لوگ مزدلفہ پہونچ لیں دوسرے صبح کی نماز

الفجر قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يفعله باب من قدم ضعفة

پو طلوع ہوتے ہی پڑھنا چاہیئے اور انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا باب عورتوں اور بچوں کو

اهله بليل فيقفون بالمزدلفة ويدعون ويقدم اذا غاب القمر حدثنا

مزدلفہ کی رات میں آگے منا میں روانہ کرنا وہ مزدلفہ میں ٹھیریں اور دعا کریں چاند ڈوبتے ہی چلدیں ہمسے

يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال سالم وكان

یحیے بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے سالم نے کہا عبداللہ

عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يقدم ضعفة اهله فيقفون عند المشعر

بن عمر رضہ اپنے گھر والوں میں کمزور لوگوں کو (عورتوں بچوں کو) آگے ہی سے منا روانہ کر دیتے وہ رات کو مزدلفہ

الحرام بالمزدلفة بليل فيذكرون الله ما بدا لهم ثم يرجعون قبل ان يقف

میں مشعر حرام پاس ٹھیرتے پھر جب تک ان کے دل میں آتا اللہ کی یاد کرتے پھر لوٹ جاتے امام کے ٹھیرنے اور لوٹنے

الامام وقبل ان يدفع فمنهم من يقدم منى لصلوة الفجر ومنهم من يقدم

سے پہلے تو ان میں بعضے تو منا میں صبح کی نماز کے وقت پہونچ جاتے اور بعضے اسکے بعد جب منا پہونچتے

بعد ذلك فاذا قدموا رموا الجمرة وكان ابن عمر رضي الله عنهما يقول رخص في

تو کنکریاں مارتے اور عبداللہ بن عمر رضہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اولئك رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا سليمن بن حرب حدثنا حماد

نے ان لوگوں کے واسطے یہ اجازت دی ہے ہمسے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد

بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال بعثني

بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمع بليل حدثنا علي حدثنا سفين

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منا میں روانہ کر دیا ہمسے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہمسے

قال اخبرني عبيد الله بن ابي يزيد سمع ابن عباس رضي الله عنهما يقول انا

سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رضہ سے سنا وہ کہتے تھے میں

مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ حَدَّثَنَا

ان لوگوں کا جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے مزدلفہ کی رات میں بھیجدیا تھا یعنی اپنے گھر والوں کے کمزور لوگوں میں سے ہم سے

مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا

مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا جو اسماء کے غلام تھے انہوں نے

نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا

بی بی اسماء سے وہ مزدلفہ میں رات کو اتریں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں بیٹا

بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ

کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا نہیں تب تھوڑی دیر اور نماز پڑھتی رہیں پھر کہنے لگیں کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا

نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ

ہاں انہوں نے کہا تو کوچ کرو ہم نے کوچ کیا اور چلے منیٰ میں پہنچ کر انہوں نے کنکریاں ماریں اور لوٹ کر صبح کی

فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهْ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ

نماز اپنے ٹھکانے میں پڑھی میں نے ان سے کہا اجی بی بی ہم سمجھتے ہیں ہم نے اندھیرے میں (وقت سے پہلے) کنکریاں ماریں انہوں نے کہا

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

بیٹا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

سفیان ثوری نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن قاسم نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبِطَةً

انہوں نے کہا بی بی سودہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزدلفہ کی رات میں جلدی سے روانہ ہو جانے کی اجازت چاہی

فَأَذِنَ لَهَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض

تھیں آپ نے ان کو اجازت دی ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ

انہوں نے کہا ہم مزدلفہ میں اترے تو بی بی سودہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے

النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ

روانہ ہو جائیں اور وہ دیر میں چل پھر سکتی تھیں آپ نے ان کو اجازت دی وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی نکل کھڑی ہوئیں

وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ

اور ہم لوگ صبح تک وہیں ٹھہرے رہے اور جب آپ لوٹے تو ہم بھی لوٹے اگر میں بھی بی بی سودہ رض کی طرح آپ سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

اجازت لے لیتی تو مجھ کو تمام خوشی کی چیزوں میں یہ بہت ہی پسند ہوتا

بَابٌ

باب

مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

صبح کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ مَا رَأَيْتُ

اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ نے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا میں نے

کا یہ قول ہے کہ صبح صادق کے بعد کنکریاں مارنا چاہیے اس سے پہلے درست نہیں اگر کوئی صبح سے پہلے مار لے تو طلوع صبح ہونے کے بعد دوبارہ مارنا چاہیے اور شافعی کے نزدیک صبح سے پہلے بھی کنکریاں مار لینا درست ہے ۱۲ منہ

النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة بغير ميقاتها إلا صلاتين جمع بين المغرب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں مغرب اور عشا جن کو

والعشاء وصلى الفجر قبل ميقاتها حدثنا عبد الله بن رجاء حدثنا
(مزدلفہ میں) ملا کر پڑھا اور صبح کی نماز بھی اس دن (معمولی) وقت سے پہلے پڑھ لی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے

إسرائيل عن أبي إسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد قال خرجنا مع عبد الله رض
اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رضہ

إلى مكة ثم قدمنا جمعا فصلى الصلاتين كل صلاة وحدها بأذان
کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (حج شروع کیا) پھر ہم مزدلفہ میں آئے تو انہوں نے دو نمازیں (ملا کر) پڑھیں ہر نماز میں الگ الگ اذان

وإقامة والعشاء بينهما ثم صلى الفجر حين طلع الفجر قائل يقول طلع الفجر وقائل
اور اقامت ہی اور ان کے بیچ میں کھانا کھایا پھر صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا تھا صبح ہوگئی کوئی کہتا تھا

يقول لم يطلع الفجر ثم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن هاتين الصلاتين حولتا
ابھی نہیں ہوئی پھر عبداللہ رضہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو نمازیں مغرب اور عشا کی اس مقام میں اپنے مقرری

عن وقتهما في هذا المكان المغرب والعشاء فلا يقدم الناس جمعا حتى يعتموا
وقت سے ہٹا دی گئی ہیں اور لوگوں کو چاہیئے مزدلفہ میں اس وقت داخل ہوں جب اندھیرا ہو جائے اور

وصلاة الفجر هذه الساعة ثم وقف حتى أسفر ثم قال لو أن أمير المؤمنين
فجر کی نماز اس وقت پڑھیں پھر (فجر کی نماز پڑھ کر) عبداللہ مزدلفہ میں ٹھیرے رہے یہاں تک کہ روشنی ہوگئی پھر کہنے لگے اگر مسلمانوں کے امیر

أفاض الآن أصاب السنة فما أدري أقوله كان أسرع أم دفع عثمان رضي
(حضرت عثمان رض) اس وقت مزدلفہ سے لوٹیں تو انہوں نے سنت کے موافق کیا عبدالرحمن کہتے ہیں پھر میں نہیں جانتا ابن مسعود کا یہ کہنا پہلے ہوا یا عثمان کا لوٹنا

الله فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة يوم النحر باب من يدفع من جمع
اور ابن مسعود رضہ برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ دسویں تاریخ جمرہ عقبہ کی رمی کی باب مزدلفہ سے کب چلے

حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة عن أبي إسحاق سمعت عمرو بن ميمون
ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن میمون سے سنا

يقول شهدت عمر رضي الله عنه صلى بجمع الصبح ثم وقف فقال إن المشركين
وہ کہتے تھے میں حضرت عمر رضہ کے پاس موجود تھا انہوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی پھر ٹھیرے رہے اور کہنے لگے مشرک لوگ (جاہلیت

كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس ويقولون أشرق ثبير وأن النبي صلى
کے زمانہ میں) مزدلفہ سے اس وقت لوٹتے جب سورج نکل آتا اور کہتے ثبیر چمک جا[3] اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

الله عليه وسلم خالفهم ثم أفاض قبل أن تطلع الشمس باب التلبية
نے ان کا خلاف کیا آپ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے لوٹے باب دسویں تاریخ صبح کو

والتكبير غداة النحر حين يرمي الجمرة والارتداف في السير حدثنا
تکبیر اور لبیک کہتے رہنا جمرہ عقبہ کی رمی تک اور راہ میں کسی کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لینا ہم سے

ابو عاصم الضحاك بن مخلد اخبرنا ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي
ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رض سے

الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم اردف الفضل فاخبر الفضل انه لم يزل
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضل بن عباس رض کو (مزدلفہ سے لوٹتے وقت) اپنے ساتھ سوار کر لیا فضل کہتے تھے آپ برابر

يلبي حتى رمى الجمرة حدثنا زهير بن حرب حدثنا وهب بن جرير حدثنا
لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ عقبہ کی رمی کی ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے

ابي عن يونس الايلي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس
میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے

ان اسامة بن زيد رضي الله عنهما كان ردف النبي صلى الله عليه وسلم
کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات سے لیکر مزدلفہ تک

من عرفة الى المزدلفة ثم اردف الفضل من المزدلفة الى منى قال
تھا پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ فضل بن عباس رض کو سوار کر لیا

فكلاهما قال لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة
دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی

العقبة **باب** فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدي
کی — باب (سورہ بقرہ کی) اس آیت کے بیان میں جو کوئی عمرے کے ساتھ حج کو ملا کر فائدہ اٹھائے (یعنی تمتع کرے)

فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا رجعتم تلك عشرة
اسکو جو میسر ہو قربانی کرے جسکو قربانی میسر نہ ہو وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے یہ سب دس روزے

كاملة ذلك لمن لم يكن اهله حاضري المسجد الحرام حدثنا اسحق
ہوئے یہ تمتع ان لوگوں کے لیے درست ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں ہم سے اسحاق بن

بن منصور اخبرنا النضر اخبرنا شعبة حدثنا ابو جمرة قال سالت ابن
منصور نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے کہا ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہا میں نے ابن عباس

عباس رضي الله عنهما عن المتعة فامرني بها وسالته عن الهدي فقال
رضی اللہ عنہما سے تمتع کو پوچھا انہوں نے کہا کرو اور میں نے ان سے قربانی کو پوچھا انہوں نے کہا

فيها جزور او بقرة او شاة او شرك في دم قال وكان ناسا كرهوها فنمت فرايت
ایک اونٹ قربانی کرے یا ایک گائے یا ایک بکری یا اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے ابو جمرہ نے کہا گویا بعضے لوگوں

في المنام كان انسانا ينادي حج مبرور ومتعة متقبلة فاتيت ابن عباس
نے تمتع کو برا سمجھا میں سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کوئی آدمی پکار رہا ہے حج ہے مبرور یعنی مبارک اور یہ تمتع مقبول ہے میں ابن عباس

رضي الله عنهما فحدثته فقال الله اكبر سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم
رضی اللہ عنہما پاس آیا میں نے ان سے یہ خواب بیان کیا انہوں نے کہا اللہ اکبر یہ سنت ہے حضرت ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

قَالَ وَقَالَ اٰدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

آدم اور وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے یوں روایت کیا ہے یہ عمرہ مقبول ہے اور حج مبرور (مبارک) ہے

بَابُ رُكُوْبِ الْبُدْنِ لِقَوْلِهٖ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ

باب قربانی کے جانور (اونٹ) ہانکنے سے بہتر سوار ہونا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حج میں) فرمایا اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے اللہ کی نشانی مقرر

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ

کی ہے ان میں تمہاری بھلائی ہے تو ان کو قطار باندھ کر نحر کرتے وقت اللہ کا نام لیا کرو پھر جب وہ کروٹ پر گر پڑیں تو ان میں سے کھاؤ اور

وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ

صبر کر کے بیٹھنے والے اور مانگنے والے دونوں قسم کے فقیروں کو کھلاؤ ہم نے ان جانوروں کو تمہارا تابع کر دیا ہے اس لیے کہ تم شکر کرو اللہ تعالیٰ کو ان کا

لَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى

خون اور گوشت نہیں پہنچتا بلکہ تمہاری پرہیزگاری اس کو پہنچتی ہے ہم نے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارا تابع کر دیا ہے اس لیے کہ اللہ نے جو تم کو سیدھی راہ

مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِهَا وَالْقَانِعُ

بتلائی اس پر اللہ کی بڑائی کرو اور اے پیغمبر نیکوں کو خوشخبری دو مجاہد نے کہا بدن اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ موٹے تازے ہوتے ہیں اور قانع

السَّآئِلُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِيْ يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ وَّشَعَآئِرُ اسْتِعْظَامُ

مانگنے والا (فقیر) اور معتر وہ فقیر جو گوشت کے لیے مالدار یا محتاج کے پاس گھومتا پھرے شعائر اللہ سے اللہ کی نشانی کی مراد یہ ہے کہ موٹا اور

الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا وَالْعَتِيْقُ عِتْقُهٗ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ

تر و تازہ خوبصورت کرنا ہے اور اسی سورت میں البیت العتیق کا جو لفظ ہے تو عتیق کے معنی یہ ہیں کہ ظالم بادشاہوں کا زور اس گھر پر

اِلَى الْاَرْضِ وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

یعنی زمین پر گر پڑیں اسی سے عرب لوگ کہتے ہیں وجبت الشمس یعنی سورج گر گیا یعنی ڈوب گیا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے

مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ

آلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کا اونٹ ہانکتا جاتا تھا (خود پیدل چل رہا تھا) آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ قربانی کا

فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الثَّانِيَةِ

جانور ہے آپ نے فرمایا ارے سوار ہو جا اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا کمبخت تو دوسری یا تیسری بار میں یوں فرمایا

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَّشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدَنَةً

انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانکتا لیے جاتا تھا

فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلٰثًا

آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا کہنے لگا وہ قربانی کا ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تین بار یہی

بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

باب جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے چلے ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا یعنے عمرہ کر کے پھر حج کیا اور آپ

مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ

ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے گئے تھے اور پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے شروع کیا آپ نے

بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ

عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا یعنے

إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا

عمرہ کر کے حج کیا اب لوگوں میں دو طرح کے لوگ تھے بعضے تو قربانی ساتھ لے چلے تھے اور بعضے قربانی اپنے ساتھ نہیں

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ

لائے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا تم میں جو کوئی قربانی ساتھ لایا ہو وہ احرام میں

لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ

جن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے پرہیز رکھے حج پورا ہونے تک اور جو قربانی ساتھ نہیں لایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا

بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ

مروہ میں دوڑ کر بال کترائے اور احرام کھول ڈالے پھر ساتویں یا آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھے جو قربانی کا مقدور نہ ہو وہ

يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ

تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر لوٹ کر جائے غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ

مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ

وآلہ وسلم جب مکہ میں آئے تو پہلے جو کام کیا وہ طواف تھا اور حجر اسود کا چومنا اور طواف میں پہلے تین پھیروں میں دوڑ کی چال

حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى

چال سے اور طواف کے بعد دو رکعتیں بیت اللہ کے پاس مقام ابراہیم میں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور فارغ ہو کر صفا پہاڑ پہنچے

الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ

وہاں صفا مروہ کے سات پھیرے کیے پھر جتنی چیزوں کا احرام میں پرہیز تھا ان سے حج پورا ہونے تک پرہیز کرتے رہے اور دسویں

حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ

تاریخ ذی الحجہ کی قربانی کا نحر کیا اور لوٹ کر مکہ میں آئے بیت اللہ کا طواف کیا اب جتنی چیزوں

كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَ

سے احرام میں پرہیز تھا ان کا پرہیز جاتا رہا اور جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی وہی کیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ

کیا اور ابن شہاب نے اسی اسناد کی عروہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي

نے تمتع کیا یعنی عمرہ کرکے حج کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا اور ایسی ہی حدیث بیان کی جیسی

أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ

سالم نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھ سے بیان کی باب

مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

جو کوئی حج کو جاتے ہوئے رستے میں قربانی کا جانور خریدے ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ایوب سے

عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِأَبِيهِ أَقِمْ

انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضہ) سے کہا تم اس سال

فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ سَتُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذًا أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ٹھیر جاؤ (حج کو نہ جاؤ) مجھے ڈر ہے کہیں کعبے میں جانے سے تم روکے نہ جاؤ انہوں نے کہا (ایسا ہوگا) تو میں بھی وہی کروں گا جیسے آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَنَا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ (سورہ ممتحنہ میں) فرماتا ہے تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے میں تم کو

أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ

گواہ کرتا ہوں میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کرلیا ہے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا نافع نے کہا تو عبداللہ (مدینہ سے) نکلے

حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا

جب بیدا میں پہونچے تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا تو کہنے لگے حج اور عمرہ یکساں ہے

وَاحِدٌ ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا

پھر قدید میں جب پہونچے وہاں قربانی خریدی پھر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور احرام

فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

اس وقت تک نہیں کھولا جب تک دونوں سے فارغ نہیں ہوئے باب جو شخص ذوالحلیفہ میں پہونچکر اشعار اور تقلید کرے پھر احرام

وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ

باندھے اور نافع نے کہا ابن عمر رضہ جب مدینہ سے اپنے ساتھ قربانی لیجاتے تھے تو تقلید اور اشعار ذوالحلیفہ میں پہونچ کر کرتے قربانی

بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعُنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً

کے جانور کا منہ قبلے کی طرف کرکے بٹھاتے پھر اس کی کوہان کا داہنا جانب چھری سے چیر دیتے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے

الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

عروہ بن زبیر سے انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہزار پر

الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ

نبی اصحاب کے ساتھ مدینہ سے (عمرے کو) نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہونچے تو حضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے جانور کی تقلید کی اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا ہمسے ابونعیم فضل بن دکین نے

أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى

بیان کیا کہا ہمسے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ

کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپ نے انکے گلے میں ڈالے اور اشعار کیا اور انکو مکہ کی طرف روانہ کیا پھر آپ پر کوئی چیز جو درست

أُحِلَّ لَهُ بَابُ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

تھی حرام نہیں ہوئی　باب : بیل کے اونٹ اور گائے بیلوں کے لیے ہار بٹنا　ہمسے مسدد نے بیان کیا کہا ہمسے

يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ

یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے ام المومنین حفصہ رض سے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَ

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے عرض کیا لوگوں نے تو احرام کھول ڈالا اور آپ نے احرام کھولا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں نے اپنے بالوں کو

قَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ

جما لیا اور قربانی کو ہار ڈالا میں جبتک حج سے فارغ نہ ہوں احرام نہیں کھول سکتا　ہمسے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

کہا ہمسے لیث نے کہا ہمسے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ

عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ

حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کرتے میں آپ کی قربانی

قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَ

کے لیے ہار بٹتی وہ آپ ان باتوں کا پرہیز نہ کرتے جن سے احرام والا پرہیز کرتا ہے　باب قربانی کے اونٹوں کا اشعار کرنا

قَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ رض قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ

اور عروہ نے مسور سے نقل کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالے

بِالْعُمْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ

اور عمرہ کا احرام باندھا ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہمسے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے

ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا

پھر آپ نے انکا اشعار کیا اور انکے گلے میں آپ نے ہار ڈالے یا میں نے ہار ڈالے پھر آپ نے انکو کعبے کی طرف روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں

حرم علیہ شیء کان لہ حل باب من قلد القلائد بیدہ حدثنا

ہمیں پر جو چیزیں درست تھیں ان میں کوئی بات آپ پر حرام نہیں ہوئی باب جس نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے ہم سے

عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم عن

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے انہوں نے

عمرۃ بنت عبد الرحمن انہا اخبرتہ ان زیاد بن ابی سفیان کتب الی عائشۃ

عمرہ بنت عبدالرحمن سے انہوں نے کہا کہ زیاد بن ابی سفیان نے (جو معاویہ کیطرف سے عراق کا حاکم تھا) حضرت عائشہ رض کو

رضی اللہ عنہا ان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال من اہدی ہدیا

لکھا کہ عبداللہ بن عباس رض یہ کہتے ہیں جو کوئی قربانی کا جانور (بیت اللہ کو) روانہ کرے

حرم علیہ ما یحرم علی الحاج حتی ینحر ہدیہ قالت عمرۃ فقالت عائشۃ

تو جب تک وہ قربانی کا نہ کیا جائے اس پر وہ سب باتیں حرام ہوجاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں عمرہ نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا

رضی اللہ عنہا لیس کما قال ابن عباس انا فتلت قلائد ہدی رسول اللہ

عبداللہ بن عباس رض کا کہنا صحیح نہیں میں نے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے

صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم قلدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ

لیے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے تھے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے

ثم بعث بہا مع ابی فلم یحرم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء احلہ اللہ

وہ ہار جانوروں کو پہنائے اور میرے باپ (ابوبکر رض) کے ساتھ (بیت اللہ کو) روانہ کر دیے اور آپ پر کوئی چیز جو اللہ نے حلال

حتی نحر الہدی باب تقلید الغنم حدثنا ابو نعیم حدثنا الاعمش

کی ہے حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ جانور کاٹے گئے باب بکریوں کے گلے میں بھی ہار لٹکانا ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے

عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اہدی النبی صلی

انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے ایک بار آنحضرت صلعم نے قربانی کے لیے بکریاں (بیت اللہ کو)

اللہ علیہ وسلم مرۃ غنما حدثنا ابو النعمان حدثنا عبد الواحد حدثنا

بھیجیں ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے

الاعمش حدثنا ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت

اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا

افتل القلائد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فیقلد الغنم ویقیم فی اہلہ حلالا

میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہار بٹ کر تیار کرتی تھی آپ بکریوں کے گلوں میں ڈالتے اور

حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد حدثنا منصور بن المعتمر ح وحدثنا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے دوسری سند اور ہم سے

محمد بن کثیر اخبرنا سفیان عن منصور عن ابراہیم عن الاسود

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت افتل قلائد الغنم للنبی صلی اللہ علیہ

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کی

وسلم فيبعث بها ثم يمكث حلالاً حدثنا أبو نعيم حدثنا زكرياء عن

تک ملوں کے ہار بٹا کرتی پھر آپ ان بکریوں کو بیت اللہ روانہ کرتے اور خود بے احرام رہتے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے

عامر عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت فتلت لهدي النبي صلى

عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی

الله عليه وسلم تعني القلائد قبل أن يحرم باب القلائد من العهن

کے جانوروں کے ہار بٹے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے ۔ باب اون کے ہار بنانا

حدثنا عمرو بن علي حدثنا معاذ بن معاذ حدثنا ابن عون عن القسم

ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے

عن أم المؤمنين رضي الله عنها قالت فتلت قلائدها من عهن كان عندي

قاسم بن محمد سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے اس اون سے جو میرے پاس تھی قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے

باب تقليد النعل حدثنا محمد أخبرنا عبد الأعلى عن معمر عن يحيى

باب جوتی کا ہار بنانا ہم سے محمد بن سلام یا محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الاعلیٰ نے خبر دی انہوں نے معمر سے

بن أبي كثير عن عكرمة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن نبي الله صلى الله

انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم رأى رجلاً يسوق بدنة قال اركبها قال إنها بدنة قال اركبها

ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا

قال فلقد رأيته راكبها يساير النبي صلى الله عليه وسلم والنعل في عنقها

ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے اس کو دیکھا اونٹ پر سوار آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اور جوتی اس کے گلے میں لٹک رہی تھی محمد بن سلام یا محمد بن مثنیٰ کے ساتھ

تابعه محمد بن بشار حدثنا عثمان بن عمر أخبرنا علي بن المبارك عن يحيى

اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ

عن عكرمة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم باب

بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۔ باب

الجلال للبدن وكان ابن عمر رضي الله عنهما لا يشق من الجلال إلا موضع

اونٹوں کی جھولوں کو کیا کرنا چاہیے اور عبد اللہ بن عمر رضہ جھول کو اتنا ہی پھاڑتے کہ کوہان باہر نکل آتا

السنام وإذا نحرها نزع جلالها مخافة أن يفسدها الدم ثم يتصدق

(اشعار کے لیے) اور جب اونٹ کو نحر کرتے تو جھول اتار لیتے کہیں خون لگ کر خراب نہ ہو پھر اس کو خیرات کر دیتے

بها حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن عبد

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے

الرحمن بن أبي ليلى عن علي رضي الله عنه قال أمرني رسول الله صلى الله عليه

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو

وسلم ان اتصدق بجلال البدن التي نحرت وبجلودها باب من اشترى

حکم دیا کہ قربانی کے اونٹ جنکو میں نے نحر کیا اُن کی جھولیں اور کھالیں فقیروں کو خیرات کردوں — باب جس نے راہ میں قربانی

هديه من الطريق وقلدها حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة

کا جانور خریدا اور اسکو ہار پہنایا — ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا — کہا ہم سے ابو ضمرہ نے

حدثنا موسى بن عقبة عن نافع قال اراد ابن عمر رضي الله عنهما الحج عام

کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا جس سال — حروریہ کے خارجیوں نے — حج کا

حجة الحرورية في عهد ابن الزبير رضي الله عنهما فقيل له ان الناس كائن

ارادہ کیا عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت میں اسی سال عبداللہ بن عمرؓ نے بھی حج کا قصد کیا لوگوں نے ان سے کہا اس سال

بينهم قتال ونخاف ان يصدوك فقال لقد كان لكم في رسول الله

لڑائی ہوگی اور ہمیں ڈر ہے کہیں تم کو روک دیں انہوں نے (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی

اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع اشهدكم اني اوجبت عمرة حتى كان بظاهر

پیروی ہے اگر ایسا ہوگا تو میں وہی کرونگا جو آنحضرتؐ نے کیا تھا میں تمکو گواہ کرتا ہوں میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کرلیا

البيداء قال ما شان الحج والعمرة الا واحد اشهدكم اني جمعت حجة

جب بیداء کے کھلے میدان میں پہونچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں ایک ہی ہیں میں تمکو گواہ کرتا ہوں میں نے حج اور عمرہ

مع عمرة واهدى هديا مقلدا اشتراه حتى قدم فطاف بالبيت و

دونوں کی نیت کرلی اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لیا اسپر ہار پڑا ہوا تھا (راستہ میں) اسکو خریدا جب بیت اللہ پہونچے تو طواف کیا اور

بالصفا ولم يزد على ذلك ولم يحلل من شيء حرم منه حتى يوم النحر فحلق و

صفا مروہ دوڑے بس اور کچھ نہیں کیا اور دسویں الحجہ تک احرام کی حالت میں رہے اس دن سر منڈایا اور نحر کیا اور

نحر وراى ان قد قضى طواف الحج والعمرة بطوافه الاول ثم قال كذلك

عبداللہ بن عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ان کا پہلا طواف حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی تھا پھر کہنے لگے آنحضرت

صنع النبي صلى الله عليه وسلم باب ذبح الرجل البقر عن نسائه من

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا — باب — اپنی عورتوں کی طرف سے بے اُن کی اجازت کے گائے

غير امرهن حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن يحيى بن سعيد

ذبح کرنا — ہمسے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے

عن عمرة بنت عبد الرحمن قالت سمعت عائشة رض تقول خرجنا مع رسول الله

انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ذیقعدہ مہینے کے پانچ دن

صلى الله عليه وسلم لخمس بقين من ذي القعدة لا نرى الا الحج فلما دنونا

باقی رہے تھے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ہمارا ارادہ حج کرنے ہی کا تھا جب مکہ کے قریب پہونچے

من مكة امر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدي اذا طاف

تو جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ تھی انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ طواف کرکے صفا مروہ دوڑ کے

وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ

عمرہ کا احرام کھول ڈالیں پھر بقرعید کے دن گائے کا گوشت لیکر ہمارے پاس آئے

فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى

میں نے پوچھا یہ گوشت کیسا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے گائے کا نحر کیا۔ یحییٰ نے

فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ

کہا میں نے یہ عمرہ کی حدیث قاسم سے بیان کی انہوں نے کہا عمرہ نے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی باب منا میں آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا

علیہ وآلہ وسلم نے جہاں نحر کیا تھا وہاں نحر کرنا ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے خالد بن حارث سے سنا

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رض كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ مَنْحَرِ

انہوں نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رض اس مقام میں نحر کیا کرتے تھے عبیداللہ نے کہا

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا

جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نحر کیا کرتے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے کہا ہم کو

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رض اپنی قربانی کے جانور دن کو مزدلفہ سے اخیر رات میں

حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوكُ

منا کو بھجوا دیتے یہ قربانیاں حاجی لوگ جن میں غلام اور آزاد دونوں طرح کے لوگ ہوتے اس مقام میں لیجاتے جہاں آنحضرت

بَابُ مَنْ نَحَرَ بِيَدِهِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ

باب اپنے ہاتھ سے نحر کرنا ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ

انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے مختصر طور سے حدیث بیان کی اور کہا آنحضرت نے سات اونٹوں کو کھڑا

بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا بَابُ نَحْرِ الْإِبِلِ

کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور مدینے میں دو چت کبرے سینگ دار مینڈھے قربانی کیے باب اونٹ کو باندھ کر

مُقَيَّدَةً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ

نحر کرنا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے

زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ

زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض کو دیکھا وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے نحر کرنے کے لیے

يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ

اپنا اونٹ بٹھایا تھا عبداللہ نے کہا اسکو کھڑا کر اور پاؤں باندھ کر (اور نحر کر) یہی آنحضرت کی سنت ہے اور شعبہ نے جو

عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض سُنَّةَ

یونس سے روایت کی اسمیں یوں ہے زیاد نے مجھ کو خبر دی باب اونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کرنا اور عبداللہ بن عمر رض نے کہا

محمد صلى الله عليه وسلم وقال ابن عباس رضي الله عنهما صواف قياما حدثنا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت یہی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (سورۂ حج میں) جو آیا ہے اذکروا اسم اللہ علیہا صواف کے معنی ہیں کھڑے

سهل بن بكار حدثنا وهيب عن ايوب عن ابي قلابة عن انس رضي الله
سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ

عنه قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة اربعا والعصر بذي
انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذو الحلیفہ پہونچکر عصر کی

الحليفة ركعتين فبات بها فلما اصبح ركب راحلته فجعل يهلل و
دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا ذو الحلیفہ مدینہ سے تین کوس پر ہے) رات کو وہیں رہ گئے جب صبح ہوئی تو اونٹنی پر سوار ہوئے تہلیل اور

يسبح فلما علا على البيداء لبى بهما جميعا فلما دخل مكة امرهم ان
تسبیح کرنے لگے جب بیداء میں پہونچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک پکاری جب مکہ میں پہونچے تو لوگوں کو حکم دیا کہ (عمرہ کرکے)

يحلوا ونحر النبي صلى الله عليه وسلم بيده سبع بدن قياما وضحى بالمدينة
احرام کھولڈالیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات اونٹ کھڑے کرکے اپنے ہاتھ سے نحر کیے اور مدینہ میں دو چتکبرے

كبشين املحين اقرنين حدثنا مسدد حدثنا اسمعيل عن ايوب عن
سینگدار مینڈھے قربانی کیے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے

ابي قلابة عن انس بن مالك رضي الله عنه قال صلى النبي صلى الله عليه
ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وسلم الظهر بالمدينة اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين وعن ايوب
مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذو الحلیفہ (جو مدینہ سے چھ میل ہے) پہونچکر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں ایوب نے ایک

عن رجل عن انس رضي الله عنه ثم بات حتى اصبح فصلى الصبح ثم ركب
شخص سے روایت کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر آپ صبح تک وہیں رہ گئے جب صبح ہوئی تو صبح کی نماز پڑھی اور اپنی اونٹنی پر

راحلته حتى اذا استوت به البيداء اهل بعمرة وحجة باب لا يعطى
سوار ہوئے جب بیداء میں آپ کو لیکر پہونچی تو آپ نے عمرہ اور حج دونوں کا نام لیکر لبیک کہی باب قصاب کو مزدوری میں

الجزار من الهدي شيئا حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان قال اخبرني
قربانی کی کوئی چیز نہ دیں ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ کو

ابن ابي نجيح عن مجاهد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي رضي الله عنه
عبد اللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں

قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم فقمت على البدن فامرني فقسمت لحومها
نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھیجا میں قربانی کے اونٹوں پاس کھڑا ہوا میں نے ان کا گوشت بانٹا

ثم امرني فقسمت جلالها وجلودها قال سفيان وحدثني عبد الكريم
پھر آپ نے حکم دیا تو میں نے ان کی جھولیں اور کھالیں بھی بانٹ دیں سفیان نے کہا مجھ سے عبد الکریم نے

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ النَّبِيُّ

مجاہد سے روایت کی انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا اُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِيْ جِزَارَتِهَا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا قربانی کے اونٹوں کا بندوبست کروں اور ان میں کی کوئی چیز قصائی کی مزدوری میں نہ دوں

بَابٌ يُتَصَدَّقُ بِجُلُوْدِ الْهَدْيِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ

باب قربانی کی کھال خیرات کر دی جائے　ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ اَنَّ مُجَاهِدًا

انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری نے خبر دی ان دونوں کو مجاہد نے

اَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ

ان سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان کو حضرت علی مرتضےٰ رضہ نے خبر دی ان کو

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَّقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَنْ يَّقْسِمَ بُدْنَهُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ آپ کے قربانی کے اونٹوں کو دیکھیں اور ان کی سب چیزیں بانٹ دیں

كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِيْ جِزَارَتِهَا شَيْئًا بَابٌ

گوشت اور کھالیں اور جھول اور قصائی کی اجرت میں کچھ نہ دیں　باب

يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ

قربانی کے جانوروں کی جھولیں خیرات کر دی جائیں ف ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے

قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

حَدَّثَهُ قَالَ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَاَمَرَنِيْ بِلُحُوْمِهَا

کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کیے اور مجھ کو حکم دیا کہ ان کے گوشت بانٹ دوں میں نے

فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ اَمَرَنِيْ بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ بِجُلُوْدِهَا فَقَسَمْتُهَا بَابٌ

بانٹ دیے پھر آپ نے فرمایا ان کی جھولیں بھی بانٹ دو میں نے وہ بھی بانٹ دیں پھر کھالوں کے بانٹنے کا حکم فرمایا میں نے ان کو بھی بانٹ دیا باب

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ

(سورہ حج میں) ف۳ اللہ نے فرمایا جب ہم نے ابراہیم کو کعبے کی جگہ بتلا دی اور کہہ دیا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور ٹھہرنے

وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ

والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھ اور لوگوں میں حج کی منادی دے کہ وہ پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر سوار

ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْ

ہو کر دور دراز رستوں سے آئیں تاکہ اپنے فائدوں کو حاصل کریں اور مقرر دنوں میں اللہ کی یاد کریں ان

اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ

چوپائے جانوروں پر جو اللہ نے انہی کو دیے ہیں ان میں سے خود بھی کھاؤ اور دکھیا محتاج کو بھی

الْفَقِيرَ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور پرانے گھر (کعبہ) کا طواف کریں یہ سب احکام

ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ بَابُ مَا يَأْكُلُ

ہیں اور جو کوئی اللہ کی عزت دی ہوئی چیزوں کی عزت کرے تو اسکو اپنے مالک پاس بھلائی پہونچیگی باب قربانی کے جانوروں

مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں اور عبیداللہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے

عَنْهُمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ وَقَالَ

انہوں نے کہا احرام میں کوئی شکار کرے اور اسکا بدلہ دینا پڑے تو بدلے کے جانور اور نذر کے جانور میں سے کچھ نہ کھائے باقی سب

عَطَاءٌ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

میں سے کھا سکے اور عطاء نے کہا تمتع کی قربانی میں سے کھائے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ابن جریج سے

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ

کہا ہم سے عطاء نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ رضہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم اپنی قربانیوں کے گوشت

لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا

منا کے تین دنوں کے بعد نہیں کھاتے تھے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اجازت دی فرمایا کھاؤ

وَتَزَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا

اور توشہ کے طور پر ساتھ لو ہم نے کھائے اور توشے بنائے ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہونچے انہوں نے کہا نہیں

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ سے

عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

عمرہ بنت عبدالرحمن نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں ذیقعدہ مہینے کے پانچ دن باقی رہے تھے کہ ہم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے نکلے) ہمارا ارادہ صرف حج ہی کا تھا جب ہم مکہ کے

دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

قریب پہونچے تو جو لوگ قربانی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے اُن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ

إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ

وہ بیت اللہ کا طواف (اور صفا مروہ کی سعی) کر کے احرام کھول ڈالیں حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں پھر میرے پاس بقرعید کے دن

النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ

گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا لوگوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیویوں کی

قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى

طرف سے گائے کاٹی یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا عمرہ نے تجھ سے ٹھیک ٹھیک حدیث

مِنْهُ بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ
بیان کر دی　باب　پہلے قربانی کرنا چاہیے پھر سر منڈانا　ہم سے　محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے بیان کیا

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے کہا ہم سے منصور بن زاذان نے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے

قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ
انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کسی نے پوچھا قربانی سے پہلے کوئی سر منڈا لے　یا ایسا ہی کوئی کام آگے پیچھے کرے

فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
آپ نے فرمایا کوئی قباحت نہیں کوئی قباحت نہیں　ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے

بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ

وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ
علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارۃ کر لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں اُس نے کہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں

قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ
کہنے لگا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ف　اور عبد الرحیم رازی نے اس حدیث کو　ابن خثیم سے روایت کیا

خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہا مجھ کو عطا نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رضہ سے　انہوں نے　آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ف۲

وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
اور قاسم بن یحییٰ نے کہا مجھ سے ابن خثیم (عبد اللہ بن عثمان مکی) نے بیان کیا انہوں نے عطار سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ف۳　اور عفان بن مسلم صفار نے کہا میں سمجھتا ہوں وہیب بن خالد سے روایت کی ہم سے ابن خثیم نے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر رضہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ف۴

وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ
اور حماد بن سلمہ بصری نے قیس بن سعد سے روایت کی اور عباد بن منصور سے انہوں نے عطار سے انہوں نے جابر

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے　ہم سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا　کہا ہم سے

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ
عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے　انہوں نے کہا

سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کسی نے پوچھا میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی　آپ نے فرمایا　کچھ حرج نہیں

ف۳ تعلیق کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ
ف۴ اس کو نسائی اور طحاوی اور اسمٰعیلی اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ
نے کہا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو والد (عثمان) نے

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ
خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے

عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ اَحَجَجْتَ
انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اس وقت آپ بطحا میں اترے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا تو نے

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
حج کی نیت کی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے لبیک میں کیا پکارا میں نے عرض کیا لبیک اسی طرح جس طرح پیغمبر صاحب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکاری آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب جا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر (پھیرے کر) اور احرام کھول

امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِیْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ اُفْتِیْ بِهِ
ڈال پھر میں بنی قیس کی ایک عورت پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں پھر اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں

النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ
کو یہی فتویٰ دیتا رہا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی تو میں نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ کہتی

اللّٰهِ فَاِنَّهُ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو لیں

فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهُ بَابُ
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام اس وقت تک نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ لی باب

مَنْ لَبَّدَ رَاْسَهُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَحَلَقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ
احرام باندھتے وقت بالوں کو جما لینا اور احرام کھولتے وقت سر منڈانا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ
کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے ام المومنین حفصہؓ سے انہوں نے کہا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ
یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا

اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ بَابُ الْحَلْقِ وَ
میں نے اپنے بال جمائے تھے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالے تھے میں تو نحر کئے تک احرام نہیں کھول سکتا باب احرام کھولتے وقت

التَّقْصِيْرِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ
سر منڈانا یا بال کترانا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی

قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حج میں سر منڈایا (معلوم ہوا ...)

فیہم حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر

کا کام ہے) ہمسے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے

رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم ارحم المحلقین قالوا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کر لوگوں نے عرض کیا

والمقصرین یا رسول اللہ قال اللہم ارحم المحلقین قالوا والمقصرین یا رسول

اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سر منڈانے والوں پر یا اللہ رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ

اللہ قال والمقصرین وقال اللیث حدثنی نافع رحم اللہ المحلقین مرۃ

آپ نے فرمایا اور بال کترانے والوں پر اور لیث نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے ایک بار

او مرتین قال وقال عبید اللہ حدثنی نافع وقال فی الرابعۃ والمقصرین

یا دو بار یہ فرمایا اور عبید اللہ نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ آپ نے چوتھی بار میں فرمایا اور بال کترانے والوں پر

حدثنا عیاش بن الولید حدثنا محمد بن فضیل حدثنا عمارۃ بن

ہمسے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عمارہ بن

القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول

قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قال اللہم

وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ نے فرمایا یا اللہ

اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین قالہا ثلثا قال وللمقصرین

سر منڈانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو آپ نے تین بار یہی فرمایا بال منڈانے والوں کو پھر چوتھی

حدثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء حدثنا جویریۃ بن اسماء عن نافع

ہمسے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے

ان عبد اللہ قال حلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ من اصحابہ وقصر

کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ میں سے ایک گروہ نے سر منڈایا اور بعضوں

بعضہم حدثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن الحسن بن مسلم عن طاؤس

نے بال کترائے ہمسے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے

عن ابن عباس عن معاویۃ رضی اللہ عنہم قال قصرت عن رسول اللہ صلی اللہ

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیانؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیہ وسلم بمشقص باب تقصیر المتمتع بعد العمرۃ حدثنا محمد بن

کے بال ایک قینچی سے کترے باب تمتع کرنے والا عمرہ کر کے بال کترائے ہمسے محمد بن ابی بکر نے

ابی بکر حدثنا فضیل بن سلیمان حدثنا موسی بن عقبۃ اخبرنی کریب

بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسی بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة أمر
انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے

أصحابه أن يطوفوا بالبيت وبالصفا والمروة ثم يحلوا ويحلقوا أو يقصروا
تو آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالیں اور سر منڈائیں یا بال کترائیں

باب الزيارة يوم النحر وقال أبو الزبير عن عائشة وابن عباس رضي الله
باب دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کرنا اور ابو الزبیر نے حضرت عائشہ رض سے اور ابن عباس رض سے

عنهم أخر النبي صلى الله عليه وسلم الزيارة إلى الليل ويذكر عن أبي حسان
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف الزیارۃ میں اتنی دیر کی کہ رات ہو گئی اور ابی حسان ف سے منقول ہے

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يزور البيت أيام
انہوں نے ابن عباس رض سے سنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف الزیارۃ منا کے دنوں میں کرتے

منى وقال لنا أبو نعيم حدثنا سفين عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي
اور ابو نعیم نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض

الله عنهما أنه طاف طوافا واحدا ثم يقيل ثم يأتي منى يعني يوم النحر
سے انہوں نے طواف الزیارۃ کیا پھر سو رہے پھر منا کو آ جاتے یعنے دسویں تاریخ ابو نعیم

ورفعه عبد الرزاق أخبرنا عبيد الله حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث
نے کہا عبد الرزاق نے اس حدیث کو مرفوع کیا کہا ہم کو عبید اللہ نے خبر دی ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن

عن جعفر بن ربيعة عن الأعرج قال حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن
سعد نے انہوں نے جعفر بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ حضرت

عائشة رضي الله عنها قالت حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فأفضنا
عائشہ رض نے کہا ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا

يوم النحر فحاضت صفية فأراد النبي صلى الله عليه وسلم منها ما يريد الرجل
پھر ام المومنین صفیہ رض کو حیض آ گیا آپ نے ان سے صحبت کرنی چاہی

من أهله فقلت يا رسول الله إنها حائض قال حابستنا هي قالوا يا رسول
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ حائضہ ہیں آپ نے فرمایا تو اسی نے ہمکو یہاں روک رکھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

أفاضت يوم النحر قال اخرجوا ويذكر عن القاسم وعروة والأسود عن عائشة
وہ دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا پھر چلو نکلو اور قاسم اور عروہ اور اسود سے منقول ہے انہوں نے

رضي الله عنها أفاضت صفية يوم النحر باب إذا رمى بعد ما أمسى
حضرت عائشہ رض سے روایت کی کہ ام المومنین صفیہ رض نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کر لیا تھا باب کسی نے شام تک رمی کی

أو حلق قبل أن يذبح ناسيا أو جاهلا حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا
یا قربانی سے پہلے بھولے سے یا مسئلہ نہ جان کر سر منڈا لیا تو کیا حکم ہے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

ف اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور امام احمد نے وصل کیا۔ ف ابو حسان کا نام مسلم بن عبد اللہ عدوی ہے اس کو طبرانی نے وصل کیا اور بیہقی نے وصل کیا

ف معلوم ہوا کہ طواف الوداع حائضہ پر واجب نہیں

وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قربانی اور سر منڈانے اور رمی کو پوچھا گیا ان میں آگے پیچھے کرنا آپ نے

فَقَالَ لَا حَرَجَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

فرمایا کوئی حرج نہیں ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے

خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ

سے لوگ دسویں تاریخ منا میں حج کی باتیں پوچھتے آپ فرماتے کچھ حرج نہیں ایک شخص نے آپ سے پوچھا تو کہنے لگا

أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ

میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں اور اس نے کہا میں نے شام تک رمی نہیں کی آپ

بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

باب جمرے کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسئلہ بتانا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ

علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع میں ٹھیرے رہے لوگ آپ سے مسئلے پوچھنے لگے ایک شخص نے کہا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے

فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ

قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں دوسرا آیا اور بولا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے رمی کرنے سے پہلے

أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ

قربانی کر لی آپ نے فرمایا اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں پھر اس دن جو بات کسی نے پوچھی جس کو اس نے آگے کیا تھا یا پیچھے کیا تھا آپ نے

وَلَا حَرَجَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

یہی جواب دیا اب کر لے کچھ حرج نہیں ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابن جریج نے

حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ

کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے

اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ

انہوں نے بیان کیا وہ موجود تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دسویں تاریخ (منا میں) خطبہ سنا رہے تھے

رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ

ایک شخص آپ کی طرف گیا اور کہنے لگا میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیے پھر دوسرا کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں سمجھا

مالکیہ اور حنفیہ کہتے ہیں ان میں ترتیب واجب ہے اور اس کا خلاف کرنے سے دم لازم ہوگا ۱۲ منہ
ف: کتاب العلم میں بھی اس باب کی حدیث گذر چکی ہے ۱۲ منہ

أَنْ لَّا أَفْعَلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ

یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہیے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی اور ایسی ہی باتیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ

تھیں آپ نے ان سب کے جواب میں فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں پھر اسدن جو بات آپ سے پوچھی گئی آپ نے یہی فرمایا

عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

اب کر لے کچھ حرج نہیں ہمسے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے

إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ

خبر دی کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد سے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ بن

اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ

عبید اللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ٹھیرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بَابُ

رہے پھر یہی حدیث بیان کی صالح کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا باب

الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

منے کے دنوں میں خطبہ سنانا ہمسے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا

فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

ہمسے فضیل بن غزوان نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دسویں تاریخ (منا میں) لوگوں کو خطبہ سنایا ف۱ فرمایا لوگو یہ کون سا دن ہے

هٰذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا

انہوں نے کہا حرمت کا دن ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے کہا حرمت کا شہر آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ

قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ

ہے لوگوں نے کہا حرمت کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا تو تمہارے خون مال آبروئیں (ایکدوسرے کی) تم پر حرام ہیں جیسے اسدن کی اس

يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فَأَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ

شہر میں اس مہینے میں حرمت ہے کئی بار آپ نے یہ کلمہ فرمایا پھر (آسمان کیطرف) سر اٹھایا ف۲ فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم)

فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

پہونچا دیا یا اللہ میں نے پہونچا دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ لَا

اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ کی وصیت اپنی امت کو یہی تھی کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ انکو پہونچا دیں

تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

جو یہاں موجود نہیں ہیں دیکھو میرے بعد ایکدوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا ہمسے حفص بن عمر نے بیان کیا

ف۱ یہ خطبہ یوم النحر کے دن سنانا سنت ہے اسمیں رمی وغیرہ کے احکام بیان کرنا چاہیے اور حج کے چار خطبوں میں سے تیسرا خطبہ ہے اور سب نماز کے بعد ہیں مگر عرفہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے

ف۲ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا فوق العرش اور جہت میں ہونا ثابت ہوتا ہے اور اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہا میں نے جابر بن زید سے سنا کہا میں نے ابن عباسؓ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ

سے سنا کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ عرفات میں خطبہ سنا رہے تھے شعبہ

تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا

کے ساتھ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے روایت کیا مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم کو

قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ

قرہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے خبر دی انہوں نے ابو بکرہ سے

وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ

اور ایک اور شخص نے بھی جو میرے نزدیک عبدالرحمن سے افضل تھے یعنے حمید بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابو بکرہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ تَدْرُونَ أَيُّ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو دسویں تاریخ (منا میں) خطبہ سنایا فرمایا تم جانتے ہو یہ

يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے کہ شاید آپ اس دن کا اور کچھ نام رکھینگے

قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ

آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے عرض کیا بیشک ہے آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے

حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ

ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس مہینے کا اور کچھ نام رکھینگے پھر آپ ہی نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا

هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَتْ

ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے شاید آپ اس شہر کا اور کچھ نام رکھینگے پھر فرمایا کیا یہ حرمت

بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ

کا شہر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ہے آپ نے فرمایا دیکھو تمہارے خون اور مال (ایک دوسرے کے) تم پر حرام ہیں جیسے اس دن کی اس

يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ

مہینے اس شہر میں حرمت ہے جب تک تم اپنے مالک سے ملو کہو میں نے اللہ کا حکم پہونچا دیا

بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى

لوگوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا یا اللہ تو گواہ رہ اب جو یہاں موجود ہے وہ اسکو جو موجود نہیں ہے میری بات پہونچا دے کبھی ایسا

مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ہوگا جس کو بات پہونچائیگا وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا میرے بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو عاصم بن محمد

بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
بن زید نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هَذَا
منا میں فرمایا تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا

يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ
حرمت کا دن ہے جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا حرمت کا شہر ہے

أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ
جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا حرمت کا مہینہ ہے پھر فرمایا دیکھو اللہ

اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ
نے تم ایک دوسرے کے خون مال آبرو میں ایسی ہی حرام کردی ہیں جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرمت

هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَفَ
اور ہشام بن غازی نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَذَا وَقَالَ هَذَا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمروں کے بیچ میں اپنے حج میں ٹھہرے اور یہ باتیں فرمائیں اور فرمایا

يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ
دیکھو یہ حج اکبر کا دن ہے ف پھر آپ نے یہ کہنا شروع کیا یا اللہ گواہ رہیو اور لوگوں کو

النَّاسَ فَقَالُوا هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ بَابٌ هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ
رخصت کیا ف (آپ سمجھ گئے کہ وفات کا زمانہ آن پہونچا) جب لوگ اس حج کو حجۃ الوداع کہنے لگے باب منا کی راتوں میں جو لوگ مکہ میں

أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى
پانی پلاتے ہیں یا کچھ اور کام کرتے ہیں وہ مکہ میں رہ سکتے ہیں ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم کو عیسے

بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَخَّصَ النَّبِيُّ
بن یونس نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا
علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی دوسری سند اور ہم سے یحیی بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم کو

ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عبید اللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذن دیا دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ
کہا ہم سے عبید اللہ نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عباس رضہ نے

ف جو اکبر حج کو سمجھتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو اور عوام میں جو مشہور ہے کہ جمعہ کو جو حج ہو وہ حج اکبر ہے اس کی سند صحیح حدیث سے کچھ نہیں البتہ چند ضعیف حدیثیں اس حج کی زیادہ فضیلت میں وارد ہیں جیسے نویں تاریخ جمعہ کو ان

ف پیشتر بعضوں نے کہا یوم الحج الاصغر نویں تاریخ کو کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر دسویں تاریخ کو ۱۲ منہ

ف کہتے ہیں اسی دن میں آپ پر سورۂ اذا جاء نصر اللہ اتری اور آپ سمجھ گئے کہ اب دنیا سے روانگی قریب ہے شاید پھر آپ کو حج کا موقع نہ ملے ۱۲ منہ

رضي الله عنه استأذن النبي صلى الله عليه وسلم ليبيت بمكة ليالي منى من

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت مانگی اپنے گروہ لوگوں کو

أجل سقايته فأذن له تابعه أبو أسامة وعقبة بن خالد وأبو ضمرة باب

پانی پلانے کے لئے آپ نے اُن کو اجازت دی محمد بن عبداللہ کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابوضمرہ نے

رمي الجمار وقال جابر رمى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ضحى ورمى بعد

کنکریاں مارنے کا بیان اور جابر رضہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دسویں تاریخ دن چڑھے کنکریاں ماریں اور اسکے

ذلك بعد الزوال حدثنا أبو نعيم حدثنا مسعر عن وبرة قال سألت

بعد گیارہویں بارہویں کو سورج ڈھلے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم کو مسعر نے انہوں نے وبرہ سے کہا میں نے ابن عمر رضہ

ابن عمر رضي الله عنهما متى أرمي الجمار قال إذا رمى إمامك فارمه فأعدت

سے پوچھا کنکریاں کس وقت ماروں انہوں نے کہا جب تیرا امام مارے تو بھی مار میں نے پھر پوچھا تو انہوں نے کہا

عليه المسألة قال كنا نتحين فإذا زالت الشمس رمينا باب رمي الجمار

ہم وقت تاکا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تو کنکریاں مارتے باب نالے کے نشیب میں جاکر

من بطن الوادي حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش

کنکریاں مارنا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے

عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد قال رمى عبد الله من بطن الوادي

انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رضہ نے نالے کے نشیب میں جاکر

فقلت يا أبا عبد الرحمن إن ناسا يرمونها من فوقها فقال والذي لا

وہاں سے کنکریاں ماریں میں نے کہا ابو عبدالرحمن بعضے لوگ تو اوپر سے کھڑے ہوکر مارتے ہیں انہوں نے کہا قسم اس خدا کی جس کے سوا

إله غيره هذا مقام الذي أنزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم

کوئی سچا معبود نہیں اس مقام سے انہوں نے کنکریاں ماریں جن پر سورہ بقرہ اتری

وقال عبد الله بن الوليد حدثنا سفيان حدثنا الأعمش بهذا باب

اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے یہی حدیث باب

رمي الجمار بسبع حصيات ذكره ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله

سات کنکریاں مارنا ہر جمرہ پر یہ عبداللہ بن عمر رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عليه وسلم حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن

سے نقل کیا ہے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے

عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله رضي الله عنه أنه انتهى إلى الجمرة الكبرى

عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے وہ بڑے جمرہ (یعنی جمرہ عقبہ) کے پاس گئے

جعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه ورمى بسبع وقال هكذا رمى الذي

اور بیت اللہ کو بائیں طرف کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں اور کہنے لگے جن پر

دسویں شب کی آدھی رات کے بعد سے اور غروب آفتاب اور تاریخ کو اس کا ... زوال کے بعد مارنا افضل ہے ... تو سات سے کم درست نہیں جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن عطاء نے پانچ پانچ اور مجاہد نے چھ چھ بھی کافی کہی ہیں

صلى الله عليه وسلم أُنزلت عليه سورة البقرة باب من رمى جمرة العقبة

(یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) اسی طرح کنکریاں ماریں سورہ بقرہ اتری باب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت

فجعل البيت عن يساره حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا الحكم عن

بیت اللہ کو بائیں طرف کرنا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے کہا ہم کو حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم

ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد أنه حج مع ابن مسعود رضي الله عنه

سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ کے ساتھ حج کیا

فرآه يرمي الجمرة الكبرى بسبع حصيات فجعل البيت عن يساره ومنى عن

اُن کو دیکھا بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارتے انہوں نے کعبہ شریف کو اپنی بائیں اور منا کو داہنی طرف کیا

يمينه ثم قال هذا مقام الذي أنزلت عليه سورة البقرة باب يكبر

پھر کہنے لگے یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ اتری باب ہر کنکری

مع كل حصاة قاله ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم

مارنے پر اللہ اکبر کہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے

حدثنا مسدد عن عبد الواحد حدثنا الأعمش قال سمعت الحجاج

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عبد الواحد بن زیاد بصری سے انہوں نے کہا ہم کو سلیمان اعمش نے بیان کیا میں نے حجاج

يقول على المنبر السورة التي يذكر فيها البقرة والسورة التي يذكر فيها آل

(ظالم) سے سنا وہ سورتوں کا نام منبر پر یوں لیتا تھا وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے وہ سورت جس میں آل عمران کا بیان ہے

عمران والسورة التي يذكر فيها النساء قال فذكرت ذلك لإبراهيم

وہ سورت جس میں عورتوں کا تذکرہ ہے (سورہ نساء) میں نے ابراہیم نخعی سے یہ ذکر کیا

فقال حدثني عبد الرحمن بن يزيد أنه كان مع ابن مسعود رضي الله

انہوں نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن یزید نے بیان کیا وہ عبد اللہ بن مسعود رضہ کے ساتھ تھے

عنه حين رمى جمرة العقبة فاستبطن الوادي حتى إذا حاذى بالشجرة

جب انہوں نے بڑے جمرے پر کنکریاں ماریں وہ نالہ کے نشیب میں گئے جب درخت کے برابر پہونچے

اعترضها فرمى بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ثم قال من ههنا والذي

تو آڑے ہوگئے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہا پھر کہنے لگے قسم اُس کی جس کے سوا

لا إله غيره قام الذي أنزلت عليه سورة البقرة صلى الله عليه وسلم باب

کوئی پوجنے کے لائق نہیں یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے جن پر سورہ بقرہ اتری باب

من رمى جمرة العقبة ولم يقف قاله ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى

جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر پھر وہاں نہ ٹھیرنا اسکو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

الله عليه وسلم باب إذا رمى الجمرتين يقوم ويسهل مستقبل القبلة

سے روایت کیا ہے (چنانچہ یہ حدیث آگے کے باب میں مذکور ہوگی) باب جب پہلے اور دوسرے جمرے کو مارے تو قبلے رخ کھڑا ہو نرم زمین میں

حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا طلحۃ بن یحیی حدثنا یونس عن

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے طلحہ بن یحییٰ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے

الزہری عن سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع

زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے

حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل

ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم ہموار زمین میں (نالے کے اندر) آجاتے قبلے کی طرف منہ

القبلۃ فیقوم طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی ثم یاخذ ذات

کرکے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر دوسرے جمرے کو مارتے پھر بائیں طرف چل کر نرم

الشمال فیستہل ویقوم مستقبل القبلۃ فیقوم طویلا ویدعو ویرفع

زمین میں آجاتے اور قبلے کی طرف منہ کرکے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے اور دونوں ہاتھ

یدیہ ثم یرمی جمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندہا

اٹھاتے پھر جمرہ عقبہ کو نالے کے نشیب میں سے آکر مارتے اور وہاں دعا وغیرہ کے لیے نہ ٹھیرتے

ثم ینصرف فیقول ہکذا رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ باب

(بلکہ مار کر چل دیتے) اور کہتے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا باب

رفع الیدین عند جمرۃ الدنیا والوسطی حدثنا اسمعیل بن عبد اللہ

پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس (دعا کیلئے) ہاتھ اٹھانا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

قال حدثنی اخی عن سلیمن عن یونس بن یزید عن ابن شہاب عن سالم

کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم

بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات

بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے

ثم یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم فیسہل فیقوم مستقبل القبلۃ

ہر کنکری مارنے پر تکبیر کہتے پھر آگے بڑھ کر نرم اور ہموار زمین میں چلے جاتے قبلہ رخ

قیاما طویلا فیدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الجمرۃ الوسطی کذلک فیاخذ ذات

دیر تک کھڑے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر دوسرے جمرے کو اسی طرح مارتے اور بائیں طرف

الشمال فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ قیاما طویلا فیدعو ویرفع یدیہ

سرک کر نرم زمین میں قبلہ رخ دیر تک کھڑے رہتے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے

ثم یرمی الجمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندہا ویقول

پھر جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) کو نالے کے نشیب میں سے مارتے اور اسکو مار کر وہاں نہ ٹھیرتے اور کہتے

ہکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل باب الدعاء عند

میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا باب دونوں جمروں کے

ف جمہور علماء کے نزدیک ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مستحب ہے۔ ابن المنذر نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس میں اختلاف کیا ہو۔

ف یہاں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہاں ہاتھ نہ اٹھائے ۱۲ منہ

الجمرتين وقال محمد حدثنا عثمان بن عمر اخبرنا يونس عن الزهري ان

پاس دعا کرنا اور محمد (بن بشار یا ابن مثنے) نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رمى الجمرة التي تلي مسجد منى يرميها بسبع

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جب اس جمرے کو مارتے جو منا کی مسجد کے پاس ہے تو سات کنکریاں

حصيات يكبر كلما رمى بحصاة ثم تقدم امامها فوقف مستقبل القبلة

آپ مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ کی طرف مونہہ کرکے دونوں

رافعا يديه يدعو وكان يطيل الوقوف ثم ياتي الجمرة الثانية فيرميها

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرے پر آتے اس پر بھی سات

بسبع حصيات يكبر كلما رمى بحصاة ثم ينحدر ذات اليسار مما يلي الوادي

کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر نالے کے نزدیک بائیں طرف اتر جاتے

فيقف مستقبل القبلة رافعا يديه يدعو ثم ياتي الجمرة التي عند العقبة

اور قبلہ رخ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مانگتے کھڑے رہتے پھر اس جمرہ پر آتے جو عقبہ کے پاس ہے اس

فيرميها بسبع حصيات يكبر عند كل حصاة ثم ينصرف ولا يقف عندها

پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر وہاں سے چلے آتے وہاں دعا کے لیے نہ ٹھیرتے

قال الزهري سمعت سالم بن عبد الله يحدث مثل هذا عن ابيه عن النبي

زہری نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا وہ ایسی ہی حدیث اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت

صلى الله عليه وسلم وكان ابن عمر يفعله باب الطيب بعد رمي الجمار والحلق

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیان کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے باب کنکریاں مارنے کے بعد خوشبو لگانا اور سر منڈانا

قبل الافاضة حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين حدثنا عبد الرحمن

طواف الزیارۃ سے پہلے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبدالرحمن

بن القسم انه سمع اباه وكان افضل اهل زمانه يقول سمعت عائشة رضي

بن قاسم نے انہوں نے اپنے باپ کو سنا وہ اپنے زمانے کے لوگوں میں بڑے بزرگ تھے وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

الله عنها تقول طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي هاتين حين احرم

سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے ان ہاتھوں سے احرام باندھتے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خوشبو لگائی

ولحله حين احل قبل ان يطوف وبسطت يديها باب طواف الوداع

اور احرام کھولتے وقت طواف الزیارۃ سے پہلے اور اپنے ہاتھوں کو کھول کر بتایا (کہ اس طرح خوشبو لگائی) باب طواف الوداع کا بیان

حدثنا مسدد حدثنا سفين عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس

رضي الله عنهما قال امر الناس ان يكون اخر عهدهم بالبيت الا انه خفف

سے انہوں نے کہا لوگوں کو یہ حکم تھا کہ اخیر وقت ان کا بیت اللہ پر ہو (طواف الوداع کریں) مگر حیض والی عورت کو یہ طواف

عن أنس ... حدثنا أصبغ بن الفرج أخبرنا ابن وهب عن عمرو

معاف ہوا　ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی انہوں نے عمرو

بن الحارث عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه حدثه أن

بن حارث سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک رضؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدة

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں پھر محصب میں ایک

بالمحصب ثم ركب إلى البيت فطاف به تابعه الليث حدثني خالد عن سعيد

نیند لی پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کو گئے وہاں طواف کیا عمرو بن حارث کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا کہا مجھ سے خالد نے بیان کیا

عن قتادة أن أنس بن مالك رضي الله عنه حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

باب إذا حاضت المرأة بعد ما أفاضت حدثنا عبد الله بن يوسف

باب اگر طواف الزیارۃ کر لینے کے بعد عورت کو حیض آ جائے　ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

أن صفية بنت حيي زوج النبي صلى الله عليه وسلم حاضت فذكرت ذلك

کہ ام المومنین صفیہؓ کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں حیض آ گیا　میں نے آنحضرت

لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحابستنا هي قالوا إنها قد أفاضت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا　آپ نے فرمایا کیا وہی ہم کو روک رکھیگی لوگوں نے کہا وہ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں

قال فلا إذا حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد عن أيوب عن عكرمة أن

آپ نے فرمایا تو پھر وہ ہم کو نہیں روک سکتی ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے کہ

أهل المدينة سألوا ابن عباس رضي الله عنهما عن امرأة طافت ثم حاضت

مدینہ والوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا　ایک عورت کو طواف زیارت کر چکنے کے بعد حیض آئے تو وہ کیا کرے

قال لهم تنفر قالوا لا نأخذ بقولك وندع قول زيد قال إذا قدمتم المدينة

انہوں نے کہا چلی جائے (اور طواف الوداع کرنا ضرور نہیں ہے) مدینہ والوں نے کہا ہم تمہارے قول پر زید بن ثابت کا قول چھوڑ کر عمل نہیں کرنے کے ابن عباسؓ

فسلوا فقدموا المدينة فسألوا فكان فيمن سألوا أم سليم فذكرت حديث

نے کہا اچھا جب تم مدینہ پہونچنا تو وہاں لوگوں سے یہ مسئلہ پوچھنا وہ لوگ مدینہ میں آئے اور لوگوں سے پوچھا ان میں ام سلیم بھی تھیں انہوں نے ام المومنین صفیہؓ

صفية رواه خالد وقتادة عن عكرمة حدثنا مسلم حدثنا وهيب

کی حدیث بیان کی (جو ابھی گذری) اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہم سے مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے

حدثنا ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال رخص

کہا ہم سے ابن طاوس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا حائضہ عورت

پیغمبر صلعم نے کوچ کا قصد کیا اس وقت آپ یہ سمجھے کہ اور بی بیوں کے ساتھ وہ بھی طواف الزیارۃ کر چکی ہیں کیونکہ آپ نے اپنی سب بی بیوں کو اس طواف کا اذن دیا تھا اور چلتے وقت آپ کو اس کا خیال نہ رہا ہو یا آپ کو یہ خیال آیا کہ شاید طواف الزیارۃ سے پہلے ان کو حیض آ گیا تھا تو انہوں نے طواف الزیارۃ بھی نہیں کیا ۱۲ منہ

الحائض أن تنفر إذا أفاضت قال وسمعت ابن عمر يقول إنها لا تنفر ثم

اگر طواف الزیارۃ کر چکی ہو تو چل دے طاؤس نے کہا میں نے ابن عمر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے جب تک طواف الوداع نہ کر لے کوچ نہ کرے پھر

سمعته يقول بعد إن النبي صلى الله عليه وسلم رخص لهن حدثنا

ان کو سنا آگے مرنے سے ایک سال پہلے) وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی حالت میں کوچ کی اجازت دی ہے ہم سے

أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة

ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

رضي الله عنها قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ولا نرى إلا الحج

انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے ہماری نیت حج ہی کی تھی

فقدم النبي صلى الله عليه وسلم فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يحل

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے اور بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا اور احرام نہیں کھولا

وكان معه الهدي فطاف من كان معه من نسائه وأصحابه وحل

آپ کے ساتھ قربانی تھی جتنے مرد اور عورت آپ کے ساتھ تھے سب نے آپ کے ساتھ طواف کیا اور ان میں سے

منهم من لم يكن معه الهدي فحاضت هي فنسكنا مناسكنا من حجنا

جن کے ساتھ قربانی نہ تھی انہوں نے احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ رضہ کو حیض آگیا وہ کہتی ہیں ہم حج کے سب کام کر چکے جب کوچ کی رات

فلما كان ليلة الحصبة ليلة النفر قالت يا رسول الله كل أصحابك يرجع

آئی جس رات آپ محصب میں اترے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے سب اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کر کے

بحج وعمرة غيري قال ما كنت تطوفي بالبيت ليالي قدمنا قلت لا قال

لوٹتے ہیں ایک میں ایسی ہوں جو صرف حج کر کے جا رہی ہوں آپ نے فرمایا جن راتوں میں ہم مکہ میں آئے تھے تو نے طواف نہیں کیا تھا انہوں نے کہا نہیں

فاخرجي مع أخيك إلى التنعيم فأهلي بعمرة وموعدك مكان كذا وكذا

آپ نے فرمایا تو ایسا کر اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کو جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ اور فلاں جگہ پر مجھ سے آملنا

فخرجت مع عبد الرحمن إلى التنعيم فأهللت بعمرة وحاضت صفية بنت

میں عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم کو گئی عمرے کا احرام باندھا اور صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا

حيي فقال النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى إنك لحابستنا أما كنت طفت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ حال سنکر فرمایا) اری بانجھ سر منڈی تو ہم کو اٹکا رکھیگی کیا تو نے دسویں تاریخ طواف

يوم النحر قالت بلى قال فلا بأس انفري فلقيته مصعدا على أهل مكة

نہیں کیا وہ کہنے لگیں کیوں نہیں کیا تو طواف کر چکی ہوں آپ نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے کوچ کر پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت ملی کہ آپ مکہ والوں

وأنا منهبطة أو أنا مصعدة وهو منهبط قال مسدد قلت لا تابعه جرير

کے اوپر چل رہے تھے میں نیچے اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی آپ اتر رہے تھے مسدد کی روایت میں یوں ہی ہے انہوں نے کہا نہیں اور مسدد کے ساتھ جریر نے

عن منصور في قوله لا. باب من صلى العصر يوم النفر بالأبطح حدثنا

بھی نہیں کا لفظ روایت کیا باب کوچ کے دن عصر کی نماز ابطح (محصب) میں پڑھنا ہم سے

محمد بن المثنى حدثنا اسحٰق بن يوسف حدثنا سفيان الثوري عن عبد
محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے عبدالعزیز

العزيز بن رفيع قال سألت انس بن مالك اخبرني بشيء عقلته عن النبي
بن رفیع سے انھوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا مجھ کو وہ بات بتلاؤ جو تم نے سمجھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ

صلى الله عليه وسلم اين صلى الظهر يوم التروية قال بمنى قلت فاين صلى
وسلم سے یاد رکھی ہو بھلا آپ نے آٹھویں تاریخ ظہر کی نماز کہاں پڑھی انس نے کہا منا میں میں نے کہا اچھا کوچ کے دن (۱۲ یا ۱۳ کو)

العصر يوم النفر قال بالابطح افعل كما يفعل امراؤك حدثنا عبد
عصر کی نماز کہاں پڑھی انھوں نے کہا ابطح میں مگر تو اپنے امیروں کی طرح کر ف ہم سے عبدالمتعال

المتعال بن طالب حدثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث ان قتادة
بن طالب نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے قتادہ نے بیان کیا

حدثه عن انس بن مالك رضي الله عنه حدثه عن النبي صلى الله عليه
انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

وسلم انه صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء ورقد رقدة بالمحصب
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز (کوچ کے دن) محصب میں پڑھی پھر ذرا ایک نیند وہاں لی

ثم ركب الى البيت فطاف به باب المحصب حدثنا ابو نعيم
بعد اسکے سوار ہو کر خانہ کعبہ کیطرف گئے اور اسکا طواف کیا باب محصب میں اترنے کا بیان ہم سے ابونعیم نے بیان کیا

حدثنا سفيان عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت انما
کہا ہم سے سفیان نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت

كان منزل ينزله النبي صلى الله عليه وسلم ليكون اسمح لخروجه تعني
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (منا سے کوچ کرکے) محصب میں ایک منزل کرتے وہاں اسلیے ٹھہرتے کہ وہاں سے مدینہ کو نکلنا آسان

بالابطح حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال عمرو عن عطاء عن
ہوتا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے کہا عمرو بن دینار نے عطاء بن ابی رباح سے

ابن عباس رضي الله عنهما قال ليس التحصيب بشيء انما هو منزل نزله
روایت کی انھوں نے ابن عباس رض سے کہ محصب میں اترنا حج کی کوئی عبادت نہیں ہے ف۳ محصب ایک منزل تھی جہاں

رسول الله صلى الله عليه وسلم باب النزول بذي طوى قبل ان
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ٹھیرا کرتے تھے باب مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اترنا

يدخل مكة والنزول بالبطحاء التي بذي الحليفة اذا رجع من مكة حدثنا
اور جب مکہ سے (مدینہ کو) لوٹے تو اس کنکریلے میدان میں ٹھیرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے ہم سے

ابراهيم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع ان
ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انھوں نے نافع سے کہ

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (جب مکہ کو جاتے تو) رات کو ذی طویٰ میں ٹھیر جاتے دونوں پہاڑیوں کے بیچ میں پھر اُس ٹیکری پر سے

مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ

مکہ میں داخل ہوتے جو مکہ کی بالائی جانب میں ہے اور جب مکہ میں حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے آتے تو مسجد کے دروازے ہی پر اپنی اونٹنی

إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ ثُمَّ يَطُوفُ

بٹھاتے مسجد میں جا کر حجر اسود سے شروع کرتے　　سات چکر لگاتے

سَبْعًا ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ

تین دوڑتے ہوئے اور چار معمولی چال سے چلکر　پھر طواف سے فارغ ہو کر　دو رکعتیں پڑھتے　پھر

يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ إِذَا

اپنے گھر جانے سے پہلے صفا پر جاتے　اور صفا مروہ کا طواف کرتے　اور جب　حج اور عمرے

صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ

سے لوٹ کر مدینہ میں آتے تو اپنی اونٹنی کنکریلے میدان میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے　جہاں آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ

علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے　ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا　کہا ہم سے خالد

بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سُئِلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ

بن حارث نے انہوں نے کہا عبید اللہ عمری سے کسی نے محصب میں اُترنے کو پوچھا　انہوں نے نافع سے روایت کی

قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں اُترے اور عمر رض اور عبداللہ بن عمر رض اور نافع سے یہ بھی روایت ہے کہ عبداللہ بن

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَ

عمر رضی اللہ عنہما وہیں محصب میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھتے　راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں　مغرب

الْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ

کی بھی خالد رض نے کہا مجھ کو اسمیں شک نہیں ہے کہ عشا کی نماز بھی اور ایک نیند بھی وہاں لیتے اور کہتے　کہ آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے　باب مکہ سے لوٹتے وقت بھی ذی طوے میں اُترنا　اور

مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

محمد بن عیسے نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ جب

كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى

مدینہ سے مکہ کو آتے تو رات کو ذی طویٰ میں رہتے　صبح کو مکہ میں داخل ہوتے اور جب مکہ سے کوچ کرتے اور ذی طویٰ پہنچتے

وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ

جاتے تو رات کو وہاں ٹھیر جاتے صبح تک اور کہتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم　ایسا ہی کیا کرتے تھے

٣٩

ذلك باب التجارة أيام الموسم والبيع في أسواق الجاهلية حدثنا

باب حج کے دنوں میں سوداگری اور جاہلیت کے زمانے کے بازاروں میں خرید و فروخت درست ہونا ہم سے

عثمان بن الهيثم أخبرنا ابن جريج قال عمرو بن دينار قال ابن عباس رضي الله

عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی عمرو بن دینار نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا

عنهما كان ذو المجاز وعكاظ متجر الناس في الجاهلية فلما جاء الإسلام

ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت کے زمانہ کی منڈیاں تھیں جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے (حج کے دنوں میں) سوداگری کرنا

كأنهم كرهوا ذلك حتى نزلت ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من

برا سمجھا اس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری حج کے دنوں میں تم پر اپنے رب کا فضل ڈھونڈنے (روپیہ پیدا کرنے) میں

ربكم في مواسم الحج باب الإدلاج من المحصب حدثنا عمر بن حفص

کوئی گناہ نہیں باب محصب سے پچھلی رات کو چلنا ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا

حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثني إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضي الله

کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

عنها قالت حاضت صفية ليلة النفر فقالت ما أراني إلا حابستكم قال

انہوں نے کہا (اتفاق سے) ام المومنین صفیہ کو اسی رات حیض آیا جو کوچ کی رات تھی وہ کہنے لگیں میں سمجھتی ہوں میں تم کو اٹکا دوں گی آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم عقرى حلقى أطافت يوم النحر قيل نعم قال فانفري قال

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ارے سرمنڈی کاٹی کیا اس نے دسویں تاریخ کا طواف الزیارۃ کیا تھا لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر چل

أبو عبد الله وزادني محمد حدثنا محاضر حدثنا الأعمش عن إبراهيم عن

امام بخاری رح نے کہا محمد بن سلام نے فرمایا مجھ سے محاضر نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے

الأسود عن عائشة رضي الله عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله

اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے)

عليه وسلم لا نذكر إلا الحج فلما قدمنا أمرنا أن نحل فلما كانت ليلة النفر

نکلے ہم کو حج ہی کا خیال لگا تھا جب مکہ پہنچے تو آپ نے ہم کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا خیر جب کوچ کی رات ہوئی تو

حاضت صفية بنت حيي فقال النبي صلى الله عليه وسلم حلقى عقرى ما أراها

صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سرمنڈی منڈی کاٹی میں سمجھتا ہوں یہ تم کو

إلا حابستكم ثم قال كنت طفت يوم النحر قالت نعم قال فانفري قلت يا

اٹکا دیگی پھر آپ نے ان سے پوچھا تو نے دسویں تاریخ کا طواف الزیارۃ کیا تھا انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا تو پھر چلی چل میں نے عرض کیا

رسول الله إني لم أكن حللت قال فاعتمري من التنعيم فخرج معها أخوها

یا رسول اللہ میں نے تو حج سے پہلے احرام نہیں کھولا تھا (عمرہ نہیں کیا تھا) آپ نے فرمایا تنعیم سے عمرہ کر لے پھر حضرت عائشہ کے ساتھ ان کے

فلقيناه مدلجا فقال موعدك مكان كذا وكذا ۔

بھائی عبدالرحمن گئے ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ اخیر رات میں (طواف الوداع کر کے) نکلے تو آپ نے فرمایا فلاں فلاں جگہ ہم سے ملنا

ف۱ جاہلیت کے زمانے میں یہ بازار لگتے تھے [illegible] ذوالمجاز [illegible] اسلام [illegible] ف۲ [illegible] ف۳ [illegible]

باب کے [illegible] محصب میں [illegible] رات [illegible] اور یہاں [illegible] آپ نے ایک مقام معین فرما دیا کہ میں طواف سے فارغ ہو کر جب لوٹوں تو تم فلاں مقام پر مجھ سے ملنا

اَبْوَابُ الْعُمْرَةِ
عمرے کے بابوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ الْعُمْرَةِ ، وُجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
باب عمرے کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا

لَیْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَعَلَیْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهَا لَقَرِیْنَتُهَا
ہر شخص پر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ نے عمرے کو اپنی

فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
کتاب میں حج کے ساتھ رکھا ہے (سورہ بقرہ میں فرمایا) اور حج اور عمرے کو اللہ کے لیے پورا کرو ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمن کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہ رضی

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِّمَا
اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عمرے سے لیکر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب عمرہ

بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ
سے اتر جاتے ہیں اور مقبول حج کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں ف باب حج سے پہلے عمرہ کرنا

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَنَّ عِکْرِمَةَ بْنَ
ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہ عکرمہ بن خالد

خَالِدٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَاْسَ قَالَ عِکْرِمَةُ
نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا حج سے پہلے عمرہ کرلے تو کیسا ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں عکرمہ نے کہا

قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ
عبداللہ بن عمر رضی نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج سے پہلے عمرہ کیا اور ابراہیم بن سعد

سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ عِکْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا
بن ابراہیم نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ف مجھ سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا میں نے ابن عمر سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی ہم سے

عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ عِکْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ
عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی عکرمہ بن خالد نے کہا میں نے ابن عمر

ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ بَابٌ کَمِ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں

ف اور اسی طرح سفیان ثوری اور عطاء اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب ہے اور مالکیہ اور حنفیہ اس کو مستحب کہتے ہیں اور امام شافعی کا بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ

ف۲ اس کو ابن خزیمہ اور دارقطنی اور حاکم نے وصل کیا ۱۲ منہ

ف۳ اس کو امام شافعی اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

ف۴ حدیث میں مبرور کا لفظ ہے اس کے کئی معنے کئے ہیں بعضوں نے بیان کیے وہ حج جس میں آدمی گناہ نہ کرے بعضوں نے کہا جس میں ریا نہ ہو بعضوں نے کہا جس کے بعد آدمی گناہ نہ کرے بیچارے کہا جو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو

ف۵ اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ

ف۶ امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ انس نے کہا میں سمجھا ہوں کیا کہتے ہیں کہ عمرہ کا کیا حکم ہے وہ کہیں دوسرے کو ایک عمرہ کی رواییت میں ہے اور ان میں سے کوئی جمع ہوا ہے سے نکلے وہ کہتے ہیں کہ ایک بار عمرہ کیا رجب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں ایک ان میں سے رجب میں تھا

ف۷ اور ایک عمرہ حدیبیہ میں کیا اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک جعرانہ سے ذی قعدہ میں ۱۲ منہ

الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا

ابن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے وہاں دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں اور کچھ

نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ ثُمَّ

لوگ مسجد میں اشراق کی نماز پڑھ رہے ہیں ہم نے عبداللہ سے پوچھا کہ اشراق کی نماز پڑھنا کیسا ہے انہوں نے کہا بدعت ہے ف۱ پھر

قَالَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا

یہ پوچھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے تھے انہوں نے کہا چار عمرے ان میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا ہمنے ان کی بات

أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا

کو کاٹنا برا سمجھا اتنے میں ہمنے حضرت عائشہ کے مسواک کرنے کی آواز حجرے میں سنی عروہ نے پکار کر کہا

أُمَّاهُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ

مسلمانوں کی اماں تم نہیں سنتیں ابو عبد الرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں انہوں نے پوچھا کیا کہہ رہے ہیں عروہ نے

يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ

کہا یہ کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے ان میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا

قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي

حضرت عائشہ نے کہا ابو عبد الرحمٰن پر اللہ رحم کرے ف۲ آنحضرت نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جسمیں ابو عبد الرحمٰن موجود نہ ہوں اور رجب میں تو

رَجَبٍ قَطُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ

آپنے عمرہ ہی نہیں کیا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر

بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب میں تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ

کوئی عمرہ ہی نہیں کیا ہم سے حسان بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے

سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ

انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے انہوں نے کہا چار ایک تو حدیبیہ

الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ

کا عمرہ ذی قعدہ مہینے میں جہاں پر مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا اور دوسرا آئندہ سال میں

فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ

اس عمرے کی قضا ذی قعدہ مہینے میں جب ان سے صلح کی تھی تیسرا جعرانہ کا عمرہ جب جنگ حنین کی لوٹ آپ نے بانٹی (قتادہ کہتے ہیں) میں نے کہا

كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

حج کتنے کیے انہوں نے کہا ایک ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

ف۱ ... سنت بہتر ہے اور خلاف سنت نفل پڑھنا بھی ایک بدعت ہے

ف۲ عبداللہ بن عمر ابو عبد الرحمٰن ... عائشہ ... اور یہ اشارہ کیا کہ ان کو غلطی ہو گئی

وسلم حيث ردوه ومن القابل عمرة الحديبية وعمرة في ذي القعدة وعمرة

روکا تھا جس سال مشرکوں نے آپ کو لوٹا دیا دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا عمرہ تیسرے ذیقعدہ میں عمرہ چوتھے

مع حجته حدثنا هدبة حدثنا همام وقال اعتمر اربع عمر في ذي القعدة

حج کے ساتھ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے اس روایت میں یوں ہے کہ آپ نے چاروں عمرے ذیقعدہ میں کیے

الا التي اعتمر مع حجته عمرته من الحديبية ومن العام المقبل ومن

مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ کیا ایک تو حدیبیہ کا عمرہ دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا تیسرے

الجعرانة حيث قسم غنائم حنين وعمرة مع حجته حدثنا احمد

جعرانہ کا جہاں حنین کی لوٹ کے مال بانٹے چوتھے حج کے ساتھ کا عمرہ (کیونکہ آپ نے قران کیا تھا) ہم سے احمد بن عثمان

بن عثمان حدثنا شريح بن مسلمة حدثنا ابراهيم بن يوسف عن ابيه

نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے باپ سے

عن ابي اسحق قال سألت مسروقا وعطاء ومجاهدا فقالوا اعتمر رسول

انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے مسروق اور عطاء اور مجاہد سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة قبل ان يحج وقال سمعت البراء بن

نے حج کرنے سے پہلے ذیقعدہ میں ایک عمرہ کیا اور ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب صحابی

عازب رضي الله عنهما يقول اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة

رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے ذیقعدہ میں

قبل ان يحج مرتين باب عمرة في رمضان حدثنا مسدد حدثنا

دو عمرے کیے باب رمضان میں عمرہ کرنا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

يحيى عن ابن جريج عن عطاء قال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يخبرنا

یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ہم سے کہتے

يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لامراة من الانصار سماها ابن عباس

تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا ابن عباس نے اس کا نام لیا تھا

فنسيت اسمها ما منعك ان تحجين معنا قالت كان لنا ناضح فركبه ابو فلان

لیکن میں بھول گیا تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی وہ کہنے لگی میرے پاس پانی لادنے والا ایک اونٹ تھا اس پر فلانے کا باپ یعنی اسکا

وابنه لزوجها وابنها وترك ناضحا ننضح عليه قال فاذا كان رمضان

خاوند اور اسکا بیٹا سوار ہو کر کہیں چلا گیا ہے ایک ہی اونٹ چھوڑ گیا ہے اس پر ہم پانی لادتے ہیں آپ نے فرمایا جب رمضان آئے

اعتمري فيه فان عمرة في رمضان حجة او نحوا مما قال باب العمرة

تو عمرہ کر لے رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے یا ایسا ہی کچھ فرمایا باب محصب کی رات

ليلة الحصبة وغيرها حدثنا محمد بن سلام اخبرنا ابو معوية حدثنا

میں یا اور کسی وقت میں عمرہ کرنا ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے

هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه

ہشام نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

وسلم موافين لهلال ذي الحجة فقال لنا من أحب منكم أن يهل بالحج

مدینہ سے اس وقت نکلے کہ ذی الحجہ کا چاند نکلنے والا تھا آپ نے فرمایا تم میں جو حج کا احرام باندھنا چاہے

فليهل ومن أحب أن يهل بعمرة فليهل بعمرة فلولا أني أهديت لأهللت بعمرة

وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرے کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھے میں اگر اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو میں بھی عمرے ہی کا احرام باندھتا

قالت فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج وكنت ممن أهل بعمرة

حضرت عائشہ نے کہا تو ہم میں کسی نے عمرے کا احرام باندھا کسی نے حج کا اور میں نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا

فأظلني يوم عرفة وأنا حائض فشكوت إلى النبي صلى الله عليه وسلم

تو عرفہ کا دن سر پر آن لگا اور میں حیض سے تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا

فقال ارفضي عمرتك وانقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج فلما كان ليلة

آپ نے فرمایا تو اپنا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے میں نے ایسا ہی کیا جب محصب کی رات

الحصبة أرسل معي عبد الرحمن إلى التنعيم فأهللت بعمرة مكان عمرتي

آئی تو آپ نے عبدالرحمن میرے بھائی کو میرے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا میں نے اس عمرے کے بدل (جسکو توڑ ڈالا تھا) دوسرا عمرہ کیا

باب عمرة التنعيم

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن

باب تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

عمرو سمع عمرو بن أوس أن عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما أخبره

عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس سے سنا ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا آنحضرت نے ان کو

أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره أن يردف عائشة ويعمرها من التنعيم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ حضرت عائشہ رض کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لیجائیں اور تنعیم سے انکو عمرہ کرا لائیں

قال سفيان مرة سمعت عمروا كم سمعته من عمرو حدثنا محمد بن المثنى

سفیان بن عیینہ نے کبھی یوں کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا کبھی یوں کہا میں نے کئی بار اس حدیث کو عمرو سے سنا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان

حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن حبيب المعلم عن عطاء حدثني

کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے انہوں نے حبیب معلم سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا مجھ کو

جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم أهل وأصحابه

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام

بالحج وليس مع أحد منهم هدي غير النبي صلى الله عليه وسلم وطلحة و

باندھا اور سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور طلحہ کے اور کسی کے ساتھ قربانی نہ تھی ۳ اور (انہی دنوں)

كان علي قدم من اليمن ومعه الهدي فقال أهللت بما أهل به رسول

حضرت علی رض بھی یمن سے تشریف لائے انکے ساتھ قربانی بھی تھی انہوں نے کہا میں نے تو اسی کا احرام باندھا جسکا آنحضرت صلی اللہ

ف یعنی ہیں یا نہیں امام مالک نے ایک سال میں ایک سے زیادہ عمرہ کرنا مکروہ جانا ہے اور جمہور علما نے اس کا خلاف کیا ہے اور امام ابو حنیفہ نے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق میں عمرہ کرنا مکروہ رکھا ہے

ف ۲ حافظ نے کہا یہ اس روایت کے مخالف ہے جو امام احمد اور مسلم نے نکالی اس میں یہ ہے کہ قربانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی

صلی اللہ علیہ وسلم وأن النبي صلى الله عليه وسلم أذن لأصحابه أن

علیہ وسلم نے باندھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں اپنے اصحاب کو (جو مکہ میں پہونچ گئے) یہ اجازت دیدی تھی کہ حج

يجعلوها عمرة يطوفوا بالبيت ثم يقصروا ويحلوا إلا من معه الهدي

کو عمرہ کر ڈالیں بیت اللہ (اور صفا مروہ کا) طواف کرکے بال کترائیں اور احرام کھول ڈالیں مگر جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام نہ کھولے

فقالوا ننطلق إلى منى وذكر أحدنا يقطر فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال

اسپر صحابہ کہنے لگے کیا ہم (حج کے لیے) منا کو جائیں اس حال میں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو یہ خبر آپ کو پہونچی آپ نے فرمایا

لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما أهديت ولولا أن معي الهدي لأحللت

اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور جو قربانی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا

وأن عائشة حاضت فنسكت المناسك كلها غير أنها لم تطف بالبيت

اور حضرت عائشہ کو حیض آگیا انہوں نے حج کے سب کام کیے فقط خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا

قال فلما طهرت وطافت قالت يا رسول الله أتنطلقون بعمرة وحجة

جب وہ حیض سے پاک ہوئیں اور طواف کر چکیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ سب لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کرکے گھر جا رہے

وأنطلق بالحج فأمر عبد الرحمن بن أبي بكر أن يخرج معها إلى التنعيم فاعتمرت

ہیں اور میں فقط حج ہی کرکے آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ تنعیم تک ان کے ساتھ جاؤ انہوں نے حج کے

بعد الحج في ذي الحجة وأن سراقة بن مالك بن جعشم لقي النبي صلى الله

بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا اور ایسا ہوا کہ سراقہ بن مالک بن جعشم آپ سے اس وقت ملا جب آپ

عليه وسلم وهو بالعقبة وهو يرميها فقال ألكم هذه خاصة يا رسول الله

جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے اس نے پوچھا کیا یہ حج کو فسخ کرکے عمرہ کر دینا خاص آپ کے لیے ہے آپ نے

قال لا بل للأبد باب الاعتمار بعد الحج بغير هدي حدثنا محمد بن

فرمایا نہیں یہ حکم ہمیشہ کیلئے ہے باب حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا ہم سے محمد بن مثنی نے

المثنى حدثنا يحيى حدثنا هشام قال أخبرني أبي قال أخبرتني عائشة رضي

بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی کہا مجھ کو حضرت عائشہ نے

الله عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم موافين لهلال

خبر دی انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے اس وقت نکلے ذی الحجہ کا

ذي الحجة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب أن يهل بعمرة

چاند آن پہونچا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جس کا جی چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے

فليهل ومن أحب أن يهل بحجة فليهل ولولا أني أهديت لأهللت

تو عمرے کا احرام باندھے اور جسکا جی چاہے حج کا احرام باندھے وہ حج کا احرام باندھے اور میں اگر قربانی نہ لاتا تو عمرے ہی کا احرام

بعمرة فمنهم من أهل بعمرة ومنهم من أهل بحجة وكنت ممن أهل بعمرة

باندھتا خیر بعضوں نے عمرے کا احرام باندھا بعضوں نے حج کا اور میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا

فدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقال ما يبكيك قلت سمعتك تقول

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیوں روتی ہے میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب کو جو

لاصحابك ما قلت فمنعت العمرة قال وما شانك قلت لا اصلي قال فلا

فرمایا وہ سنا سو میں عمرہ کیونکر کر سکتی ہوں آپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی آپ نے فرمایا کچھ حرج

يضرك انت من بنات ادم كتب عليك ما كتب عليهن فكوني في حجتك

نہیں ہے تو بھی آخر آدم کی بیٹی ہے جو اور بیٹیوں کی قسمت میں لکھا گیا ہے وہی تیری بھی قسمت میں ہے تو اپنے حج پر قائم رہ

عسى الله ان يرزقكها قالت فكنت حتى نفرنا من منى فنزلنا المحصب

شاید اللہ عمرہ بھی تجھے نصیب کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں حج پر رہی جب ہم حج سے فراغت کر کے منا سے چلے محصب میں اترے

فدعا عبد الرحمن فقال اخرج باختك الحرم فلتهل بعمرة ثم افرغا من

تو آپ نے عبدالرحمن کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لیکر حرم کی سرحد کے باہر جاؤ وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر تم دونوں طواف

طوافكما انتظركما ههنا فاتينا في جوف الليل فقال فرغتما قلت

سے فراغت کر لو میں یہاں تمہارا منتظر ہوں ہم آدھی رات کو لوٹ کر آئے آپ نے فرمایا فراغت ہوئی میں نے کہا

نعم فنادى بالرحيل في اصحابه فارتحل الناس ومن طاف بالبيت قبل

جی ہاں تب آپ نے کوچ پکارا لوگ چل کھڑے ہوئے ف وہ لوگ بھی چلے جو صبح کی نماز سے پہلے طواف الوداع کر چکے تھے

صلوة الصبح ثم خرج موجها الى المدينة باب يفعل في العمرة ما

آپ بھی مدینہ کی طرف روانہ ہوئے باب عمرے میں بھی ان ہی کاموں کا پرہیز ہے جن کا

يفعل في الحج حدثنا ابو نعيم حدثنا همام حدثنا عطاء قال حدثني

حج میں پرہیز ہے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے عطاء نے کہا مجھ سے صفوان

صفوان بن يعلى بن امية يعني عن ابيه ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه

بن یعلی بن امیہ نے انہوں نے اپنے باپ سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

وسلم وهو بالجعرانة وعليه جبة وعليه اثر الخلوق او قال صفرة

آپ جعرانہ میں تھے ایک جبہ پہنے ہوئے اس پر خوشبو یا زردی کا نشان تھا

فقال كيف تامرني ان اصنع في عمرتي فانزل الله على النبي صلى الله عليه

اور اس نے پوچھا عمرے میں آپ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں میں کیا کروں اسی وقت اللہ تعالی نے آپ پر وحی اتاری

وسلم فستر بثوب ووددت اني قد رايت النبي صلى الله عليه وسلم وقد

لوگوں نے ایک کپڑا آپ کو آڑ بنا دیا اور مجھے آرزو تھی کہ میں وحی اترتے ہوئے آپ کو دیکھوں

انزل عليه الوحي فقال عمر تعال ايسرك ان تنظر الى النبي صلى الله عليه

حضرت عمر نے مجھ کو بلایا کہنے لگے تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتر رہی ہو دیکھو

وسلم وقد انزل الله الوحي قلت نعم فرفع طرف الثوب فنظرت اليه

میں نے کہا ہاں انہوں نے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھایا میں نے آپ کو دیکھا

ف حافظ نے کہا اس روایت میں غلطی ہوئی ہے صحیح یوں ہے لوگ چل کھڑے ہوئے پھر آپ ... طواف کیا

لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ
آپ خراٹے لے رہے تھے میں سمجھتا ہوں جیسے جوان اونٹ خراٹے لیتا ہے پھر جب وحی اترنا موقوف ہوا تو آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جو

عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ
عمرے کا حال پوچھتا تھا ایسا کر اپنا جبہ اتار ڈال اور خوشبو کا نشان دھو ڈال اور زعفران کی زردی صاف کر اور جیسے حج

فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
میں کرتا ہے ویسا ہی عمرے میں بھی کر ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ
جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں ان دنوں میں کم سن تھا بتلاؤ تو اللہ تعالیٰ جو (سورہ بقرہ میں) فرماتا ہے

تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ
صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ
تو ان میں پھرنے سے وہ گنہگار نہ ہوگا اسکا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں

بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ
حضرت عائشہ نے کہا نہیں ہرگز نہیں اگر یہ مطلب ہوتا جو تو کہتا ہے تو قرآن میں یوں اترتا تو ان میں پھیرا نہ کرنے سے وہ گنہگار نہ ہوگا

لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ
بات یہ ہے کہ یہ آیت انصاری لوگوں کے باب میں اتری وہ مناۃ بت کے نام کا احرام باندھا

لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ
کرتے تھے جو قدید کے مقابل رکھا تھا وہ صفا مروہ کا پھیرا برا سمجھتے تھے

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا

عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
اس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ

أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا زَادَ سُفْيَانُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
کرے وہ ان کا پھیرا کرنے سے گنہگار نہ ہوگا سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام سے اتنا

هِشَامٍ مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
اور بڑھایا جو کوئی صفا اور مروہ کا پھیرا نہ کرے تو اللہ اسکا حج اور عمرہ پورا نہ کرے گا

بَابٌ مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
باب عمرہ کرنے والا احرام سے کب کھلتا ہے ف اور عطا بن ابی رباح نے جابر رضہ سے روایت کی ف۲ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

ف ابن بطال نے کہا اس باب میں علماء کا اختلاف ہے ابن عباس تو یہ کہتے ہیں کہ عمرہ کرنے والا جب حرم میں پہنچا تو حلال ہو گیا گو طواف اور سعی نہ کرے اور جمہور یہ کہتے ہیں کہ جب تک طواف اور سعی نہ کرے حلال نہ ہوگا اور اسحاق بن راہویہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام بخاری نے اس باب سے ابن عباس کے مذہب کی طرف اشارہ کیا اور قاضی عیاض نے بعض اہل علم سے یہ نقل کیا ہے کہ عمرہ کرنے والا جہاں حرم میں پہنچا وہ حلال ہو گیا گو طواف اور سعی نہ کرے ۱۲ منہ ف۲ یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو باب عمرۃ التنعیم میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

[illegible]

أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا حَدَّثَنَا

اصحاب کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں یا اور بیت اللہ صفا مروے کا طواف کر کے بال کترا کر احرام سے نکل جائیں ہم سے

إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ

اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے جریر سے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہمنے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا جب آپ مکہ پہونچے تو طواف کیا ہمنے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا

وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ

اور آپ صفا مروہ پر تشریف لے گئے ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور ہم آپ پر آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو کوئی مکہ والا کافر آپ کو

فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ قَالَ

پھر ایک ساتھی نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آپ کعبے کے اندر بھی گئے تھے انہوں نے کہا نہیں پھر اس نے کہا اچھا بیان کرو آپنے خدیجہ

بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ حَدَّثَنَا

کے لئے کیا فرمایا انہوں نے کہا یہ فرمایا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں غل شور ہے نہ کوئی تکلیف ہم سے

الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ

حمیدی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہمنے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ

سے پوچھا اگر کوئی شخص عمرے میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا مروے کا پھیرا نہ کرے

الْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا

وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) مکہ میں تشریف لائے بیت اللہ کا طواف

وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ

کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروے کے پھیرے کیے سات بار اور تم کو آنحضرت صلی

فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے عمرو بن دینار نے کہا ہمنے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا

فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

انہوں نے کہا اپنی عورت سے صحبت نہیں کر سکتا جب تک صفا مروے کا پھیرا نہ کرے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى

کہا ہمسے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہمسے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسے

الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَ

اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس بطحا میں حاضر ہوا

هُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ

آپ وہاں اترے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کیا تو حج کے ارادے سے آیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو نے لبیک میں کیا کہا میں نے کہا لبیک اسی احرام کے

یعنے اسحاق بن راہویہ

كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال احسنت طف بالبيت وبالصفا
اسی احرام کے ساتھ جو احرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر لے

والمروة ثم احل فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم اتيت امراة من
پھر احرام کھول ڈال میں نے کعبے کا طواف کیا اور صفا مروے کا پھر قیس قبیلے کی ایک عورت کے پاس آیا

قيس ففلت راسي ثم اهللت بالحج فكنت افتي به حتى كان في خلافة عمر
اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں پھر حج کا احرام باندھا میں لوگوں کو ایسا ہی کرنیکا فتوے دیتا رہا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا

فقال ان اخذنا بكتاب الله فانه يامرنا بالتمام وان اخذنا بقول النبي
انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ حج اور عمرہ پورا کرنے کا ہم کو حکم دیتی ہے اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلى الله عليه وسلم فانه لم يحل حتى بلغ الهدي محله حدثنا احمد بن عيسى
کے قول کو لیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ گئی ہم سے احمد بن عیسٰے نے بیان کیا

حدثنا ابن وهب اخبرنا عمرو عن ابي الاسود ان عبد الله مولى
کہا ہم سے ابن وہب نے کہا ہمکو عمرو نے خبر دی انہوں نے ابو الاسود سے ان سے عبد اللہ نے بیان کیا جو

اسماء بنت ابي بكر حدثه انه كان يسمع اسماء تقول كلما مرت بالحجون
اسماء بنت ابی بکر کے غلام تھے وہ اسماء سے سنتے جب وہ حجون (پہاڑ) پر گذرتیں تو یہ کہتیں اللہ ف

صلى الله على محمد لقد نزلنا معه ههنا ونحن يومئذ خفاف قليل ظهرنا قليلة
اپنی رحمت بھیجے حضرت محمد پر ہم آپکے ساتھ اس جگہ اترے ان دنوں ہم ہلکے تھے ہمارے پاس سواریاں کم تھیں

ازوادنا فاعتمرت انا واختي عائشة والزبير وفلان وفلان فلما مسحنا البيت
توشے بھی کم تھے تو میں اور میری بہن عائشہؓ اور زبیر اور فلاں فلاں نے (حج کو فسخ کرکے) عمرہ کیا ہم نے کعبے کو چھو لیا

احللنا ثم اهللنا من العشي بالحج باب ما يقول اذا رجع من الحج او العمرة او
(طواف کرتے ہی) احرام سے نکل گئے پھر تیسرے پہر کو ہم نے حج کا احرام باندھا باب جب آدمی حج یا عمرے یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے

الغزو حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر

رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قفل من غزو او حج
رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے

او عمرة يكبر على كل شرف من الارض ثلث تكبيرات ثم يقول لا اله الا
لوٹتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں کہتے (تین بار اللہ اکبر) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں

الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ايبون
وہ اکیلا ہے اسکا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف بھاتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں

تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده و
توبہ کرنیوالے اپنے مالک کی بندگی کرنے والے اس کو سجدہ کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور

نصر عبده وهزم الاحزاب وحده باب استقبال الحاج القادمين و

اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو اکیلا بھگا دیا باب جو حاجی آئیں ان کا استقبال کرنا اور

الثلاثة على الدابة حدثنا معلى بن اسد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا

تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے

خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما قدم النبي

خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت

صلى الله عليه وسلم مكة استقبلته اغيلمة بني عبد المطلب فحمل واحدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو عبد المطلب کی اولاد میں سے کئی لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے ان میں سے

بين يديه وآخر خلفه باب القدوم بالغداة حدثنا احمد بن

ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو پیچھے باب مسافر کا صبح کو اپنے گھر میں آنا ہم سے احمد بن حجاج

الحجاج حدثنا انس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر

شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر

رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج الى مكة

رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوتے تو

يصلي في مسجد الشجرة واذا رجع صلى بذي الحليفة ببطن الوادي و

شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے اور جب (مدینہ کو) لوٹ کر آتے تو ذو الحلیفہ میں نالے کے نشیب میں نماز پڑھتے اور

بات حتى يصبح باب الدخول بالعشي حدثنا موسى بن اسمعيل

رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک باب شام کو گھر میں آنا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا

حدثنا همام عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس رضي الله عنه

کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يطرق اهله كان لا يدخل الا غدوة

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آتے یا صبح کو آتے یا شام کو (زوال سے لیکر غروب

او عشية باب لا يطرق اهله اذا بلغ المدينة حدثنا مسلم بن ابراهيم

تک) باب جب آدمی اپنے شہر میں آئے تو رات کو گھر میں نہ جائے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا

حدثنا شعبة عن محارب عن جابر رضي الله عنه قال نهى النبي صلى

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم ان يطرق اهله ليلا باب من اسرع ناقته اذا بلغ

وسلم نے (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرمایا باب جب مدینہ طیبہ کے قریب پہونچے تو سواری کو

المدينة حدثنا سعيد بن ابي مريم اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرني

تیز کرنا ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہمکو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھکو حمید طویل نے

حُمَيدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے

إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً

لوٹ کر آتے تو مدینہ کی چڑھائیاں دیکھتے اور اپنی اونٹنی تو تیز چلاتے اور اگر کوئی اور جانور ہوتا تو

حَرَّكَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا حَدَّثَنَا

اس کو ایڑ لگاتے امام بخاری نے کہا حارث بن عمیر نے حمید سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا (مدینہ کی محبت سے) ہم سے

قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جُدُرَاتٍ تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ

قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے یہی حدیث اس میں بجائے چڑھائیوں کے دیواریں ہیں اسمعیل کی

عُمَيْرٍ بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

روایت کیا باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا اور گھروں میں دروازوں سے آؤ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ نَزَلَتْ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت (گھروں میں دروازوں سے آؤ) ہم انصاری

هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاءُوا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ

لوگوں کے باب میں اتری وہ جب حج کر کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے نہ گھستے بلکہ

بُيُوتِهِمْ وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ

گھروں کی پشت کی طرف سے ایک انصاری آدمی کہیں گھر کے دروازے سے گھس گیا

فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذَلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا

تو اسکو لعنت ملامت ہونے لگی اس وقت یہ آیت اتری یہ کوئی نیکی نہیں کہ گھروں میں پشت کی طرف سے آؤ

وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ

نیکی تو یہ ہے کہ گناہ سے بچو اور گھروں میں دروازوں سے آؤ باب سفر بھی گویا ایک قسم

مِنَ الْعَذَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي

کا عذاب ہے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابو

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ

صالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفر کیا ہے

قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ

گویا ایک قسم کا عذاب ہے آدمی کو کھانا پانی سونا آرام کے ساتھ نہیں ملتا اس لیے جب کوئی اپنا کام پورا کر چکے تو (سفر سے)

فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ بَابُ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ

جلدی اپنے گھر والوں میں لوٹ آئے باب مسافر جب جلد چلنے کی کوشش کر رہا ہو اور اپنے گھر میں مشتاق ہو پہنچا چاہتا ہو تو کیا کرے

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے

ابن اسلم عن ابيه قال كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله عنهما بطريق

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں مکہ کے رستے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا

مكة فبلغه عن صفية بنت ابي عبيد شدة وجع فاسرع السير حتى كان

صفیہ بنت ابی عبید (اپنی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر آئی وہ بہت تیز چلے جب شفق

بعد غروب الشفق نزل فصلى المغرب والعتمة جمع بينهما ثم قال اني رايت

ڈوبنے لگی تو سواری سے اترے اور مغرب عشا کی نماز ملا کر پڑھی پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير اخر المغرب وجمع بينهما

علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے اور مغرب عشا کو ملا کر پڑھ لیتے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا ہے مہربان

باب المحصر وجزاء الصيد وقوله تعالى فان احصرتم فما استيسر من الهدي

باب محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان میں اور اللہ تعالی نے سورہ بقرہ میں فرمایا پھر اگر تم روکے جاؤ تو جو قربانی ہو سکے وہ بھیجو

ولا تحلقوا رؤسكم حتى يبلغ الهدي محله وقال عطاء الاحصار من كل شيء

اور اپنا سر اس وقت تک نہ منڈاؤ (احرام نہ کھولو) جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ لگے اور عطا بن ابی رباح نے کہا جو چیز روکے اس کا یہی حکم ہے

يحبسه باب اذا احصر المعتمر حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك

باب عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

عن نافع ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما حين خرج الى مكة معتمرا في الفتنة

انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فساد کے وقت (حجاج ظالم کے زمانہ میں) مکہ کو عمرہ کرنے کے لیے چلے

قال ان صددت عن البيت صنعت كما صنعنا مع رسول الله صلى الله

تو کہنے لگے اگر میں کعبے میں جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگوں نے کیا تھا

عليه وسلم فاهل بعمرة من اجل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اهل

تو انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی جس سال حدیبیہ میں روکے

بعمرة عام الحديبية حدثنا عبد الله بن محمد بن اسماء حدثنا

گئے عمرے کا احرام باندھا تھا ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے

جويرية عن نافع ان عبيد الله بن عبد الله وسالم بن عبد الله اخبراه انهما

جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ان دونوں نے اپنے والد

كلما عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ليالي نزل الجيش بابن الزبير فقالا لا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس زمانہ میں گفتگو کی جب عبداللہ بن زبیر پر حجاج کا لشکر آیا تو کہنے لگے اس سال

يضرك ان لا تحج العام وانا نخاف ان يحال بينك وبين البيت فقال

حج نہ کرو تو کیا نقصان ہے ہم ڈرتے ہیں کہیں تم کعبے سے روک دیے جاؤ انہوں نے کہا ہم

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ

انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) مکہ کی طرف روانہ ہوئے قریش کے کافروں نے آپ کو بیت اللہ میں جانے سے روکا آخر آپ نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ

اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا عبداللہ نے کہا میں تم کو گواہ کرتا ہوں اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا

الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ

اگر خدا کو منظور ہے میں تو جاتا ہوں پھر اگر بیت اللہ کے مجھکو نہ روکا تب تو میں طواف کر لونگا ورنہ اگر روکا گیا

بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَهَلَّ

تو جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں آپکے ساتھ تھا ویسا ہی میں بھی کرونگا آخر انہوں نے

بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ

ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھوڑی دیر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں یکساں ہیں میں نے تم گواہ رہنا

أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى

عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا پھر اُن کا احرام دسویں تاریخ ہی کھلا وہ قربانی لے گئے

وَكَانَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَدَّثَنِي

وہ کہتے تھے (پورا) احرام اسوقت کھلتا ہے جب مکہ میں جا کر ایک طواف (یعنی طواف الزیارۃ) کرے مجھ سے

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ

موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے عبداللہ بن عمرؓ کے بعضے بیٹوں نے اُن سے کہا اس سال تم ٹھیر جاؤ

لَوْ أَقَمْتَ بِهٰذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

(تو اچھا ہے) ہم سے محمد نے بیان کیا ہے کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے

سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا ابن عباس رضؓ نے کہا

قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (حدیبیہ کے سال مکہ میں جانے سے) روکے گئے آپنے (حدیبیہ میں) اپنا سر منڈایا اور اپنی عورتوں سے صحبت کی اور

هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا بَابُ الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

قربانی کو نحر کیا پھر سال آیندہ (دوسرا) عمرہ کیا باب حج سے روکے جانے کا بیان ہم سے احمد بن

ابْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ

محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی

قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ

کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جاوے تو اُسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا

سنت کافی نہیں ہے (آپ کی سنت پر عمل کرے) آپ نے (جب روکے گئے) تو بیت اللہ اور صفا مروے کا طواف کیا

والمروة ثم حل من كل شيء حتى يحج عاما قابلا فيهدي او يصوم ان

کی سعی کر کے ہر چیز سے حلال ہو جائے پھر دوسرے سال حج کرے اور قربانی دے یا اگر قربانی کا مقدور نہ ہو

لم يجد هديا وعن عبد الله اخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني سالم

تو روزے رکھے یہ حدیث عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے

عن ابن عمر نحوه باب النحر قبل الحلق في الحصر حدثنا محمود

انہوں نے ابن عمر سے ایسی ہی مروی ہے باب جب آدمی روکا جائے تو پہلے قربانی نحر کرے پھر سر منڈائے ہم سے محمود بن غیلان نے

حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن المسور

بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ

رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر قبل ان يحلق و

عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (جس سال عمرے سے روکے گئے) پہلے نحر کیا پھر سر منڈایا اپنے اصحاب

امر اصحابه بذلك حدثنا محمد بن عبد الرحيم اخبرنا ابو بدر شجاع

کو بھی ایسا ہی حکم دیا ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بدر شجاع بن

ابن الوليد عن عمر بن محمد العمري قال وحدث نافع ان عبد الله

ولید نے خبر دی انہوں نے عمر بن محمد عمری سے انہوں نے کہا نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر کے

وسالما كلما عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فقال خرجنا مع النبي صلى

اور سالم بن عبداللہ بن عمر دونوں نے اپنے باپ سے گفتگو کی (کہ اس سال حج کو نہ جاؤ) انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم معتمرين فحال كفار قريش دون البيت فنحر رسول

کے ساتھ عمرے کی نیت سے نکلے قریش کے کافروں نے ہمکو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم بدنه وحلق راسه باب من قال ليس

اپنے اونٹوں کو نحر کر ڈالا اور سر منڈا دیا باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے روکے

على المحصر بدل وقال روح عن شبل عن ابن ابي نجيح عن مجاهد

گئے شخص پر قضا لازم نہیں اور روح نے شبل بن عباد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے

عن ابن عباس رضي الله عنهما انما البدل على من نقض حجه بالتلذذ

انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا قضا اسپر لازم ہے جو عورت سے صحبت کر کے اپنا حج توڑے

فاما من حبسه عذر او غير ذلك فانه يحل ولا يرجع وان كان معه

لیکن جسکو کوئی عذر ہو جائے دشمن روکے یا اور کچھ (بیماری) تو وہ احرام کھولڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اس کے ساتھ قربانی ہو

هدي وهو محصر نحره ان كان لا يستطيع ان يبعث وان استطاع ان

اور اسکو حرم میں نہ بھیج سکے تو وہیں نحر کردے اور اگر حرم تک بھیج سکتا ہے تو جب تک

يبعث به لم يحل حتى يبلغ الهدي محله وقال مالك وغيره ينحر هديه ويحلق

قربانی وہاں نہ پہنچ لے اسکا احرام نہیں کھل سکتا اور امام مالک وغیرہ نے کہا جب وہ رک جائے تو جہاں کہیں چاہے وہیں قربانی نحر کر دے اور

[Margin notes in Urdu, largely illegible: ف۱ … معلوم ہوتا ہے … احرام … جمہور صحابہ اور تابعین … اہل حدیث … ف۲ … امام ابو حنیفہ … ف۳ …]

فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ کَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَیْهِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ بِالْحُدَیْبِیَةِ

اور اس پر قضا لازم نہیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حدیبیہ میں

نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ یَّصِلَ الْهَدْیُ

اور سب چیزوں سے حلال ہو گئے طواف سے پہلے اور قربانی بیت اللہ کو پہنچنے سے پہلے اور سر منڈایا

اِلَی الْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ یُذْکَرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ یَّقْضُوْا شَیْئًا وَّلَا

پھر کسی روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو قضا کا حکم دیا ہو یا دہرانے

یَعُوْدُوْا لَهٗ وَالْحُدَیْبِیَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ

کا اور حدیبیہ حرم کی حد سے باہر ہی ہے ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے

عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حِیْنَ خَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ مُعْتَمِرًا

انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فساد کے وقت (حجاج کے زمانہ میں) عمرے کی نیت سے مکہ

فِی الْفِتْنَةِ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْنَا کَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے کہا دیکھو اگر کہیں میں بیت اللہ جانے سے روکا گیا تو ہم ویسا ہی کریں گے جیسے ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ اَجْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

کے ساتھ کیا تھا پھر انہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے سال صرف

عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِیْ اَمْرِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا

عمرے کا احرام باندھا تھا پھر انہوں نے سوچا اور کہنے لگے عمرہ اور حج دونوں یکساں ہیں اور

اِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ

اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا عمرہ اور حج ایک سا ہیں تم گواہ رہنا

قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَّرَاٰی اَنَّ ذٰلِکَ

میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اس کو کافی سمجھا ف ١

مُجْزِیًا عَنْهُ وَاَهْدٰی بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖ اَذًی

اور قربانی بھی ساتھ لے گئے تھے باب اللہ تعالے نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں

مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُکٍ وَّهُوَ مُخَیَّرٌ فَاَمَّا الصَّوْمُ

تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی دے روزے تین دن تک رکھنا

فَثَلٰثَةُ اَیَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ

چاہییں ف ٢ ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید بن قیس سے انہوں

مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَعَلَّکَ اٰذَاکَ هَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کعب سے فرمایا شاید جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ

ف ١ جمہور علما اور ... کا یہی قول ہے ... اور ایک ہی سعی کافی ہے

ف ٢ قران بن مطلق ... کا ذکر ... حدیث ... کردی ١٢ منہ

اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْلِقْ رَاْسَکَ وَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنا سر منڈا ڈال اور تین دن روزے رکھ لے یا

اَطْعِمْ سِتَّۃَ مَسَاکِیْنَ اَوِ انْسُکْ بِشَاۃٍ بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَوْ صَدَقَۃٍ وَّ

چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری کی قربانی کر باب اسی آیت میں جو اللہ تعالے نے فرمایا صدقہ کا حکم دیا اس سے مراد

ہِیَ اِطْعَامُ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سَیْفٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ

چھ مسکینوں کو کھلانا ہے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن سلیمان کی نے کہا مجھ سے

مُجَاہِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ کَعْبَ بْنَ عُجْرَۃَ حَدَّثَہٗ

مجاہد نے کہا میں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلے سے سنا ان سے کعب بن عجرہ نے بیان کیا انھوں نے کہا

قَالَ وَقَفَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ وَرَاْسِیْ یَتَہَافَتُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس ٹھیرے میرے سر سے جوئیں

قَمْلًا فَقَالَ یُؤْذِیْکَ ہَوَامُّکَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ اَوْ قَالَ

گر رہی تھیں آپ نے فرمایا جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال کعب نے کہا

احْلِقْ قَالَ فِیَّ نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِہٖ اَذًی

میرے باب میں ہی یہ آیت اتری فمن کان منکم مریضا او بہ اذی

مِّنْ رَّاْسِہٖ اِلٰی اٰخِرِہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوْ

من راسہ اخیر آیت تک پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تین دن روزے رکھ یا

تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَیْنَ سِتَّۃٍ اَوِ انْسُکْ بِمَا تَیَسَّرَ بَابُ الْاِطْعَامِ فِی الْفِدْیَۃِ

ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو بانٹ دے یا جو میسر ہو قربانی کر باب فدیہ میں ہر فقیر کو

نِصْفُ صَاعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

آدھا صاع دے ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عبد الرحمٰن بن

الْاَصْبَہَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

اصبہانی سے انھوں نے عبد اللہ بن معقل سے انھوں نے کہا میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا

عَنْہُ فَسَاَلْتُہٗ عَنِ الْفِدْیَۃِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِیَّ خَاصَّۃً وَّہِیَ لَکُمْ عَامَّۃً حُمِلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ

میں نے ان سے پوچھا فدیہ جس کا ذکر قرآن میں ہے کیا ہے انھوں نے کہا یہ آیت خاص میرے باب میں اتری مگر اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے ہوا یہ کہ مجھ کو

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْہِیْ فَقَالَ مَا کُنْتُ اُرٰی الْوَجَعَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لائے اور جوؤں کا یہ حال تھا میرے منہ پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھ کو ایسی بیماری ہو

بَلَغَ بِکَ مَا اَرٰی اَوْ مَا کُنْتُ اُرٰی الْجَہْدَ بَلَغَ بِکَ مَا اَرٰی تَجِدُ شَاۃً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ

جیسے میں دیکھ رہا ہوں یا تیری تکلیف اس حد کو پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے میں نے عرض کیا جی نہیں آپ نے فرمایا

فَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّۃَ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِصْفَ صَاعٍ بَابُ النُّسُکُ

تو تین روزے رکھ ڈال یا چھ فقیروں کو آدھا آدھا صاع اناج دیدے باب نسک سے

شَاةً حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

مراد قرآن میں بکری ہے ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے روح نے کہا ہم سے شبل بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے

قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلے نے بیان کیا انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَاَنَّهٗ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ اَیُؤْذِیْكَ هَوَامُّكَ

علیہ وسلم نے انکو دیکھا اس قدر جوئیں انکے سر میں ہو رہی تھیں کہ منہ پر گری آتی تھیں تب فرمایا کیا ان جوؤں سے تجھکو تکلیف ہے کعب نے

قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَیْبِیَةِ وَلَمْ یَتَبَیَّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ یَحِلُّوْنَ

کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اچھا سر منڈا ڈال اس وقت آپ حدیبیہ میں تھے لوگوں کو ابھی تک یہ معلوم نہ ہوا تھا کہ وہ حدیبیہ میں ہی رہ جائینگے

بِهَا وَهُمْ عَلٰی طَمَعٍ اَنْ یَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْیَةَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ان کو مکے جانے کی امید تھی تب اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت اتاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّطْعِمَ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّةٍ اَوْ یُهْدِیَ شَاةً اَوْ یَصُوْمَ ثَلٰثَةَ

کعب کو یہ حکم دیا کہ ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو دیدے یا ایک بکری قربانی کرے یا تین دن روزے رکھے

اَیَّامٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَخْبَرَنَا

اور محمد بن یوسف سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ورقاء نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے ہم کو عبدالرحمٰن

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ابن ابی لیلے نے خبر دی انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهٗ یَسْقُطُ عَلٰی وَجْهِهٖ مِثْلَهٗ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا رَفَثَ

انکو دیکھا یہ حال تھا کہ منہ پر جوئیں گر رہی تھیں پھر یہی حدیث بیان کی باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا حج میں شہوت کی باتیں نہیں

حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ

اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج

فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ

کرے پھر شہوت کی بات منہ سے نہ نکالے نہ گناہ کرے تو وہ ایسا پاک صاف ہو کر لوٹے گا جیسا اس دن تھا جس دن اسکی ماں نے اسے جنا تھا باب اللہ

جَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ

کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا حج میں گناہ اور جھگڑا نہ کرنا چاہیے ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ

انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَیَوْمِ

جو شخص اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے نہ فحش باتیں بکے نہ گناہ کرے وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا پیدائش کے

وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ
جنا تھا۔ باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (سورۂ مائدہ میں) احرام کی حالت میں شکار نہ مارو اور جو کوئی

قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ
قصداً ایسا ہی ہے کہ جیسا جانور مارا ہے ویسا چوپایہ بدلہ میں دے دو معتبر آدمی اس کا فیصلہ کریں

هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ
قربانی کے لیے کعبہ میں بھیجا جائے یا فقیروں کو کھانا کھلا کر گناہ کا اوتار کرے یا اتنے روزے رکھے تاکہ اپنے کیے کی سزا

وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ
بھگتے اللہ نے جو ہو چکا وہ تو معاف کر دیا جو پھر ایسا کرے تو اس سے اللہ بدلہ لے گا اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ
لیکن احرام میں تم کو دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور دوسرے مسافروں کے فائدے کے لیے درست ہے اور جنگل کا شکار جب تک تم

مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۔ بَابُ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ
احرام باندھے ہو تم پر حرام ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم اکٹھا کیے جاؤ گے۔ باب اگر بے احرام والا شکار کرے

فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ ۔ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَأْسًا وَهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ
اور احرام والے کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے اور ابن عباس اور انس نے کہا جو جانور شکار کا نہیں ہے

نَحْوَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلُ فَإِذَا
جیسے اونٹ گائے بکری مرغی گھوڑا تو احرام والا اس کو ذبح کر سکتا ہے قرآن میں عدل کا لفظ ہے اس کا معنی مثل یعنی برابر اگر

كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ قِيَامًا قِوَامًا يَعْدِلُونَ يَجْعَلُونَ عَدْلًا
عین کو زیر کرے یعنی عِدل تو اس کا معنی ہم وزن اور (سورۂ مائدہ میں) قیاما قواما کا ہے اس کا گذارہ (سورۂ انعام میں) یعدلون کا معنی برابر

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ
ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے

قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ
انہوں نے کہا میرے باپ ابوقتادہ حدیبیہ کے سال گئے وہ احرام نہیں باندھے تھے ان کے ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے کسی نے آنحضرت صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا
اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایک دشمن آپ سے لڑنا چاہتا ہے ابوقتادہ نے کہا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلے میں

أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ
بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا اتنے میں وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے جو دیکھا تو ایک گورخر جا رہا ہے

فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي
میں نے اس پر گھوڑا اٹھایا اور برچھے سے مار کر اس کو تھما دیا اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی انہوں نے مدد دینے سے انکار کیا

فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ
پھر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا ہم ڈرے کہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ رہ جائیں میں آپ کو ڈھونڈھنے لگا

فرسی شأوا وأسیر شأوا فلقیت رجلا من بنی غفار فی جوف اللیل قلت

کبھی گھوڑا تیز چلاتا کبھی آہستہ آخر مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص آدھی رات کو ملا میں نے پوچھا

أین ترکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکتہ بتعهن وهو قائل السقیا

تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا اُس نے کہا میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا اور آپ کا ارادہ تھا کہ سقیا پہنچ کر دوپہر کا آرام کریں (غرض میں

فقلت یا رسول اللہ إن أهلك یقرءون علیك السلام ورحمة اللہ إنهم قد

نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ کو سلام عرض کرتے ہیں وہ ڈر گئے ہیں

خشوا أن یقتطعوا دونك فانتظرهم قلت یا رسول اللہ أصبت حمار وحش

کہیں آپ سے جدا نہ رہ جائیں تو ان کا انتظار کیجئے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر مارا

وعندی منه فاضلة فقال للقوم کلوا وهم محرمون باب إذا رأی

بچا ہوا گوشت بھی میرے پاس ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ وہ احرام باندھے ہوئے تھے باب احرام والے لوگ

المحرمون صیدا فضحکوا ففطن الحلال حدثنا سعید بن الربیع حدثنا

شکار دیکھ کر ہنس دیں اور بے احرام والا سمجھ جائے (شکار کرے تو وہ بھی کھا سکتے ہیں) ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے

علی بن المبارك عن یحیی عن عبد اللہ بن أبی قتادة أن أباه حدثه قال

علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے ان کے باپ ابو قتادہ نے ان سے بیان کیا

انطلقنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیة فأحرم أصحابه ولم

ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے آپ کے اصحاب احرام باندھے تھے لیکن میں نہیں

أحرم فأنبئنا بعدو بغیقة فتوجهنا نحوهم فبصر أصحابی بحمار وحش

باندھے تھا ہم کو خبر ہوئی کہ غیقہ مقام میں دشمن ہے ہم اس طرف چلے میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا

فجعل بعضهم یضحك إلی بعض فنظرت فرأیته فحملت علیه الفرس فطعنته

اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے خیال کیا کیا دیکھتا ہوں گورخر ہے میں نے گھوڑا اس پر لگایا آخر برچھا مار کر اس کو

فأثبته فاستعنتهم فأبوا أن یعینونی فأکلنا منه ثم لحقت برسول

ٹھنڈا کیا پھر میں نے اُن سے مدد چاہی انہوں نے مجھ کو مدد دینے سے انکار کیا خیر ہم سب نے اس کا گوشت چکھا پھر میں

اللہ صلی اللہ علیه وسلم وخشینا أن نقتطع أرفع فرسی شأوا وأسیر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مل گیا ہم ڈر گئے تھے کہاں پیچھے رہ جاتے ہیں میں کبھی اپنا گھوڑا تیز چلاتا کبھی

علیه شأوا فلقیت رجلا من بنی غفار فی جوف اللیل فقلت أین

دھیما آدھی رات مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص ملا میں نے اُس سے پوچھا (ارے بھائی بتلا)

ترکت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ترکته بتعهن وهو

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو نے کہاں چھوڑا وہ کہنے لگا میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا آپ دوپہر کو

قائل السقیا فلحقت برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حتی أتیته

سقیا پر آرام کرنے والے تھے خیر میں آپ سے جا کر ملا

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابَكَ اَرْسَلُوا يَقْرَؤُنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ
اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اصحاب نے بھیجا ہے سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض

اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهٖ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا اَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ
کرا بھیجا ہے وہ ڈر رہے ہیں کہیں دشمن انکو کاٹ کر آپ سے جدا نہ کر دے ذرا انکا انتظار کر لیجیے

فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَاِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً
آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک گورخر شکار کیا اسکا بچا ہوا کچھ گوشت ہمارے پاس ہے آپ نے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ
اپنے ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے

بَابٌ لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
باب احرام والا شخص بے احرام والے کی شکار مارنے میں مدد نہ کرے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے

سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ
انہوں نے ابو قتادہ سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ مقام میں تھے وہ

مِنَ الْمَدِينَةِ عَلٰى ثَلَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
جو مدینہ سے تین منزل پر ہے دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے

صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ
صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد سے انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے کہا ہم قاحہ میں

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَاَيْتُ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں کوئی احرام باندھے تھا کوئی بے احرام تھا میں نے دیکھا اپنے

اَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا
ساتھیوں کو دیکھا وہ کسی چیز کو آپس میں ایک دوسرے کو دکھا رہے ہیں میں نے جو دیکھا تو گورخر میں گھوڑے پر سوار ہوا اور برچھا اور کوڑا سنبھالا

نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ اِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاَخَذْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْحِمَارَ
ہم نہیں اٹھا سکتے ہم احرام باندھے ہیں آخر میں نے ہی اسکو اٹھا لیا اور مضبوط سنبھالا پھر ایک ٹیلے کی آڑ سے گورخر

مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهٖ اَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوا وَقَالَ
پر آیا اور اسکو زخمی کر کے اپنے ساتھیوں پاس لے آیا بعضوں نے کہا کھاؤ بعضوں نے کہا

بَعْضُهُمْ لَا تَاْكُلُوا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَمَامَنَا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُلُوهُ
نہ کھاؤ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس پہونچا آپ ہمارے آگے نکل گئے تھے اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کھاؤ وہ

حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرٌو اذْهَبُوا اِلٰى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هٰذَا وَغَيْرِهٖ وَقَدِمَ عَلَيْنَا
حلال ہے سفیان نے کہا عمرو بن دینار نے ہم سے کہا صالح بن کیسان پاس جاؤ ان سے یہ حدیث اور دوسری حدیثیں پوچھو وہ یہاں ہمارے

هنا بَابُ لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ حَدَّثَنَا
اس لئے تھم گیا باب احرام والا اس غرض سے کہ بے احرام والا شکار کرے شکار کا نہ بتلائے ہم سے
مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے کہا مجھ کو عبداللہ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
بن ابی قتادہ نے خبر دی اُن کو ان کے باپ ابو قتادہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج کے ارادے سے
حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا
نکلے لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے آپ نے ان میں سے ایک ٹکڑے کو پھیر دیا ان میں ابو قتادہ بھی تھے ان سے فرمایا تم سمندر کے
سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا
کنارے کنارے چلو اور ہم سے آملو وہ سمندر کے کنارے کنارے چلے جب وہ لوٹے تو سب نے احرام باندھا ایک
أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ
ابو قتادہ نے نہیں باندھا راستے میں جا رہے تھے کہ انہوں نے کئی گورخر دیکھے ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک
فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ
مادہ ماری سب لوگ اترے اور اس کا گوشت کھایا اور کہنے لگے ہم احرام کی حالت میں اور شکار کا گوشت کھائیں
فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
خیر جو گوشت بچا تھا وہ اٹھا لیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے عرض کیا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ
یا رسول اللہ ہم احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ کا احرام نہ تھا ہم نے کئی گورخر دیکھے ابو قتادہ نے
فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا أَنَأْكُلُ لَحْمَ
ان پر حملہ کیا اور ایک مادہ ماری ہم اترے اور اس کا گوشت کھایا بعد اس کے ہم کو خیال آیا احرام کی
صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ
حالت میں اور ہم شکار کا گوشت کھائیں تو ہم جو گوشت بچا تھا اٹھا لائے آپ نے فرمایا تم میں کسی نے ابو قتادہ کو حملہ کرنے کے لیے کہا تھا
عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا بَابٌ إِذَا أَهْدَى
یا ان گدھوں کو بتلایا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو جو بچا ہوا گوشت کھاؤ باب اگر محرم کو کوئی زندہ گورخر تحفہ
لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
بھیجے (یا اور کوئی شکار) تو نہ لے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے
عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک

حمارا وحشيا وهو بالأبواء أو بودان فرده عليه فلما رأى ما في وجهه
قال إنا لم نرده عليك إلا أنا حرم باب ما يقتل المحرم من الدواب حدثنا
عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب ليس على المحرم في
قتلهن جناح وعن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن زيد بن
جبير قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما يقول حدثتني إحدى نسوة النبي
صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم يقتل المحرم حدثنا
أصبغ قال أخبرني عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن سالم
قال قال عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قالت حفصة قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم خمس من الدواب لا حرج على من قتلهن الغراب والحدأة والفأرة و
العقرب والكلب العقور حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب
قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب كلهن فاسق يقتلهن في
الحرم الغراب والحدأة والعقرب والفأرة والكلب العقور حدثنا

عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني إبراهيم

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے

عن الأسود عن عبد الله رضي الله عنه قال بينما نحن مع النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم منا میں جب پہنچیں آنحضرت صلے اللہ علیہ

في غار بمنى إذ نزل عليه والمرسلات وإنه ليتلوها وإني لأتلقاها من فيه وإن فاه

وسلم کے ساتھ تھے منا میں سورہ والمرسلات عرفا آپ پر اتری آپ پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے منہ سے سن کر سیکھ رہا تھا آپ کا

لرطب بها إذ وثبت علينا حية فقال النبي صلى الله عليه وسلم اقتلوها فابتدرناها

منہ بھی پڑھنے سے تر تازہ تھا کہ ایک سانپ ہم پر کود آیا آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو ہم لوگ اس پر لپکے

فذهبت فقال النبي صلى الله عليه وسلم وقيت شركم كما وقيتم شرها قال أبو عبد الله

جلد باز تب آپ نے فرمایا وہ تمہارے گزند سے بچ گیا اور تم اس کے گزند سے بچ رہے امام بخاری نے کہا ہمارا مطلب

إنما أردنا بهذا أن منى من الحرم وأنهم لم يروا بقتل الحية بأسا حدثنا إسماعيل

اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ منا حرم میں داخل ہے اور صحابہ نے سانپ کے مارنے میں کوئی قباحت نہیں دیکھی ہم سے اسمعیل بن

قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها

ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للوزغ فويسق ولم أسمعه

سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھپکلی بدکار (موذی) ہے میں نے یہ نہیں سنا کہ

أمر بقتله **باب لا يعضد شجر الحرم** وقال ابن عباس رضي الله عنهما

آپ نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا **باب حرم کا درخت نہ کاٹیں** اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يعضد شوكه حدثنا قتيبة حدثنا الليث

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن

عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي شريح العدوي أنه قال لعمرو بن

سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح (خویلد یا عمرو بن خالد) عدوی سے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا

سعيد وهو يبعث البعوث إلى مكة ائذن لي أيها الأمير أحدثك قولا قام

جو مکہ پر فوجیں بھیج رہا تھا اے امیر مجھکو اجازت دے میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں

به رسول الله صلى الله عليه وسلم للغد من يوم الفتح سمعته أذناي ووعاه

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح کے دوسرے روز ارشاد فرمائی میرے کانوں نے اسکو سنا اور دل نے یاد رکھا

قلبي وأبصرته عيناي حين تكلم به إنه حمد الله وأثنى عليه ثم قال

اور آپ جب ارشاد فرماتے وقت میری آنکھوں نے دیکھا آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا مکہ کو اللہ نے

إن مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم

حرام کیا ہے لوگوں نے حرام نہیں کیا جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو

الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرة فان احد ترخص لقتال

اسکو وہاں خون کرنا یا درخت کاٹنا درست نہیں ہے اگر کوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کو سند

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقولوا له ان الله اذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولم

کرو اپنے لیے تو اسکو یہ جواب دو کہ اللہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی (خاص) اجازت دی

يأذن لكم وانما اذن لي ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها

تم کو تو اجازت نہیں دی اور مجھ کو بھی جو اجازت ہوئی وہ ایک گھڑی بھر دن کے لیے پھر اسکی حرمت آج ویسی ہی ہو گئی جیسے کل تھی

بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابي شريح ما قال لك عمرو قال

یہ بات جو لوگ موجود ہیں وہ ان کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں ابو شریح سے لوگوں نے پوچھا عمرو نے اسکا کیا جواب دیا انہوں نے کہا عمرو یہ کہنے لگا ابو شریح میں تجھ سے

انا اعلم بذلك منك يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا

زیادہ اس بات کو جانتا ہوں کہ حرم مجرم کو پناہ نہیں دیتا نہ خون کر کے بھاگنے والے کو اور

فارا بخربة خربة بلية. باب لا ينفر صيد الحرم حدثنا محمد بن المثنى

کوئی جرم کر کے بھاگنے والے کو باب حرم کے شکار کو ہانکا نہ کریں ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا

حدثنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما ان

کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے خالد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے

النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله حرم مكة فلم تحل لاحد قبلي ولا تحل لاحد بعدي

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا بنایا وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال

وانما احلت لي ساعة من نهار لا يختلى خلاها ولا يعضد شجرها ولا ينفر

ہو گا اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا وہاں کی سبزی نہ کاٹی جائے وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے

صيدها ولا تلتقط لقطتها الا لمعرف فقال العباس يا رسول الله الا الاذخر

وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھا سکتا ہے جو لوگوں سے پہچنوا دے حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ اذخر گھاس کی اجازت دیجیے

لصاغتنا وقبورنا فقال الا الاذخر وعن خالد عن عكرمة قال هل تدري

وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہو اور خالد نے عکرمہ سے روایت کی انہوں نے کہا تم جانتے

ما لا ينفر صيدها هو ان ينحيه من الظل ينزل مكانه. باب لا يحل

ہو شکار ہانکنے کا کیا مطلب ہے یہ ہے کہ جانور کو سایہ سے ہٹا دے اور خود وہاں اترے باب مکہ میں لڑنا

القتال بمكة وقال ابو شريح رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يسفك بها

درست نہیں اور ابو شریح نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں خون نہ بہائے

دما حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن مجاهد عن

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے

طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم

طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا تو

افتتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا فإن هذا

بلد حرمه الله يوم خلق السموات والأرض وهو حرام بحرمة الله إلى

يوم القيامة وإنه لم يحل القتال فيه لأحد قبلي ولم يحل لي إلا ساعة

من نهار فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة لا يعضد شوكه ولا ينفر

صيده ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها ولا يختلى خلاها قال العباس يا رسول

الله إلا الإذخر فإنه لقينهم ولبيوتهم قال قال إلا الإذخر باب الحجامة

للمحرم وكوى ابن عمر ابنه وهو محرم ويتداوى ما لم يكن فيه طيب

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين قال قال عمرو أول شيء سمعت

عطاء يقول سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول احتجم رسول الله صلى

الله عليه وسلم وهو محرم ثم سمعته يقول حدثني طاوس عن ابن عباس

فقلت لعله سمعه منهما حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمن بن

بلال عن علقمة بن أبي علقمة عن عبد الرحمن الأعرج عن ابن بحينة

رضي الله عنه قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم بلحي جمل

في وسط رأسه باب تزويج المحرم حدثنا أبو المغيرة عبد القدوس

ابن الحجاج حدثنا الأوزاعي حدثني عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بَابُ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح پڑھایا باب

مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

احرام میں مرد اور عورت کو خوشبو لگانا منع ہے ف اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا

فرمایا ف محرم عورت ورس اور زعفران کا رنگا کپڑا نہ پہنے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَجُلٌ

لیث نے کہا ہم سے نافع نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ

اور کہنے لگا یا رسول اللہ احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ

قمیص نہ پہنو نہ پاجامہ نہ عمامہ

وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَ

نہ کنٹوپ (یا باراں کوٹ) اگر کسی پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے ٹخنوں

يَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ

سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے اور وہ کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو

وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ

اور محرم عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے نہ دستانے پہنے لیث کے ساتھ اس حدیث کو موسے بن عقبہ اور

وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحٰقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ

اسمعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے بھی روایت کیا ف ان کی روایتوں میں نقاب اور دستانوں کا ذکر ہے

وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا وَرْسٌ وَكَانَ يَقُولُ لَا تَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ

اور عبیداللہ کی روایت میں ف ولا ورس ہے اور یہ کہ وہ کہتے تھے محرم عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے

الْقُفَّازَيْنِ وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَتَنَقَّبُ الْمُحْرِمَةُ وَتَابَعَهُ

پہنے اور امام مالک نے نافع سے ف انہوں نے ابن عمر رض سے یوں روایت کی محرم نقاب نہ ڈالے اور لیث بن ابی سلیم نے

لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ

مالک کی طرح روایت کی ف ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے حکم سے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَصَتْ بِرَجُلٍ

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک احرام والے

مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ

شخص کو اس کی اونٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا اس کو غسل اور

ف۱ اس پر تمام علما کا اتفاق ہے صرف اختلاف بعضی چیزوں میں ہے کہ وہ خوشبو ہیں یا نہیں ف۲ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ف۳ موسی کی روایت کو نسائی نے اور اسمعیل کی روایت کو علی بن محمد مصری نے فوائد میں اور جویریہ کی روایت کو ابو یعلیٰ نے اور ابن اسحاق کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ ف۴ عبیداللہ کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا [illegible]

ف۵ [illegible] امام مالک [illegible]

ف۶ [illegible]

وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ بَابُ الِاغْتِسَالِ
کفن دو لیکن اسکا سر نہ چھپاؤ نہ اسکے خوشبو لگاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا باب محرم کو غسل کرنا

لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ
کیسا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا محرم حمام میں جا سکتا ہے اور ابن عمرؓ اور

وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ
حضرت عائشہؓ بدن کھجانے میں کچھ قباحت نہیں سمجھتے تھے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم

ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ
سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ عبداللہ بن عباسؓ

وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ
اور مسور بن مخرمہ نے ابواء میں (جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) اختلاف کیا عبداللہ بن عباس نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے

رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ
اور مسور نے کہا نہیں دھو سکتا آخر عبداللہ بن عباسؓ نے مجھکو

إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ
ابو ایوب انصاری (صحابی) پاس بھیجا میں نے دیکھا وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے ہیں ایک کپڑے کی آڑ کئے

بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي
ہوئے میں نے انکو سلام کیا انہوں نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھ کو عبداللہ بن عباس

إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے آپ پاس یہ پوچھنے کو بھیجا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت

يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ
میں اپنا سر کیونکر دھوتے تھے یہ سنکر ابو ایوب نے اپنا ہاتھ پردے پر رکھا اس کو نیچا کیا

حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ
اتنا کہ ان کا سر میں دیکھنے لگا پھر ایک آدمی سے کہا جو ان پر پانی ڈالتا تھا پانی ڈال اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا

ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ
انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سر کو ملایا آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ
کو ایسا ہی کرتے دیکھا باب جب محرم کو جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لینا

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ
ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھکو عمرو بن دینار نے خبر دی سنا

جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
جابر بن زید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ
آپ عرفات میں خطبہ سنا رہے تھے جس شخص کو احرام کی حالت میں جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے جس کو تہ بند

لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ لِلْمُحْرِمِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے

سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ
انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا

لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا
قمیص نہ پہنے نہ پگڑی باندھے نہ پاجامہ پہنے نہ کن ٹوپا (یا باراں کوٹ) نہ وہ کپڑا

مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَإِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا
جس کو زعفران یا ورس لگی ہو اگر جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انکو کاٹ کر

حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ بَابٌ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ
ٹخنوں سے نیچا کرلے باب جو شخص تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے

السَّرَاوِيلَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ
نے ہم کو خطبہ سنایا عرفات میں تو فرمایا جو کوئی تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جو

لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ بَابُ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ
جوتیاں نہ پائے وہ موزے پہن لے باب محرم کو ہتیار باندھنا درست ہے اور عکرمہ نے کہا

إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدَى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ حَدَّثَنَا
اگر محرم کو دشمن کا ڈر ہو تو ہتیار باندھے اور فدیہ دے لیکن عکرمہ کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا کہ فدیہ دے ہم سے

عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ
عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحق سے انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ
اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا مکہ والوں نے آپکو مکہ میں آنے نہ دیا

حَتَّى قَاضَاهُمْ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ
آخر آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ مکہ میں ہتیار نیام میں رکھ کر داخل ہونگے باب مکہ اور حرم میں بن

ف ۱ امام احمد نے اسی حدیث کے ظاہر پر عمل کر کے یہ حکم دیا ہے کہ جس محرم کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور پاجامہ کا پھاڑنا اور موزوں کا کاٹنا ضروری نہیں اور جمہور علماء کے نزدیک پاجامہ اگر اس طرح پہن سکے کہ تو اس پر فدیہ لازم ہوگا۔

ف ۲ یعنی کسی نے عکرمہ کی موافقت نہیں کی ۔ حافظ نے کہا ابن منذر نے حسن بصری سے نقل کیا کہ وہ بھی ہتیار باندھنے میں فدیہ لازم کرتے تھے۔

وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بن احرام مکہ میں داخل ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کا حکم

بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ

احرام کا حکم انہی لوگوں کو دیا جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں اور لکڑہاروں وغیرہ کو ایسا حکم نہیں دیا

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ

بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو

ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ

میقات مقرر کیا اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو یہ مقام ان کے لیے ہیں جو وہاں رہتے

وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ

ہوں اور ملکوں سے وہاں آئیں جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان مقاموں کے ادھر (اِلور)

ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان

يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جس

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ

سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپ نے خود اتارا

جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ بَابٌ

تو ایک شخص آیا کہنے لگا ابن خطل (مردود) کعبے کے پردے پکڑ کر لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اسکو مار ڈالو باب

إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ

اگر کوئی نا جانکر کرتہ پہنے ہوئے احرام باندھے اور عطا بن ابی رباح نے کہا اگر نہ جانکر محرم خوشبو لگائے یا سِیا کپڑا پہن لے

نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ

(تو اس پر کفارہ نہیں) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے عطا نے کہا مجھ سے

حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفوان بن یعلے نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا

فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ

اتنے میں ایک شخص آیا اس کے کرتے پر زرد خوشبو کا نشان تھا حضرت عمر مجھ سے کہتے تھے تم آنحضرت کو وحی اترتے وقت

الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي

دیکھنا چاہتے ہو خیر آپ پر وحی اتری پھر وہ حالت جاتی رہی آپ نے فرمایا عمرے میں بھی وہی کر جو حج میں کرتا ہے

وقت اتار ڈالا یہ مانہیں خوشبو ہو تو اسکے لئے کفارہ دینا ہوگا ورنہ کفارہ لازم ہوگا اور اہل کوفہ اور مزنی نے کہا ہر حال میں کفارہ واجب ہوگا عطا کے اس اثر کو ابن منذر نے اوسط میں اور طبرانی

تَحِلَّ وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

اور ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو دوسرے کا دانت اکھڑ گیا آپ نے اسکا بدلہ کچھ نہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دلایا باب محرم اگر عرفات میں مرجائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم نہیں کیا کہ حج

أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

کے باقی ارکان اسکی طرف سے ادا کیے جائیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا

انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص عرفات

رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ

میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھیرا ہوا تھا اتنے میں اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اسکی گردن

أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

توڑ ڈالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو

وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ

اور احرام ہی کے دونوں کپڑوں میں کفن دو اور اس کے خوشبو مت لگاؤ نہ اسکا سر ڈھانپو کیونکہ اللہ اس کو قیامت میں

يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

لبیک کہتا ہوا اٹھائیگا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ

عرفات میں ٹھیرا ہوا تھا اتنے میں وہ اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اسکی گردن توڑ ڈالی آنحضرت صلے اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمَسُّوهُ

علیہ وسلم نے فرمایا اسکو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور (احرام ہی کے) دونوں کپڑوں کا کفن دیدو اور خوشبو مت لگاؤ

طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا بَابُ

نہ اسکا سر ڈھانپو نہ حنوط لگاؤ کیونکہ اللہ تعالے اسکو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔ باب

سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا

محرم جب مرجائے تو اسکا کفن دفن کیونکر سنت ہے ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر

أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ

نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص (حج میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

ساتھ تھا اونٹنی نے احرام کی حالت میں اسکی گردن توڑ ڈالی وہ مرگیا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه الصلوة بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا

فرمایا اسکو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور احرام کے جو دو کپڑے پہنے ہے اسی میں کفن دیدو اور خوشبو مت لگاؤ اور نہ اسکا سر ڈھانپو

رأسه فانه يبعث يوم القيمة ملبيا باب الحج والنذور عن الميت و

وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائیگا باب میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا اور

الرجل يحج عن المرأة حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابو عوانة عن

مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے ابو بشر

ابي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما ان امرأة من جهينة

جعفر بن ایاس سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ایسا ہوا جہینہ کی ایک عورت

جاءت الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان امي نذرت ان تحج فلم تحج حتى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے

ماتت أفأحج عنها قال نعم حجي عنها أرأيت لو كان على امك دين أكنت قاضية اقضوا

مرگئی کیا میں اسکی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں اسکی طرف سے حج کر بھلا بتلا اگر تیری ماں پر کسی کا قرضہ ہوتا تو ادا کرتی یا نہیں (اس نے کہا ضرور)

الله فالله احق بالوفاء باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة

آپ نے فرمایا اللہ کا قرض ادا کرنا تو بہت ضرور ہے باب جو شخص اتنا ضعیف ہو کہ اونٹ پر سیدھا نہ بیٹھ سکے اس کی طرف سے حج کرنا

حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن ابن شهاب عن سليمان بن يسار عن ابن

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے

عباس عن الفضل بن عباس رضي الله عنهم ان امرأة ح حدثنا موسى بن اسمعيل

انہوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے ایک عورت دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا

حدثنا عبد العزيز بن ابي سلمة حدثنا ابن شهاب عن سليمان بن يسار عن

کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس

ابن عباس رضي الله عنهما قال جاءت امرأة من خثعم عام حجة الوداع قالت

رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا خثعم قبیلے کی ایک عورت جس سال حجۃ الوداع ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

يا رسول الله ان فريضة الله على عباده في الحج ادركت ابي شيخا كبيرا لا يستطيع

آئی کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ ایسے وقت پر کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے

ان يستوي على الراحلة فهل يقضي عنه ان احج عنه قال نعم باب

تھم نہیں سکتا کیا اسکا حج ادا ہو جائے گا اگر میں اسکی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں باب

حج المرأة عن الرجل حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے

عن سليمان بن يسار عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال كان الفضل

انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا فضل بن عباس

طرف سے حج درست ہے ورنہ درست نہیں ہے ۱۲ منہ ف اسکا نام معلوم نہیں ہوا اس حدیث سے یہ نکلا کہ زندہ آدمی کی طرف سے بھی اگر وہ معذور ہو جائے دوسرا آدمی حج کر سکتا ہے امام مالک

رَدِیفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَۃٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی فضل اسکو دیکھنے لگے

اِلَیْھَا وَتَنْظُرُ اِلَیْہِ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَصْرِفُ وَجْہَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ

وہ فضل کو دیکھنے لگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے

الْاٰخَرِ فَقَالَتْ اِنَّ فَرِیضَۃَ اللّٰہِ اَدْرَکَتْ اَبِی شَیْخًا کَبِیرًا لَّا یَثْبُتُ عَلَی الرَّاحِلَۃِ

وہ عورت بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض (حج) ایسے وقت پر فرض ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہے اونٹنی پر تھم نہیں سکتا

اَفَاَحُجُّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِکَ فِی حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بَابُ حَجِّ الصِّبْیَانِ حَدَّثَنَا

کیا میں اسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا ہاں یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے باب بچوں کا حج کرنا

اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی یَزِیدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

ابو النعمان نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس

عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُولُ بَعَثَنِی اَوْ قَدَّمَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی

رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سامان کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی

الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاہِیمَ حَدَّثَنَا

کو روانہ کر دیا ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو

ابْنُ اَخِی ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عَمِّہٖ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ

ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ

مَسْعُودٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاہَزْتُ

عبد اللہ بن عباس نے کہا میں ایک مادہ گدھی پر چلتا ہوا سامنے آیا ان دنوں میں جوانی کے قریب تھا

الْحُلُمَ اَسِیرُ عَلٰی اَتَانٍ لِّی وَرَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُّصَلِّی بِمِنًی

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے منیٰ میں نماز پڑھ رہے تھے

حَتّٰی سِرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْہَا فَرَتَعَتْ فَصَفَفْتُ

میں تھوڑی سی پہلی صف کے آگے سے گذر گیا پھر گدھی سے اترا وہ چرتی رہی میں لوگوں کے ساتھ صف میں

مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ

شریک ہو گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یونس نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا

بِمِنًی فِی حَجَّۃِ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

کہ یہ واقعہ منیٰ میں ہوا حجۃ الوداع میں ہم سے عبد الرحمن بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمعیل نے

اِسْمٰعِیلَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ یُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیدَ قَالَ حُجَّ بِی مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ

انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِینَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَۃَ اَخْبَرَنَا الْقٰسِمُ

کرایا گیا جب میری عمر سات برس کی تھی ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہمکو قاسم بن مالک نے

بن مالك عن الجعيد بن عبد الرحمن قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول

انہوں نے جعید بن عبد الرحمن سے انہوں نے کہا میں نے عمر بن عبد العزیز سے سنا

للسائب بن يزيد وكان قد حج به في ثقل النبي صلى الله عليه وسلم باب

سائب بن یزید سے کہہ رہے تھے اور سائب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سامان (بال بچوں) میں حج کرایا گیا تھا باب

حج النساء وقال لي أحمد بن محمد حدثنا إبراهيم عن أبيه عن جده أذن

عورتوں کا حج اور امام بخاری نے کہا مجھ سے احمد بن محمد نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اُن کے دادا سے

عمر رضي الله عنه لأزواج النبي صلى الله عليه وسلم في آخر حجة حجها فبعث

حضرت عمر رض نے اپنے آخری حج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو حج کی اجازت دی اُن کے ساتھ

معهن عثمان بن عفان وعبد الرحمن حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد

حضرت عثمان رض اور عبد الرحمن بن عوف کو بھیجا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے

حدثنا حبيب بن أبي عمرة قال حدثتنا عائشة بنت طلحة عن عائشة أم

کہا ہم سے حبیب بن ابی عمرہ نے کہا ہم سے عائشہ بنت طلحہ نے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین

المؤمنين رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله ألا نغزو ونجاهد

رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ لوگوں کے ساتھ جہاد کو نہ جایا کریں

معكم فقال لكن أحسن الجهاد وأجمله الحج حج مبرور فقالت عائشة فلا

آپ نے فرمایا تم عورتوں کا عمدہ اور اچھا جہاد حج ہے وہ حج مقبول ہو حضرت عائشہ رض کہتی تھیں میں

أدع الحج بعد إذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا

تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سننے کے بعد حج کو کبھی چھوڑنے والی نہیں ہم سے

أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن عمرو عن أبي معبد مولى ابن عباس

ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد سے جو ابن عباس رض کے غلام

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسافر المرأة

تھے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اپنے محرم

إلا مع ذي محرم ولا يدخل عليها رجل إلا ومعها محرم فقال رجل يا

رشتہ دار کے ساتھ ہی سفر کرے اور عورت پاس کوئی مرد نہ جائے مگر جب کوئی محرم اس کے پاس موجود ہو ایک شخص نے عرض کیا یا

رسول الله إني أريد أن أخرج في جيش كذا وكذا وامرأتي تريد الحج فقال

رسول اللہ میں فلانے لشکر کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلنے والا ہوں اور میری عورت حج کو جایا چاہتی ہے آپ نے فرمایا

اخرج معها حدثنا عبدان أخبرنا يزيد بن زريع أخبرنا حبيب المعلم

اپنی عورت کے ساتھ جا ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم کو حبیب معلم نے

عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما رجع النبي صلى الله

انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم من حجته قال لام سنان الانصارية ما منعك من الحج قالت

جب حج کرکے لوٹے تو ام سنان سے جو انصاری عورت تھی یہ پوچھا تو حج کو کیوں نہیں گئی وہ کہنے لگی

ابو فلان تعني زوجها كان له ناضحان حج على احدهما والآخر يسقي ارضا

فلانے کا باپ یعنی میرا خاوند اس کے پاس پانی لانے کے دو اونٹ تھے ایک پر تو وہ خود حج کو گیا اور دوسرا ہماری زمین میں پانی سینچتا

لنا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي رواه ابن جريج عن

ہے آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے اس حدیث کو ابن جریج نے بھی عطاء سے روایت

عطاء سمعت ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال عبيد الله عن

کیا ف۳ انہوں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ نے عبد الکریم سے

عبد الكريم عن عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا سليمن بن

روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث ف۳ ہم سے سلیمان بن حرب نے

حرب حدثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن قزعة مولى زياد قال

بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے قزعہ سے جو زیاد کے غلام تھے انہوں نے کہا

سمعت ابا سعيد وقد غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة

میں نے ابو سعید خدریؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے وہ

قال اربع سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم او قال يحدثهن

کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں یا چار باتیں ابو سعیدؓ

عن النبي صلى الله عليه وسلم فاعجبنني وآنقنني ان لا تسافر امرأة

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے باتیں مجھ کو بھلی لگیں ایک یہ کہ کوئی عورت دو

مسيرة يومين ليس معها زوجها او ذو محرم ولا صوم يومين الفطر

دن کا سفر بغیر محرم رشتہ دار یا خاوند کے ساتھ ہوئے نہ کرے دوسرے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن روزہ

والاضحى ولا صلوة بعد صلاتين بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد

نہیں رکھنا چاہیے تیسرے عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد

الصبح حتى تطلع الشمس ولا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد مسجد

سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھنا چاہیے چوتھے کجاوے تین ہی مسجدوں کی طرف باندھے جاویں ایک مسجد حرام

الحرام ومسجدي ومسجد الاقصى باب من نذر المشي الى الكعبة

دوسری میری مسجد تیسرے مسجد اقصیٰ کی طرف باب اگر کسی نے کعبے تک پیدل جانے کی منت مانی

حدثنا ابن سلام اخبرنا الفزاري عن حميد الطويل قال حدثني ثابت

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے مروان فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے کہا مجھ سے ثابت نے بیان کیا

عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى شيخا يهادى بين

انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا ف۵ جو اپنے دونوں بیٹوں پر

لا تنسہ قال ما بال ھذا قالوا نذر ان یمشی قال ان اللہ عن تعذیب ھذا
لنفسہ لغنی وامرہ ان یرکب حدثنا ابراھیم بن موسی اخبرنا ھشام بن
یوسف ان ابن جریج اخبرھم قال اخبرنی سعید بن ابی ایوب ان یزید
بن ابی حبیب اخبرہ ان ابا الخیر حدثہ عن عقبۃ بن عامر قال نذرت
اختی ان تمشی الی بیت اللہ وامرتنی ان استفتی لھا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاستفتیتہ فقال علیہ السلام لتمش ولترکب قال وکان ابو الخیر
لا یفارق عقبۃ حدثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن یحیی بن ایوب عن
یزید عن ابی الخیر عن عقبۃ فذکر الحدیث باب حرم المدینۃ
حدثنا ابو النعمان حدثنا ثابت بن یزید حدثنا عاصم ابو عبد الرحمن
الاحول عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المدینۃ حرم
من کذا الی کذا لا یقطع شجرھا ولا یحدث فیھا حدث من احدث حدثا
فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین حدثنا ابو معمر
حدثنا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس رضی اللہ عنہ قدم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وامر ببناء المسجد فقال یا بنی النجار
ثامنونی فقالوا لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ فامر بقبور المشرکین فنبشت

ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ حَدَّثَنَا

دی گئیں اور کھنڈر برابر کیا گیا اور درخت کاٹ ڈالے گئے ف اور مسجد میں قبلے کی طرف رکھ دیے گئے ہم سے

إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ

اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے سعید مقبری

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ

سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے کے دونوں

مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلٰى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ

پتھریلے کناروں میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی ابوہریرہ رض نے کہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے

فَقَالَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ

فرمایا میں سمجھتا ہوں بنی حارثہ تم حرم کے باہر ہو گئے پھر دیکھا تو فرمایا نہیں تم حرم کے اندر ہو

فِيهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا

انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ یزید بن شریک سے انہوں نے حضرت علی رضہ سے انہوں نے کہا ہمارے پاس تو بس اللہ کی کتاب ہے

كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا

اور یہ کاغذ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر پہاڑ سے لیکر یہاں تک

بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ

حرم ہے جو کوئی یہاں بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ

اور سب لوگوں کی لعنت نہ اسکا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے

فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ

جو کوئی مسلمان کا عہد توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب مسلمانوں کی لعنت نہ اسکا نفل قبول ہوگا

صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ

نہ فرض اور جو کوئی اپنے مالک کو چھوڑ کر بے اسکی اجازت کے دوسرے کو مالک بنائے اس پر اللہ اور

الْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت نہ اسکا نفل قبول ہوگا نہ فرض

باب

مدینہ کی فضیلت اور مدینہ

وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ

کا برے آدمی کو نکال دینا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن

سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

سعید سے انہوں نے کہا میں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوہریرہ رضی

ف: اس سے بعض حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ اگر مدینہ حرم ہوتا تو وہاں کے درخت آپ کیوں کٹواتے … جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ ہجرت کے پہلے سال کا ہے اس وقت تک مدینہ حرم نہیں ہوا تھا … [illegible]

رضی الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت بقرية تأكل
القرى يقولون يثرب وهي المدينة تنفي الناس كما ينفي الكير خبث الحديد

باب المدينة طابة حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمن قال
حدثني عمرو بن يحيى عن عباس بن سهل بن سعد عن أبي حميد رضي الله
عنه أقبلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم من تبوك حتى أشرفنا على المدينة
فقال هذه طابة

باب لابتي المدينة حدثنا عبد الله بن يوسف
أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي
الله عنه أنه كان يقول لو رأيت الظباء بالمدينة ترتع ما ذعرتها قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما بين لابتيها حرام

باب من رغب عن المدينة
حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سعيد بن
المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه يقول
يتركون المدينة على خير ما كانت لا يغشاها إلا العواف يريد عوافي السباع
والطير وآخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما
فيجدانها وحشا حتى إذا بلغا ثنية الوداع خرا على وجوههما حدثنا
عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ
انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یمن کا ملک فتح ہوگا پھر وہاں سے کچھ لوگ سواری کے

فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا
جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو انکا کہنا مانیں گے انکو مدینہ سے لیجائیں گے حالانکہ اگر انکو معلوم ہو تو مدینہ کا رہنا انکے لیے

يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ
بہتر تھا اسی طرح شام کا ملک فتح ہوگا اور کچھ لوگ سواریاں ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو انکی بات سنیں گے انکو لادکر لیجائیں گے

وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ
اور اگر وہ سمجھتے تو مدینہ کا رہنا انکے لیے بہتر تھا اسی طرح عراق فتح ہوگا کچھ لوگ سواریاں ہانکتے آئیں گے اپنے گھر والوں کو

فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
اور جو ان کی بات مانیں گے انکو سوار کرا کے لیجائیں گے اگر انکو سمجھ ہوتی تو مدینہ ان کے لیے بہتر تھا

بَابٌ الْاِيْمَانُ يَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
باب ایمان کا مدینہ کی طرف سمٹ آنا ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے

اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ
انس بن عیاض نے کہا مجھ سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمن سے انہوں نے حفص بن

بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایمان

قَالَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا بَابٌ
مدینہ میں سمٹ کر اس طرح سے آجائیگا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی بل میں سما جاتا ہے ف باب

اِثْمِ مَنْ كَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ
جو شخص مدینہ والوں کو ستانا چاہے اسپر کیا وبال پڑیگا ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے

جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
جعید بن عبدالرحمن سے انہوں نے عائشہ سے جو سعد کی بیٹی تھیں انہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

يَقُوْلُ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ بَابٌ
سے سنا آپ فرماتے تھے مدینہ والوں سے جو کوئی فریب کرے گا اس طرح گل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے باب

آطَامِ الْمَدِيْنَةِ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ
مدینہ کے محلوں کا بیان ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا

اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ سَمِعْتُ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ
مجھکو عروہ نے خبر دی کہا میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ف: اسی طرح اخیر زمانہ میں سچے مسلمان ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں چلے جائیں گے ... اور ان کا اسلام بدعتوں سے خالی ہے حافظ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى إِنِّىْ لَأَرٰى

مدینہ کے ایک محل (اونچے مکان) پر چڑھے پھر (صحابہ سے) فرمایا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں تمہارے

مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ ۔ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ وَّسُلَيْمٰنُ بْنُ كَثِيْرٍ

گھروں میں فتنے کے مقام اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش گرنے کے مقام ف سفیان کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور سلیمان بن کثیر نے بھی

عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔ بَابٌ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

زہری سے روایت کیا باب دجال مدینہ میں نہیں جانے کا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِىْ بَكْرَةَ رَضِيَ

کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا (ابراہیم) سے انہوں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ میں دجال کا کچھ خوف نہ ہوگا

الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَّلَكَانِ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ

اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دیں گے ف ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے

قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نُّعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلٰٓئِكَةٌ لَا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے

يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

اس میں طاعون جا سکیگا نہ دجال ف ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے

الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنِىْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام ابو عمرو اوزاعی نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دنیا میں کوئی شہر ایسا نہیں جسکو دجال نہ روندے گا ف ضرور روندیگا مگر مکہ اور

وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ نِّقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا

مدینہ ان دونوں شہروں میں آنے کے جتنے رستے ہیں ان پر فرشتے صف باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے

ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ

پھر مدینہ اپنے لوگوں پر تین بار لرزے گا ف اللہ ہر منافق اور کافر کو اس میں سے نکال دے گا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا

أَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا

قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے بارہ میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی اس حدیث میں یہ بھی تھا

فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَنْ قَالَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ

دجال مدینہ کی ایک کھاری زمین میں آنکر اترے گا اس پر مدینہ کے اندر آنا تو حرام کردیا گیا ہے

الْمَدِيْنَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ

(مدینہ سے) ایک شخص جو اس زمانہ کے سب لوگوں میں نیک ہوگا یا نیک لوگوں میں سے ہوگا دجال کے پاس جائے گا

اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور کہیگا میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ

ہم سے بیان کردیا تھا دجال اپنے لوگوں سے کہیگا بھلا کہو تو سہی اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر جلادوں تب تم کو میری

تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَ

خدائی میں شک تو نہیں رہنے کی وہ کہینگے نہیں دجال اسکو مار ڈالیگا پھر جلادیگا وہ شخص زندہ ہوکر کہے گا خدا کی

اللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُهٗ فَلَا يُسَلَّطُ

قسم اب تو مجھکو پورا معلوم ہوگیا تو ہی دجال ہے دجال پھر اسکو مار ڈالنا چاہیگا لیکن مار نہ سکیگا

عَلَيْهِ. بَابُ الْمَدِيْنَةِ تَنْفِي الْخَبَثَ. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

باب مدینہ برے آدمی کو نکالدیتا ہے ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن نے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ

کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک گنوار

اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اسلام پر بیعت کی دوسرے دن بخار میں پھلاتا ہوا آیا

مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِيْ فَاَبٰى ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا

کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے تین بار اس نے یہی کہا آپ نے انکار کیا پھر فرمایا مدینہ تو گویا بھٹی ہے میل کچیل کو نکالدیتی ہے خالص

وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا. حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ

مال رکھلیتی ہے ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے

ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا

يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِلٰى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ

وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں نکلے تو آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ (منافق) لوٹ گئے بعضوں نے کہا ہم چل کر انکو

نَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ

قتل کرینگے بعضوں نے کہا قتل نہیں کرنے کے (اسوقت سورۂ نساء کی) یہ آیت اتری تمکو کیا ہوگیا منافقوں کے بارہ میں تمہارے دو فرقے ہوگئے اور آنحضرت صلے

النبي صلى الله عليه وسلم انها تنفي الرجال كما تنفي النار خبث الحديد

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ برے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کچیل کو

باب حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا وهب بن جرير حدثنا ابي

باب ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن

سمعت يونس عن ابن شهاب عن انس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

حازم نے کہا میں نے یونس سے سُنا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

وسلم قال اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة

آپ نے فرمایا یا اللہ جو تو نے مکہ میں برکت رکھی ہے مدینہ میں اس سے دوگنی برکت کر جریر کے ساتھ اس حدیث

تابعه عثمن بن عمر عن يونس حدثنا قتيبة حدثنا اسمعيل بن

کو عثمان بن عمر نے بھی یونس سے روایت کیا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے

جعفر عن حميد عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب

كان اذا قدم من سفر فنظر الى جدرات المدينة اوضع راحلته وان

سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اس کی محبت سے اپنی اونٹنی تیز چلاتے اگر کسی

كان على دابة حركها من حبها باب كراهية النبي صلى الله عليه و

اور جانور پر ہوتے تو اسکو بھی ایڑ لگاتے (حرکت دیتے) باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کا ویران کرنا

سلم ان تعرى المدينة حدثنا ابن سلام اخبرنا الفزاري عن حميد

ناگوار تھا ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے

الطويل عن انس رضي الله عنه قال اراد بنو سلمة ان يتحولوا الى قرب

انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا بنی سلمہ (انصار کے ایک قبیلے) نے اپنے مکان چھوڑ کر مسجد نبوی کے پاس

المسجد فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تعرى المدينة وقال يا بني

آ رہنا چاہا آپ نے مدینہ کو خالی (ویران) چھوڑ دینا پسند نہ کیا اور فرمایا بنی سلمہ کے لوگو تم اپنے قدموں کا

سلمة الا تحتسبون آثاركم فاقاموا باب حدثنا مسدد عن يحيى

ثواب نہیں چاہتے پھر وہ وہیں رہ گئے باب ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان سے

عن عبيد الله بن عمر قال حدثني خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن

انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے

عاصم عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين بيتي

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت

ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على حوضي حدثنا عبيد

کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور منبر میرا (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا ہم سے عبید بن

سے کچھ بعید نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی میرے منبر کی عزت و حرمت کرے اُس کے پاس عبادت کرے وہ قیامت کے دن میرے حوض پر آئے گا اور عمدہ مطلب یوں ہو سکتا ہے کہ

ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اسمٰعیل نے بیان کیا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ

انہوں نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو ابو بکر صدیق رضہ

أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ

اور بلال کو بخار آ گیا پھر ابو بکر رضہ کو جب بخار چڑھتا تو وہ یہ شعر پڑھتے

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ۞ وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

ہر ایک فرد بشر صبح کرتا ہے اپنے گھر میں ۞ موت اسکی جوتی کے تسمے سے بھی نزدیک تر

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ

اور بلال کا بخار جب اتر جاتا تھا تو وہ رو کر بلند آواز سے یہ پڑھتے

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ۞ بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلٌ

کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات ۞ سب طرف میری اُگے ہوں وہاں جلیل اذخر نبات

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ۞ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

کاش پھر دیکھوں طفیل اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب حیات ۞ اور دیکھوں میں شامہ

قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ

یا میرے اللہ شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف الخ ، دونوں پر لعنت کر

كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلٰى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنہوں نے ہمارے ملک سے ہمکو نکالکر وبا کے ملک میں ڈھکیل دیا ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا

اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَ

یا اللہ مدینہ بھی ہمکو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ پسند کردے یا اللہ ہمارے صاع میں اور مد میں برکت دے

فِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ

اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کردے اور وہاں کا بخار جحفہ میں لیجا ف حضرت عائشہ نے کہا ہم جب مدینہ میں آئے تو سارے ملکوں سے زیادہ

أَوْبَأُ أَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا حَدَّثَنَا

وہاں وبا تھی حضرت عائشہ نے کہا، مدینہ میں بطحان ایک نالہ تھا اس میں ذرا ذرا پانی بہتا رہتا وہ بھی بدمزہ بدبودار ف ہم سے

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ

یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً

ابن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے دعا کی یا اللہ مجھکو اپنی راہ میں شہادت عطا فرما ف

فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

اور مجھکو اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مرنا نصیب کر ف اور زید بن زریع نے اس حدیث

بن زريع عن روح بن القاسم عن زيد بن اسلم عن ابيه عن حفصة

کو روح بن قاسم سے روایت کیا انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام المومنین حفصہ رض سے

بنت عمر رضي الله عنهما قالت سمعت عمر نحوه وقال هشام عن

جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر سے سنا پھر ایسی ہی حدیث بیان کی اور ہشام نے زید سے روایت کی انہوں نے اپنے

زيد عن ابيه عن حفصة سمعت عمر رضي الله عنه

باپ سے انہوں نے ام المومنین حفصہ رض سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے سنا پھر یہی حدیث روایت کی

كتاب الصوم

کتاب روزے کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب وجوب صوم رمضان وقول الله تعالى يا ايها الذين امنوا كتب

باب رمضان کے روزے کا فرض ہونا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو تم پر اگلے لوگوں کی طرح

عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون حدثنا قتيبة بن

روزہ فرض ہوا اس لیے کہ تم گناہوں سے بچو ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

سعيد حدثنا اسمعيل بن جعفر عن ابي سهيل عن ابيه عن طلحة بن عبيد الله

کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے ابو سہیل سے انہوں نے اپنے باپ (مالک) سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے ایک گنوار

ان اعرابيا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثائر الرأس فقال يا رسول الله

پریشان سر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ بتلایے

اخبرني ماذا فرض الله علي من الصلوة فقال الصلوات الخمس الا ان تطوع

شيئا فقال اخبرني ما فرض الله علي من الصيام فقال شهر رمضان الا ان

تطوع شيئا فقال اخبرني بما فرض الله علي من الزكوة فقال فاخبره رسول الله

صلى الله عليه وسلم شرائع الاسلام قال والذي اكرمك لا اتطوع شيئا ولا انقص

مما فرض الله علي شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق او دخل الجنة ان صدق

حدثنا مسدد حدثنا اسمعيل عن ايوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

عنهما قال صام النبي صلى الله عليه وسلم عاشوراء وأمر بصيامه فلما فرض

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اسکا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا

رمضان ترك وكان عبد الله لا يصومه إلا أن يوافق صومه حدثنا

تو یہ عاشورے کا روزہ موقوف ہو گیا عبد اللہ بن عمرؓ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھتے مگر جب انکے روزہ کے دن آن پڑتا ف ہم سے

قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب أن عراك بن مالك

قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے ان سے عراک بن مالک نے بیان

حدثه أن عروة أخبره أن عائشة رضي الله عنها أن قريشا كانت تصوم

کیا انکو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں عاشورے کے دن

يوم عاشوراء في الجاهلية ثم أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصيامه حتى

روزہ رکھا کرتے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزے کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے

فرض رمضان وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء فليصمه ومن

فرض ہوگئے اور (اس وقت) آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے

شاء أفطر باب فضل الصوم حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك

نہ رکھے باب روزے کی فضیلت ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے

عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله

انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم قال الصيام جنة فلا يرفث ولا يجهل وإن امرؤ قاتله أو

نے فرمایا روزہ (دوزخ کی) ڈھال ہے روزے میں فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں ف اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا

شاتمه فليقل إني صائم مرتين والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم

گالی دے تو دو بار کہہ دے میں روزہ دار ہوں قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے

أطيب عند الله تعالى من ريح المسك يترك طعامه وشرابه وشهوته من أجلي

نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے ف اللہ فرماتا ہے روزہ دار میرے لیے اپنا کھانا پانی چھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہش ترک کر دیتا ہے روزہ خاص

الصيام لي وأنا أجزي به والحسنة بعشر أمثالها باب الصوم كفارة

میرے لیے ہے ف اور میں خود ہی اسکا بدلہ دونگا اور ایک نیکی کے بدل دس نیکیوں کا ثواب ملیگا باب روزہ گناہوں کا اتار ہے

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا جامع عن أبي وائل عن

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے جامع بن راشد نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے

حذيفة قال قال عمر رضي الله عنه من يحفظ حديثا عن النبي صلى الله عليه

حذیفہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا فتنے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد

وسلم في الفتنة قال حذيفة أنا سمعته يقول فتنة الرجل في أهله وماله

حذیفہ نے کہا میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ اسکے بال بچوں مال اور (دوست)

وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ

کے ساتھ ہو اس کی وجہ سے ہوتا ہے نماز روزہ صدقہ اس کا اتار ہو جاتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں یہ فتنہ نہیں پوچھتا

إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ وَإِنَّ دُونَ ذٰلِكَ بَابًا

میں تو وہ فتنہ پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئیگا حذیفہ نے کہا اس سے ادھر تو بند دروازہ ہے

مُغْلَقًا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْدَرُ أَنْ لَّا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ

حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا حذیفہ نے کہا توڑ جائے گا انہوں نے کہا کہ پھر تو قیامت تک جڑنے کے

الْقِيٰمَةِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ

لائق نہ رہیگا شقیق نے کہا ہم نے مسروق سے کہا تم حذیفہ سے پوچھو کیا عمر کو معلوم تھا وہ دروازہ کون ہے انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا ہاں وہ ایسا جانتے تھے

كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ بَابُ الرَّيَّانِ لِلصَّائِمِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ

جیسے آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے باب جنت کا دروازہ ریان روزہ داروں کے لیے ہے ہم سے خالد بن مخلد نے

ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں قیامت کے دن روزہ دار لوگ بہشت

مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ

میں اس دروازہ میں سے جائیں گے روزہ داروں کے سوا اور کوئی اس میں سے نہ جائیگا پکارا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں

فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ

وہ اٹھ کھڑے ہونگے انکے سوا اس میں سے کوئی نہ جائے گا جب وہ جا چکینگے تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا کوئی اور اس میں نہ جا سکے گا

حَدَّثَنَا إِبْرٰهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن بن عیسے نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جوڑا (دو روپیہ یا دو کپڑے یا اور کوئی دو چیزیں) خرچ کریگا اسکو (فرشتے) بہشت کے دروازوں سے

الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ

پکارینگے خدا کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے پھر جو کوئی نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا

وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ

اور جو کوئی مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو کوئی روزہ دار ہوگا

دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ

وہ ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو زکوٰۃ دینے والا ہوگا وہ زکوٰۃ کے دروازے سے بلایا جائیگا

فقال ابو بكر رضي الله عنه بابي انت وامي يا رسول الله ما على من دعي من

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر صدقے یا رسول اللہ اگر کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک

تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب كلها قال

دروازے سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ف لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا

نعم وارجو ان تكون منهم باب هل يقال رمضان او شهر رمضان

ہاں ایسے لوگ بھی ہونگے اور مجھے امید ہے تم ان لوگوں میں ہوگے ف باب رمضان یا ماہ رمضان کیا کہیں

ومن راى كله واسعا وقال النبي صلى الله عليه وسلم من صام رمضان و

اور کسی دلیل سے دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور

قال لا تقدموا رمضان حدثنا قتيبة حدثنا اسمعيل بن جعفر عن

فرمایا رمضان سے آگے روزے نہ رکھو ف ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے

ابي سهيل عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله

ابو سہیل نافع بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة حدثني يحيى بن

جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں ف مجھ سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا

بكير قال حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني ابن

کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو سہیل بن ابی انس نے بیان کیا

ابي انس مولى التيميين ان اباه حدثه انه سمع ابا هريرة رضي الله عنه

جو تیمیوں کا غلام تھا ان سے انکے باپ نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل شهر رمضان فتحت

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے

ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين حدثنا يحيى بن

جاتے ہیں ف اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا

بكير قال حدثني الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني سالم ان ابن

کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا رايتموه

کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم رمضان کا چاند دیکھو

فصوموا واذا رايتموه فافطروا فان غم عليكم فاقدروا له وقال غيره عن

تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اگر ابر ہو جائے تو تیس دن پورے کر لو ف لیث کے سوا اور لوگوں نے

الليث حدثني عقيل ويونس لهلال رمضان باب من صام رمضان ايمانا

یوں روایت کی مجھ سے عقیل اور یونس نے بیان کیا رمضان کے چاند کے لیے ف باب جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ

احتسابا ذنبه وقالت عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه و

ثواب کی امید سے نیت کرکے رکھے اس کا ثواب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

سلم يبعثون على نياتهم حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا

لوگ اپنی نیتوں کے موافق اٹھائے جائیں گے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے

يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن صام

جو کوئی شب قدر میں ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے عبادت میں لگا رہے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو کوئی رمضان کے

رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه باب اجود ما كان

روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان

النبي صلى الله عليه وسلم يكون في رمضان حدثنا موسى بن اسمعيل

میں سب دنوں سے زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے ہم سے موسےٰ بن اسمعیل نے بیان کیا

حدثنا ابراهيم بن سعد اخبرنا ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في

نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے بھلائی پہنچانے میں اور رمضان میں جب حضرت جبریل آپ سے ملتے رہتے

رمضان حين يلقاه جبريل وكان جبريل عليه السلام يلقاه كل ليلة في رمضان

تو آپ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے جبریل رمضان میں ہر رات آپ سے ملا کرتے رمضان گذرنے تک

حتى ينسلخ يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن فاذا لقيه جبريل عليه السلام

وہ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تو جن دنوں میں جبریل آپ سے ملتے رہتے

كان اجود بالخير من الريح المرسلة باب من لم يدع قول الزور والعمل

آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہوتے باب جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور دغابازی

به في الصوم حدثنا آدم بن ابي اياس حدثنا ابن ابي ذئب حدثنا

کرنا نہ چھوڑے ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے

سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله

سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان

فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور دغابازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو یہ احتیاج نہیں کوئی اپنا

يدع طعامه وشرابه باب هل يقول اني صائم اذا شتم حدثنا ابراهيم

کھانا پانی چھوڑے ف باب کوئی اس کو گالی دے تو یہ کہہ سکتا ہے میں روزہ دار ہوں ہم سے ابراہیم

ف روزے سے اصلی غایت یہ ہے کہ آدمی گناہوں کو چھوڑے اور دل صاف کرے اور خدا کی عبادت میں غرق ہو اور اس کی لذت حاصل کرے جس شخص کو روزہ رکھنے سے یہ باتیں حاصل نہ ہوں بلکہ سارے گناہ کرتا رہے جھوٹ فریب دغا بازی میں مصروف رہے تو اس کا روزہ کیسے فاقہ کشی ہے

ابن موسیٰ اخبرنا هشام بن یوسف عن ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابی
ابن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے ابو صالح

صالح الزیات انه سمع ابا هریرة رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی
سے جو گھی بیچتا تھا اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الله علیه وسلم قال الله کل عمل ابن ادم له الا الصیام فانه لی وانا اجزی به
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کا ہر ایک عمل اسی کے کام کا ہے مگر روزہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا

والصیام جنة واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابه
اور روزہ گناہوں کی سپر ہے اور جب تم میں کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے نہ غل مچائے اگر کوئی اس کو گالی دے

احد او قاتله فلیقل انی امرؤ صائم والذی نفس محمد بیده لخلوف فم
یا اس سے لڑے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو

الصائم اطیب عند الله من ریح المسک للصائم فرحتان یفرحهما اذا
اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک تو روزہ کھولتے وقت

افطر فرح واذا لقی ربه فرح بصومه باب الصوم لمن خاف علی نفسه
خوش ہوتا ہے دوسرے جب اپنے مالک سے ملے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا باب جو مجرد ہو اور زنا سے ڈرے تو روزے

العزوبة حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابراهیم عن
رکھے ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے

علقمة قال بینا انا امشی مع عبد الله رضی الله عنه فقال کنا مع النبی صلی
علقمہ سے انہوں نے کہا ایک بار میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

الله علیه وسلم فقال من استطاع الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر و
ساتھ تھے آپ نے فرمایا جو شخص جورو کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے نکاح آدمی کی نگاہ نیچی رکھتا ہے

احصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء باب قول
شرمگاہ کو بدفعلی سے روکے رہتا ہے جس کو یہ طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی کر دیتا ہے باب آنحضرت صلی اللہ

النبی صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الهلال فصوموا واذا رایتموه فافطروا
علیہ وسلم کا یہ فرمانا جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ افطار کرو

وقال صلة عن عمار من صام یوم الشک فقد عصی ابا القاسم صلی الله علیه
اور صلہ نے عمار سے روایت کی جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی

وسلم حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالک عن نافع عن عبد الله بن عمر
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر رمضان فقال لا تصوموا
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو

حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ

جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھ لو اور روزہ موقوف بھی نہ کرو جب تک عید کا چاند نہ دیکھ لو اگر ابر چھا جائے تو تیس دن پورے کر لو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ

عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس (۲۹)

عِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ

راتوں کا بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اگر ابر ہو جائے تو تیس دن کا شمار پورا کر لو

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے جبلہ بن سحیم سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَ

رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے

خَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اور تیسری بار میں انگوٹھا دبا لیا دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن

زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ

یا ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر موقوف بھی کرو

فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا عِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

اگر ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ

انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے عکرمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں سے ایک مہینہ کا ایلا کیا (صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی) جب انتیس دن گذر گئے تو

يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ

صبح سویرے یا تیسرے پہر کو آپ ان کے پاس آ گئے لوگوں نے عرض کیا آپ نے تو ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ

يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

انتیس دن کا (بھی) ہوتا ہے ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان

بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بن بلال نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
اپنی عورتوں سے ایلا کیا آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی آپ انتیس راتوں تک ایک بالا خانے میں

لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ
رہے پھر وہاں سے اترے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی

تِسْعًا وَعِشْرِينَ بَابٌ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِسْحٰقُ
ہوتا ہے باب عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے امام بخاری نے کہا اسحاق بن راہویہ نے کہا

وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجْتَمِعَانِ كِلَاهُمَا نَاقِصٌ حَدَّثَنَا
اگر وہ انتیس دن کے ہوں تب بھی پورے تیس دن کا ثواب ملتا ہے اور محمد بن سیرین نے کہا دونوں انتیس دن کے نہیں ہوتے ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اسحاق سے سنا انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ
سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے خالد حذاء

الْحَذَّاءِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ
سے کہا مجھ کو عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ عید کے کم نہیں ہوتے (یعنے دونوں میں انتیس دن کے ہوں یا تیس دن کے

ذُو الْحِجَّةِ بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ حَدَّثَنَا
ہوں تیس کا ثواب ملتا ہے) باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہم لوگ لکھنا حساب نہیں جانتے ہم سے

آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ
آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے کہا ہم سے سعید بن عمرو نے انہوں نے عبد اللہ

ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ
بن عمر سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم لوگ امی لوگ ہیں (ان پڑھ) حساب

لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً
کتاب نہیں جانتے مہینہ کبھی اتنا ہوتا ہے (دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا) کبھی اتنا (ایک انگلی کم کی) یعنے کبھی ۲۹ دن کا کبھی

ثَلَاثِينَ بَابٌ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ حَدَّثَنَا
۳۰ دن کا باب رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنا ہم سے

مُسْلِمُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں رمضان سے ایک

ابواب الصوم

ف امام بخاری نے اسحاق اور ابن سیرین کے قول نقل کر کے اس حدیث کی تفسیر کر دی امام احمد نے بھی فرمایا ہے قاعدہ ہے کہ اگر رمضان ۲۹ دن کا ہوتا ہے تو ذوالحجہ ۳۰ دن کا ہوتا ہے اگر ذوالحجہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے تو رمضان تیس دن کا ہوتا ہے مگر اس قاعدہ پر عمل نہیں ہے

أحدكم رمضان بصوم يوم أو يومين إلا أن يكون رجل كان يصوم

دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر اس شخص کے (روزہ رکھ لینے کا) دن آ جائے جس دن وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا

صومه فليصم ذلك اليوم باب قول الله جل ذكره أحل لكم ليلة الصيام

تو اس دن روزہ رکھ لے باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا تم کو روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے صحبت کرنا درست

الرفث إلى نسائكم هن لباس لكم وأنتم لباس لهن علم الله أنكم كنتم تختانون

ہوا انکا تمہارا جوڑ ہے وہ تمہاری پوشاک تم ان کی پوشاک اللہ کو معلوم ہے کہ تم چوری چھپی ایسا کرتے تھے

أنفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم فالآن باشروهن وابتغوا ما كتب الله لكم حدثنا

اللہ نے تم کو معاف کیا اور درگزر کی اب (رات کو) ان سے صحبت کرو اور جو تمہاری قسمت میں لکھا ہے اسکو ڈھونڈو ہم سے

عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء رض قال كان أصحاب

عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ

محمد صلى الله عليه وسلم إذا كان الرجل صائما فحضر الإفطار فنام قبل أن

وسلم کے صحابہ کا یہ قاعدہ تھا ان میں کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت وہ افطار کرنے سے پہلے سو جاتا

يفطر لم يأكل ليلته ولا يومه حتى يمسي وإن قيس بن صرمة الأنصاري

تو پھر رات کو کچھ نہ کھا سکتا نہ دوسرے دن جب شام ہوتی تو کھا سکتا ایسا ہوا کہ قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے

كان صائما فلما حضر الإفطار أتى امرأته فقال لها أعندك طعام قالت

افطار کے وقت وہ اپنی بی بی کے پاس آئے اور پوچھا کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا نہیں

لا ولكن أنطلق فأطلب لك وكان يومه يعمل فغلبته عيناه فجاءته امرأته فلما

لیکن میں جاتی ہوں کہیں سے ڈھونڈ کر کچھ لاتی ہوں قیس سارے دن مزدوری محنت کیا کرتے تھے انکی آنکھ لگ گئی جورو لوٹ کر آئی دیکھا تو وہ

رأته قالت خيبة لك فلما انتصف النهار غشي عليه فذكر ذلك للنبي صلى

سو گئے ہیں اس نے کہا ہائے بد نصیب دوسرے دن دوپہر کو وہ بیہوش ہو گئے (بھوک کے مارے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

الله عليه وسلم فنزلت هذه الآية أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى

اسکا ذکر آیا اس وقت یہ آیت اتری روزہ کی رات میں تم کو اپنی عورتوں سے صحبت درست کی گئی

نسائكم ففرحوا بها فرحا شديدا ونزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم

اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت بھی اتری جب تک سفید دھاری کالی دھاری سے

الخيط الأبيض من الخيط الأسود باب قول الله تعالى وكلوا واشربوا حتى

صبح کی کھل نہ جائے کھاتے پیتے رہو باب (سورہ بقرہ میں) اللہ کا یہ فرمانا جب تک صبح کی سفید دھاری

يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر ثم أتموا الصيام

کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے کھاتے اور پیتے رہو پھر رات تک روزہ پورا کرو

إلى الليل فيه البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا حجاج بن منهال

اس باب میں براء کی حدیث ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (جو اوپر گزری) ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا

سو جاتا تو رات کو پھر کچھ نہ کھا سکتا نہ پی سکتا یہاں تک کہ دوسرے دن سورج ڈوبے اور ابو الشیخ کی روایت میں یوں ہے افطار کیوقت کھاتے پیتے عورتوں سے صحبت کرتے جب تک سوتے نہیں سونے کے بعد دوسرے دن تک کچھ نہ کر سکتے یہ قاعدہ مسلمانوں نے اہل کتاب کو دیکھ کر اپنے میں جاری کیا تھا جیسے ابن جریر نے نکالا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ
کہا ہم سے ہشیم نے کہا مجھکو حصین بن عبد الرحمٰن نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن

بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ
حاتم سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری یہانتک کہ سفید دھاگا کالے دھاگے سے تم پر کھل جائے تو

عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلٰى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ
میں نے دو رسیاں لے لیں ایک کالی ایک سفید اور انکو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور رات کو دیکھتا

أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ
رہا مجھکو ان کے رنگ نہ کھلے صبح کو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے

فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
اور فرمایا کالے دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی روشنی مراد ہے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي
کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد سے یہ آیت اتری دوسری سند ہم سے سعید بن ابی مریم

مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ
نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ
سہل بن سعد سے یہ آیت اتری کھاتے پیتے رہو یہانتک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے

مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ
تم پر کھل جائے اور یہ لفظ من الفجر نہیں اترا بعض لوگوں نے کیا اپنے پاؤں میں سفید

أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ
دھاگا اور کالا دھاگا باندھ لیا اور اس وقت تک کھاتے رہتے جب تک ان کا

لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
رنگ نہیں کھلا پھر اللہ تعالے نے یہ لفظ اتارا من الفجر جب سمجھے کہ کالے اور سفید دھاگے سے رات اور دن مراد ہیں

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ
باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بلال کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ

عُمَرَ رض وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ
اور قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ بلال رات رہے سے اذان دیدیا کرتے تھے تو آنحضرت

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہانتک کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان دے

ف: ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ... وان بعض التفاسیر ...

لا يؤذن حتى يطلع الفجر قال القسم ولم يكن بين اذانهما الا ان

وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک صبح نہیں ہو جاتی قاسم نے کہا بلال اور ابن ام مکتوم دونوں کی اذان میں اتنا ہی فرق ہوتا کہ ایک

يرقى ذا وينزل ذا باب تاخير السحور حدثنا محمد بن عبيد الله

چڑھتا اور ایک اترتا۔ باب سحری کھانے میں دیر کرنا ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا

حدثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال

کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا

كنت اتسحر في اهلي ثم تكون سرعتي ان ادرك السجود مع رسول الله صلى الله

میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھ کو جلدی ہوتی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پاؤں

عليه وسلم باب قدر كم بين السحور وصلوة الفجر حدثنا مسلم بن ابراهيم

باب سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا

حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس عن زيد بن ثابت قال تسحرنا

کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ

مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم قام الى الصلوة قلت كم كان بين الاذان

وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے پوچھا سحری میں اور صبح کی اذان میں

والسحور قال قدر خمسين اية باب بركة السحور من غير ايجاب لان

کتنا فاصلہ ہوتا انہوں نے کہا پچاس آیتیں پڑھنے کے موافق باب سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه واصلوا ولم يذكر السحور حدثنا

صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے طے کے روزے رکھے ان میں سحری کھانے کا ذکر نہیں ہے ہم سے

موسى بن اسمعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه ان

موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ

النبي صلى الله عليه وسلم واصل فواصل الناس فشق عليهم فنهاهم قالوا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھے لوگوں نے بھی طے کے روزے رکھے ان کو بہت شاق گذرا آپ نے ان کو منع فرمایا انہوں نے کہا

انك تواصل قال لست كهيئتكم اني اظل اطعم واسقى حدثنا

آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں میں تو برابر کھلایا پلایا جاتا ہوں ہم سے

ادم بن ابي اياس حدثنا شعبة حدثنا عبد العزيز بن صهيب قال سمعت

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے

انس بن مالك رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم تسحروا فان في السحور بركة

سنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے

باب اذا نوى بالنهار صوما وقالت ام الدرداء كان ابو الدرداء يقول

باب کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کرے تو درست ہے اور ام درداء نے کہا ابو درداء ان سے پوچھتے تھے

عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَإِنْ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هٰذَا وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ رض
تمہارے یہاں کھانے کو ہے وہ کہتیں نہیں تو وہ کہتے میں تو آج روزے سے ہوں اور ابو طلحہ رض اور ابو ہریرہ رض

وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ رض حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
اور ابن عباس رض اور حذیفہ رض نے بھی ایسا ہی کیا ہے ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے

أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا
انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عاشورے کے دن یہ منادی کرنے کو بھیجا

يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ
کہ جس نے آج کچھ کھا لیا ہے وہ شام تک اب کچھ نہ کھائے یا روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ شام

فَلَا يَأْكُلْ بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
تک نہ کھائے باب صبح کو روزہ دار جنابت میں اٹھے تو کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے

مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ
امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام تھے

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِينَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ
انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمٰن سے سنا انہوں نے کہا میں اور میرا باپ دونوں جب حضرت عائشہ اور ام سلمہ رض پاس

وَأُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
گئے دوسری سند ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو

أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ
ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی ان کے باپ عبد الرحمٰن نے مروان سے بیان

مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کیا ان سے حضرت عائشہ رض اور ام سلمہ رض نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ وَقَالَ مَرْوَانُ
اپنے گھر والوں میں صبح ہو جاتی اور آپ جنب ہوتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے اور مروان بن حکم نے

لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ
عبد الرحمٰن بن حارث سے کہا میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم یہ حدیث ابو ہریرہ رض کو ٹھوک بجا کر سنا دو ف ان دنوں مروان

عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ
مدینہ کا حاکم تھا ابو بکر بن عبد الرحمٰن نے کہا عبد الرحمٰن نے اس بات کو پسند نہیں کیا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ہم سب ذو الحلیفہ میں

بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي
اکٹھا ہوئے وہاں ابو ہریرہ رض کی زمین تھی تو عبد الرحمٰن نے ابو ہریرہ رض

هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ فَذَكَرَ
سے کہا میں تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اور جو مروان نے مجھ کو قسم نہ دی ہوتی تو میں اس کو تم سے بیان نہ کرتا پھر انہوں نے

ف ابو ہریرہ رض نے فضل کی حدیث سنکر اسکے خلاف فتویٰ دیا تھا مروان کا یہ مطلب تھا کہ عبد الرحمٰن ابو ہریرہ رض کو ان کی غلطی پر متنبہ کرے عبد الرحمٰن نے اس کو نامنظور کیا اور خاموش رہے پھر موقع پاکر ابو ہریرہ رض سے اس

كتاب الصوم

هي ورسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسلان من إناء واحد وكان يقبلها وهو
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزے میں انکا بوسہ لیا کرتے

صائم باب اغتسال الصائم وبل ابن عمر ثوبا فألقاه عليه وهو صائم و
باب روزے میں نہانا اور عبداللہ بن عمر رض نے روزے میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے بدن پر ڈالا ف

دخل الشعبي الحمام وهو صائم وقال ابن عباس لا بأس أن يتطعم القدر
شعبی روزہ دار تھے اور حمام میں گئے ف اور ابن عباس رض نے کہا ف ہانڈی کا مزہ یا اور کسی چیز کا مزہ چکھ لینے میں

أو الشيء وقال الحسن لا بأس بالمضمضة والتبرد للصائم وقال ابن مسعود
میں قباحت نہیں اور امام حسن بصری نے کہا ف کلی کرنا یا پانی سے اپنے تئیں ٹھنڈا کرنا روزہ دار کو منع نہیں اور ابن مسعود رض نے

إذا كان صوم أحدكم فليصبح دهينا مترجلا وقال أنس إن لي أبزن أتقحم فيه
کہا ف جب کوئی روزہ رکھنے والا ہو تو صبح کرے تیل لگائے ہوئے کنگھی کیا ہوا اور انس نے کہا ف میرا ایک حوض ہے میں اس میں

وأنا صائم ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه استاك وهو صائم وقال
غوطہ مارتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ روزے میں مسواک کیا کرتے اور عبداللہ بن عمر

ابن عمر يستاك أول النهار وآخره ولا يبلع ريقه وقال عطاء إن ازدرد ريقه
روزے میں صبح اور شام ہر وقت مسواک کیا کرتے ف اور روزہ دار تھوک نہ نگلے اور عطاء نے کہا ف اگر روزہ دار تھوک نگل گیا تو

لا أقول يفطر وقال ابن سيرين لا بأس بالسواك الرطب قيل له طعم قال والماء
میں یہ نہیں کہتا کہ اسکا روزہ جاتا رہا اور ابن سیرین نے کہا تر مسواک کرنے میں کوئی قباحت نہیں ف لوگوں نے کہا اس میں تو مزہ ہوتا ہے انہوں نے

له طعم وأنت تمضمض به ولم ير أنس والحسن وإبراهيم بالكحل للصائم بأسا
ہوتا ہے حالانکہ روزہ میں پانی سے کلی کرتے ہیں اور انس رض اور حسن رض اور ابراہیم نے کہا روزہ دار کو سرمہ لگانا درست ہے

حدثنا أحمد بن صالح حدثنا ابن وهب حدثنا يونس عن ابن شهاب
ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

عن عروة وأبي بكر قالت عائشة رض كان النبي صلى الله عليه وسلم يدركه الفجر
عروہ اور ابوبکر رض سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہانے کی حاجت ہوتی اور احتلام سے نہیں (بلکہ جماع سے)

في رمضان من غير حلم فيغتسل ويصوم حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك
اور صبح ہو جاتی آپ نہاتے اور روزہ رکھتے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے

عن سمي مولى أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام بن المغيرة أنه سمع
انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام تھے انہوں نے ابوبکر

أبا بكر بن عبد الرحمن كنت أنا وأبي فذهبت معه حتى دخلنا على عائشة رض
بن عبدالرحمن سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ گیا حضرت عائشہ رض کے پاس گیا

قالت أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كان ليصبح جنبا من جماع غير
انہوں نے کہا میں یہ گواہی دیتی ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جماع سے جنابت ہوتی نہ احتلام سے پھر

احتلام ثم يصومه ثم دخلنا على أم سلمة فقالت مثل ذلك باب الصائم

إذا أكل أو شرب ناسيا وقال عطاء إن استنثر فدخل الماء في حلقه لا بأس

إن لم يملك وقال الحسن إن دخل حلقه الذباب فلا شيء عليه وقال الحسن

ومجاهد إن جامع ناسيا فلا شيء عليه حدثنا عبدان أخبرنا يزيد بن زريع

حدثنا هشام حدثنا ابن سيرين عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه

وسلم قال إذا نسي فأكل وشرب فليتم صومه فإنما أطعمه الله وسقاه باب

سواك الرطب واليابس للصائم ويذكر عن عامر بن ربيعة قال رأيت النبي

صلى الله عليه وسلم يستاك وهو صائم ما لا أحصي أو أعد وقال أبو هريرة

عن النبي صلى الله عليه وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند

كل وضوء ويروى نحوه عن جابر وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يخص الصائم

من غيره وقالت عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مطهرة للفم مرضاة للرب

قال عطاء وقتادة يبتلع ريقه حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا

معمر قال حدثني الزهري عن عطاء بن يزيد عن حمران رأيت عثمان توضأ

فأفرغ على يديه ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم

غسل يده اليمنى إلى المرفق ثم غسل يده اليسرى إلى المرفق ثلاثا ثم مسح

تخصیص کی تو امام بخاری نے اس حدیث کے عموم سے دلیل لی ۱۲ منہ ف اسکو امام احمد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے وصل کیا ۱۲ منہ ف عطا کے اثر کو سعید

بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

پھر داہنا پاؤں تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں تین بار پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلے اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي

علیہ وسلم کو اسی طرح جیسے میں نے وضو کیا ہے وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے فرمایا جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو کی)

رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بَابُ

پڑھے ان میں واہی تباہی خیال نہ کرے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے باب

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جب کوئی وضو کرے تو اپنے نتھنوں میں پانی ڈالے اور آپ نے روزہ دار اور بے روزہ میں کوئی فرق نہیں

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ

کیا اور حسن بصری نے کہا روزہ میں ناک میں دوا ڈالنا درست ہے اگر اس کے حلق تک نہ پہونچے اور سرمہ لگا سکتا ہے اور عطاء نے کہا

إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَاذَا

روزہ دار کلی کرے منہ سے سب پانی نکال دے تو کوئی نقصان نہ ہوگا اگر وہ اپنا تھوک نگل نہ لے اور جو اس کے منہ میں تری رہ جائے

بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ

(پانی کی تری) اور روزہ دار مصطگی نہ چبائے اگر مصطگی کا تھوک نگل جائے تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا رہے گا

يُنْهَى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ بَابُ إِذَا جَامَعَ

لیکن منع ہے اور ناک میں پانی ڈالا اور حلق میں بے اختیار اتر گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا باب اگر جان بوجھ کر رمضان

فِي رَمَضَانَ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ

میں جماع کرے اور ابو ہریرہ سے مرفوعاً یوں مروی ہے جو رمضان میں بے عذر

غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ

بے بیماری ایک دن روزہ نہ رکھے تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدل نہ ہوں گے اور ابن مسعود کا یہی قول ہے

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ

اور سعید بن مسیب اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد نے کہا

يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا

ایک روزہ اس کے بدل رکھ لے ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہا ہم سے

يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ

یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان کو عبدالرحمن بن قاسم نے خبر دی انہوں نے محمد بن جعفر بن محمد بن زبیر

ابْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ

بن عوام بن خویلد سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضا سے سنا

تَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ قَالَ مَالَكَ قَالَ أَصَبْتُ

وہ کہتی تھیں ایک شخص (سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں دوزخ میں جل چکا آپ نے فرمایا کیوں

أَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ

رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی پھر آپ کے پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا جسکو عرق کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جلنے والا کہاں ہے اس نے

أَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا بَابٌ إِذَا جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ

کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو یہ خیرات کر دے باب اگر کوئی رمضان میں قصداً جماع کرے اور اس کے پاس خیرات کو بھی کچھ نہ ہو پھر اسکو کہیں سے

فَلْيُكَفِّرْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ

مل جائے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو حمید بن عبد الرحمٰن نے خبر دی

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ

ابوہریرہؓ نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص

رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِيْ وَأَنَا صَائِمٌ

(سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر) آپ کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیوں کیا ہوا وہ کہنے لگا میں اپنی جورو سے صحبت کر بیٹھا روزہ میں

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ

آپ نے فرمایا تجھ کو آزاد کرنے کے لیے ایک بردہ مل سکتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا تو دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ

اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اس نے کہا نہیں

فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ

آپ ٹھیرے رہے ہم لوگ بھی سب بیٹھے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا

وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ

(جسکو عرق کہتے ہیں جو کہ چھال سے بنتے ہیں) آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں گیا کہنے لگا حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ تھیلا لے اسکو خیرات کر دے وہ کہنے

أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ

لگا خیرات تو اسپر کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو قسم خدا کی مدینہ کی دونوں طرف کی پتھریلے کناروں میں کوئی گھر والے مجھ سے زیادہ محتاج

أَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ بَابٌ

نہیں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا اچھا اپنے گھر والوں کو کھلا دے

الْمُجَامِعُ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوْا مَحَاوِيْجَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

باب جو شخص رمضان میں قصداً جماع کرے وہ کفارے کا کھانا اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکتا ہے جب وہ محتاج ہوں ہم سے عثمان بن ابی

أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے

أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِيْ رَمَضَانَ

ابوہریرہ سے ایک شخص (ابو سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یہ بدنصیب رمضان میں اپنی عورت سے لگ گیا

فَقَالَ أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ

آپ نے فرمایا تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا

امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک قضا لازم نہیں اور اوزاعی نے کہا اگر کفارہ میں دو مہینے کے روزے رکھے تو قضا لازم نہیں ورنہ رکھے کوئی اور کفارہ دے تو قضا لازم ہے اور حنفیہ کے نزدیک عامل میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں ۱۲ منہ

لا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نہیں آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں پھر ایسا ہوا آپ کے پاس کھجور کا

وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا مَا

ٹوکرا آیا جس کو عرق کہتے ہیں آپ نے فرمایا تو فقیروں کو یہ اپنی طرف سے کھلا دے اس نے عرض کیا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ

بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

کوئی محتاج نہیں ہے آپ نے فرمایا خیر اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے

بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

باب روزہ دار کو پچھنے لگانا یا قے کرنا کیسا ہے

وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ

اور مجھ سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عمر بن حکم بن

بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي

ثوبان سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا قے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ باہر نکالتا ہے اندر نہیں لیجاتا ف۲ اور ابو ہریرہ رض سے یہی

هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ

منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے ف۳ اور ابن عباس اور عکرمہ نے کہا ف۴ روزہ اس سے جاتا ہے جو چیز اندر جاوے

مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَ

نہ اس سے جو باہر نکلے اور ابن عمر روزے میں پچھنے لگاتے تھے ف پھر دن کو پچھنے لگانا چھوڑ دیا رات کو لگانے لگے اور

احْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوا صِيَامًا وَ

ابو موسیٰ اشعری نے رات کو پچھنے لگائی ف اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم اور ام سلمہ نے روزے میں پچھنے لگائی ف اور

قَالَ بُكَيْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

بکیر بن عبداللہ نے ام علقمہ سے روایت کی ہم حضرت عائشہ کے پاس روزے میں پچھنے لگاتے وہ منع نہ کرتیں ف۵ اور حسن بصری سے کئی صحابہ سے

غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا

روایت کیا کہ آنحضرت نے فرمایا پچھنے لگانے والے کا اور جس نے لگوائی دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حسن بصری سے ایسی ہی روایت کی ان سے پوچھا گیا یہ آنحضرت صلعم سے روایت ہے انہوں نے کہا ہاں

ثُمَّ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ

پھر کہنے لگے اللہ خوب جانتا ہے ف ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اور جب آپ روزہ دار تھے پچھنے لگائی

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس

قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنے لگائی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے

شعبة قال سمعت ثابتا البناني يسأل انس بن مالك رضي الله عنه اكنتم تكرهون الحجامة

شعبہ نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سنا وہ انس بن مالک رضی سے پوچھ رہے تھے کیا تم روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ سمجھتے تھے

للصائم قال لا الا من اجل الضعف وزاد شبابة حدثنا شعبة على عهد

انہوں نے کہا نہیں فقط ضعف کے خیال سے ہم اسکو برا جانتے تھے اور شبابہ نے شعبہ سے اس روایت میں اتنا زیادہ کیا

النبي صلى الله عليه وسلم باب الصوم في السفر والافطار حدثنا علي

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں باب سفر میں روزہ رکھنا یا افطار کرنا ہم سے علی بن عبداللہ

بن عبد الله حدثنا سفيان عن ابي اسحاق الشيباني سمع ابن ابي اوفى رضي الله عنه قال

مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو اسحاق سلیمان بن شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفے سے سنا

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقال لرجل انزل فاجدح لي

انہوں نے کہا ہم ایک سفر (غزوہ فتح) میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ایک آدمی (بلال) سے فرمایا اتر کر ستو گھول

قال يا رسول الله الشمس قال انزل فاجدح لي قال يا رسول الله الشمس قال

وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ابھی تو سورج کی روشنی ہے آپ نے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ابھی تو سورج کی روشنی ہے آپ نے فرمایا

انزل فاجدح لي فنزل فجدح له فشرب ثم رمى بيده هاهنا ثم قال اذا رأيتم

اتر ستو گھول آخر وہ اترے اور ستو گھولا آپ نے پی لیا پھر اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب ادھر سے رات کا اندھیرا

الليل اقبل من هاهنا فقد افطر الصائم تابعه جرير وابو بكر بن عياش عن

نمودار ہو تو روزہ افطار کا وقت آ گیا سفیان کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور ابو بکر بن عیاش نے بھی شیبانی سے روایت

الشيباني عن ابن ابي اوفى قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر حدثنا

کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفے سے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم سے

مسدد حدثنا يحيى عن هشام قال حدثني ابي عن عائشة ان حمزة بن عمرو

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے کہ

الاسلمي قال يا رسول الله اني اسرد الصوم ح وحدثنا عبد الله بن يوسف

حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا یا رسول اللہ میں لگاتار روزے رکھتا ہوں دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى

کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے جو بی بی تھیں آنحضرت

الله عليه وسلم ان حمزة بن عمرو الاسلمي قال للنبي صلى الله عليه وسلم أأصوم في السفر

صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں

وكان كثير الصيام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر باب اذا صام

وہ روزے بہت رکھا کرتے تھے آپ نے فرمایا تیرا اختیار ہے روزہ رکھ یا افطار کر باب جب رمضان میں کچھ روزے

اياما من رمضان ثم سافر حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك

رکھ کر کوئی سفر کرے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ اَفْطَرَ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے (۱۰ھ فتح میں چارشنبہ کے دن عصر کے بعد) آپ روزے سے تھے جب کدید میں

فَاَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْكَدِيْدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ حَدَّثَنَا
پہونچے تو روزہ توڑ ڈالا لوگوں نے بھی افطار کیا امام بخاری نے کہا کدید (مدینہ سے سات منزل پر) عسفان اور قدید کے بیچ میں ہے ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ
عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے

جَابِرٍ اَنَّ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ
جابر سے اسمٰعیل بن عبید اللہ نے بیان کیا انہوں نے ام درداء سے انہوں نے ابو الدرداء سے

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ
انہوں نے کہا ہم کسی سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایسی گرمی تھی کہ آدمی سر پر ہاتھ رکھتا گرمی کی

يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شدت سے اور ہم میں کوئی روزے سے نہ تھا صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ روزہ

وَابْنِ رَوَاحَةَ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ
دار تھے باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے لیے جس پر سایہ کیا گیا تھا اور سخت گرمی ہو رہی تھی یہ فرمانا کہ سفر میں

الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ
روزہ رکھنا اچھا نہیں ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن عبد الرحمن انصاری نے انہوں نے

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ
کہا میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا
صلے اللہ علیہ وسلم (ایک سفر (۱۰ھ فتح) میں تھے ایک جگہ ہجوم دیکھا اور ایک شخص (قیس عامری) کو دیکھا لوگ اس پر سایہ کیے ہیں آپ نے حال

هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ بَابٌ لَمْ يَعِبْ
پوچھا لوگوں نے کہا روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْاِفْطَارِ حَدَّثَنَا
کے اصحاب سفر میں کوئی روزہ رکھتے کوئی افطار اور کوئی کسی پر عیب نہ لگاتا ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا
عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا

نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ
کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے روزہ رکھنے والا افطار کرنے والے پر عیب نہ لگاتا اور نہ افطار کرنے

على الصائم باب من افطر في السفر ليراه الناس حدثنا موسى بن

اسمعيل حدثنا ابو عوانة عن منصور عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس

قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فصام حتى بلغ

عسفان ثم دعا بماء فرفعه الى يديه ليريه الناس فافطر حتى قدم

مكة وذلك في رمضان فكان ابن عباس يقول قد صام رسول الله صلى

الله عليه وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر باب وعلى الذين

يطيقونه فدية قال ابن عمر وسلمة بن الاكوع نسختها شهر رمضان الذي

انزل فيه القرآن هدى للناس وبينت من الهدى والفرقان فمن

شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر ولتكملوا العدة ولتكبروا الله

على ما هدىكم ولعلكم تشكرون وقال ابن نمير حدثنا الاعمش حدثنا

عمرو بن مرة حدثنا ابن ابي ليلى حدثنا اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم نزل

رمضان فشق عليهم فكان من اطعم كل يوم مسكينا ترك الصوم ممن

يطيقه ورخص لهم في ذلك فنسختها وان تصوموا خير لكم فامروا بالصوم

حدثنا عياش حدثنا عبد الاعلى حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر

مذہب اس باب کی حدیث پر ہو کہ اسکا ولی اسکی طرف سے روزہ رکھے اور شافعی کا قول قدیم یہی ہے اور امام شافعی سے بیہقی نے بسند صحیح روایت کیا کہ جب کوئی صحیح حدیث میرے قول کے خلاف ملجائے تو اس پر عمل کرو

قرأ فدية طعام مساكين قال هي منسوخة **باب** متى يقضى قضاء رمضان

انہوں نے یہ آیت پڑھی وہ فدیۃ طعام مساکین اور کہا یہ منسوخ ہے **باب** رمضان کے قضا روزے کب رکھے جائیں

وقال ابن عباس لا بأس أن يفرق لقول الله تعالى فعدة من أيام أخر وقال

اور ابن عباس رضی نے کہا کچھ حرج نہیں اگر قضا کے روزے پے درپے نہ رکھے جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرو

سعيد بن المسيب في صوم العشر لا يصلح حتى يبدأ برمضان وقال إبراهيم إذا

اور سعید بن مسیب نے کہا ذی الحجہ کے دس نفل روزے رکھنا بہتر نہیں جس نے رمضان کی قضا نہ رکھی ہو اور ابراہیم نخعی نے

فرط حتى جاء رمضان آخر يصومهما ولم ير عليه طعاما ويذكر عن أبي هريرة مرسلا

کہا اگر ایک رمضان کی قضا نہ رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے اور فدیہ دینا واجب نہیں اور ابوہریرہ رضی سے مرسلاً

وابن عباس أنه يطعم ولم يذكر الله الإطعام إنما قال فعدة من أيام أخر حدثنا

اور ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ فقیروں کو کھانا بھی کھلائے اور اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا اتنا ہی فرمایا کہ دوسرے دنوں میں

أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا يحيى عن أبي سلمة قال سمعت عائشة تقول كان

احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھیں مجھ پر

يكون علي الصوم من رمضان فما أستطيع أن أقضي إلا في شعبان قال يحيى

رمضان کی قضا باقی ہوتی تھی میں اسکو رکھ نہ سکتی تھی یہاں تک کہ شعبان آجاتا یحییٰ نے کہا اس کی وجہ

الشغل من النبي أو بالنبي صلى الله عليه وسلم **باب** الحائض تترك الصوم

یہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہتی تھیں **باب** حیض والی عورت نماز پڑھے

والصلاة وقال أبو الزناد إن السنن ووجوه الحق لتأتي كثيرا على خلاف

نہ روزہ رکھے اور ابو الزناد نے کہا دین کی باتیں اور شریعت کے احکام بہت ایسا ہوتا ہے رائے اور قیاس کے خلاف ہوتے

الرأي فما يجد المسلمون بدا من اتباعها من ذلك أن الحائض تقضي الصيام و

ہیں اور مسلمانوں کو ان کی پیروی ضرور کرنی پڑتی ہے انہی میں سے ایک یہ بھی حکم ہے کہ حیض والی عورت روزے کی قضا کرے

لا تقضي الصلاة حدثنا ابن أبي مريم حدثنا محمد بن جعفر قال حدثني زيد عن

نماز کی قضا نہ کرے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا

عياض عن أبي سعيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم

انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ

فذلك نقصان دينها **باب** من مات وعليه صوم وقال الحسن إن صام عنه ثلاثون

یہی اسکے دین کا نقصان ہے **باب** اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں اور امام حسن بصری نے کہا اگر تیس آدمی اس کی طرف

رجلا يوما واحدا جاز حدثنا محمد بن خالد حدثنا محمد بن موسى بن أعين

سے ایک ہی دن روزہ رکھ لیں تو بھی کافی ہوگا ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن موسیٰ بن اعین نے

حدثنا أبي عن عمرو بن الحارث عن عبيد الله بن أبي جعفر أن محمد بن جعفر حدثه

کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے ان سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے

عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام صام

عروہ سے عروہ نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا

عنه وليه تابعه ابن وهب عن عمرو ورواه يحيى بن ايوب عن ابن ابي جعفر حدثنا

وارث اسکی طرف سے روزہ رکھے اس حدیث کو ابن وہب نے بھی عمرو سے روایت کیا اور یحییٰ بن ایوب نے بھی ابن ابی جعفر سے ہم سے

محمد بن عبد الرحيم حدثنا معوية بن عمرو حدثنا زائدة عن الاعمش عن مسلم

محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے زائدہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے

البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک شخص (اسکا نام نہیں معلوم) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا

رسول الله ان امي ماتت وعليها صوم شهر افاقضيه عنها قال نعم قال فدين الله احق

رسول اللہ میری ماں مر گئی اس پر ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اسکی طرف سے قضا رکھ دوں آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا قرض ضرور ادا کرنا چاہیے

ان يقضى قال سليمن فقال الحكم وسلمة ونحن جميعا جلوس حين حدث مسلم

سلیمان اعمش نے کہا جب مسلم بطین نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب بیٹھے ہوئے تھے حکم اور

بهذا الحديث قالا سمعنا مجاهدا يذكر هذا عن ابن عباس ويذكر عن ابي خالد

سلمہ نے کہا ہم نے بھی مجاہد سے سنا وہ اس حدیث کو ابن عباس سے نقل کرتے تھے اور ابو خالد سلیمان

حدثنا الاعمش عن الحكم ومسلم البطين وسلمة بن كهيل عن سعيد بن جبير

بن حیان سے منقول ہے ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

وعطاء ومجاهد عن ابن عباس قالت امرأة للنبي صلى الله عليه وسلم ان اختي ماتت وقال

اور عطاء اور مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک عورت نے (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

يحيى وابو معوية حدثنا الاعمش عن مسلم عن سعيد عن ابن عباس قالت امرأة للنبي

میری بہن مر گئی اور یحییٰ بن سعید اور ابو معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے مسلم سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک عورت نے

صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت وقال عبيد الله عن زيد بن ابي انيسة عن الحكم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مر گئی اور عبید اللہ نے زید بن ابی انیسہ سے بیان کیا انہوں نے حکم سے

عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قالت امرأة للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت وعليها

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مر گئی اور اس پر

صوم نذر وقال ابو حريز حدثنا عكرمة عن ابن عباس قالت امرأة للنبي صلى الله عليه وسلم

نذر کا ایک روزہ تھا اور ابو حریز (عبد اللہ بن حسین) نے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت

ماتت امي وعليها صوم خمسة عشر يوما باب متى يحل فطر الصائم وافطر

صلعم سے عرض کیا میری ماں مر گئی اور اس پر پندرہ روزے ہیں باب روزہ کس وقت افطار کرے

ابو سعيد الخدري حين غاب قرص الشمس حدثنا الحميدي حدثنا سفين

اور ابو سعید خدری (صحابی) نے اسوقت روزہ افطار کیا جب سورج کا گردہ ڈوب گیا ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عاصم بن عمر سے سنا

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ

انہوں نے اپنے باپ حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے (پورب سے) منہ کرے اور دن ادھر سے

هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا

(پچھم سے) پیٹھ موڑے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ کے افطار کا وقت آگیا ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے

خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

خالد نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں (غزوہ تبوک میں) آنحضرت

سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا

صلعم کے ساتھ تھے آپ روزہ سے تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے بعضے لوگوں سے کہا اے فلانے اٹھ ہمارے لیے ستو گھول

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَوْ

انہوں نے کہا شام تو ہونے دیجیے آپ نے فرمایا اتر ہمارے لیے ستو گھول پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی شام ہونے

أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا

دیجیے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول انہوں نے کہا ابھی تو دن ہے آپ نے کہا اتر ستو گھول

فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ

آخر وہ اترے اور لوگوں کے لیے ستو گھولے آپ نے پیا پھر فرمایا جب تم دیکھو رات (کی تاریکی) ادھر (پورب) سے آن پہونچی

هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ بَابٌ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ حَدَّثَنَا

تو افطار کا وقت آگیا باب پانی وغیرہ جو میسر آجائے اس سے افطار کرنا ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے

رض قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ

سنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) چل رہے تھے آپ روزہ دار تھے جب سورج ڈوب گیا آپ نے (ایک شخص

فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ

سے) فرمایا اتر ہمارے لیے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجیے آپ نے فرمایا اتر ہمارے لیے ستو گھول اس نے کہا یا رسول اللہ

اللّٰهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ

ابھی تو دن ہے آپ نے فرمایا اتر ستو گھول آخر وہ اترا اس نے ستو گھولا پھر آپ نے فرمایا جب تم دیکھو

اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

رات (کی تاریکی) ادھر (پورب) کی طرف سے آن پہونچی تو روزہ کے افطار کا وقت آگیا اور آپ نے اپنی انگلی سے پورب کی طرف اشارہ کیا

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ کا شکر ہے ساتواں پارہ ختم ہوا اب آٹھواں پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ

ف حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ ستو پانی میں گھول کر پیا اور سورج ڈوبتے ہی شام ہوا تو پانی وغیرہ [illegible]

ابن العوّام [illegible]

فہرست مضامین پارہ ہفتم تیسیر الباری اُردو ترجمہ صحیح البخاری

یہہ پارہ و نیز باقی انتیس ۲۹ پارے بر دوکان شیخ احمد ولد شیخ محی الدین تاجر کتب و مالک و مہتمم مطبع احمدی لاہور سے بکمال مل سکتے ہیں

الجزء الثامن — آٹھواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ

باب روزہ جلدی کھولنا ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ

کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انھوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انھوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میری امت کے) لوگ ہمیشہ اچھے رہیں گے جبتک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ

ہم سے احمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمسے ابوبکر بن عیاش نے انھوں نے سلیمان شیبانی سے انھوں نے ابن

أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ

ابی اوفیٰ سے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے روزہ رکھا

حَتَّى أَمْسَى قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ لَوِ انْتَظَرْتَ

جب شام ہوئی تو ایک شخص سے فرمایا اونٹ سے اتر اور میرے لیے ستو گھول وہ کہنے لگا ذرا اور انتظار کرتے

حَتَّى تُمْسِيَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ

شام تک تو اچھا ہوتا آپنے فرمایا اتر میرے لیے ستو گھول جب رات ادھر (پورب) کی طرف سے آئے تو

أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ بَابُ إِذَا أَفْطَرَ فِي

روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آگیا باب ایک شخص رمضان میں سورج غروب ہوگیا سمجھ کر روزہ

رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

کھولا پھر سورج نکل آیا مجھ سے عبداللہ بن

سات تک۔ پورا کرو جب رات آئی تو روزہ کمل گیا یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا ۔ منہ ف اس حدیث کو خود امام بخاری نے آخر باب میں حضرت عائشہ سے وصل کیا اور ابو داؤد نے ایک صحابی

کتاب الصوم

ابی شیبۃ حدثنا ابو اسامۃ عن ہشام بن عروۃ عن فاطمۃ عن اسماء بنت

ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت

ابی بکرؓ قالت افطرنا علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم غیم ثم طلعت

ابی بکر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دن ابر تھا ہم نے روزہ کھول ڈالا پھر ابر کھل گیا سورج نکل آیا

الشمس قیل لہشام فامروا بالقضاء قال بد من قضاء وقال معمر سمعت ہشاما

لوگوں نے ہشام سے پوچھا پھر قضا کرنے کا حکم ہوا انہوں نے کہا اور کیا علاج ہے ف اور معمر نے ہشام سے یوں نقل کیا ف۲ معلوم

لا ادری اقضوا ام لا باب صوم الصبیان وقال عمرؓ للنشوان فی رمضان

نہیں انہوں نے قضا کی یا نہیں باب بچوں کے روزے کا بیان ف۳ اور حضرت عمر نے ایک متوالے کو ف۴ رمضان میں حد ماری اور

ویلک وصبیاننا صیام فضربہ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل حدثنا

فرمایا ارے کمبخت ہمارے تو بچے بھی روزے سے ہیں (اور تو ایسا بہکا کہ رمضان میں مست ہے) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے

خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ

کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے

وسلم غداۃ عاشوراء الی قری الانصار من اصبح مفطرا فلیتم بقیۃ یومہ

کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں کہلا بھیجا کہ جس نے آج روزہ نہ رکھا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور

ومن اصبح صائما فلیصم قالت فکنا نصومہ بعد ونصوم صبیاننا

جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزے سے رہے ربیع کہتی ہیں اس حکم کے بعد ہم عاشورے کے دن روزہ رکھتے اپنے بچوں کو بھی رکھاتے

ونجعل لہم اللعبۃ من العہن فاذا بکی احدہم علی الطعام اعطیناہ ذاک

اور انکے لیے اُون کا ایک کھلونا بنا دیتے جب ان میں کوئی کھانے کے لیے رونے لگتا تو ہم اس کو یہ کھلونا دیدیتے (وہ بہل جاتا)

حتی یکون عند الافطار باب الوصال ومن قال لیس فی اللیل صیام لقولہ

یہانتک کہ افطار کا وقت آن پہونچتا باب طے کے روزے کا بیان اور جس نے یہ کہا کہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا ف کیونکہ اللہ تعالی

تعالی ثم اتموا الصیام الی اللیل ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ رحمۃ

نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا رات تک روزہ پورا کرو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر مہربانی اور

لہم وابقاء علیہم وما یکرہ من التعمق حدثنا مسدد قال حدثنی

اُن کی طاقت قائم رکھنے کے لیے اُنکو طے کے روزے سے منع فرمایا اور عبادت میں سختی کرنا مکروہ ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا مجھ سے

یحیی عن شعبۃ قال حدثنی قتادۃ عن انسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یحیے قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

قال لا تواصلوا قالوا انک تواصل قال لست کاحد منکم انی اطعم و

آپ نے فرمایا طے کے روزے مت رکھو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھ کو تو کھلایا پلایا

اسقی او انی ابیت اطعم واسقی حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک

جاتا ہے یا رات کو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی

عن نافع عن عبد الله بن عمر رضی قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا

الوصال قالوا انك تواصل قال اني لست مثلكم اني اطعم واسقى حدثنا

انہوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے ہم سے

عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثني ابن الهاد عن عبد الله بن خباب

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے

عن ابي سعيد انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تواصلوا فايكم

انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طے کے روزے مت رکھو اگر کوئی

اذا اراد ان يواصل فليواصل حتى السحر قالوا فانك تواصل يا رسول الله قال

کرنا چاہے تو سحر تک کرے (پھر سحر کو کچھ کھا لے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں آپ نے

اني لست كهيئتكم اني ابيت لي مطعم يطعمني وساق يسقين حدثنا عثمان بن

فرمایا میں تم برابر نہیں مجھ کو تو رات میں ایک کھلانے والا کھلاتا ہے پلانے والا پلاتا ہے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ

ابي شيبة ومحمد قالا اخبرنا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة

نے بیان کیا اور محمد بن سلام نے دونوں نے کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال رحمة لهم فقالوا انك تواصل

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں پر رحم کیا انہوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے

قال اني لست كهيئتكم اني يطعمني ربي ويسقين لم يذكر عثمان رحمة لهم

ہیں آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں مجھے تو میرا پروردگار کھلاتا پلاتا ہے عثمان کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے لوگوں پر رحم کیا

باب التنكيل لمن اكثر الوصال رواه انس عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو سزا دینا اس کو انس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے

ان ابا هريرة رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال في الصوم فقال له

کہ ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک شخص نے

رجل من المسلمين انك تواصل يا رسول الله قال وايكم مثلي اني ابيت يطعمني

مسلمانوں میں سے ف آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو طے کے روزے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں میرے جیسا کون ہے میں تو رات گزارتا ہوں میرا مالک

ربي ويسقين فلما ابوا ان ينتهوا عن الوصال واصل بهم يوما ثم يوما ثم راوا

مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے ف جب وہ طے کے روزے رکھنے سے باز نہ آئے تو آپ نے انکے ساتھ ایک دن طے کیا پھر دوسرے دن پھر لوگوں نے

الهلال فقال لو تاخر لزدتكم كالتنكيل لهم حين ابوا ان ينتهوا حدثنا

عید کا چاند دیکھا آپ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور کئی دن (طے کرتا) گویا ان کو سزا دینے کے لیے یہ کہا جب وہ طے کے روزوں سے باز نہ آئے

٤

يحيى حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام انه سمع ابا هريرة رض عن النبي صلى

ہم سے یحیی بن موسی نے بیان کیا کہا ہمسے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت

الله عليه وسلم قال اياكم والوصال مرتين قيل انك تواصل قال اني ابيت

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے دو بار فرمایا تم طے کے روزوں سے بچے رہو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں آپ نے فرمایا مجھ کو تو میرا مالک رات کو

يطعمني ربي ويسقين فاكلفوا من العمل ما تطيقون باب الوصال الى السحر حدثنا

کھلا پلا دیتا ہے تم اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہے باب سحری تک نہ کھانا یعنی طے کا روزہ رکھنا ہم کو

ابراهيم بن حمزة حدثني ابن ابي حازم عن يزيد عن عبد الله بن خباب عن ابي

ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے عبد اللہ بن خباب سے انہوں نے ابو

سعيد الخدري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تواصلوا فايكم

سعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طے کے روزے مت رکھو اگر کوئی تم میں طے

اراد ان يواصل فليواصل حتى السحر قالوا فانك تواصل يا رسول الله قال

کا روزہ رکھنا چاہے تو وہ سحری تک نہ کھائے لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا

لست كهيئتكم اني ابيت لي مطعم يطعمني وساق يسقين باب من اقسم على

میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو رات کو ایک کھلانے والا کھلا دیتا ہے اور پلانے والا پلا دیتا ہے باب اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل

اخيه ليفطر في التطوع ولم ير عليه قضاء اذا كان اوفق له حدثنا

روزہ توڑنے کے لیے قسم دے اور وہ توڑ ڈالے تو اس پر قضا نہیں ہے جب روزہ نہ رکھنا اسکو مناسب ہو ف ٢ ہم سے

محمد بن بشار حدثنا جعفر بن عون حدثنا ابو العميس عن عون بن ابي جحيفة

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہمسے ابو العمیس عتبہ بن عبد اللہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے

عن ابيه قال اخى النبي صلى الله عليه وسلم بين سلمان وابي الدرداء فزار سلمان

انہوں نے اپنے باپ وہب بن عبد اللہ سوائی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو الدرداء کو بھائی بھائی

ابا الدرداء فراى ام الدرداء متبذلة فقال لها ما شانك قالت اخوك ابو الدرداء

بنا دیا تھا سلمان ابو الدرداء کو ملنے گئے دیکھا تو ام درداء (انکی جورو) میلی کچیلی ہیں انہوں نے حال پوچھا تو کہا تمہارا بھائی ابو الدرداء

ليس له حاجة في الدنيا فجاء ابو الدرداء فصنع له طعاما فقال كل قال فاني صائم

تارک الدنیا ہو گیا ہے اتنے میں ابو الدرداء بھی آئے اور سلمان کے لیے کھانا طیار کیا اور کہنے لگے تم کھاؤ میں روزے سے ہوں

قال ما انا باكل حتى تاكل قال فاكل فلما كان الليل ذهب ابو الدرداء يقوم قال نم

سلمان نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہیں کھانے کا خیر ابو الدرداء نے کھا لیا جب رات ہوئی تو ابو الدرداء عبادت کے لیے اٹھے سلمان

فنام ثم ذهب يقوم فقال نم فلما كان من اخر الليل قال سلمان قم الان فصليا

نے کہا سو رہو وہ سو گئے پھر اٹھنے لگے تو کہا سو رہو جب رات آخر ہوئی تو سلمان نے کہا اب اٹھو پھر دونوں نے نماز پڑھی

فقال له سلمان ان لربك عليك حقا ولنفسك عليك حقا ولاهلك عليك حقا

بعد اس کے سلمان نے انکو سمجھایا بھائی دیکھو اللہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی اور تمہاری جورو کا بھی

فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ

اور ہر ایک کا حق ادا کرو یہ سنکر ابو الدرداء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ حَدَّثَنَا

سلمان نے سچ کہا باب شعبان میں روزے رکھنے کا بیان ہم سے

عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو النضر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى

نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (نفل) روزے اتنے رکھتے کہ ہم کہتے اب افطار نہ کریں گے اور افطار اتنا کرتے کہ ہم

نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ

کہتے اب روزے نہ رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے

وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

رکھے ہوں اور میں نے آپکو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے

عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ

انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابو سلمہ سے ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ

شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ

کسی مہینے میں روزے نہ رکھتے آپ پورے شعبان روزے رکھتے اور فرماتے اتنا ہی (نیک) عمل کرو

الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

جتنے کی تم کو طاقت ہے کیونکہ اللہ تو ثواب دینے سے تھکنے کا نہیں تم ہی تھک جاؤ گے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ نماز

دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ

بہت پسند تھی جو ہمیشہ پڑھی جائے اگرچہ تھوڑی ہو اور آپ جب کوئی (نفل) نماز پڑھنا شروع کرتے تو ہمیشہ اسکو پڑھتے باب آنحضرت

صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِفْطَارِهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کا بیان ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ

انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا اور

غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا

کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے اور آپ جب (نفل) روزے رکھنا شروع کرتے تو اتنے رکھتے کوئی کہتا قسم خدا کی افطار نہ کریں گے اور

وَاللهِ لَا يَصُومُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ

قسم خدا کی اب روزے نہیں رکھینگے مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے حمید طویل سے

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ

انہوں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مہینے میں اتنے دنوں تک افطار کرتے ہم سمجھتے اب روزہ

لَا يَصُومُ مِنْهُ وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ
نہیں رکھیں گے اور روزے رکھتے تو اتنے دنوں تک ہم سمجھتے اب افطار نہیں کریں گے اور رات کو اگر کسی کو یہ منظور ہوتا کہ آپ کو نماز پڑھتے دیکھے

مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا
تو اسی طرح دیکھ لیتا اگر یہ منظور ہوتا کہ آپکو سوتا ہوا دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا ف اور سلیمان نے حمید سے یوں روایت کی انہوں نے انس رضی سے

فِي الصَّوْمِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلْتُ
روزہ کے باب میں پوچھا مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو خالد احمر نے خبر دی کہا ہمکو حمید نے کہا میں نے انس رضی سے پوچھا

أَنَسًا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نفل) روزے کیسے رکھتے تھے انہوں نے کہا جب میں چاہتا　آپ کو　روزہ دار دیکھوں

صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا
تو روزہ دار دیکھ لیتا اور جب چاہتا آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو ویسا ہی دیکھ لیتا اسی طرح رات کو جب چاہتا آپکو نماز میں کھڑا ہوا اور جب

رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دیکھ لیتا اور میں نے سمور اور ریشم کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے　زیادہ نرم　نہیں پایا

وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
اور مشک اور عبیر کی خوشبو بھی آپ کی خوشبو سے اچھی نہیں سونگھی

وَسَلَّمَ بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ
باب مہمان کی خاطر سے نفل روزہ نہ رکھنا یا توڑ ڈالنا ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہمکو ہارون بن اسمعیل نے خبر دی

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ
کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرو　بن عاص نے

الْعَاصِ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنَّ
کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے　پھر بیان کیا　پوری حدیث کو　اس میں یوں ہے

لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَقُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ
کہ آپ نے فرمایا تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے پھر میں نے پوچھا کہ داؤد کیونکر روزے رکھتے تھے آپ نے فرمایا ایک

نِصْفُ الدَّهْرِ بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
دن روزہ ایک دن افطار باب بدن کا بھی روزے میں حق ہے ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
کہا ہمکو اوزاعی نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا　کہا مجھ سے　ابو سلمہ　بن

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
عبد الرحمٰن نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رض نے　آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم　نے ان سے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا
عبد اللہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے انہوں نے کہا بیشک　سچ ہے　یا

ف مطلب یہ ہے کہ آپ کبھی اول شب میں عبادت کرتے کبھی بیچ شب میں کبھی آخر شب میں ... اسی طرح آپکا روزہ ... وقتوں میں ... آپ کا نفل روزہ بھی ...

ایک باب الصوم

رسول الله قال فلا تفعل صم وأفطر وقم ونم فإن لجسدك عليك حقا و

رسول اللہ نے فرمایا تو ایسا مت کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر عبادت کر سو بھی کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور

إن لعينك عليك حقا وإن لزوجك عليك حقا وإن لزورك عليك حقا

تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے تیری مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے

وإن بحسبك أن تصوم كل شهر ثلاثة أيام فإن لك بكل حسنة عشر أمثالها فإن ذلك

اور تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے بس کرتے ہیں کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملیگا (تین کے تیس ہوئے) تو گویا ساری عمر روزے

صيام الدهر كله فشددت فشدد علي قلت يا رسول الله إني أجد قوة قال فصم صيام

رکھے عبد اللہ نے کہا پر میں نے اپنے اوپر سختی چاہی تو سختی کی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں آپ نے فرمایا تو داود

نبي الله داود عليه السلام ولا تزد عليه قلت وما كان صيام نبي الله داود عليه

پیغمبر علیہ السلام کا روزہ رکھ اس سے بہت بڑھنا میں نے پوچھا داود پیغمبر علیہ السلام کیونکر روزے رکھتے تھے

السلام قال نصف الدهر فكان عبد الله يقول بعد ما كبر يا ليتني قبلت رخصة

آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار عبد اللہ بن عمرو جب بوڑھے ہو گئے اس وقت کہتے تھے کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

النبي صلى الله عليه وسلم باب صوم الدهر حدثنا أبو اليمان أخبرنا

رخصت کو قبول کر لیتا (ہر مہینے میں تین روزے) سہل تھے باب ہمیشہ روزہ رکھنا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شعيب عن الزهري قال أخبرني سعيد بن المسيب وأبو سلمة بن عبد الرحمن أن

شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ عبد اللہ

عبد الله بن عمرو قال أخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم أني أقول والله

بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے یہ کہنے کی خبر پہنچ گئی قسم خدا کی میں تو

لأصومن النهار ولأقومن الليل ما عشت فقلت له قد قلته بأبي أنت وأمي

دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو عبادت میں کھڑا رہوں گا جب تک جیوں (آپ نے پوچھا تو) میں نے عرض کیا بیشک میں نے ایسا کہا ہے میرے

قال فإنك لا تستطيع ذلك فصم وأفطر وقم ونم وصم من الشهر ثلاثة أيام

آپ نے فرمایا یہ تو تجھ سے نہ ہو سکیگا تو ایسا کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر

فإن الحسنة بعشر أمثالها وذلك مثل صيام الدهر قلت إني أطيق أفضل من

اسلیے کہ ہر نیکی کا دس گنے ثواب ملتا ہے تو گویا ساری عمر روزے رکھے میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے زیادہ طاقت ہے

ذلك قال فصم يوما وأفطر يومين قلت إني أطيق أفضل من ذلك قال فصم

آپ نے فرمایا تو ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا مجھکو اس سے بھی زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایک دن

يوما وأفطر يوما فذلك صيام داود عليه السلام وهو أفضل الصيام فقلت

روزہ رکھ ایک دن افطار کر یہ داود پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب روزوں سے افضل ہے میں نے عرض کیا

إني أطيق أفضل من ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا أفضل من ذلك

مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں

بعضوں نے نکالا ... روزہ رکھنا مکروہ سمجھا ہے ... کو عادت ہو جاتی ہے اور روزے کی تکلیف باقی نہیں رہتی ... کو روزے کی عادت نہیں ہوتی اس کو تکلیف باقی رہتی ہے

بَابُ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب روزے میں بیوی بال بچوں کا حق اسکو ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہمکو ابو عاصم نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے عطا بن ابی رباح سے سنا اُن سے ابو العباس

الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شاعر نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی

أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ

کہ میں لگاتار روزے رکھا کرتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہوں تو یا آپ نے مجھکو بلا بھیجا یا میں خود آپ سے ملا آپ نے فرمایا مجھکو یہ خبر پہونچی ہے

تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ

تو روزے رکھتا ہے افطار ہی نہیں کرتا اور نماز پڑھے جاتا ہے ایسا کر روزہ رکھ افطار بھی کر عبادت بھی کر آرام بھی کر کیونکہ تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری

وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْوَى لِذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور تیری بیوی بال بچوں کا تجھ پر حق ہے میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا خیر تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ

قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ

میں نے پوچھا کیونکر آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے دشمن کے مقابل سے بھاگتے نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بات

يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی میری طرف سے کون ذمہ داری کر سکتا ہے عطا نے کہا میں نہیں جانتا ہمیشہ روزہ رکھنے کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا

لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ حَدَّثَنَا

اتنا جانتا ہوں آپ نے دو بار فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ نہیں رکھا باب ایک دن روزہ ایک دن افطار کا بیان ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے کہا میں نے مجاہد سے سنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ

انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر

أَيَّامٍ قَالَ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ اقْرَإِ

عبد اللہ نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے یہی سوال جواب ہوتا رہا آخر آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر اور فرمایا ہر

الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ فِي ثَلَاثٍ بَابُ

مہینے میں ایک ختم قرآن کا کیا کر میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے پھر یوں ہی گفتگو رہی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تین روز میں سہی باب

صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ

حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت

أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ

نے کہا میں نے ابو العباس کی شاعر سے سنا اور حدیث کی روایت میں تہمت نہ تھی (اپنی معتبر تھے)

۹

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا

إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ

تو جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا ایسا کرے گا تو تیری آنکھوں میں گڑھا

لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ

پڑ جائیگا جان ناتواں ہو جائے گی جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا ہر مہینے میں تین روزے

الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ

رکھنا ہمیشہ روزے رکھنا ہے میں نے کہا مجھ کو تو اس سے زیادہ بل ہوتا ہے آپ نے فرمایا تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ

السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ

وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار اور جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگتے نہیں ہم سے اسحاق بن شاہین

الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ

واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے کہا مجھ کو ابو الملیح نے خبر دی انہوں نے مجھ سے کہا

دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں تیرے باپ زید کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن عاص پاس گیا انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ

میرے روزوں کا ذکر ہوا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کے لیے چمڑے کی توشک بچھائی جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی آپ

عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

زمین پر بیٹھ گئے اور توشک میرے اور آپ کے بیچ میں رہ گئی پھر آپ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس نہیں ہیں

ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (مجھ کو زیادہ طاقت ہے) آپ نے فرمایا اچھا پانچ میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا سات

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدٰى عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ

میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا نو میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا گیارہ پھر آپ نے فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ

داؤد کے روزوں سے بڑھکر کوئی روزہ نہیں ایک دن روزہ رکھ

يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

ایک دن افطار کر باب ایام بیض یعنے چاندنی کے دن ہر مہینے میں تیرہویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھنا

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمٰنَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ابو التیاح یزید بن حمید نے کہا مجھ سے ابو عثمان عبدالرحمٰن نہدی نے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ

انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا میرے جانی دوست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ہر مہینے کے تین روزے رکھنے

كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ
اور چاشت کی نماز دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی باب کہیں ملاقات کو جانا اور نفل روزہ نہ توڑنا

عِنْدَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے

حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ
حمید نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم پاس گئے وہ آپ کے لیے کھجور اور گھی لائیں

قَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ
آپ نے فرمایا گھی کپی میں ڈال دو اور کھجور تھیلے میں میں روزے سے ہوں پھر آپ گھر کے ایک کونے میں جا

مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ
کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی ام سلیم نے عرض کیا

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ
یا رسول اللہ میں ایک خاص شخص کے لیے دعا چاہتی ہوں اپنے (یا بادہ) آپ نے فرمایا کون ام سلیم نے کہا آپ کے غلام انس کے لیے یہ سنکر آپ نے دنیا اور آخرت کی بھلائی

وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ
کی کوئی بات نہ چھوڑی سب میرے لیے دعا کی آپ نے فرمایا یا اللہ اسکو مال اور اولاد دے اور اسکو برکت عطا فرما انس کہتے ہیں میں سب انصاری

الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ
لوگوں سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج جب بصرے میں آیا اس وقت تک خاص میرے نطفے سے

بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ
ایک سو بیس پر کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہمکو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید

سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ الصَّوْمِ آخِرَ الشَّهْرِ حَدَّثَنَا
نے بیان کیا انہوں نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی باب مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا ہم سے

الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو مہدی بن میمون نے انہوں نے غیلان سے دوسری سند اور ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے عمران بن حصین (صحابی) سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود عمران سے یا اور کسی سے پوچھا عمران سن رہے تھے ارے

يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ يَعْنِي رَمَضَانَ قَالَ
فلانے تو نے اس مہینے کے اخیر میں روزہ نہیں رکھا ابو النعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں رمضان کو فرمایا اس نے عرض کیا

الرَّجُلُ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ أَظُنُّهُ
نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو رمضان میں افطار کرے تو دو روزے رکھ لے صلت راوی نے یہ نہیں کہا رمضان کو

يعني رمضان قال ابو عبد الله وقال ثابت عن مطرف عن عمران عن النبي
فرمایا امام بخاری نے کہا ثابت نے تو مطرف سے انہوں نے عمران سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم من سرر شعبان باب صوم يوم الجمعة فاذا اصبح صائما
علیہ وسلم سے یوں روایت کی کہ شعبان کے اخیر میں ف (یہی صحیح ہے) باب جمعہ کے دن روزہ رکھنا اگر کسی نے اکیلا جمعہ کا روزہ

يوم الجمعة فعليه ان يفطر حدثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن عبد الحميد
رکھا ف تو کھول ڈالے ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبد الحمید

بن جبير عن محمد بن عباد قال سألت جابرا رض نهى النبي صلى الله عليه وسلم
بن جبیر سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے کہا میں نے جابر رض سے پوچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے

عن صوم يوم الجمعة قال نعم زاد غير ابي عاصم ان ينفرد بصوم حدثنا
روزے سے منع فرمایا انہوں نے کہا ہاں اور راویوں نے ابو عاصم کے سوا یوں کہا یعنی اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنے سے ہم سے

عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش حدثنا ابو صالح عن
عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے

ابي هريرة رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يصومن
ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں کوئی

احدكم يوم الجمعة الا يوما قبله او بعده حدثنا مسدد حدثنا يحيى
جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر جب کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد ایک دن اور روزہ رکھے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے

عن شعبة ح وحدثني محمد حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن
انہوں نے شعبہ سے دوسری سند اور ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے

ابي ايوب عن جويرية بنت الحرث رض ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها
انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے جویریہ بنت حارث سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لے

يوم الجمعة وهي صائمة فقال اصمت امس قالت لا قال تريدين ان تصومي
گئے وہ روزہ دار تھیں آپ نے فرمایا کیا تو نے کل (جمعرات کو) بھی روزہ رکھا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا کل ہفتہ کو بھی

غدا قالت لا قال فافطري وقال حماد بن الجعد سمع قتادة حدثني ابو ايوب
روزہ رکھنا چاہتی ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو روزہ کھول ڈال اور حماد بن جعد نے قتادہ سے سنا مجھ سے ابو ایوب نے

ان جويرية حدثته فامرها فافطرت باب هل يخص شيئا من الايام
بیان کیا ان سے جویریہ نے کہ آنحضرت نے ان کو حکم دیا انہوں نے روزہ کھول ڈالا باب روزے کے لیے کوئی دن مقرر کرنا

حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن علقمة
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں

قلت لعائشة رض هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يختص من الايام
نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے کہا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی خاص دن روزہ رکھا کرتے تھے

ف بد ہفتہ کے دن اکیلا جمعہ کا روزہ امام احمد اور ابن منذر اور بعض شافعیہ نے مکروہ رکھا ہے اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کہتے ہیں مکروہ نہیں ہے۔ ف (۳) امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہفتہ میں ایک یا دو دن خاص کر کے روزہ رکھتے ہیں جیسے کوئی پیر جمعرات کو روزہ رکھتا ہے کوئی پیر منگل کو

مگر شاید امام بخاری کے نزدیک وہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں حالانکہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے نکالا اور ابن حبان نے اسکو صحیح کہا حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و

شيئا قالت لا كان عمله ديمة وأيكم يطيق ما كان رسول الله صلى الله عليه

انہوں نے کہا نہیں آپ کا عمل مدامی ہوتا تھا ہمیشہ کرتے اور تم میں کون ایسا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر

وسلم يطيق باب صوم يوم عرفة حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن مالك

طاقت رکھتا ہو باب عرفہ کے دن روزہ رکھنا ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے امام مالک

قال حدثني سالم قال حدثني عمير مولى أم الفضل أن أم الفضل حدثته ح

سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا کہا مجھ سے عمیر نے جو ام فضل کے غلام تھے ان سے ام فضل نے دوسری سند

وحدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله

اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو النضر سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے

عن عمير مولى عبد الله بن العباس عن أم الفضل بنت الحارث أن ناسا

انہوں نے عمیر سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ام فضل بنت حارث سے کچھ لوگ ان کے پاس یہ جھگڑا کرنے لگے

تماروا عندها يوم عرفة في صوم النبي صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کو روزہ رکھا ہے یا نہیں بعضوں نے کہا آپ روزہ دار ہیں بعضوں نے

بعضهم ليس بصائم فأرسلت إليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره فشربه

کہا نہیں آپ روزے سے نہیں ہیں پھر ام فضل نے دودھ کا ایک پیالہ آپ پاس بھیجا آپ اونٹ پر سوار تھے آپ نے پی لیا

حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا ابن وهب أو قرئ عليه قال أخبرني عمرو

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے یا ان کے سامنے پڑھا گیا یعنی سنا ف کہا مجھ سے عمرو بن حارث

عن بكير عن كريب عن ميمونة رض أن الناس شكوا في صيام النبي صلى

نے انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ام المومنین میمونہ سے لوگوں نے عرفہ کے دن اس میں شک کی کہ آنحضرت صلے

الله عليه وسلم يوم عرفة فأرسلت إليه بحلاب وهو واقف في الموقف فشرب

اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں پھر انہوں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا آپ عرفات میں ٹھیرے ہوئے تھے آپ نے اس میں سے

منه والناس ينظرون باب صوم يوم الفطر حدثنا عبد الله بن

کچھ پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے باب عید الفطر کے دن روزہ رکھنا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان

يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن أبي عبيد مولى ابن أزهر قال

کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید سعد بن ازہر کے غلام سے انہوں نے کہا

شهدت العيد مع عمر بن الخطاب رض فقال هذان يومان نهى رسول الله صلى

میں عید میں حضرت عمر کے ساتھ موجود تھا انہوں نے کہا ان دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید اضحیٰ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم عن صيامهما يوم فطركم من صيامكم واليوم الآخر تأكلون فيه

روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور دوسرا اپنی قربانی کھانے کا

من نسككم حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا وهيب حدثنا عمرو بن

ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے

يحيى عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر

عن صوم يوم الفطر والنحر وعن الصماء وأن يحتبي الرجل في ثوب واحد و

اور عید الضحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر

عن صلوة بعد الصبح والعصر باب الصوم يوم النحر حدثنا ابراهيم

بیٹھنے سے اور صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے باب عید الضحی کے دن روزہ رکھنا ہم سے ابراہیم بن موسی نے

بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار عن عطاء بن

بیان کیا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے عطاء بن میناء سے

ميناء قال سمعته يحدث عن أبي هريرة رض قال نهى عن صيامين وبيعتين الفطر و

وہ ابو ہریرہ سے یہ حدیث نقل کرتے تھے دو روزے اور دو بیعیں منع ہیں عید الفطر اور

النحر والملامسة والمنابذة حدثنا محمد بن المثنى حدثنا معاذ أخبرنا ابن

عید الضحی کے روزے اور بیع ملامسہ اور منابذہ ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ عنبری نے کہا ہم کو عبداللہ

عون عن زياد بن جبير قال جاء رجل إلى ابن عمر رض فقال رجل نذر أن يصوم

بن عون نے خبر دی انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا ایک شخص عبداللہ بن عمر پاس آیا اور پوچھا اگر کسی نے پیر کے دن

يوما قال أظنه قال الاثنين فوافق يوم عيد فقال ابن عمر أمر الله بوفاء

روزہ رکھنے کی منت مانی اتفاق سے اس دن عید آگئی (تو کیا کرے) عبداللہ نے کہا اللہ نے تو منت پوری کرنے کا حکم دیا ہے

النذر ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم هذا اليوم حدثنا حجاج بن منهال

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا

حدثنا شعبة حدثنا عبد الملك بن عمير قال سمعت قزعة قال سمعت

کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے کہا میں نے قزعہ بن یحیی سے سنا کہا میں نے ابو

أبا سعيد الخدري وكان غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثنتي عشرة غزوة قال

سعید خدری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر بارہ جہاد کیے تھے وہ کہتے تھے

سمعت أربعا من النبي صلى الله عليه وسلم فأعجبنني قال لا تسافر المرأة

میں نے چار باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنیں جو مجھ کو بہت پسند آئیں ایک تو آپ نے یہ فرمایا کوئی عورت دو دن کا سفر

مسيرة يومين إلا ومعها زوجها أو ذو محرم ولا صوم في يومين الفطر

نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم رشتہ دار ہو دوسرے دو دن عید الفطر

والأضحى ولا صلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب

اور عید الضحی کو روزہ نہ رکھنا چاہیے تیسرے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز

ولا تشد الرحال إلا إلى ثلثة مساجد مسجد الحرام ومسجد الأقصى و

نہ پڑھنا چاہیے چوتھے سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں کجاوے کس کر نہ جائیں مسجد حرام اور مسجد اقصی اور

مسجدي هذا **باب صيام أيام التشريق** وقال لي محمد بن المثنى حدثنا

مدینہ کی ... باب ایام تشریق میں روزہ رکھنا ف اور مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے

يحيى عن هشام قال أخبرني أبي كانت عائشة رضي الله عنها تصوم أيام منى وكان

یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھکو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عائشہ رض منا کے دنوں میں روزہ رکھا کرتیں

أبوه يصومها حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة سمعت

اور ہشام کے باپ عروہ بھی ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے

عبد الله بن عيسى عن الزهري عن عروة عن عائشة وعن سالم عن ابن عمر قالا

عبداللہ بن عیسیٰ سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اور زہری نے اس حدیث کو سالم سے بھی سنا انہوں نے ابن عمر رض سے

لم يرخص في أيام التشريق أن يصمن إلا لمن لم يجد الهدي حدثنا عبد الله

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں مگر اس کے لیے جسکو قربانی کا مقدور نہ ہو ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان

بن يوسف أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال

کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا تمتع

الصيام لمن تمتع بالعمرة إلى الحج إلى يوم عرفة فإن لم يجد هديا ولم يصم صام أيام منى

کرنے والا (جو عمرہ کر کے حج کرے) عرفہ کے دن تک روزے رکھ لے اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو منا کے دنوں میں بھی روزہ رکھے

وعن ابن شهاب عن عروة عن عائشة مثله تابعه إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب

اور ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے ایسی ہی روایت کی امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے بھی ابن شہاب

باب صيام يوم عاشوراء حدثنا أبو عاصم عن عمر بن محمد عن سالم عن

باب عاشورا کے دن روزہ رکھنا ف ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن محمد سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے

أبيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم عاشوراء إن شاء صام حدثنا

اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورے کے دن جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے ہم سے

أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ رض نے کہا

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بصيام يوم عاشوراء فلما

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا جب

فرض رمضان كان من شاء صام ومن شاء أفطر حدثنا عبد الله بن

رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا اب جو چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان

مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء

کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ

تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه فلما

قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی رکھنے لگے پھر جب آپ

قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك يوم عاشوراء فمن

مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورے کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا

شاء صامه ومن شاء تركه حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن

اور فرمایا اب جسکا جی چاہے اسدن روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب

شهاب عن حميد بن عبد الرحمن انه سمع معوية بن ابي سفيان يوم عاشوراء

سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے معاویہ بن ابو سفیان سے عاشورا کے دن منبر پر سنا

عام حج على المنبر يقول يا اهل المدينة اين علماؤكم سمعت رسول الله

جس سال انہوں نے حج کیا تھا وہ کہہ رہے تھے مدینہ والو تمہارے عالم کدھر گئے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

صلى الله عليه وسلم يقول هذا يوم عاشوراء ولم يكتب عليكم صيامه وانا

سنا آپ فرماتے تھے یہ عاشورے کا دن ہے اور اس کا روزہ تم پر فرض نہیں اور میں

صائم فمن شاء فليصم ومن شاء فليفطر حدثنا ابو معمر حدثنا

تو روزے سے ہوں جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الوارث حدثنا ايوب حدثنا عبد الله بن سعيد بن جبير عن ابيه

عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب نے کہا ہم سے عبداللہ بن سعید بن جبیر نے انہوں نے اپنے باپ سے

عن ابن عباس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فراى اليهود

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے (دوسرے سال) یہودیوں کو دیکھا

تصوم يوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا هذا يوم صالح هذا يوم نجى الله بني اسرائيل

عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہوئے آپ نے پوچھا یہ روزہ کیسا انہوں نے کہا یہ عمدہ دن ہے اسدن بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون)

من عدوهم فصامه موسى قال فانا احق بموسى منكم فصامه وامر بصيامه

سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا آپ نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسے سے تعلق رکھتا ہوں ف پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا ابو اسامة عن ابي عميس عن قيس

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ابو عمیس سے انہوں نے قیس بن

بن مسلم عن طارق بن شهاب عن ابي موسى قال كان يوم عاشوراء

مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسے اشعری سے انہوں نے کہا یہودی عاشورے کے دن کو

تعده اليهود عيدا قال النبي صلى الله عليه وسلم فصوموه انتم حدثنا

عید سمجھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا تم بھی اسدن روزہ رکھو ہم سے

عبيد الله بن موسى عن ابن عيينة عن عبيد الله بن ابي يزيد عن ابن عباس

عبیداللہ بن موسے نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباس سے

قال ما رايت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صيام يوم فضله على غيره

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے کسی خاص دن کا روزہ یہ سمجھ کر کہ وہ دوسرے دنوں سے افضل ہے رکھتے نہیں دیکھا

الا هذا اليوم يوم عاشوراء وهذا الشهر يعني شهر رمضان حدثنا المكي

(اس ہی دن کا یعنے عاشورے کے دن کا اور اس مہینے کا یعنے رمضان کا) ہم سے مکی

بن ابراهيم حدثنا يزيد عن سلمة بن الاكوع رض قال امر النبي صلى الله

بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم رجلا من اسلم ان اذن في الناس ان من كان اكل فليصم

اسلم قبیلے کے ایک شخص کو حکم دیا لوگوں میں منادی کر دے جس نے کچھ کھا لیا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے

بقية يومه ومن لم يكن اكل فليصم فان اليوم يوم عاشوراء باب فضل

اور جس نے نہیں کھایا ہو وہ روزہ رکھے کیونکہ یہ عاشورے کا دن ہے باب رمضان میں

من قام رمضان حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن

تراویح پڑھنے کی فضیلت ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے

ابن شهاب قال اخبرني ابو سلمة ان ابا هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى

ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی ابو ہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

الله عليه وسلم يقول لرمضان من قامه ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من

آپ رمضان کی فضیلت میں فرماتے تھے جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان میں تراویح پڑھے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے

ذنبه حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب

جو شخص رمضان کی راتوں میں (تراویح میں) ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے کھڑا رہے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے ابن شہاب نے کہا

فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك ثم كان الامر على

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور لوگوں کا یہی حال رہا (الگ الگ اکیلے پڑھتے اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے) ابوبکر رض کی خلافت میں

ذلك في خلافة ابي بكر وصدرا من خلافة عمر وعن ابن شهاب عن عروة

بھی ایسا ہی رہا اور عمر رض کے شروع خلافت میں اور امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے عروہ بن

بن الزبير عن عبد الرحمن بن عبد القاري انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب

زبیر سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد القاری سے انہوں نے کہا میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر رض کے ساتھ

ليلة في رمضان الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه

مسجد میں گیا دیکھتا کیا ہوں لوگوں کے جدا جدا جھنڈ ہیں (کہیں) ایک ہی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اور

ويصلي الرجل فيصلي بصلوته الرهط فقال عمر اني ارى لو جمعت هؤلاء على

(کہیں) کسی کے پیچھے دس پانچ آدمی ہیں حضرت عمر نے کہا اگر میں ان سب کو ایک ہی قاری کے پیچھے اکٹھا کر دوں

قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ

تو اچھا ہوگا پھر اُنہوں نے یہی ٹھان کر ان سب کو ابی بن کعب کا مقتدی کر دیا ف بعد اس کے میں ایک رات اُن

لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَ

کے ساتھ گیا دیکھا تو سب اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں ف حضرت عمرؓ نے کہا یہ بدعت تو اچھی ہوئی اور

الَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ

رات کا وہ حصہ جس میں تم سوتے رہتے ہو جیسے اخیر رات وہ اس حصے سے افضل ہے جس میں نماز پڑھتے ہو اور لوگ شروع ہی رات میں

يَقُومُونَ أَوَّلَهُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

تراویح پڑھ لیتے ف ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ

بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ایک بار رمضان میں تراویح پڑھی دوسری سند اور ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی اُن کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ

بار بیچ رات کو (رمضان میں) نکلے اور مسجد میں (تراویح) کی نماز پڑھی اور کچھ لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی

بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ

جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا دوسری رات لو اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی صبح کو لوگوں سے (اور

فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

زیادہ) چرچا کیا اور تیسری شب کو بہت لوگ جمع ہوئے آپ برآمد ہوئے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ

نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی جب چوتھی رات ہوئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں اُنکا سمانا

أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا

مشکل ہوگیا (آپ برآمد ہی نہیں ہوئے) صبح کو نماز کے لیے نکلے اور نماز کے بعد لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے پہلے تشہد پڑھا پھر فرمانے لگے اما

بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا

بعد مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں جمع ہو لیکن میں ڈرا کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سے نہ ہو سکے (اس لیے برآمد نہ ہوا) پھر آپ کی وفات

فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ

ہوگئی اور یہی کیفیت قائم رہی ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض

مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا

كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ

آپ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے (تراویح یا تہجد کی) انہوں نے کہا آپ رمضان میں

فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ

اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے ف پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور

حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا

لمبے ہونے کو کیا پوچھنا ہے پھر چار پڑھتے تھے ان کی بھی خوبی اور درازی کا کیا پوچھنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں

وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ

دل نہیں سوتا باب شب قدر کی فضیلت اور (سورہ قدر میں) اللہ کا یہ فرمانا ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا

الْقَدْرِ وَمَا أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور تو کیا جانے شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے اس میں فرشتے اور

وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا

روح اپنے مالک کے حکم سے ہر بات کا انتظام کرنے کو اترتے ہیں اور صبح تک یہ سلامتی کی رات قائم رہتی ہے سفیان بن عیینہ نے کہا

كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مَا أَدْرٰكَ فَقَدْ أَعْلَمَهُ وَمَا قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ

ف قرآن میں جہاں ما ادراک کا لفظ ہے تو وہ بات آنحضرت کو بتا دی اور جہاں ما یدریک فرمایا وہ نہیں بتائی

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یاد رکھا اور خوب یاد رکھا زہری سے

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ

انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب

إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّ

کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے اور جو کوئی شب قدر کو نماز میں کھڑا رہے

احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بَابُ

ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے سفیان کے ساتھ سلیمان بن کثیر نے بھی ف اس حدیث کو زہری

الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ

شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھنا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ف لوگوں کو خواب میں رمضان کی اخیر سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم أرى رؤياكم قد تواطأت في السبع الأواخر فمن كان

نے فرمایا میں دیکھتا ہوں تم سب کے خواب اس پر متفق ہوئے کہ شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں ہے اب جو کوئی

متحريها فليتحرها في السبع الأواخر حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا

شب قدر کی تلاش میں ہو وہ اسکو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈے ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے

هشام عن يحيى عن أبي سلمة قال سألت أبا سعيد وكان لي صديقا فقال

ہشام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے کہا میں نے ابوسعید خدری سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے

اعتكفنا مع النبي صلى الله عليه وسلم العشر الأوسط من رمضان فخرج

کہا ہم نے آنحضرت صلعم کے ساتھ رمضان کے بیچ کے دہے میں اعتکاف کیا

صبيحة عشرين فخطبنا وقال إني أريت ليلة القدر ثم أنسيتها أو نسيتها

بیسویں تاریخ کی صبح کو آپ اعتکاف سے نکلے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمانے لگے شب قدر مجھ کو دکھلائی گئی لیکن میں بھول گیا یا بھلا دیا گیا

فالتمسوها في العشر الأواخر في الوتر وإني رأيت أني أسجد في ماء وطين فمن

تو تم اسکو اخیر دہے کی طاق راتوں میں ڈھونڈو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اس لیے جس نے

كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع فرجعنا وما نرى في السماء

میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف کرے خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا اور ایسا ہوا کہ آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی

قزعة فجاءت سحابة فمطرت حتى سال سقف المسجد وكان من جريد النخل

ہم کو نہیں دکھائی دیتا تھا لیکن ابر کا ایک ٹکڑا آیا وہ اتنا برسا کہ مسجد کی چھت بہنے لگی وہ کھجور کی ڈالیوں سے پٹی ہوئی تھی

وأقيمت الصلوة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في الماء والطين

اور نماز کھڑی ہوئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے

حتى رأيت أثر الطين في جبهته **باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر**

یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا **باب شب قدر کا رمضان کی اخیر دس راتوں میں ڈھونڈنا**

الأواخر فيه عبادة حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسمعيل بن جعفر

اس باب میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے

حدثنا أبو سهيل عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله

کہا ہم سے ابوسہیل نے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم قال تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر من رمضان

شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو

حدثنا إبراهيم بن حمزة قال حدثني ابن أبي حازم والدراوردي عن

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز دراوردی نے انہوں نے

يزيد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري كان رسول

یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہا آنحضرت صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی رمضان العشر التی فی وسط الشھر فاذا
اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ کے دہے میں اعتکاف کیا کرتے جب
کان حین یمسی من عشرین لیلۃ تمضی ویستقبل احدی وعشرین رجع
بیسویں رات گذر جاتی اور اکیسویں رات آن پہونچتی شام کو
الی مسکنہ ورجع من کان یجاور معہ وانہ اقام فی شھر جاور فیہ اللیلۃ التی
آپ اپنے گھر میں لوٹ آتے اور جو لوگ اعتکاف میں آپکے ساتھ ہوتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ایک رمضان میں ایسا ہوا
کان یرجع فیھا فخطب الناس فامرھم ما شاء اللہ ثم قال کنت اجاور ھذہ
آپ جس رات کو اعتکاف سے لوٹ آتے اس رات اعتکاف ہی میں رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا جو اللہ نے چاہا وہ انکو حکم بتایا پھر فرمایا کہ میں اس
العشر ثم قد بدا لی ان اجاور ھذہ العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی
بیچ میں اعتکاف کیا کرتا تھا اب مجھکو مناسب معلوم ہوا کہ اخیر دہے میں اعتکاف کروں اور جتنے لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں ہیں وہ
فلیثبت فی معتکفہ وقد اریت ھذہ اللیلۃ ثم انسیتھا فابتغوھا فی
اعتکاف ہی میں رہیں اور مجھکو شب قدر دکھلائی گئی پھر بھلا دیگئی تم اسکو اخیر دہے میں
العشر الاواخر وابتغوھا فی کل وتر وقد رایتنی اسجد فی ماء وطین
تلاش کرو اور ہر طاق رات میں ڈھونڈھو اور میں نے دیکھا میں اس رات کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں
فاستھلت السماء فی تلک اللیلۃ فامطرت فوکف المسجد فی مصلی النبی
پھر اسی رات کو یعنے اکیسویں رات کو پانی برسا اور جہاں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے
صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ احدی وعشرین فبصرت عینی نظرت الیہ انصرف
وہاں مسجد ٹپکی آپ صبح کی نماز پڑھ کر آنحضرت کو دیکھا آنکھ سے بیٹھے ہوئے میں نے
من الصبح ووجھہ ممتلئ طینا وماء حدثنا محمد بن المثنی حدثنا یحیی
کر لوٹے اور آپ کے مبارک منہ میں کیچڑ بھری ہوئی تھی ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحیے قطان نے
عن ھشام قال اخبرنی ابی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوا
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھکو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت سے آپنے فرمایا شب قدر
حدثنی محمد اخبرنا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ
دوسری سند اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان
انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے
ویقول تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان حدثنا
اور فرماتے رمضان کے اخیر دہے میں شب قدر کی تلاش کرو ہم سے
موسی بن اسمعیل حدثنا وھیب حدثنا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس
موسے بن اسمعیل تبوذکی نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے

باب العمل ...

۲۱

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(ترجمہ بین السطور:) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر دہے میں ڈھونڈو ... جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں یا پانچ۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو مجلز (لاحق بن حمید) اور عکرمہ سے ... ابن عباس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر رمضان کے آخر دہے میں ہے جب نو راتیں گذر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں۔ عبدالوہاب نے ایوب سے اور خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے یوں روایت کیا کہ چوبیسویں رات کو ڈھونڈو۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انس نے انہوں نے عبادہ بن صامت رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس لیے برآمد ہوئے کہ ہم کو شبقدر بتلائیں اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے آپ نے فرمایا میں تو تم کو شبقدر بتلانے کے لیے نکلا لیکن فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا اور شاید اسی میں تمہاری بھلائی ہو تو (اخیر دہے کی) نویں اور ساتویں اور پانچویں رات میں اسکو ڈھونڈو۔ باب رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ محنت کرنا۔ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو یعفور (عبدالرحمٰن) سے انہوں نے ابو الضحیٰ مسلم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو اپنا تہ بند مضبوط باندھتے اور رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

(حاشیہ:) [حاشیہ کا باریک ہاتھ سے لکھا ہوا متن بڑی حد تک ناخواندہ ہے] ... امام احمد بن حنبل نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور ابی بن کعب نے قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں رات ہے ... کیونکہ اخیر دہے کی راتیں بہت متبرک ہیں اور شبقدر بھی

بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ

باب رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنا اور اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے کیونکہ اللہ نے (سورۂ بقرہ میں)

تَعَالٰى وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا

فرمایا تم اپنی عورتوں سے اس وقت صحبت نہ کرو جب مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں ان کے پاس نہ

تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

جاؤ اللہ اسی طرح اپنے حکم لوگوں سے بیان کرتا ہے تاکہ وہ (گناہ سے) بچے رہیں ہم سے اسمعیل بن عبداللہ نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ

کہا مجھ سے ابن وہب نے انہوں نے یونس سے ان سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے

عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے

يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ

اخیر دہے میں برابر اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا پھر آپ کے بعد آپ کی بی بیاں اعتکاف

مِنْ بَعْدِهٖ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

کرتی رہیں ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن

الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَرْثِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے

عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ

انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ والے دہے میں

فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَا كَانَ لَيْلَةَ اِحْدٰى

اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے (انہی دنوں) میں اعتکاف کیا جب اکیسویں رات آئی

وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ

جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے برآمد ہونے والے تھے تو آپ نے فرمایا جس شخص نے میرے ساتھ (اس سال)

مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِي

اعتکاف کیا ہو وہ اخیر کے دہے میں بھی اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر بتلائی گئی پھر بھلا دی گئی مگر میں نے اپنے تئیں دیکھا جیسے میں

اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِي كُلِّ

اس کی صبح کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں تو اس شب کو اخیر دہے میں ڈھونڈھو ہر طاق رات میں

وتر فمطرت السماء تلك الليلة وكان المسجد على عريش فوكف المسجد فبصرت

وتر میں) ایسا ہوا اُسی رات پانی برسا اور مسجد تو گویا ایک سائبان تھی وہ ٹپکی میں نے اپنی آنکھوں سے

عيناى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبهته اثر الماء والطين من صبح

دیکھا آپ کی مبارک پیشانی پر پانی اور کیچڑ کا نشان تھا اکیسویں کی صبح کو

احدى وعشرين باب الحائض ترجل المعتكف حدثنا محمد

باب حیض والی عورت اگر مرد کے کنگھی کرے جو اعتکاف میں ہو ہم سے محمد بن مثنے

بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال اخبرني ابي عن عائشة رض قالت

نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے

كان النبي صلى الله عليه وسلم يصغي الى راسه وهو مجاور في المسجد فارجله

کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے اور اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور

وانا حائض باب المعتكف لا يدخل البيت الا لحاجة حدثنا

میں حیض سے ہوتی باب اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے ہم سے

قتيبة حدثنا ليث عن ابن شهاب عن عروة وعمرة بنت عبد الرحمن

قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے

ان عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت وان كان رسول الله

کہ حضرت عائشہ نے کہا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں

صلى الله عليه وسلم ليدخل على راسه وهو في المسجد فارجله وكان لا

مسجد میں رہ کر اپنا سر میرے حجرے کے اندر کر دیتے میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور آپ

يدخل البيت الا لحاجة اذا كان معتكفا باب غسل المعتكف حدثنا

اعتکاف کی حالت میں بغیر ضرورت کے گھر میں نہ آتے باب اعتکاف والا سر دھو سکتا ہے ہم سے

محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة

محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں

قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يباشرني وانا حائض وكان يخرج راسه

انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں ہوتی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت کرتے (بوسہ مساس وغیرہ) اور اعتکاف کی حالت

من المسجد وهو معتكف فاغسله وانا حائض باب الاعتكاف ليلا

میں آپ اپنا سر مسجد کے باہر نکال دیتے میں اس کو دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی باب صرف رات بھر کے لیے اعتکاف کرنا

حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله اخبرني نافع عن ابن

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن

عمر رض ان عمر سال النبي صلى الله عليه وسلم قال كنت نذرت في الجاهلية ان

عمر سے کہ حضرت عمر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جاہلیت کے زمانہ میں یہ منت مانی تھی کہ ایک

اعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ

رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپ نے فرمایا اپنی منت پوری کر　**باب** عورتیں اعتکاف کر سکتی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہمسے حماد بن زید نے کہا ہمسے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے عمرہ سے انہوں

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے میں

أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ رض عَائِشَةَ

آپ کے لیے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں چلے جاتے حضرت حفصہ رض نے حضرت عائشہ رض سے ایک

أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ

خیمہ لگانے کا اذن چاہا انہوں نے اذن دیا حضرت حفصہ نے بھی (مسجد میں) ایک خیمہ لگا یا انکے دیکھا دیکھی حضرت زینب نے بھی ایک خیمہ

جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ

کھڑا کیا　جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کو اتنے خیمے دیکھے

فَقَالَ مَا هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ

تو فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو جیسے ثواب کی نیت سے یہ کئے گئے ہیں

الْاعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ بَابُ الْأَخْبِيَةِ فِي

پھر آپ نے اس رمضان میں اعتکاف ہی نہیں کیا اور شوال کے دس دنوں میں اعتکاف کیا　**باب** مسجدوں میں خیمے

الْمَسْجِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

لگانا ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے

عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا

عمرہ بنت عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنیکا ارادہ فرمایا جب

انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ

اُس جگہ میں تشریف لے گئے جہاں اعتکاف کرنا چاہتے تھے دیکھا تو ڈیرے ہی ڈیرے حضرت عائشہ کا ڈیرہ حضرت حفصہ رض کا حضرت

وَخِبَاءُ زَيْنَبَ فَقَالَ آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ

زینب رض کا آپ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ انہوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے پھر آپ لوٹ گئے اعتکاف نہیں کیا اور شوال کے مہینے

عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ بَابٌ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ حَدَّثَنَا

میں دس دن اعتکاف کیا　**باب** کیا اعتکاف والا کام کاج کے لیے مسجد کے دروازے تک آ سکتا ہے　ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رض أَنَّ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو امام زین العابدین علی بن حسین نے خبر دی ان سے

صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهِ

ام المومنین صفیہ رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے بیان کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس اعتکاف کی حالت میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ

مسجد میں آئیں رمضان کے اخیر دہے میں آپ سے ملاقات کی اور ایک گھڑی

عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا

کچھ باتیں کیں پھر لوٹ کر چلی گئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے ان کو

حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا

گھر پہنچانے کو جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچیں ام سلمہ کے پاس تو انصار کے دو شخص ادھر سے گذرے انہوں نے

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے اُن دونوں سے فرمایا ذرا

رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ

ٹھیر جاؤ یہ عورت (جو میرے ساتھ ہے) صفیہ حیی کی بیٹی (میری بی بی) ہے (تم اور کچھ گمان نہ کرنا) انہوں نے کہا سبحان اللہ اور یہ

عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ

بات ان پر گذری تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میاں) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے

وَاِنِّي خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا بَابُ الْاِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ

میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں برا گمان نہ ڈالے باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اور بیسویں کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ هَارُوْنَ

صبح کو آپ کا اعتکاف سے نکلنے کا بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ہارون بن اسمٰعیل سے سنا

بْنَ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

انہوں نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا میں نے ابوسلمہ

اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ

بن عبدالرحمن سے سنا کہا میں نے ابوسعید خدری (صحابی) سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

شب قدر کا کچھ ذکر سنا ہے اُنہوں نے کہا ہاں سنا ہے ایسا ہوا ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان

الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا ابوسعید نے کہا تو ہم بیسویں تاریخ کی صبح کو نکلے کہا پھر آپ نے ہم لوگوں کو بیسویں تاریخ کی صبح کو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ اِنِّي اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّي نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ

خطبہ سنایا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو شب قدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی تم اس کو اخیر دہے میں طاق راتوں میں ڈھونڈھو

الْاَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ فَاِنِّي رَاَيْتُ اَنِّي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ

کیونکہ میں نے دیکھا میں اُس شب میں کیچڑ پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ

کے ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا ہو وہ پھر اعتکاف کرے یہ سنکر لوگ مسجد میں لوٹ آئے اُس وقت آسمان میں ابر کا ایک لکہ

قَزَعَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

بھی دکھائی نہ دیتا تھا لیکن ایک ابر کا ٹکڑا آیا پانی برسا اور نماز کی تکبیر ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیچڑ پانی میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتّٰى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ

سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا نشان آپ کی ناک اور پیشانی پر دیکھا

بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ

باب کیا مستحاضہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے

خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ایک بی بی

امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا

(ام سلمہؓ) ف نے اعتکاف کیا وہ مستحاضہ میں مبتلا تھیں ہمیشہ سرخی اور زردی دیکھتی رہتیں یہاں تک کہ ہم کبھی ان کے تلے

الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

ایک طشت رکھ دیتے وہ نماز پڑھتی رہتیں باب عورت اپنے خاوند سے اعتکاف کی حالت میں مل سکتی ہے ہم سے سعید بن عفیر نے

بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد الرحمٰن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح

انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے ان سے حضرت ام المومنین صفیہ نے بیان کیا جو بی بی تھیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

سند اور ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے

عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ

امام علی بن حسین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کے پاس آپ کی بی بیاں تھیں

فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى أَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي

وہ چلیں تو آپ نے صفیہ سے فرمایا جلدی نہ کر میں تیرے ساتھ چلتا ہوں ان کی کوٹھڑی اسامہ بن زیدؓ کے گھر میں

دَارِ أُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ

تھی خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نکلے رستے میں دو انصاری مرد ملے

فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر آگے بڑھ گئے آپ نے ان دونوں کو پکارا

وَسَلَّمَ تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ

آؤ آؤ یہ (میری بی بی) صفیہ بنت حیی ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یہ آپ کیا فرماتے ہیں) آپ نے فرمایا (دیکھو)

الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا

شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں دوڑتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کچھ (برا خیال) نہ ڈالے۔

ف یہ بی بی ام سلمہؓ تھیں ... کا نام سعید بن منصور ...

باب هل يدرأ المعتكف عن نفسه حدثنا اسمعيل بن عبد الله

باب اعتکاف والا اپنے اوپر سے بدگمانی دور کر سکتا ہے ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا

قال اخبرني اخي عن سليمان عن محمد بن ابي عتيق عن ابن شهاب عن علي

کہا مجھ کو میرے بھائی نے خبر دی انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے علی بن حسین سے

بن الحسين ان صفية اخبرته ح وحدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين

اُن سے حضرت صفیہ نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

قال سمعت الزهري يخبر عن علي بن الحسين ان صفية رضـ اتت النبي صلى الله

کہا میں نے زہری سے سنا وہ امام علی بن حسین سے نقل کرتے تھے کہ حضرت صفیہ رضـ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس (مسجد میں) آئیں

عليه وسلم وهو معتكف فلما رجعت مشى معها فابصره رجل من الانصار

آپ اعتکاف میں تھے جب وہ لوٹ کر چلیں تو آپ اُن کے پہونچانے کو چلے ایک انصاری مرد نے آپ کو (رستے میں) دیکھا آپ نے

فلما ابصره دعاه فقال تعال هي صفية وربما قال سفيان هذه صفية

اُسکو بلایا اور فرمایا ادہر آؤ وہ صفیہ ہے اور کبھی سفیان نے یوں کہا یہ صفیہ رضـ ہے

فان الشيطان يجري من ابن ادم مجرى الدم قلت لسفين اتته ليلا قال

شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پہرتا رہتا ہے علی نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا کیا حضرت صفیہ رات کو آپ کے پاس آئیں تھیں

وهل هو الا ليل باب من خرج من اعتكافه عند الصبح حدثنا عبد

آپ نے فرمایا رات کو نہیں تو پہر کیا باب صبح کے وقت اعتکاف سے باہر آنا ہم سے عبد الرحمن بن

الرحمن حدثنا سفين عن ابن جريج عن سليمان الاحول خال ابن ابي نجيح

بشر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے جو ابن ابی نجیح کے ماموں ہیں

عن ابي سلمة عن ابي سعيد قال سفين وحدثنا محمد بن عمرو عن ابي سلمة

انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید سے سفیان نے کہا اور ہمسے محمد بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے

عن ابي سعيد قال واظن ان ابن ابي لبيد حدثنا عن ابي سلمة عن ابي

انہوں نے ابو سعید سے اور میں سمجھتا ہوں کہ عبد اللہ بن ابی لبید نے ہم سے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید

سعيد رضـ قال اعتكفنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشر الاوسط فلما

سے انہوں نے کہا ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا جب

كان صبيحة عشرين نقلنا متاعنا فاتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

بیسویں تاریخ کی صبح ہوئی تو ہمنے اپنا اسباب (مسجد سے) اٹھایا پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے

من كان اعتكف فليرجع الى معتكفه فاني رايت هذه الليلة ورايتني

اور فرمانے لگے جو جو لوگ اعتکاف میں تھے وہ پہر اعتکاف کی جگہ آجائیں کیونکہ میں نے شب قدر دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ اُس

اسجد في ماء وطين فلما رجع الى معتكفه وهاجت السماء فمطرنا فوالذي

شب کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں جب آپ اعتکاف کی جگہ لوٹ آئے اور آسمان پر ابر اٹھا تو پانی برسنے لگا قسم اُس کی جس نے

بعثه بالحق لقد هاجت السماء من آخر ذلك اليوم وكان المسجد عريشا

آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا اس دن اخیر وقت ابر اٹھا اور مسجد تو ایک منڈوا تھی (وہ ٹپکنے لگی)

فلقد رأيت على أنفه وأرنبته أثر الماء والطين باب الاعتكاف في شوال

بیشک آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کا نشان دیکھا باب شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

حدثنا محمد أخبرنا محمد بن فضيل بن غزوان عن يحيى بن سعيد

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے

عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة رض قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر

يعتكف في كل رمضان وإذا صلى الغداة دخل مكانه الذي اعتكف فيه

رمضان میں اعتکاف کیا کرتے آپ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جایا کرتے

قال فاستأذنته عائشة أن تعتكف فأذن لها فضربت فيه قبة

راوی نے کہا حضرت عائشہ رض نے بھی آپ سے اعتکاف کی اجازت مانگی آپنے اجازت دی انہوں نے وہاں ایک تنبو لگایا

فسمعت بها حفصة فضربت قبة وسمعت زينب بها فضربت قبة

یہ سنکر ام المومنین حفصہ نے بھی ایک ڈیرہ جمایا حضرت زینب نے جو سنا انہوں نے بھی ایک تنبو کھڑا کیا

أخرى فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد أبصر أربع قباب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے دیکھا تو وہاں چار تنبو (ڈیرے) کھڑے ہیں

فقال ما هذا فأخبر خبرهن فقال ما حملهن على هذا آلبر انزعوها فلا أراها

آپنے پوچھا یہ تنبو کیسے لوگوں نے بیان کیا آپنے فرمایا انہوں نے ثواب کی نیت سے یہ نہیں کیا (بلکہ ضدم ضدا ایک دوسری کی ریس سے) ان ڈیروں کو

فنزعت فلم يعتكف في رمضان حتى اعتكف في آخر العشر من شوال

وہ اکھیڑ دیے گئے اور آپنے رمضان میں اس سال اعتکاف ہی نہیں کیا شوال کے اخیر دہے میں کیا

باب من لم ير عليه صوما إذا اعتكف حدثنا إسمعيل بن عبد الله

باب اعتکاف کے لیے روزہ ضرور نہ ہونا ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

عن أخيه عن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن عبد الله بن عمر

انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے

عن عمر بن الخطاب رض أنه قال يا رسول الله إني نذرت في الجاهلية أن

انہوں نے حضرت عمر رض سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں یہ منت مانی تھی کہ

أعتكف ليلة في المسجد الحرام فقال له النبي صلى الله عليه وسلم أوف نذرك فاعتكف

مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کرونگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر انہوں نے ایک رات بھر

ليلة باب إذا نذر في الجاهلية أن يعتكف ثم أسلم حدثنا عبيد

اعتکاف کیا باب کسی نے جاہلیت (کفر) کی حالت میں اعتکاف کی منت مانی پھر مسلمان ہو گیا ف ہم سے عبید

ف باب کی حدیث میں آپنے ایسی نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا معلوم ہوا نذر اور یمین حالت کفر میں ...

بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے

عُمَرَ رضـ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً
جاہلیت کے زمانہ میں مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی منت کی راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں ایک رات

قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي
آنحضرت صلعم نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر باب رمضان کے بیچ والے

الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
دہے میں اعتکاف کرنا ف ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن

أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عیاش نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن عاصم سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ
علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے ف جب وہ سال آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی

فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ
تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا ف باب اعتکاف کا قصد کرے پھر اعتکاف نہ کرنا وہ نکل جانا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ
ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ أَنَّ
مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلے اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ
علیہ وسلم نے یہ ذکر کیا کہ میں رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرونگا

فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ
تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اور حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا مجھ کو بھی اجازت دلا دو انہوں نے دلا دی

فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
جب ام المومنین زینبؓ نے یہ دیکھا انہوں نے بھی ایک ڈیرہ لگانیکا حکم دیا وہ لگا دیا گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْأَبْنِيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا
سلم کا یہ قاعدہ تھا آپ (صبح کی) نماز پڑھ کر اعتکاف کے لیے ڈیرے میں چلے جاتے آپ نے اتنے ڈیرے دیکھے تو پوچھا یہ ڈیرے کیسے لگے ہیں

بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ أَرَدْنَ
جناب عائشہؓ اور حفصہؓ اور زینبؓ کے لگائے ہیں آپ نے فرمایا بھلا کیا ان کی نیت ثواب کی ہے

بِهٰذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعَ فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ بَابُ الْمُعْتَكِفِ
میں تو اب اعتکاف سے رہا آپ لوٹ گئے جب عید الفطر ہوئی تو آپ نے شوال میں دس دن اعتکاف کیا باب اعتکاف والا

ف اب وفات قریب ہے تو عبادت میں اور زیادہ کوشش کی بعضوں نے کہا آپ نے اس سے معلوم ہوا کہ ہر سال جبرئیل آپ سے قرآن کا دور ایک بار کیا کرتے اس سال دو بار کیا بعضوں نے کہا اس سال سے پہلے ایک سال آپ کا اعتکاف ناغہ ہوا تھا تو آپ نے دونوں سال کے بیس دن اعتکاف کیا نسائی اور ابو داؤد اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے ایسا ہی نکالا

۳۰

يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا
اندر اپنا سر (مسجد سے باہر) حجرے میں ڈالے دھونے کے لیے ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتیں

وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ
اور حیض سے ہوتیں اور آنحضرت مسجد میں اعتکاف میں ہوتے حضرت عائشہ رض حجرے میں رہتیں آپ اپنا سر بڑھا دیتے ف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

کتاب بیچ کھوچ کے بیان میں

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وَقَوْلِهِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً
اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اللہ نے بیچ کھوچ درست رکھی ہے اور بیاج حرام کیا ہے ف اور فرمایا مگر جب نقد سودا ہو

حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا قُضِيَتِ
اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو باب اللہ نے (سورۂ جمعہ میں) یہ جو فرمایا جب جمعہ کی نماز ہو چکے

الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
تو زمین میں پھیل پڑو اور اللہ کا فضل ڈھونڈھو (یعنی رزق حاصل کرو) اور اللہ کو بہت یاد کرو اس لیے

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ
کہ تم مراد کو پہنچو اور ان لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ جب کوئی بیوپار یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو اُدھر دوڑ پڑتے ہیں اور تجھ کو (خطبے میں) کھڑا چھوڑ جاتے

اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ وَقَوْلِهِ لَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ
ہیں کہہ دے اللہ کے پاس جو ثواب ملیگا وہ اس کھیل بیوپار سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا
ناحق نہ اڑاؤ ہاں بیوپار کرکے رضامندی سے کھاؤ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض

قَالَ إِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ
نے کہا (میں نے سنا) تم یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت

مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ
حدیثیں بیان کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہو کہ اور مہاجرین اور انصار

أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَإِنَّ إِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ
ابوہریرہ کی برابر کیوں حدیثیں بیان نہیں کرتے اور بات یہ ہے کہ میری بھائی مہاجرین (رات دن) بازار میں بیچ کھوچ میں مصروف رہتے

ف حضرت عائشہ صدیقہ رض کا حجرہ مسجد سے ملا ہوا تھا آپ مسجد ہی میں رہ کر سر حجرے کے اندر دیتے وہ دھو دیتیں معلوم ہوا معتکف کو سر دھونا نہانا وغیرہ درست ہے

ف بیع کے معنی کسی چیز کی ملک دوسرے کی طرف منتقل کرنا کسی قیمت کے بدل اور شراء کا معنی اس کو قبول

کتاب البیوع

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِی فَاَشْہَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَکَانَ یَشْغَلُ

اور میں تو جہاں پیٹ بھرا بس آنحضرت صلے کے ساتھ رہتا وہ غائب ہوتے میں آپ پاس حاضر رہتا وہ بھول جاتے میں یاد رکھتا اور انصاری بھائی

اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ عَمَلُ اَمْوَالِہِمْ وَکُنْتُ امْرَأً مِسْکِیْنًا مِنْ مَسَاکِیْنِ الصُّفَّۃِ اَعِیْ حِیْنَ

اپنی زمین باغ کے کاموں میں رہتے میں ایک فقیر کنگال آدمی تھا ان صفہ کے فقیروں میں سے جو لوگ بھول جاتے تھے میں یاد رکھتا تھا

یَنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ یُحَدِّثُہٗ اِنَّہٗ لَنْ

اور ایسا ہوا ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا جو کوئی

یَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَہٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ہٰذِہٖ ثُمَّ یَجْمَعَ اِلَیْہِ ثَوْبَہٗ اِلَّا وَعٰی مَا

میری گفتگو پوری ہونے تک اپنا کپڑا پھیلا دے پھر سمیٹ لے تو اسکو میری باتیں یاد رہیں گی

اَقُوْلُ فَبَسَطْتُ نَمِرَۃً عَلَیَّ حَتّٰی اِذَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَہٗ

ایک کملی جو اوڑھے تھا بچھا دی جب آپ گفتگو ختم کر چکے میں نے اس کو

جَمَعْتُہَا اِلٰی صَدْرِیْ فَمَا نَسِیْتُ مِنْ مَّقَالَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ

سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا پھر جو آپ نے فرمایا تھا اس میں سے کوئی بات نہ بھولا

مِنْ شَیْءٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے

اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رض لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ اٰخَی

اپنے باپ (سعد) سے انہوں نے اُنکے دادا (ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف) سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن عوف نے کہا جب ہم (ہجرت کرکے)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور سعد بن ربیع انصاری کو بھائی بھائی بنا دیا سعد نے کہا

الرَّبِیْعِ اِنِّیْ اَکْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ لَکَ نِصْفَ مَالِیْ وَانْظُرْ اَیَّ زَوْجَتَیَّ

تمام انصار میں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنا آدھا مال تجھ کو دیدیتا ہوں اور میری دونوں بی بیوں کو دیکھ لے جسکو تو

ہَوِیْتَ نَزَلْتُ لَکَ عَنْہَا فَاِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَہَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَۃَ

پسند کرے میں اسکو چھوڑ دیتا ہوں پھر جب اسکی عدت گذر جائے تو اس سے نکاح کرلے عبد الرحمن کہتے ہیں میں نے کہا نہیں اسکی کیا احتیاج ہے

لِیْ فِیْ ذٰلِکَ ہَلْ مِنْ سُوْقٍ فِیْہِ تِجَارَۃٌ قَالَ سُوْقُ قَیْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا اِلَیْہِ عَبْدُ

یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں بیوپار ہوتا ہو انہوں نے کہا ہے قینقاع کی بازار یہ سنکر صبح عبد الرحمن اس بازار میں گئے اور

الرَّحْمٰنِ فَاَتٰی بِاَقِطٍ وَّسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

پنیر اور گھی کما لائے پھر روز جانے لگے تھوڑے ہی دنوں میں آنحضرت صلے کے پاس جو آئے ان پر زرد

عَلَیْہِ اَثَرُ صُفْرَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ

خوشبو کا نشان تھا آنحضرت نے پوچھا کیا تم نے نکاح کیا ہے انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے پوچھا

وَمَنْ قَالَ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ کَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَۃَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَہَبٍ اَوْ نَوَاۃً مِّنْ

کس سے انہوں نے کہا ایک انصاری عورت سے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا یا ایک گٹھلی سونے کی

ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

آپنے فرمایا ولیمہ کر ایک بکری ہی کا سہی ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے حمید نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن عوف (ہجرت کرکے) مدینہ میں آئے

الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اور سعد بن ربیع انصاری کو بھائی بھائی بنا دیا اور سعد

سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ قَالَ بَارَكَ

بہت مالدار تھے انہوں نے عبد الرحمن سے کہا میں ایسا کرتا ہوں اپنا مال آدھوں آدھ تم کو بانٹ دیتا ہوں اور تمہارا نکاح بھی کر دیتا ہوں

اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَ

اللہ تعالیٰ تمہاری جورو اور مال میں برکت دے مجھکو بازار بتلا دو پھر وہ بازار گئے اور پنیر اور گھی بچا کر لائے

سَمْنًا فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ

اور اپنے گھر والوں میں آئے تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا یا جتنا اللہ نے چاہا کہ عبد الرحمن آئے زردی کا نشان لگا ہوا

صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہو یہ زردی کیسی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا

مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

آپنے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے عرض کیا ایک سونے کی گٹھلی یا گٹھلی برابر سونا

قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ

آپنے فرمایا ولیمہ کر ایک ہی بکری کا سہی ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذو المجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازار تھیں

فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا

جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سودا گری کرنا برا سمجھا اسوقت (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اتری تم کو گناہ نہیں

فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ بَابٌ الْحَلَالُ بَيِّنٌ

اپنے مالک کا فضل ڈھونڈو حج کے موسم میں ابن عباس رض کی قراءت ایسی ہی ہے ف باب حلال کھلا ہوا ہے اور

وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

حرام کھلا ہوا ہے بیچ میں کچھ شبہ کی چیزیں ہیں ف مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رض

ابراہیم بن ابی عدی نے انہوں نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے عامر شعبی سے کہا میں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوفروہ سے انہوں نے شعبی سے کہا میں نے نعمان سے سنا انہوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ

دوسری سند ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوفروہ عروہ بن حارث سے کہا میں نے

الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

شعبی سے سنا کہا میں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چوتھی سند ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا

كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رض قَالَ قَالَ

کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابوفروہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ

فرمایا حلال (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور حرام بھی (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کا دونوں طرف

تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ

اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے گناہ ہونے میں شبہ ہو تو وہ صاف صاف گناہ کو بدرجہ اولیٰ چھوڑ دیگا اور جس نے شبہ کی چیز پر دلیری کی وہ قریب ہے

فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ

صاف صاف حرام میں بھی پھنس جائے اور گناہ اللہ کے رکھنے ہیں جو رکھنے کے آس پاس چرائے وہ رکھنے میں بھی گھس جائے گے

الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ بَابُ تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي

قریب ہوگا باب مشتبہ چیزیں کیا ہیں اور حسان بن ابی سنان نے کہا

سِنَانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ حَدَّثَنَا

ف۲ میں نے پرہیزگاری سے آسان زیادہ کوئی بات نہیں دیکھی شک کی بات چھوڑ دے بے شک کی اختیار کر ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم کو عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین نے خبر دی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رض أَنَّ امْرَأَةً

کہا ہم سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے ایک سانولی عورت آئی

سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی اس نے عقبہ اور اس کی جورو (غنیہ) کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر

فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ

کیا آپ نے اسکی طرف سے منہ پھیر کر تبسم فرمایا اور کہنے لگے اب تو اس عورت کو کیونکر رکھ سکیگا جب ایسا کہا جاتا ہے ف۳

كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

عقبہ کی جورو (غنیہ) ابواہاب تمیمی کی بیٹی تھی ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ

مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے ف۴

أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي

مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفے سے ہے

فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ

اس کو لے لیجیو حضرت عائشہ نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بچہ ہے

أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى

بھائی نے اس کے لینے کے لیے مجھ کو وصیت کی تھی اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے میرے باپ کی حفاظت میں

فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ

پیدا ہوا آخر دونوں جھگڑتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بچہ ہے

أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ

اس نے مجھ کو وصیت کی تھی کہ اس کو لے لینا عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے اس کے

عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ

بچھونے پر تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد یہ بچہ تجھ کو ملیگا

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ

بعد اس کے یہ فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو اور حرامکار کو پتھر سے سزا ملیگی لیکن ام المومنین سودہ کو فرمایا

بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ

جو زمعہ کی بیٹی (اور اس بچے کی بہن ہوئی) تھیں تم اس سے پردہ کرتی رہنا کیونکہ آپ نے دیکھا اس بچے کی صورت

بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي

عتبہ سے ملتی تھی سو اس نے حضرت سودہ کو مرتے تک نہیں دیکھا ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ

عبد اللہ بن ابی السفر نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر بن پھال والے تیر (یا لکڑی) سے شکار ماریں تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر دھار کی طرف سے لگے تو کھا اور جو آڑا

بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَأَجِدُ

لگے تو مت کھا وہ مردار ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے (شکاری) کتے کو بسم اللہ کہکر چھوڑتا ہوں جب شکار پاس جاتا ہوں

مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ

دیکھتا ہوں وہاں ایک اور کتا بھی ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی تھی اور معلوم نہیں ہوتا کس کتے نے شکار مارا آپ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا

إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ

تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ دوسرے کتے پر

بَابُ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا

حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے انس سے انہوں نے

ف اس بچہ کا نام عبد الرحمن تھا آنحضرت نے فائدہ کے موافق بچہ عبد بن زمعہ کو دلا دیا مگر صورت دیکھ کر یہ شبہ ہوتا تھا کہ شاید یہ عتبہ کا نطفہ ہو اور اسی شبہ کی بنا پر آپ نے حضرت سودہ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہے اور اس باب کا مطلب یہی ہے

چلتے ہیں انکو خدا سے ڈرنا چاہیے ۱۲ منہ ف ہوا یہ تھا کہ اُس زمانے میں مدینہ میں غلہ کا قحط تھا لوگ بہت بھوکے اور پریشان تھے شام سے جو غلہ کا قافلہ آیا تو بے اختیار ہو کر اُس کے

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً

گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پڑی پائی تو فرمایا اگر یہ شبہ نہ ہوتا شاید یہ صدقے کی ہو

لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجِدُ

تو میں اسکو کھا لیتا اور ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ سے یوں روایت کی انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے میں ایک کھجور

تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ

اپنے بچھونے پر پڑی ہوئی پاتا ہوں باب دل میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہیے

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے

عَمِّهِ قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا اَيَقْطَعُ

اپنے چچا عبد اللہ بن زید مازنی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا شکوہ بیان کیا گیا اسکو نماز میں وسوسہ ہوتا ہے کیا

الصَّلٰوةَ قَالَ لَا حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا وَقَالَ ابْنُ اَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

وہ نماز توڑ دے آپ نے فرمایا نہیں جب تک حدث کی آواز نہ سنے یا بو نہ پائے اور محمد بن ابی حفصہ نے زہری سے نقل کیا

لَا وُضُوْءَ اِلَّا فِيْمَا وَجَدْتَ الرِّيْحَ اَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ

وضو جب ہی لازم ہوگا جب تو حدث کی بو پائے یا آواز سنے مجھ سے احمد بن مقدام

الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

عجلی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد الرحمن طفاوی نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے

عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَنَا

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے بعض لوگوں نے آنحضرت سے عرض کی کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لیکر آتے ہیں

بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم نہیں جانتے انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا

سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكُلُوْهُ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا

تم بسم اللہ کہکر اسکو کھا لو باب اللہ تعالی کا (سورہ جمعہ میں) یہ فرمانا جب وہ کچھ سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو

انْفَضُّوْا اِلَيْهَا حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ

ادھر جھپٹ جاتے ہیں ہم سے طلق بن غنام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی جعد

قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ رض قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ

سے انہوں نے کہا مجھ سے جابر رض نے بیان کیا ہم ایک بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے (خطبہ سن رہے تھے) اتنے

مِنَ الشَّامِ عِيْرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوْا اِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا

میں شام کا قافلہ غلہ لادے ہوئے آیا لوگ اسکے دیکھنے کو چلدیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے

اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا بَابُ مَنْ

اس وقت یہ آیت اتری جب وہ کچھ بیوپار یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر جھپٹ جاتے ہیں باب جو روپیہ

كتاب البيوع

لم يبال من حيث كسب المال حدثنا آدم حدثنا ابن أبي ذئب حدثنا
کمانے میں حلال حرام کی پرواہ نہ کرے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے

سعيد المقبري عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي على
سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا

الناس زمان لا يبالي المرء ما أخذ منه أمن الحلال أم من الحرام باب
کہ آدمی کچھ پرواہ نہ کرے گا حلال سے کمائے یا حرام سے باب

التجارة في البر وقوله رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وقال قتادة
خشکی میں تجارت کرنے کا بیان ف اور اللہ تعالی نے (سورہ نور میں) فرمایا وہ لوگ جنکو سوداگری اور بیچ کھوج اللہ کی یاد سے غافل

كان القوم يتبايعون ويتجرون ولكنهم إذا نابهم حق من حقوق الله لم تلههم
صحابہ بیچ کھوج اور سوداگری کیا کرتے تھے مگر جب اللہ کا کوئی کام آن پڑتا تو کوئی سوداگری یا بیچ کھوج

تجارة ولا بيع عن ذكر الله حتى يؤدوه إلى الله حدثنا أبو عاصم عن ابن
اللہ کی یاد سے انکو غافل نہ کرتی وہ اللہ کا کام پورا کرتے ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج

جريج قال أخبرني عمرو بن دينار عن أبي المنهال قال كنت أتجر في الصرف
سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابو المنہال سے انہوں نے کہا میں صرافی کیا کرتا تھا

فسألت زيد بن أرقم رض فقال قال النبي صلى الله عليه وسلم وحدثني الفضل
میں نے زید بن ارقم سے بیع صرف کا حکم پوچھا ف انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مجھ سے فضل بن

بن يعقوب حدثنا الحجاج بن محمد قال ابن جريج أخبرني عمرو بن دينار
یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے کہا ابن جریج نے کہا مجھکو عمرو بن دینار

وعامر بن مصعب أنهما سمعا أبا المنهال يقول سألت البراء بن عازب وزيد بن
اور عامر بن مصعب نے خبر دی ان دونوں نے ابو المنہال (عبد الرحمن بن مطعم) سے سنا انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب اور زید بن

أرقم عن الصرف فقالا كنا تاجرين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألنا
ارقم سے بیع صرف کو پوچھا انہوں نے کہا ہم دونوں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سوداگر تھے ہمنے آپ سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصرف فقال إن كان يدا بيد فلا بأس وإن كان
بیع صرف کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو تو کچھ برائی نہیں اور جو کسی طرف میعاد ہو

نساء فلا يصلح باب الخروج في التجارة وقول الله تعالى فانتشروا في
ف تو وہ درست نہیں ف باب سوداگری کے لیے گھر سے باہر جانا اور اللہ تعالے نے (سورہ جمعہ میں) فرمایا جب نماز ہو جائے تو

الأرض وابتغوا من فضل الله حدثنا محمد بن سلام أخبرنا مخلد بن
زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل ڈھونڈو ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر

يزيد أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عطاء عن عبيد بن عمير أن أبا موسى
دی کہا ہمکو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے انہوں نے عبید بن عمیر سے کہ ابو موسیٰ اشعری نے

ف اس حدیث کے عموم سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خشکی میں تجارت کرنا درست ہے ۱۲ منہ

الاشعري استاذن على عمر بن الخطاب فلم يؤذن له وكانه كان مشغولا

حضرت عمرؓ سے اندر آنیکا اذن چاہا لیکن اُن کو اذن نہ ملا اور شاید حضرت عمرؓ اُس وقت کام میں مشغول تھے

فرجع ابو موسى ففرغ عمر فقال الم اسمع صوت عبد الله بن قيس ائذنوا له

پھر ابو موسیٰ لوٹ کر چلدیے جب حضرت عمرؓ کام سے فارغ ہوئے وہ کہنے لگے بیشے ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس کی آواز سنی تھی اُنکو اندر آنے دو

قيل قد رجع فدعاه فقال كنا نؤمر بذلك فقال تاتيني على ذلك بالبينة

لوگوں نے کہا وہ تو لوٹ کر چلے گئے حضرت عمرؓ نے انکو بلوایا ابو موسیٰ نے کہا ہمکو یہی حکم ہے حضرت عمرؓ نے کہا اسکے ثبوت میں گواہ لاؤ

فانطلق الى مجلس الانصار فسالهم فقالوا لا يشهد لك على هذا الا اصغرنا ابو

وہ انصار کی مجلس میں گئے اُنسے پوچھا اُنہوں نے کہا تو ہمارے ساتھ وہ جائیگا جو ہم سب میں کم سن ہے یعنی ابو سعید خدری

سعيد الخدري فذهب بابي سعيد الخدري فقال عمر اخفي علي من امر رسول

کو اپنے ساتھ لے گئے حضرت عمرؓ نے یہ سنکر کہا افسوس مجھ کو معلوم نہ ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کو

الله صلى الله عليه وسلم الهاني الصفق بالاسواق يعني الخروج الى تجارة باب التجارة

غافل کر دیا بازاروں میں سوداگری سے یعنے تجارت کیلیے نکلنے نے باب سمندر میں تجارت

في البحر وقال مطر لا باس به وما ذكره الله في القران الا بحق ثم تلا

کرنیکا بیان اور مطر بن طہمان نے کہا سمندر میں سوداگری کے لیے سفر کرنا کچھ برا نہیں اور اللہ نے جو قرآن میں اسکا ذکر کیا ہے تو بجا کیا ہے

وترى الفلك مواخر فيه ولتبتغوا من فضله والفلك السفن الواحد و

اور تو دیکھتا ہے جہاز پانی کو چیرتے چلے جا رہے ہیں فلک کشتیاں (جہاز) اسکا مفرد بھی فلک ہے اور

الجمع سواء وقال مجاهد تمخر السفن الريح ولا تمخر الريح من السفن الا الفلك

مجاہد نے کہا کشتیاں ہوا کو پھاڑتی ہیں اور ہوا کو وہی کشتیاں پھاڑتی ہیں جو بڑی ہوں جیسے جہاز وغیرہ

العظام وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن

اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا اُنہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے اُنہوں نے

ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ذكر رجلا من بني اسرائيل

ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا

خرج في البحر فقضى حاجته وساق الحديث باب واذا راوا تجارة او

اُس نے سمندر کا سفر کیا پھر اپنا کام پورا کیا اخیر حدیث تک باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ جمعہ میں) یہ فرمانا جب کوئی

لهوا انفضوا اليها وقوله جل ذكره رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر

سوداگری کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر سٹک جاتے ہیں اور (سورہ نور میں) یہ فرمانا وہ مرد جنکو سوداگری بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے غافل نہیں

الله وقال قتادة كان القوم يتجرون ولكنهم كانوا اذا نابهم حق من

کرتی اور قتادہ نے کہا صحابہ سوداگری کرتے تھے مگر جب خدا کا فرض آن پڑتا تو

حقوق الله لم تلههم تجارة ولا بيع عن ذكر الله حتى يؤدوه الى الله حدثني

کوئی سوداگری یا بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے انکو غافل نہ کرتی یہانتک کہ وہ اللہ کا حق ادا کرتے مجھ سے

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ
محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا مجھسے محمد بن فضیل نے اُنہوں نے حصین بن عبد الرحمٰن سے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے

جَابِرٍ رض قَالَ اَقْبَلَتْ عِیْرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَۃَ
جابر رض سے اُنہوں نے کہا (شام کا) قافلہ (غلہ لیکر) آیا اُس وقت ہم جمعہ کی نماز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ رہے تھے (خطبہ سن رہے تو)

فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَّا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً
تھے سب لوگ (قافلہ دیکھنے کو) کھسک گئے فقط بارہ آدمی رہ گئے اُس وقت یہ آیت اُتری اور جب کوئی بیوپار

اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْفِقُوْا مِنْ
یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو اُدھر چلدیتے ہیں اور تجھکو (خطبہ میں) کھڑا کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا اپنی کمائی

طَیِّبَاتِ مَا کَسَبْتُمْ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ
میں سے اچھی پاکیزہ چیزیں خرچ کرو ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے اُنہوں نے منصور سے

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجْرُھَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِھَا
عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے (جو خاوند کا مال ہو) مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اُس کو خرچ کرنے کا اور خاوند کو کمائی کرنے کا

بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُھُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا حَدَّثَنِیْ
ثواب ملیگا اور گھر کے ماما یا دار وغہ کو بھی اتنا ہی ثواب اور انمیں سے کسیکا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہ کریگا مجھ سے

یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ
یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے ہمام بن منبہ سے اُنہوں نے کہا میں نے ابو ھریرہ رض سے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِھَا عَنْ غَیْرِ
سنا اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے اُس کے بے اجازت کچھ خیرات کرے تو

اَمْرِہٖ فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِہٖ بَابُ مَنْ اَحَبَّ الْبَسْطَ فِی الرِّزْقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
عورت کو مرد کا آدھا ثواب ملیگا باب جو شخص رزق کی کشایش چاہے وہ کیا کرے ہم سے محمد بن

بْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ الْکِرْمَانِیُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ
ابی یعقوب کرمانی نے بیان کیا کہا ہم سے حسان بن ابراہیم نے کہا ہم سے یونس نے کہا ہم سے محمد بن مسلم نے اُنہوں

اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ
نے انس بن مالک رض سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جس کو رزق کی کشایش یا عمر کی

اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ رِزْقُہٗ اَوْ یُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ بَابُ شِرَاءِ النَّبِیِّ
درازی بھلی لگے وہ اپنے ناتے والوں سے سلوک کرے باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِیْئَۃِ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا
اودھار خریدنا ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے

ف مطلب یہ ہے کہ ایسی معمولی خیرات کرے جسکو خاوند دیکھے بھی تو نا پسند نہ کرے جیسے کہا ہے تھوڑا سا کھانا فقیر کو دے یا بیمار کو یا اسکی راہ میں دے ڈالے اور عورت قرائن کو سمجھتی ہو کہ خاوند کی ایسی خیرات سے بیجا اجازت سے گو اُس نے صریح اجازت نہ دی ہو بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت اُس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اُس کے لیے مقرر کردیا

ف۱ [illegible] ۔۔۔ خاوند کو عورت کا آدھا ثواب ۔۔۔ [illegible]

عبد الواحد حدثنا الأعمش قال ذكرنا عند إبراهيم الرهن في السلم فقال
عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ادھار میں گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ

حدثني الأسود عن عائشة رض أن النبي صلى الله عليه وسلم اشترى
سے اسود نے بیان کیا حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو الشحم) سے ادھار

طعاما من يهودي إلى أجل ورهنه درعا من حديد حدثنا
مدت مقرر کر کے غلہ خریدا اور اپنی زرہ لوہے کی اس کے پاس گروی رکھی ہم سے

مسلم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن أنس ح وحدثني محمد بن عبد الله بن
مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن

حوشب حدثنا أسباط أبو اليسع البصري حدثنا هشام الدستوائي عن قتادة
حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے اسباط ابو الیسع بصری نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے

عن أنس أنه مشى إلى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سنخة ولقد رهن
انہوں نے انس سے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی لے کر گئے اور آنحضرت صلی

النبي صلى الله عليه وسلم درعا له بالمدينة عند يهودي وأخذ منه شعيرا
اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھوائی تھی اور اس سے اپنی بی بیوں کے لیے کچھ جو لیے

لأهله ولقد سمعته يقول ما أمسى عند آل محمد صلى الله عليه وسلم صاع بر ولا صاع حب
اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پاس کبھی شام کو ایک صاع گیہوں یا غلہ جمع نہیں رہا

وإن عنده لتسع نسوة **باب كسب الرجل وعمله بيده** حدثنا إسمعيل بن
حالانکہ آپ کے پاس نو بیبیاں تھیں **باب** آدمی کا کمائی کرنا اور ہاتھوں سے محنت کرنا ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا

عبد الله قال حدثني ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال حدثني عروة بن
کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا

الزبير أن عائشة رض قالت لما استخلف أبو بكر الصديق قال لقد علم قومي أن حرفتي
حضرت عائشہ نے کہا جب ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے میری قوم والوں (قریش یا مسلمانوں) کو معلوم ہے کہ میں اپنا پیشہ کر کے اپنے

لم تكن تعجز عن مؤنة أهلي وشغلت بأمر المسلمين فسيأكل آل أبي بكر من هذا المال
گھر والوں کی روٹی کپڑا پیدا کر لیتا تھا اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول رہوں گا تو ابو بکر رض کے گھر والے بیت المال میں سے کھائیں گے

ويحترف للمسلمين فيه حدثني محمد حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا
اور ابو بکر رض مسلمانوں کا مال تجارت سے بڑھاتا رہیگا ف مجھ سے امام بخاری نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن یزید نے کہا ہم سے

سعيد قال حدثني أبو الأسود عن عروة قال قالت عائشة رض كان أصحاب
سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابو الاسود نے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب

رسول الله صلى الله عليه وسلم عمال أنفسهم وكان يكون لهم أرواح فقيل لهم
اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے (کوئی خدمتگار نہ تھا) تو ان کے بدن سے بو نکلتی اس لیے ان سے کہا گیا اگر

لو اغتسلتم رواه همام عن هشام عن ابيه عن عائشة حدثنا ابراهيم بن

تم نہالیا کرو (جب جمعہ کی نماز کے لیے جاؤ) تو بہتر ہے ہمام نے اس حدیث کو ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے ہم سے

موسى اخبرنا عيسى عن ثور عن خالد بن معدان عن المقدام رض عن رسول

موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ثور سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے آپ

الله صلى الله عليه وسلم قال ما اكل احد طعاما قط خيرا من ان يأكل من عمل يده وان نبي

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کسی آدمی کے لیے اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کھائے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ

الله داود عليه السلام كان يأكل من عمل يده حدثنا يحيى بن موسى حدثنا

السلام اپنے ہاتھ سے (زرہ بناکر) کھایا کرتے تھے ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه حدثنا ابو هريرة عن رسول الله

عبد الرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے کہا ہمکو ابوہریرہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم ان داود عليه السلام كان لا يأكل الا من عمل يده حدثنا

علیہ وسلم سے آپنے فرمایا داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کرکے اپنی روزی پیدا کرتے ہم سے

يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن ابي عبيد مولى عبد

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوعبید سے جو عبدالرحمٰن

الرحمن بن عوف انه سمع ابا هريرة رض يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

بن عوف کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

لان يحتطب احدكم حزمة على ظهره خير من ان يسأل احدا فيعطيه او يمنعه

آپنے فرمایا تم میں کوئی اگر لکڑیوں کا گٹھا (جنگل سے کاٹ کر) اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے (اسکو بیچکر کھائے) تو اس سے بہتر ہے کسی سے سوال کرے وہ دے یا نہ دے

حدثنا يحيى بن موسى حدثنا وكيع حدثنا هشام بن عروة عن ابيه عن

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

الزبير بن العوام رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لان يأخذ احدكم احبله

زبیر بن عوام سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنی رسی سنبھالے اور لکڑیاں باندھ کر لائے تو بھی سوال کرنے

باب السهولة والسماحة في الشراء والبيع ومن طلب حقا فليطلبه في

باب خرید فروخت میں نرمی اور سیر چشمی کرنا اور اپنا حق پاکیزگی کے ساتھ مانگنا (بیہودہ باتیں نہ بکنا)

عفاف حدثنا علي بن عياش حدثنا ابو غسان محمد بن مطرف قال

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے

حدثني محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری (صحابی رض) سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال رحم الله رجلا سمحا اذا باع واذا اشترى واذا اقتضى باب من انظر

فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے اور خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور ملائمت کرتا رہے باب جو شخص مالدار کو مہلت دے

مُوسِرًا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے منصور نے ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا

حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ رض حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ

ان سے حذیفہ نے بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے زمانے میں تم سے پہلے

رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ

ایک شخص مر گیا فرشتوں نے اس کی روح سے ملاقات کی اور پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا اور کچھ تو نہیں مگر میں اپنے غلاموں

يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ

کو یہ حکم دیتا تھا کہ کسی پر سختی تقاضا نہ کریں مالدار کو مہلت دیں اور محتاج کو معاف کر دیں تو فرشتوں نے بھی اس کو چھوڑ دیا

رِبْعِيٍّ كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ

میں مالدار پر آسانی کرتا اور نادار کو مہلت دیتا اور ابو مالک کے ساتھ شعبہ نے اس کو عبدالملک سے روایت کیا انہوں نے ربعی سے

وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ أُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ وَ

اور کہا ابو عوانہ نے عبدالملک سے انہوں نے ربعی سے اس میں یوں ہے مالدار کو مہلت دیا کرتا اور نادار کو معاف کر دیتا اور

قَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوسِرِ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ بَابُ

نعیم بن ابی ہند نے ربعی سے یوں روایت کی میں مالدار کا وعدہ قبول کر لیتا اور نادار کو معاف کر دیتا باب

مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ

جو شخص نادار محتاج کو مہلت دے اس کا ثواب ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا

فرمایا ایک سوداگر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا جب دیکھتا کوئی محتاج ہے تو اپنے آدمیوں سے کہتا اس کو معاف کر دو

عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ بَابٌ إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَ

شاید اللہ ہم کو بھی معاف کرے آخر جب وہ مر گیا تو اللہ نے اس کو بخش دیا باب جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیان

لَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

کر دیں اور ایک دوسرے کی بہتری چاہیں اور عداء بن خالد سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ

ایک بیع نامہ لکھ دیا یہ وہ کاغذ ہے جس میں محمد اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عداء بن خالد سے

بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَ

خرید کرنے کا بیان ہے یہ بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے ہاتھ نہ اس میں عیب ہے نہ فریب نہ فسق و فجور اور قتادہ نے کہا فسق و فجور

السَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ وَ

زنا چوری بھاگنا ہے اور ابراہیم نخعی سے پوچھا گیا بعض نخاس والے (اپنے جانوروں کی قیمت بڑھانے کے لیے) طویلوں کا نام خراسان اور

سجستان فيقول جاء أمس من خراسان جاء اليوم من سجستان فكرهه

سجستان رکھتے ہیں کہتے ہیں یہ جانور کل ہی خراسان سے آیا یا آج ابھی سیستان سے آیا ابراہیم نے اس کو

كراهية شديدة وقال عقبة بن عامر لا يحل لامرئ يبيع سلعة يعلم أن

بہت ہی مکروہ سمجھا ف اور عقبہ بن عامر نے کہا ف جسکو اپنے اسباب کا کوئی عیب معلوم ہو تو وہ خریدار سے بیان کردے

بها داء إلا أخبره حدثنا سليمن بن حرب حدثنا شعبة عن قتادة عن

اس کو چھپانا درست نہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے

صالح أبي الخليل عن عبد الله بن الحرث رفعه إلى حكيم بن حزام رضه قال

صالح ابوالخلیل سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا أو قال حتى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں بیع دینے کا اختیار ہے ف

يتفرقا فإن صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وإن كتما وكذبا محقت بركة

پھر اگر دونوں سچ بولیں گے اور جو عیب وغیرہ ہو وہ صاف صاف بیان کر دینگے تو انکی بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپا رکھینگے اور جھوٹ بولینگے

بيعهما باب بيع الخلط من التمر حدثنا أبو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى

تو بیع کی برکت مٹ جائیگی باب اچھی اور بری کھجور ملی جلی بیچنا ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے

عن أبي سلمة عن أبي سعيد قال كنا نرزق تمر الجمع وهو الخلط من

انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے کہا ہمکو سب قسم کی ملی جلی کھجور ملتی اور

التمر وكنا نبيع صاعين بصاع فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صاعين

ہم اُس کے دو صاع دیکر ایک صاع اچھی کھجور لیتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع کھجور کا ایک صاع کھجور کے

بصاع ولا درهمين بدرهم باب ما قيل في اللحام والجزار حدثنا

بدل بیچنا درست نہیں نہ ایک درہم کا دو درہم کے بدل باب گوشت بیچنے والے اور قصاب کا بیان ہم سے

عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق عن أبي مسعود قال

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے ابومسعود رض سے انہوں نے

جاء رجل من الأنصار يكنى أبا شعيب فقال لغلام له قصاب اجعل لي طعاما

کہا ایک انصاری مرد آیا جسکی کنیت ابوشعیب تھی ف اس نے اپنے ایک غلام سے کہا جو قصائی تھا مجھے اتنا کھانا طیار کردے

يكفي خمسة فإني أريد أن أدعو النبي صلى الله عليه وسلم خامس خمسة فإني قد

جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو کیونکہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ

عرفت في وجهه الجوع فدعاهم فجاء معهم رجل فقال النبي صلى الله

کے چہرے کو دیکھا معلوم ہوتا ہے آپ بھوکے ہیں پھر اس نے آنحضرت صلعم کو بلایا ایک اور شخص ف زیادہ چلا آیا آپ نے (صاحب خانہ سے)

عليه وسلم إن هذا قد تبعنا فإن شئت أن تأذن له فأذن له وإن شئت

فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) چلا آیا ہے اب تیرا اختیار ہے اسکو اجازت دے (یا نہ دے) اور اگر تو کہے تو

أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ بَابُ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ

وہ لوٹ جائے صاحب خانہ نے کہا نہیں بیٹھنے اُس کو اجازت دی اور وہ بھی کھا سکتا ہے باب بیع میں جھوٹ بولنے اور عیب چھپانے سے برکت

فِي الْبَيْعِ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مُحَبَّرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ

جاتی رہتی ہے ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوالخلیل سے

أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ

سنا وہ عبداللہ بن حارث سے نقل کرتے تھے وہ حکیم بن حزام سے انہوں نے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اس وقت تک اختیار رہتا ہے جب تک جدا نہ ہوں یا

حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ

اگر وہ دونوں سچ بولینگے اور جو کچھ عیب ہو بیان کردینگے تو ان کو بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپائینگے جھوٹ بولینگے تو بیع کی برکت

بَيْعِهِمَا بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً

مٹ جائے گی باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا مسلمانو! دگنا تگنا سود مت کھاؤ اور اللہ

وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

سے ڈرو تاکہ تم اپنے مطلب کو پہنچو ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید

الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ

مقبری نے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا اُس وقت

زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ بَابُ آكِلِ الرِّبَا وَ

آدمی پرواہ نہ کریگا اُس نے حلال سے کمایا یا حرام سے باب سود کھانے والے اور اُس پر گواہ

شَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي

ہونے والے اور سود کا معاملہ لکھنے والے کی سزا اور اللہ تعالے نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن بس اسی

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ

طرح کھڑے ہونگے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسکو شیطان نے باؤلا بنا دیا ہو یہ انکے اس کہنے کی سزا ہے کہ بیع بھی سود کی طرح ہے

الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ

حرام کیا پھر جسکو اُسکے مالک کی طرف سے نصیحت کی بات آئی اور وہ (آئندہ کے لیے سود سے) باز آیا تو جو لے چکا وہ اسی کا ہو گیا اور جو لوگ

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

دوبارہ پھر سود لیں تو وہ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ ہی میں رہینگے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوالضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جب

نَزَلَتْ آخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ

سورہ بقرہ کی اخیر آیتیں (الذین یاکلون الربوٰ اخیر تک) اتریں تو آپ نے لوگوں کو مسجد میں پڑھ کر سنا دیں پھر شراب کی سوداگری

التجارة في البحر حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا جرير بن حازم حدثنا
کو بھی حرام کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے

ابو رجاء عن سمرة بن جندب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رأيت الليلة
ابو رجاء نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کو میں نے خواب دیکھا

رجلين اتياني فاخرجاني الى ارض مقدسة فانطلقنا حتى اتينا على نهر
دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک پاکیزہ زمین میں لے گئے خیر ہم (تینوں ملکر) چلے ایک خون کی ندی پر

من دم فيه رجل قائم وعلى وسط النهر رجل بين يديه حجارة فاقبل الرجل
پہونچے دیکھا تو اس میں ایک مرد کھڑا ہے اور نہر کے بیچ میں ف ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی میں کھڑا تھا

الذي في النهر فاذا اراد الرجل ان يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث
آنے لگا اس نے ندی سے باہر نکلنا چاہا وہیں اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر مارا وہ جہاں سے چلا تھا وہیں لوٹ گیا

كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا فقال
اسی طرح ہر بار جب وہ باہر نکلنا چاہتا یہ اس کے منہ پر ایک پتھر مارتا وہ جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا میں نے پوچھا یہ ماجرا کیا ہے انہوں نے

الذي رأيته في النهر اكل الربا باب موكل الربا لقوله تعالى يايها الذين
کہا نہر میں جو کھڑا ہے وہ سود خوار ہے ف باب سود کھلانا بھی ایسا گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا مسلمانو اگر تم

امنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربا ان كنتم مؤمنين فان لم تفعلوا
میں ایمان ہے تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسکو چھوڑ دو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو

فاذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم فلكم رؤس اموالكم لا تظلمون
خدا اور رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو جاؤ اور اگر سود سے توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم لے لو تم کسی پر ستم نہ کرو

ولا تظلمون وان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة وان تصدقوا خير
نہ تم کو کوئی ستائے اور اگر قرضدار محتاج ہو تو جب تک اس کو فراغت ہو مہلت دو اور جو اصل بھی اسکو معاف کر دو تو یہ اور بہتر

لكم ان كنتم تعلمون واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل
ہے اگر تم سمجھو اور اس دن سے ڈرو جس دن تم لوٹ کر اللہ کے سامنے جاؤ گے پھر ہر آدمی کو اس کے کیے کا پورا بدلا ملیگا

نفس ما كسبت وهم لا يظلمون قال ابن عباس هذه اخر اية نزلت على
اور کسی پر ظلم نہ ہوگا ابن عباس نے کہا یہ آیت واتقوا یوما اخیر تک سب میں اخیر آنحضرت صلے اللہ علیہ و

النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن عون بن ابي
سلم پر اتری ف ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے

جحيفة قال رأيت ابي اشترى عبدا حجاما فسألته فقال نهى النبي صلى الله عليه
انہوں نے کہا میں نے دیکھا میرے باپ نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا (اسکی حجامت کے ہتھیار توڑ ڈالے) میں نے اسکی وجہ پوچھی تو کہا آنحضرت

وسلم عن ثمن الكلب وثمن الدم ونهى عن الواشمة والموشومة واكل الربا وموكله
صلعم نے کتے کے مول اور خون کے مول سے منع فرمایا اور گودنا گدانے اور گدوانے سے اور سود کھانے اور کھلانے سے ف اور

کتاب البیوع

وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ بَابُ يَمْحَقُ اللهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ

اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ف باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے

أَثِيمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ

گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ سعید بن مسیب نے کہا

الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ

ابو ہریرہ رضـ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جھوٹی قسم کھانے سے مال تو بک جاتا ہے لیکن

لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ حَدَّثَنَا عَمْرُو

برکت مٹ جاتی ہے ف باب خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے ہم سے عمرو بن

بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ

محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہمکو عوام بن حوشب نے خبر دی انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبداللہ

بْنِ أَبِي أَوْفَى رضـ أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا

ابن ابی اوفے سے ایک شخص نے بازار میں اپنا اسباب رکھا اور اللہ کی قسم کھانے لگا مجھے اس کی قیمت اتنی ملتی تھی یہ

مَا لَمْ يُعْطَ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ

نہیں دیا وہ چاہتا تھا ایک مسلمان کو دھوکا دے اس وقت (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کے عہد اور قسموں کے

اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا بَابُ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

بدل تھوڑا مول لیتے ہیں ف باب سناروں کا بیان اور طاؤس نے عبداللہ بن عباس سے نقل کیا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

آنحضرت نے فرمایا مکے کی گھاس نہ کاٹی جائے اور حضرت عباس نے عرض کیا مگر اذخر کی اجازت دیجئے وہ سناروں اور گھروں (کی چھتوں میں) کام آتی

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھکو امام زین

حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رضـ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي

العابدین علی بن حسین نے ان سے امام حسین نے بیان کیا حضرت علی کہتے تھے میرے پاس ایک اونٹ تھا جو لوٹ کے مال میں سے میرے

مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ

حصے میں آیا تھا اور ایک اونٹ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خمس میں سے دیا تھا جب حضرت فاطمہ رضـ آنحضرت صلی

أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ

اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے میں نے وصال کرنا چاہا تو میں نے

رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ

بنی قینقاع کے ایک سنار سے یہ ٹھیرایا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں ملکر (جنگل میں) سے اذخر لیکر آئیں میرا مطلب یہ تھا کہ میں

الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرُسِي حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

اسکو سناروں کے ہاتھ بیچکر ولیمہ کی دعوت کروں ف ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ

کے زمانہ میں بھی تھا اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا تو یہ پیشہ جائز ہوگا اور بعضوں نے یہ پیشہ مکروہ رکھا ہے کیونکہ ایک حدیث میں وارد ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹے سنار

عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے بیان کیا انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا

اللہ نے مکہ کو حرمت والا کیا اور وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے

اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا

بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے نہ وہاں کا درخت تراشا جائے نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے

وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَّقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا

نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے مگر ہاں جو پہچنوائے (وہ اٹھا سکتا ہے) اُس وقت حضرت عباس رضہ نے عرض کیا مگر اذخر کی ہمارے سناروں

وَلِسُقُفِ بُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ هَلْ تَدْرِيْ مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا هُوَ اَنْ

اور مکانوں کی چھتوں کے لیے اجازت دیجیے آپنے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے عکرمہ نے کہا شکار کا بھگانا کیا ہے اُسکو سایہ میں سے

تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا

ہٹانا اُسکی جگہ لینے کے لیے عبدالوہاب نے خالد سے یوں نقل کیا ہے ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے

بَابُ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ

باب لوہاروں کا بیان ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے

شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو الضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ

وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ

عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض آتا تھا میں اُس سے تقاضا کیا وہ کہنے لگا میں تیرا قرض اُس وقت تک نہیں دینے کا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ و

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا اَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ

آلہ وسلم سے نہ پھر جائے میں نے جواب دیا میں تو تیرے مرنے تک بھی پھرنے والا نہیں بلکہ مرنے کے بعد اُٹھنے تک بھی وہ بولا تو اچھا میں مرکر اٹھوں گا مال

وَاُبْعَثَ فَسَاُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ

ملیگا اولاد ہوگی جب تیرا قرض ادا کردونگا اُس وقت یہ آیت اتری اے پیغمبر تو نے اُس کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور

قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا بَابُ ذِكْرِ

کہتا ہے مجھ کو مال ملیگا اولاد ملیگی کیا وہ غیب تک پہونچ گیا ہے یا اُس نے پروردگار سے کوئی اقرار لے لیا ہے ف باب درزی کا

الْخَيَّاطِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

بیان ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے

اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار

وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کیا اور آپ کو بلایا انس رضہ نے کہا میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّمَرَقًا

آپ کے سامنے روٹی اور کدو کا شوربا

فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ

اور سوکھا ہوا گوشت میں نے دیکھا آپ پیالے کے کناروں سے کدو ڈھونڈھ ڈھونڈھ

حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَّوْمِئِذٍ بَابُ ذِكْرِ النَّسَّاجِ

کر کھا رہے تھے اس دن سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں باب جولاہے کا بیان

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے کہا میں نے

سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رض قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ فَقِيْلَ لَهٗ نَعَمْ

سہل بن سعد سے سنا انہوں نے کہا ایک عورت ایک بردہ لیکر آئی تم جانتے ہو بردہ کیا ہے انہوں نے کہا ہاں

هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ

بردہ حاشیہ دار چادر کو کہتے ہیں خیر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے

أَكْسُوْكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا

آپ کو پہنانے کے لئے آپ نے لے لی آپکو اس وقت چادر کی ضرورت تھی پھر باہر برآمد ہوئے تو وہی آپ کی

إِزَارُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْسُنِيْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى

تہبند تھی ایک شخص صحابیوں میں سے کہنے لگا یا رسول اللہ یہ چادر مجھ کو عنایت کیجیے آپ نے فرمایا اچھا تھوڑی دیر آپ مجلس میں بیٹھے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا

رہے پھر اندر جا کر تہ کر کے اس شخص کو بھیج دی لوگوں نے اس سے کہا تم نے

أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهٗ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهٗ

اچھا نہیں کیا جو آپ سے یہ چادر مانگ لی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے وہ شخص بولا خدا کی قسم میں نے یہ چادر اس لیے نہیں

إِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ أَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهٗ بَابُ النَّجَّارِ حَدَّثَنَا

کہ مرتے وقت اسکا کفن کروں سہل نے کہا وہی چادر اسکا کفن ہوئی باب بڑھئی کا بیان ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ أَتٰى رِجَالٌ إِلٰى سَهْلِ بْنِ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے کہا کئی آدمی سہل بن سعد ساعدی پاس آئے

سَعْدٍ يَسْأَلُوْنَهٗ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فُلَانَةَ

ان سے آنحضرت کے منبر کا حال پوچھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فلانی عورت کے پاس

امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُّرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ

سہل نے اسکا نام لیا یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے یہ کہہ کہ مجھے کچھ لکڑیاں ایسی بنا دے جن پر میں لوگوں کو وعظ سناتے وقت بیٹھا کروں

النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اس نے اپنے غلام کو حکم دیا غابہ کے جھاؤ سے (ایک منبر) طیار کرے وہ طیار کرکے لایا اور اس عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ

فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا قَالَ إِنْ شِئْتِ قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ

الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي

كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ

قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ **بَابُ** شِرَاءِ الْحَوَائِجِ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ

عُمَرَ رض اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

أَبِي بَكْرٍ رض جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى

مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا

ایک اونٹ خریدا　ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا　کہا ہم سے ابومعاویہ نے　کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ **بَابُ** شِرَاءِ الدَّوَابِّ

علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی　باب جو پایہ جانوروں اور گدھوں کی خریداری

وَالْحَمِيرِ وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ

اگر کوئی سواری کا جانور یا گدھا خریدے اور بیچنے والا اس پر سوار ہو تو اس کے اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ پورا ہوگا یا نہیں　اور

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا

ابن عمر رضہ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر سے فرمایا یہ اونٹ جو بڑا تندخو ہے میرے ہاتھ بیچ ڈال

حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا عبيد الله عن وهب بن
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے وہب بن کیسان سے

كيسان عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة فأبطأ بي جملي و
انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی میں (غزوہ ذات الرقاع یا تبوک میں) آنحضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ دیر میں چلنے لگا تھک گیا

أعيا فأتى علي النبي صلى الله عليه وسلم فقال جابر فقلت نعم قال ما شأنك قلت أبطأ علي جملي وأعيا
اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جابر میں نے عرض کیا حاضر آپ نے فرمایا کیا حال ہے میں نے کہا یہ اونٹ چلتا ہی نہیں

فتخلفت فنزل يحجنه بمحجنه ثم قال اركب فركبت فلقد رأيته أكفه عن رسول
تھک گیا ہے پیچھے رہ گیا آپ سواری سے اترے اس اونٹ کو اپنی لکڑی سے ٹھونکا پھر فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا وہ ایسا تیز

الله صلى الله عليه وسلم قال تزوجت قلت نعم قال بكرا أم ثيبا قلت بل ثيبا
صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکلنے لگا میں اس کو روکتا تھا آپ نے پوچھا جابر تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے

قال أفلا جارية تلاعبها وتلاعبك قلت إن لي أخوات فأحببت أن أتزوج
آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی میں نے عرض کیا میری (بہت سی) بہنیں ہیں تو میں نے یہ چاہا ایسی عورت کروں

امرأة تجمعهن وتمشطهن وتقوم عليهن قال أما إنك قادم فإذا قدمت
جو ان کو اچھی طرح بٹھائے کنگھی چوٹی کرے ان کا خیال رکھے آپ نے فرمایا اب تو اپنی بی بی کے پاس پہنچنے کا خوب خوب مزے اڑا

فالكيس الكيس ثم قال أتبيع جملك قلت نعم فاشتراه مني بأوقية ثم
(صحبت کر) پھر فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے میں نے کہا بیچتا ہوں پھر ایک اوقیہ چاندی کے بدلے آپ نے اس کو خرید لیا بعد اس

قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم قبلي وقدمت بالغداة فجئنا إلى المسجد
کے آپ مجھ سے پہلے مدینہ میں پہنچ گئے میں دوسرے دن صبح کو پہنچا ہم مسجد میں آئے تو

فوجدته على باب المسجد قال الآن قدمت قلت نعم قال فدع جملك فادخل
آپ مسجد کے دروازے پر ملے پوچھا اب تو آیا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ دے مسجد میں جا

فصل ركعتين فدخلت فصليت فأمر بلالا أن يزن له أوقية فوزن لي بلال
دو رکعتیں پڑھ میں مسجد میں گیا نماز پڑھی آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے بلال نے جھکتی ہوئی

فأرجح في الميزان فانطلقت حتى وليت فقال ادع لي جابرا قلت الآن يرد علي
تول دی میں پیٹھ موڑ کر چلا اس وقت آپ نے فرمایا جابر کو بلاؤ میں اپنے دل میں سمجھا شاید آنحضرت اونٹ پھیر دیں گے اور

الجمل ولم يكن شيء أبغض إلي منه قال خذ جملك ولك ثمنه باب الأسواق
اس کا پھیرنا مجھے اس وقت بہت ناگوار تھا آپ نے فرمایا اپنا اونٹ لے جا اور اس کی قیمت بھی تیری ہے باب جاہلیت کے بازاروں میں

التي كانت في الجاهلية فتبايع بها الناس في الإسلام حدثنا علي بن
خرید فروخت درست ہونا جہاں اسلام کے زمانہ میں بھی لوگ خرید فروخت کرتے رہے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا

عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو عن ابن عباس قال كانت عكاظ ومجنة و
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور

ذو المجاز اسواقا في الجاهلية فلما كان الاسلام تأثموا من التجارة فيها فانزل
ذو المجاز یہ سب جاہلیت کے بازار تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے وہاں سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ کی)

الله ليس عليكم جناح في مواسم الحج قرأ ابن عباس كذا باب شراء الابل الهيم او
آیت اتاری تم پر کچھ گناہ نہیں حج کے موسموں میں ابن عباسؓ نے ایسا ہی پڑھا ہے ف باب ہیم (بیمار) یا خارشتی اونٹ خریدنا

الاجرب الهائم المخالف للقصد في كل شيء حدثنا علي حدثنا سفين قال
ف ہیم ہائم کی جمع ہے ہر امر اعتدال سے (دیوانہ روی سے) گذرنیوالا ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

قال عمرو كان ههنا رجل اسمه نواس وكانت عنده ابل هيم فذهب ابن عمر
عمرو بن دینار نے کہا یہاں ایک شخص تھا نواس نامی اس کے پاس بیمار اونٹ تھے عبداللہ بن عمرؓ گئے

فاشترى تلك الابل من شريك له فجاء اليه شريكه فقال بعنا تلك الابل
اور نواس کے ایک ساجھی سے یہ اونٹ خرید لیے وہ نواس کے پاس گیا اور کہنے لگا ہم نے یہ اونٹ بیچ ڈالے

فقال ممن بعتها قال من شيخ كذا وكذا فقال ويحك ذاك والله ابن عمر فجاءه فقال
نواس نے پوچھا کس کے ہاتھ اس نے کہا ایک بوڑھے کے ہاتھ جو ایسی ایسی شکل کا تھا نواس نے کہا ارے کمبخت یہ تو خدا کی قسم عبداللہ بن عمرؓ تھے پھر نواس

ان شريكي باعك ابلا هيما ولم يعرفك قال فاستقها قال فلما ذهب يستاقها
میرے ساجھی نے آپکے ہاتھ بیمار اونٹ بیچ ڈالے اور آپکو پہچانا نہیں انہوں نے کہا اچھا وہ اونٹ ہانک لیجا جب وہ ان کو ہانک لیجانے لگا تو انہوں نے

فقال دعها رضينا بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى سمع سفيان عمرا باب
کہا رہنے بھی دے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر راضی ہیں آپ نے فرمایا چھوت ف کوئی چیز نہیں علی بن مدینی نے کہا سفیان نے عمرو سے

بيع السلاح في الفتنة وغيرها وكره عمران بن حصين بيعه في الفتنة حدثنا
جب مسلمانوں میں آپس میں فساد ہو یا ہو رہا ہو تو ہتھیار بیچنا کیسا ہے اور عمران بن حصین نے اسکو مکروہ رکھا ہے ف ہم سے

عبد الله بن مسلمة عن مالك عن يحيى بن سعيد عن ابن افلح عن ابي محمد مولى ابي قتادة
عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمر بن کثیر بن افلح سے انہوں نے ابو محمد سے جو ابو قتادہ

عن ابي قتادة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حنين فاعطاه يعني درعا فبعت
کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ حارث بن ربعی سے انہوں نے کہا ہم جس سال حنین کی لڑائی ہوئی آنحضرت صلعم کے ساتھ نکلے آپنے مجھکو ایک زرہ

الدرع فابتعت به مخرفا في بني سلمة فانه لاول مال تأثلته في الاسلام باب
عنایت فرمائی میں نے اسکو بیچکر بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا یہ پہلی جائداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی ف باب

في العطار وبيع المسك حدثني موسى بن اسمعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا
گندھی کا بیان اور مشک بیچنے کا مجھ سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے

ابو بردة بن عبد الله قال سمعت ابا بردة بن ابي موسى عن ابيه قال قال رسول الله
ابو بردہ بن عبداللہ نے کہا میں نے ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے سنا انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم مثل الجليس الصالح والجليس السوء كمثل صاحب المسك وكير الحداد
فرمایا اچھے صحبتی اور برے صحبتی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اور لوہار کی بھٹی کی

لا يعدمك من صاحب المسك اما تشتريه او تجد ريحه وكير الحداد يحرق

مشک والے پاس جائے (یعنے عطار کے) تو فائدے سے خالی نہیں آتا یا خوشبو خرید لیتا ہے نہ خریدے تو خوشبو ہی سونگھ لیتا ہے اور لوہار کی

بدنك او ثوبك او تجد منه ريحا خبيثة باب ذكر الحجام حدثنا عبد الله بن

اور کپڑا جلا دیتی ہے یا بدبو سونگھتا ہے باب حجام (پچھنے لگانے والے) کا بیان ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان

يوسف اخبرنا مالك عن حميد عن انس بن مالك قال حجم ابو طيبة رسول الله

کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ابو طیبہ نے

صلى الله عليه وسلم فامر له بصاع من تمر وامر اهله ان يخففوا من خراجه حدثنا مسدد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائی آپ نے ایک صاع کھجور اسکو دلوائی اور اسکے مالکوں کو یہ حکم دیا اسکا محصول کم کر دیں ہم سے مسدد

حدثنا خالد هو ابن عبد الله حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال

نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا

احتجم النبي صلى الله عليه وسلم واعطى الذي حجمه ولو كان حراما لم يعطه باب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور جس نے پچھنے لگائی تھی اسکو (کچھ مزدوری) دی اگر حرام ہوتی تو آپ کاہے کو دیتے باب

التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنساء حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا

مردوں اور عورتوں کو جس چیز کا پہننا مکروہ ہے اس کی سوداگری کرنا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

ابو بكر بن حفص عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال ارسل النبي صلى الله عليه وسلم

ابو بکر بن حفص نے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ

الى عمر بحلة حرير او سيراء فرآها عليه فقال اني لم ارسل بها اليك لتلبسها

کو ایک ریشمی جوڑا یا زرد دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا پھر دیکھا تو حضرت عمرؓ اس کو پہنے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اسلیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسکو پہنو

انما يلبسها من لا خلاق له انما بعثت اليك لتستمتع بها يعني تبيعها حدثنا

اسکو تو وہ پہنتا ہے جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں میں نے اس لیے بھیجا تھا کہ اسکو بیچ کر اپنے کام میں لاؤ ہم سے

عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة ام المؤمنين

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ

انها اخبرته انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى الله عليه

سے انہوں نے کہا میں نے ایک تکیہ (یا چارجامہ) خریدا جس پر مورتیں تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا

وسلم قام على الباب فلم يدخله فعرفت في وجهه الكراهية فقلت يا رسول الله

تو آپ دروازے پر کھڑے رہے اندر نہ آئے میں نے آپ کے چہرے پر ناخوشی پائی تو عرض کیا یا رسول اللہ میں

اتوب الى الله والى رسوله صلى الله عليه وسلم ماذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله

اللہ اور رسول کے سامنے اپنے قصور سے توبہ کرتی ہوں میں نے کیا قصور کیا آپ نے فرمایا

عليه وسلم ما بال هذه النمرقة قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها

یہ تکیہ (یا چارجامہ) کیسا ہے میں نے عرض کیا آپ ہی کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے میں نے مول لیا ہے

افعا ... اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ خیار کی شرط باطل ہوگی اور بیع لازم ہوگی ۱۲ منہ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعَذَّبُوْنَ

نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائی ہیں اُن کو قیامت کے دن عذاب ہوگا

فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ

اُن سے کہا جائیگا جو تمنے بنایا اس میں جان بھی ڈالو ف اور آپنے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں فرشتے نہیں جاتے ف

بَابُ صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا

باب جس کا مال ہے اُس کو قیمت کہنے کا زیادہ حق ہے ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ

عبدالوارث بن سعید نے اُنہوں نے ابوالتیاح سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مدینہ میں تشریف لائے) نے

ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ وَفِيْهِ خِرَبٌ وَنَخْلٌ بَابٌ كَمْ يَجُوْزُ الْخِيَارُ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ

تم مجھ سے اپنے باغ کا مول کرلو اُس میں کھنڈر تھے اور کھجور کے درخت ف باب کب تک بیع توڑ ڈالنے کا اختیار رہتا ہے ف ہم سے صدقہ بن

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ

فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہا میں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنُ الْبَيْعُ

اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اپنے معاملہ میں اسوقت تک اختیار رہتا ہے جبتک وہ جدا نہ ہوں یا خود بیع میں خیار کی

خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ حَدَّثَنَا

شرط ہو ف نافع نے کہا ابن عمرؓ جب کوئی چیز خریدتے جو انکو پسند آتی تو بائع سے جدا ہو جاتے ف ہم سے

حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابوالخلیل صالح بن ابی مریم سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث

حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا

سے اُنہوں نے حکیم بن حزام سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ

وَزَادَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ

ہوں اور احمد بن سعید دارمی نے اتنا اور بڑھایا ہم سے بہز بن راشد نے بیان کیا ہمام نے کہا میں نے یہ حدیث ابوالتیاح سے بیان کی تو

مَعَ أَبِي الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَابٌ إِذَا لَمْ يُوَقِّتْ

اُنہوں نے کہا میں بھی ابوالخلیل کے ساتھ تھا جب عبداللہ بن حارث نے اُن سے یہ حدیث بیان کی تھی باب اگر کوئی شخص بائع یا مشتری

فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوْزُ الْبَيْعُ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا

اختیار کی مدت معین نہ کرے تو بیع جائز ہوگی یا نہیں ف ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے

أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ

ایوب سختیانی نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں

مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ

کو اسوقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ایک دوسرے سے یوں نہ کہدے کہ بھائی اختیار کرلے (بیع رکھ یا توڑ ڈال) یا خود بیع بشرط الخیار ہو

بَابُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَ

باب بائع اور مشتری دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار رہتا ہے ابن عمرؓ اور شریح اور شعبی اور

طَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

طاؤس اور عطا اور ابن ابی ملیکہ کا یہی قول ہے ف مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ

قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ

نے بیان کیا کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے صالح ابو الخلیل سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہا میں نے حکیم بن حزام سے سنا

بْنَ حِزَامٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار رہتا ہے جب تک جدا نہ ہوں ف اگر دونوں سچ بولینگے

وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا حَدَّثَنَا

اور اصل حال بیان کر دینگے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولینگے اور اصل حال چھپا رکھینگے تو بیع کی برکت مٹ جائے گی ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا

وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں (یعنی جب بائع بیع کے بعد مشتری کو

بَيْعَ الْخِيَارِ بَابُ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ حَدَّثَنَا

نافذ کرتا ہوں) ف باب جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے اور وہ بیع پسند کرے تو بیع لازم ہوگی ہم سے

قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے

أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا

فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں تو جب تک جدا نہ ہوں ملے رہیں اور ایک دوسرے کو اختیار نہ دیں تو ہر ایک کو اختیار رہتا ہے

أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ

اگر ایک دوسرے کو اختیار دے پھر وہ دونوں بیع ہی کو مناسب سمجھیں تو بیع لازم ہو جاتی ہے اور اگر بیع کے بعد جدا ہو جائیں اور بیع کا

تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَابُ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ

معاملہ قائم ہو تو بھی بیع لازم ہو جاتی ہے باب اگر بائع اپنے لیے اختیار کی شرط کرے

هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ

تب بھی بیع جائز ہے ف ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے

ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا

عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کسی بائع اور مشتری کے درمیان بیع لازم نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا

إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ

نہ ہو جائیں مگر وہ بیع جس میں مشتری کو بیع کے بعد اختیار دیا گیا ہو مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حبان نے کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے

ابن ابی شیبہ نے روایت کیا وہاں سے چلدیتے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور شریح کے قول کو سعید بن منصور نے اور شعبی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور طاؤس کے قول کو شافعی نے اور عطا اور ابن ابی ملیکہ کے اقوال کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ف ۲ جہاں معاملہ ہوا ہے وہاں ...

باطل نہ ہوگا بلکہ مدت مقررہ تک اختیار رہیگا ۱۲ منہ ف یہ باب لاکر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں خیار شرط فقط مشتری ہی کو کرنا جائز ہے بائع

إِلَى الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

سے ابو الخلیل نے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ

بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدنے والے) دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں ہمام راوی نے کہا میں نے اپنی کتاب میں یوں لکھا پایا

ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسَى

تین بار اختیار کرے پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور عیب ہو وہ بیان کر دیں گے تو انکی بیع میں برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب

أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ

چھپائیں گے تو تھوڑا سا نفع شاید کما لیں لیکن انکی بیع میں برکت نہ ہوگی حبان بن ہلال نے کہا ہمیں ہمام نے بیان کیا ہم سے ابو التیاح نے انہوں نے

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ

عبداللہ بن حارث سے سنا وہ اس حدیث کو حکیم بن حزام سے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ

سے نقل کرتے تھے باب اگر کوئی شخص کوئی چیز مول لیکر وہ کسی اور کو ہبہ کر دے ابھی بائع سے جدا بھی نہ ہو

يَتَفَرَّقَا وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي أَوِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَقَالَ طَاوُسٌ

اور بائع مشتری پر اعتراض نہ کرے یا ایک غلام خریدے اور جدا ہونے سے پہلے اسکو آزاد کر دے ف اور طاؤس نے کہا

فِيمَنْ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ

جو کوئی کچھ سامان خریدے بائع کی رضامندی سے پھر اسکو بیچ ڈالے (اور بائع انکار نہ کرے) تو بیع لازم ہو جائیگی اور نفع خریدار ہی کو ملیگا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہمسے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ

وسلم کے ساتھ تھے میں ایک تند سے جوان اونٹ پر سوار تھا جو والد کا تھا وہ مجھ پر زور کرکے لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا

فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والد اسکو جھڑکتے تھے اور پیچھے پھیر دیتے تھے پھر آگے بڑھ جاتا پھر جھڑکتے اور پیچھے کرتے آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

لِعُمَرَ بِعْنِيهِ قَالَ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

والد (حضرت عمر رض) سے فرمایا یہ میرے ہاتھ بیچ ڈال انہوں نے کہا مفت لے لیجئے آپ نے فرمایا قیمت سے پھر انہوں نے وہ اونٹ آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ مَا

آپ نے فرمایا عبداللہ یہ اونٹ تو لے اور جو چاہے وہ کر ف

شِئْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ

امام بخاری نے کہا اور لیث بن سعد نے کہا ف مجھسے عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ بِعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا میں نے اپنی زمین جو وادی القریٰ میں تھی

عثمان مالًا بالوادي بمال له بخيبر فلما تبايعنا رجعت على عقبي حتى خرجت من

حضرت عثمان کے ہاتھ اُس زمین کے بدلے بیچی جو اُن کی خیبر میں تھی جب عقد ہو چکا تو میں پیچھے پلٹ کر اُن کے گھر سے نکل گیا

بيته خشية أن يرادني البيع وكانت السنة أن المتبايعين بالخيار حتى يتفرقا

اس ڈر سے کہیں وہ بیع پھیر نہ لیں اور شریعت کا قاعدہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار رہتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں

قال عبد الله فلما وجب بيعي وبيعه رأيت أني قد غبنته بأني سقته إلى

عبداللہ نے کہا میں سمجھا بیٹھے حضرت عثمانؓ کو نقصان دیا کیونکہ میں نے ان کو ثمود کے ملک کی طرف تین دن زیادہ کی مسافت پر ڈھکیل دیا اور

أرض ثمود بثلاث ليال وساقني إلى المدينة بثلاث ليال باب ما يكره

انہوں نے مجھ کو تین دن کا رستہ مدینہ سے کم کر دیا ف باب بیع میں دھوکا دینا

من الخداع في البيع حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله

مکروہ ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے

بن دينار عن عبد الله بن عمر رض أن رجلا ذكر للنبي صلى الله عليه وسلم أنه

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ ایک مرد (حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا لوگ اس کو خرید و فروخت

يخدع في البيوع فقال إذا بايعت فقل لا خلابة باب ما ذكر في الأسواق

میں ٹھگ لیتے ہیں آپ نے فرمایا تو بیچتے یا خریدتے وقت یہ کہدیا کر کہ فریب یا دھوکے کا کام نہیں ف باب بازاروں کا بیان

وقال عبد الرحمن بن عوف لما قدمنا المدينة قلت هل من سوق فيه

اور عبدالرحمن بن عوف نے کہا ف جب ہم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو میں نے پوچھا یہاں کوئی بازار بھی ہے جس میں لوگ

تجارة قال سوق قينقاع وقال أنس قال عبد الرحمن دلوني على السوق وقال

بیوپار کرتے ہوں کہا بنی قینقاع کا بازار اور انس نے کہا ف عبدالرحمن بن عوف نے کہا مجھ کو بازار بتلا دو اور حضرت عمرؓ نے

عمر ألهاني الصفق بالأسواق حدثنا محمد بن الصباح حدثنا إسماعيل بن

کہا ف مجھ کو بازاروں میں سودے سلف نے غافل رکھا ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن زکریا نے

زكرياء عن محمد بن سوقة عن نافع بن جبير بن مطعم قال حدثتني عائشة قالت

انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا آنحضرت صلے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو جيش الكعبة فإذا كانوا ببيداء من

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک لشکر کعبے پر چڑھ آئیگا (اُسکو گرانے کو) جب وہ بیداء میں پہنچیں گے (ایک میدان ہے) تو

الأرض يخسف بأولهم وآخرهم قالت قلت يا رسول الله كيف يخسف بأولهم

میدان میں تو اول سے لیکر اخیر تک سب زمین میں دھنسا دیے جائینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب اول سے لیکر اخیر تک کیسے دھنسیں گے

وآخرهم وفيهم أسواقهم ومن ليس منهم قال يخسف بأولهم وآخرهم ثم يبعثون

ان میں تو بازار والے بھی ہونگے ف اور وہ لوگ بھی جنکو ان سے غرض نہیں آپ نے فرمایا اول سے لیکر اخیر تک سب دھنس جائیں گے پھر قیامت کو

على نياتهم حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة

دن اپنی اپنی نیت کے موافق اٹھائے جائیں گے ف ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو کوئی جماعت سے نماز پڑھے اس کی نماز بازار میں نماز پڑھنے سے

فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ بِاَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ
ف یا گھر میں پڑھنے سے بیس پر کئی درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے کیونکہ جب وہ اچھی طرح وضو کرکے

الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً
مسجد میں آتا ہے اور فقط نماز ہی کی نیت سے نماز ہی نے اسکو اٹھایا ہوتا ہے تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اسکا

اِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ
ایک درجہ بلند ہوتا ہے یا ایک گناہ مٹتا ہے اور تم میں جب تک کوئی اس جگہ میں جہاں اس نے نماز

مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا
پڑھی ہو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت اتار مہربانی کر

لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ وَقَالَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ
جبتک حدث نہ کرے ف۲ کسی مسلمان (یا فرشتوں) کو نہ ستائے اور آپ نے فرمایا تم میں ہر ایک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز کے لیے

تَحْبِسُهٗ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ
رکا رہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا اَبَا الْقَاسِمِ
انس بن مالک رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے پکارا ف۳ ابو القاسم

فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
آپنے ادھر دیکھا تو وہ کہنے لگا میں نے آپ کو نہیں پکارا اس دوسرے شخص کو پکارا تب آپنے فرمایا

وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ
میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو ف۴ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے

حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيْعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
حمید سے انہوں نے انس سے ایک شخص نے بقیع میں آواز دی ابو القاسم آپ نے اس کیطرف دیکھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ اَعْنِكَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ
تو وہ کہنے لگا میں نے آپکو نہیں پکارا تھا آپ نے فرمایا میرا نام رکھو تو خیر لیکن میری کنیت نہ رکھو ف ہم سے علی بن

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دن میں ایک وقت نکلے (یا گرمی کے دن میں)

يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهٗ حَتّٰى اَتٰى سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ
آپنے مجھ سے بات کی نہ میں نے آپ سے یہاں تک کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے جلوخانہ میں بیٹھ گئے

أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ

حضرت فاطمہ نے تھوڑی دیر لگائی ف میں سمجھا وہ امام حسن کو کچھ ہار وغیرہ پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ دوڑتے آئے

حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ

اور آنحضرت نے ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا اور فرمایا یا اللہ اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ ف سفیان نے کہا عبید اللہ

أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

نے مجھ کو خبر دی کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے ف ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ

ابو ضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہا ہم سے ابن عمر نے بیان کیا لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ

میں قافلہ سواروں سے جا کر غلہ خرید لیتے آپ ان کے پاس ایک شخص کو بھیجتے جو ان کو اسی جگہ وہ غلہ بیچنے سے منع کرتا جب تک

حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ

اس کو جہاں اناج بکتا ہے (یعنے اناج کی منڈی میں) نہ لے جائیں ف اتنا نافع نے کہا اور ہم سے ابن عمر نے بیان کیا

قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کو خرید کر اس کے بیچنے سے منع کیا جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے

بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا

باب بازار میں غل شور مچانا مکروہ ہے ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے

هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ

ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ملا اور میں نے ان سے کہا

أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال جو توراۃ میں مذکور ہے وہ مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا اچھا خدا کی قسم آنحضرت کی

لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ

بعضی صفتیں توراۃ میں وہی مذکور ہیں جو قرآن شریف میں ہیں اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور

مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ

خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں یعنے عربوں کو بچانے والا تو میرا بندہ ہے اور میرا پیغام پہنچانے والا میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے نہ

بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو

بد خو ہے نہ سخت دل ہے نہ بازاروں میں غل مچانے والا ف اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں کرتا بلکہ معاف کرتا ہے

وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ

اور بخش دیتا ہے اور اللہ اس پیغمبر کو دنیا سے نہیں اٹھانے کا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کرائے ف یعنی لوگ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں

يَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

اور اس کے سبب سے اندھی آنکھیں بہرے کان غلاف چڑھے دل کھول دے ف عبد العزیز بن ابی سلمہ نے بھی ہلال سے

هِلَالٍ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ

روایت کیا اور سعید بن ابی ہلال نے اس کو ہلال سے روایت کیا انہوں نے عطا سے انہوں نے عبداللہ بن سلام سے ف غلف کہتے ہیں اس چیز کو جو

سَيْفٌ أَغْلَفُ وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ وَرَجُلٌ أَغْلَفُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا بَابُ الْكَيْلِ عَلَى

غلاف میں ہو کہتے ہیں تلوار اغلف اور کمان غلفاء یعنی جو غلاف میں ہو اور آدمی اغلف یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو باب ناپ تول کی مزدوری

الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ يَعْنِي كَالُوا

بیچنے والے پر ہے اور دینے والے پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مطففین میں فرمایا اور جب انکو ناپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں یعنی ان کے

لَهُمْ وَوَزَنُوا لَهُمْ كَقَوْلِهِ يَسْمَعُونَكُمْ يَسْمَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتَالُوا

لیے جیسے دوسری آیت میں یسمعونکم یعنی یسمعون لکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناپ لو

حَتَّى تَسْتَوْفُوا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِذَا بِعْتَ

اور (اپنے اونٹ کی) پوری قیمت لے لو ف اور حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بیچے

فَكِلْ وَإِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ

تو ماپ کر دے اور جب تو خریدے تو ماپ کر لے ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے

فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے

جَابِرٍ رض قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن حرام (میرے باپ) شہید ہو گئے اور قرضداری بہت چھوڑ گئے تو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ

سے مدد چاہی کہ آپ قرضخواہوں کو سمجھا کر کچھ قرضہ معاف کرا دیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہی چاہا لیکن انہوں نے

فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ

کچھ معاف نہیں کیا آخر آپ نے مجھ سے فرمایا تو ایسا کر باغ میں جا اور اپنی کھجور کی ایک ایک قسم جدا جدا کر عجوہ

عَلَى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

الگ ایک جگہ عذق زید ایک جگہ ف پھر مجھ کو بلا بھیج جابرؓ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے آپ سے کہلا بھیجا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتَّى

آپ تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر یا اس کے بیچ میں بیٹھ گئے اور فرمایا اب ماپ ماپ کر ان لوگوں کو دے میں نے ناپنا شروع کیا سب کا قرضہ

أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ

پورا ادا کر دیا اور دیکھتا ہوں تو میری کھجور اتنی ہی ہے کچھ کم نہیں ہوئی ف اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کی

حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّاهُ وَقَالَ

ف مجھ سے جابرؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث کو ذکر کیا اس میں یوں ہے کہ جابر برابر ناپتے رہے یہاں تک کہ قرض سب

هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُدَّ لَهُ فَاَوْفِ لَهُ بَابُ

ہشام نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کھجور کاٹ اور قرضخواہ کا پورا قرضہ دیدے باب

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ

اناج کا ناپنا مستحب ہے ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں نے ثور بن یزید حمصی سے انہوں نے خالد بن معدان

بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا

سے انہوں نے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنے اناج کو ناپا کرو

طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهٖ فِيْهِ

اس میں تم کو برکت ہوگی باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت کا بیان اس

عَائِشَةُ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

باب میں حضرت عائشہ کی حدیث ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم

عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ

سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ

کہ آپنے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور اس کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے

اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مکہ کو حرام کیا تھا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لیے دعا کی جیسے ابراہیم نے مکہ کے لیے دعا کی تھی

لِمَكَّةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ

مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ

انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مدینہ والوں کے ناپ میں برکت دے

وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِيْ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بَابُ مَا يُذْكَرُ فِيْ بَيْعِ

اور ان کے صاع میں برکت دے اور ان کے مد میں برکت دے باب اناج کا بیچنا اور احتکار کرنا

الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ

کیسا ہے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو ولید بن مسلم نے خبر دی انہوں نے

الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ

اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے (ابن عمر سے) انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے جو لوگ اناج کے

مُجَازَفَةً يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ حَتّٰى

ڈھیر (بن ناپے بن تولے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خرید کر لیتے تھے ان کو مار پڑتی تھی اس لیے کہ جب تک اپنے گھر نہ لے جائیں

يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ

نہ بیچیں ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ابن طاؤس سے

کوئی مسلمانوں پر اناج کا احتکار کرے گا اللہ اس پر جذام کی بیماری ڈالیگا نعوذ باللہ منہ

عن أبيه عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن يبيع الرجل

انہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ کو قبضے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا

طعاما حتى يستوفيه قلت لابن عباس كيف ذاك قال ذاك دراهم بدراهم و

طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے اسکا مطلب پوچھا اُنہوں نے کہا یہ تو گویا روپیوں کو روپیوں کے بدل بیچنا ہے گیہوں غلہ

الطعام مرجا حدثني أبو الوليد حدثنا شعبة حدثنا عبد الله بن دينار قال

تو میعاد پر رہا ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا

سمعت ابن عمر يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبيعه

میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس

حتى يقبضه حدثنا علي حدثنا سفيان كان عمرو بن دينار يحدثه عن

کو نہ بیچے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار بیان کرتے تھے اُنہوں نے

الزهري عن مالك بن أوس أنه قال من عنده صرف فقال طلحة أنا حتى يجيء خازننا

زہری سے اُنہوں نے مالک بن اوس سے اُنہوں نے پوچھا کسی پاس روپیہ اشرفیاں ہیں بدلنے کو طلحہ نے کہا میرے پاس ہیں ذرا ہمارے خزانچی کو آنے

من الغابة قال سفيان هو الذي حفظناه من الزهري ليس فيه زيادة فقال

دو جو غابہ میں گیا ہے سفیان نے کہا عمرو نے جیسے زہری سے روایت کی ویسی ہی ہم کو بھی زہری سے یاد ہے اس میں کوئی بات زیادہ نہیں

أخبرني مالك بن أوس سمع عمر بن الخطاب يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

مجھ کو مالک بن اوس نے خبر دی انہوں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے

قال الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء والبر بالبر ربا إلا هاء وهاء والتمر بالتمر

آپ نے فرمایا سونے کا سونے کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ (نقدا نقد) اور گیہوں کا گیہوں کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور

ربا إلا هاء وهاء والشعير بالشعير ربا إلا هاء وهاء باب بيع الطعام قبل

کھجور کا کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کا جو کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ باب اناج کے قبضے سے پہلے بیچنا

أن يقبض وبيع ما ليس عندك حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال

یا اس چیز کا بیچنا جو اپنے پاس نہیں ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا

الذي حفظناه من عمرو بن دينار سمع طاوسا يقول سمعت ابن عباس يقول

ہمیں جو عمرو بن دینار سے یاد رہا وہ یہ ہے کہ اُنہوں نے طاؤس سے سنا اُنہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے

أما الذي نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم فهو الطعام أن يباع حتى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیع سے منع کیا وہ غلہ کی بیع ہے قبضے سے پہلے

يقبض قال ابن عباس ولا أحسب كل شيء إلا مثله حدثنا عبد الله بن مسلمة

ابن عباسؓ نے کہا میں تو ہر چیز کو ایسا ہی سمجھتا ہوں (یعنی اسکی بیع قبضے سے پہلے درست نہیں ہے) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے

حدثنا مالك عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع

بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے

درست نہیں اور چیزوں کی درست ہے ١٢ منہ

طعامًا فلا يبعه حتى يستوفيه زاد إسمعيل من ابتاع طعامًا فلا يبيعه حتى
وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے اس کو نہ بیچے اسمعیل نے اپنی روایت میں یستوفیہ کے بدل یقبضہ کہا

يقبضه باب من رأى إذا اشترى طعامًا جزافًا أن لا يبيعه حتى يؤويه إلى
باب جو شخص غلہ کا ڈھیر بن ماپے بن تولے خریدے وہ جب تک اس کو اپنے ٹھکانے نہ لائے اور کسی کے ہاتھ نہ بیچے

رحله والأدب في ذلك حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن
اور اس کے خلاف کرنے والے کی سزا کا بیان ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے

ابن شهاب قال أخبرني سالم بن عبد الله أن ابن عمر رض قال لقد رأيت الناس في
ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يبتاعون جزافًا يعني الطعام يضربون أن
میں دیکھا لوگوں کو اس پر تنبیہ کی جاتی جب وہ غلہ کا ڈھیر خرید کر کے اپنے ٹھکانے پر لانے سے

يبيعوه في مكانهم حتى يؤووه إلى رحالهم باب إذا اشترى متاعًا أو دابة
پہلے اس کو بیچ ڈالتے باب اگر کسی شخص نے کچھ اسباب یا ایک جانور خریدا

فوضعه عند البائع أو مات قبل أن يقبض وقال ابن عمر رض ما أدركت الصفقة
اور اس کو بائع ہی پاس رکھوا دیا وہ اسباب تلف ہو گیا یا جانور مر گیا اور ابھی مشتری نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا اور ابن عمر رض نے کہا بیع کے وقت

حيًا مجموعًا فهو من المبتاع حدثنا فروة بن أبي المغراء أخبرنا علي بن مسهر
جو مال زندہ تھا اور بیع میں شریک تھا وہ اگر تلف ہو گیا تو خریدار پڑیگا (بائع اسکا تاوان نہ دیگا) ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے

عن هشام عن أبيه عن عائشة رض قالت لقل يوم كان يأتي على النبي صلى الله
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

عليه وسلم إلا يأتي فيه بيت أبي بكر أحد طرفي النهار فلما أذن له في الخروج
ایسا کوئی دن کم گزرتا کہ آپ صبح اور شام ابوبکر رض کے گھر میں نہ آتے جب آپ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم مل گیا

إلى المدينة لم يرعنا إلا وقد أتانا ظهرًا فخبر به أبو بكر فقال ما جاءنا النبي صلى
تو ہم اسی وقت گھبرا گئے جب آپ ظہر کے وقت تشریف لائے ابوبکر رض کو اطلاع دی گئی تو وہ کہنے لگے اس وقت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم في هذه الساعة إلا لأمر حدث فلما دخل عليه قال لأبي بكر أخرج من
وسلم تشریف لائے ہیں تو کوئی نئی بات ضرور ہوئی ہے خیر جب آپ ابوبکر کے پاس گئے تو فرمایا یہاں جو لوگ ہوں ان کو باہر کر دو ابوبکر رض نے

عندك قال يا رسول الله إنما هما ابنتاي يعني عائشة وأسماء قال أشعرت أنه
کہا یا رسول اللہ یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے میری دو بیٹیاں ہیں عائشہ رض اور اسماء رض آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہے

قد أذن لي في الخروج قال الصحبة يا رسول الله قال الصحبة قال يا رسول الله إن
مجھ کو ہجرت کی اجازت مل گئی ابوبکر رض نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلونگا آپ نے فرمایا میں بھی چاہتا ہوں تم کو ساتھ لوں ابوبکر رض نے کہا میرے پاس

عندي ناقتين أعددتهما للخروج فخذ إحداهما قال قد أخذتها بالثمن باب
دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے پہلے ہی سے سفر کے لیے طیار کر رکھا ہے ایک آپ لے لیجیے آپ نے فرمایا میں نے قیمت سے لی

لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه حتى يأذن له أو يترك حدثنا

دوسرا مسلمان بھائی بیع کر رہا ہو تو اسپر خود بیع نہ کرے اسی طرح دوسرے مسلمان بھائی کے سول پر خود سول نہ کرے جبتک وہ اجازت نہ دے یا چھوڑ نہ دے ہم سے

إسمعيل قال حدثني مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رض أن رسول الله صلى الله

اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم قال لا يبيع بعضكم على بيع أخيه حدثنا علي بن عبد الله حدثنا

کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

سفين حدثنا الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رض قال نهى رسول

سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم أن يبيع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا يبيع الرجل على بيع أخيه

نے منع فرمایا کہ شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے اور دھوکا دینے کے لیے قیمت مت بڑھاؤ اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع

ولا يخطب على خطبة أخيه ولا تسأل المرأة طلاق أختها لتكفأ ما

نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پر پیام دے اور کوئی عورت اپنی بہن سوکن کو طلاق دلوائے اس نیت سے کہ اس کے منہ کا نوالہ اپنے منہ میں ڈال لے

في إنائها باب بيع المزايدة وقال عطاء أدركت الناس لا يرون بأسا

باب نیلام (ڈیہراج) کے بیان میں اور عطا بن ابی رباح نے کہا میں نے لوگوں کو دیکھا وہ لوٹ کے مال نیلام کرنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے

ببيع المغانم فيمن يزيد حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا

تھے ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو

الحسين المكتب عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله رض أن رجلا

معلم حسین نے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے ایک شخص نے

أعتق غلاما له عن دبر فاحتاج فأخذه النبي صلى الله عليه وسلم فقال من

ایک غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا پھر وہ مفلس ہو گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو لیا اور فرمایا اس کو

يشتريه مني فاشتراه نعيم بن عبد الله بكذا وكذا فدفعه إليه باب

کون خریدتا ہے مجھ سے نعیم بن عبداللہ نے اسکو اتنے اتنے روپیوں پر خرید لیا آپ نے وہ غلام ان کے حوالے کر دیا باب

النجش ومن قال لا يجوز ذلك البيع وقال ابن أبي أوفى الناجش آكل ربا خائن

نجش یعنی دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانا کیسا ہے اور بعضوں نے کہا یہ بیع درست نہیں اور ابن ابی اوفیٰ نے کہا نجش کرنیوالا سود خوار

وهو خداع باطل لا يحل قال النبي صلى الله عليه وسلم الخديعة في النار و

سود خوار اور خائن ہے اور نجش فریب ہے خلاف شرع بالکل درست نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فریب دوزخ میں لیجائیگا اور

من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا مالك

اور جو کوئی ایسا کام کرے جسکا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک

عن نافع عن ابن عمر رض قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النجش

نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا

بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
باب دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع کا بیان ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع کیا

حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ
اور وہ ایک بیع تھی جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی ایک شخص اونٹ یا اونٹنی کو خریدتا اور قیمت دینے

إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا بَابُ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ نَهَى
کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی جنے ف باب بیع ملامسہ کا بیان اور انس نے کہا کہ آنحضرت

عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے ف ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ

حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رض
سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد نے خبر دی ان کو ابوسعید خدری نے

أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ آدمی جو کپڑا

ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَ
بیچتا ہے اسکو خریدار کی طرف پھینک دے اور وہ الٹ پلٹ کر اسکو دیکھے بھی نہیں لے لے کیونکہ بیع پوری ہو گئی اور آپ نے بیع ملامسہ سے بھی منع فرمایا

الْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
وہ یہ ہے کہ خریدار کپڑے کو ہاتھ لگا دے اسکو دیکھے بھی نہیں بس بیع پوری ہو گئی ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
ایوب نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا دو طرح کے لباس منع ہیں ایک یہ کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں گوٹ

ثُمَّ يَرْفَعَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسٌ
مار کر بیٹھے پھر اسکو کاندھے پر ڈال لے شرمگاہ کھلی رہے اور دو بیعیں منع ہیں ایک بیع ملامسہ دوسری بیع منابذہ ف باب بیع منابذہ کے بیان

نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے ف ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن یحییٰ

يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
بن حبان اور ابوالزناد سے ان دونوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہم سے عیاش بن ولید بصری نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض قَالَ
عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے کہا

کہے میں اپنا کپڑا تیرے کپڑے کے عوض بیچتا ہوں اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے صرف پھینک دے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری ہر ایک یہ شرط کرے کہ جو میرے پاس ہے وہ

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے

بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ وَالْمُصَرَّاةُ

باب اونٹ یا بکری یا گائے کے تھن میں دودھ جمع کر رکھنا بائع کو منع ہے اسی طرح ہر جاندار کے تھن میں ف اور مصراۃ وہ جانور

الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ

ہے جس کے تھن میں دودھ روک لیا گیا ہو اور بند کر دیا گیا ہو اکٹھا کر دیا گیا ہو کئی دن تک دوہا نہ گیا ہو اصل میں تصریہ کہتے ہیں پانی روکنے کو

يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ الْمَاءَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ

اسی سے صریت ما یعنے میں نے پانی روک رکھا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ہم سے لیث نے اُنھوں نے جعفر بن ربیعہ سے

عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَ

اُنھوں نے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج سے اُنھوں نے کہا ابوہریرہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اونٹ اور بکری کا دودھ

الْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ

تھن میں روک کر نہ رکھو اگر کوئی ایسا جانور دھوکے میں آکر مول لے تو اُسکو دودھ دوہنے کے بعد دو باتوں میں جو بھلی معلوم ہو وہ کرے اگر

وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوسَى

چاہے پھیر دے اور ایک صاع کھجور دودھ کے بدل دے اور ابو صالح اور مجاہد ف اور ولید بن رباح اور موسے بن

بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ

یسار نے ابوہریرہ رض سے اُنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کھجور کا ایک صاع نقل کیا ہے اور بعضوں نے ف ابن سیرین

سِيرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا

سے ایک صاع اناج نقل کیا ہے ف اور کہا ہے کہ خریدار کو تین دن تک اختیار رہوگا اور بعضوں ف نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجور کا نقل

مِنْ تَمْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثًا وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي

کیا ہے اور تین دن تک اختیار ہونے کا ذکر نہیں کیا اور ایک صاع کھجور اکثر لوگوں نے روایت کیا ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر

يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً

نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عثمان نے بیان کیا اُنھوں نے عبداللہ بن مسعود سے اُنھوں نے کہا جو کوئی ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں دودھ روکا گیا

فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ حَدَّثَنَا

ہو وہ اُسکو پھیر سکتا ہے اور ایک صاع اُس کے ساتھ دیدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی سے آگے بڑھ کر مال لانیوالوں سے خریدنا منع کیا ہے ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے ابو الزناد سے اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابوہریرہ رض سے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ والوں سے (جو مال بیچنے کو لائیں) آگے جا کر نہ ملو ف اور کوئی تم میں سے ایک دوسرے کی بیع پر بیع

بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا

نہ کرے اور نجش بھی مت کرو اور بستی والا باہر والے کا مال (روک کر) نہ بیچے اور بکریوں کا دودھ تھن میں اکٹھا مت کرو اور جو کوئی ایسی بکری

کتاب البیوع

فهو بخير النظرين بعد ان يحتلبها ان رضيها امسكها وان سخطها ردها

تو وہ دو باتوں میں اختیار رکھتا ہے اسکو دودھ دوہنے کے بعد دو میں سے ایک بات کریگا اختیار ہوگا چاہے تو اسکو رکھ لے چاہے تو پھیر دے

وصاعا من تمر باب ان شاء رد المصراة وفي حلبتها صاع من تمر حدثنا

اور ایک صاع کھجور دیدے باب اگر خریدار چاہے تو مصراۃ بکری پھیر دے اور دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دیدے ہم سے

محمد بن عمرو حدثنا المكي اخبرنا ابن جريج قال اخبرني زياد ان ثابتا مولى

محمد بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو زیاد نے کہ ثابت بن عیاض نے بیان

عبد الرحمن بن زيد اخبره انه سمع ابا هريرة رض يقول قال رسول الله صلى

کیا جو عبد الرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم من اشترى غنما مصراة فاحتلبها فان رضيها امسكها وان

فرمایا جو کوئی ایسی بکری خریدے جس کے تھنوں میں دودھ اکٹھا کیا گیا ہو پھر اسکو دوہے تو اسکو اختیار ہے چاہے تو رکھ لے اور جو

سخطها ففي حلبتها صاع من تمر باب بيع العبد الزاني وقال شريح ان شاء

ناپسند کرے تو پھیر دے دودھ کے بدل ایک صاع کھجور دیدے باب زانی غلام کی بیع اور شریح نے کہا خریدار اگر چاہے غلام لونڈی

رد من الزنا حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني سعيد

کو پھیر سکتا ہے ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے

المقبري عن ابيه عن ابي هريرة رض انه سمعه يقول قال النبي صلى الله

انہوں نے اپنے باپ کیسان سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

عليه وسلم اذا زنت الامة فتبين زناها فليجلدها ولا يثرب ثم ان زنت

آپ نے فرمایا جب لونڈی کا زنا کھلے ثابت ہو جائے تو اسکا مالک اسکو کوڑے لگائے جھڑکے نہیں پھر اگر زنا کرائے

فليجلدها ولا يثرب ثم ان زنت الثالثة فليبعها ولو بحبل من شعر حدثنا

پھر کوڑے لگائے جھڑکے نہیں پھر اگر تیسری بار زنا کرائے تو اسکو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل ہم سے

اسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي

اسمعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض

هريرة وزيد بن خالد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الامة اذا

اور زید بن خالد سے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لونڈی اگر

زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها

زنا کرے اور وہ محصنہ (بیاہی ہوئی) نہ ہو آپ نے فرمایا اسکو کوڑے مارو اور اگر پھر زنا کرے پھر کوڑے لگاؤ

ثم ان زنت فبيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري بعد الثالثة

اگر پھر زنا کرے تو اسکو بیچ ڈالو ایک رسی ہی کے بدل سہی ابن شہاب نے کہا مجھے یاد نہیں آپنے تیسری بار کے بعد بیچنے کا حکم دیا

او الرابعة باب البيع والشراء مع النساء حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب

یا چوتھی بار کے بعد باب عورتوں سے خرید و فروخت کرنا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

عن الزهري قال عروة بن الزبير قالت عائشة رض دخل علي رسول الله
انہوں نے کہا کہ عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے

صلى الله عليه وسلم فذكرت له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتري و
پاس تشریف لائے میں نے آپ سے بریرہ رض کے خریدنے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کو خرید کر کے آزاد کر دے

اعتقي فان الولاء لمن اعتق ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم من العشي فاثنى
کیونکہ ترکہ اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرے پھر شام کو آپ (منبر پر) خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پہلے

على الله بما هو اهله ثم قال ما بال اناس يشترطون شروطا ليس في كتاب الله
جیسے چاہیے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا

من اشترط شرطا ليس في كتاب الله فهو باطل وان اشترط مائة شرط شرط
جو شخص ایسی شرطیں لگائے جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا وہ لغو ہیں گو سو بار اس کی شرط لگائے

الله احق واوثق حدثنا حسان بن ابي عباد حدثنا همام قال سمعت نافعا
جو شرط اللہ نے لگائی وہی مضبوط اور پائیدار ہے ف ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا میں نے نافع سے سنا

يحدث عن عبد الله بن عمر رض ان عائشة رض ساومت بريرة فخرج الى الصلوة
وہ عبداللہ بن عمر رض سے نقل کرتے تھے حضرت عائشہ رض نے بریرہ کا نرخ اس کے وارثوں سے چکایا ف پھر آنحضرت صلعم نماز کے لیے نکلے

فلما جاء قالت انهم ابوا ان يبيعوها الا ان يشترطوا الولاء فقال النبي صلى
جب لوٹ کر آئے تو حضرت عائشہ رض نے آپ سے کہا بریرہ کے مالک بیچنے سے انکار کرتے ہیں مگر اس شرط پر کہ ترکہ ہم لیں گے آپ نے فرمایا

الله عليه وسلم انما الولاء لمن اعتق قلت لنافع حرا كان زوجها او عبدا
ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے ہمام نے کہا میں نے نافع سے پوچھا بریرہ کا خاوند آزاد تھا یا غلام

فقال ما يدريني باب هل يبيع حاضر لباد بغير اجر وهل يعينه او
انہوں نے کہا میں نہیں جانتا باب کیا بستی والا باہر والے کا مال بن اجرت کے بیچ سکتا ہے کیا اس کی مدد یا اس کو نصیحت

ينصحه وقال النبي صلى الله عليه وسلم اذا استنصح احدكم اخاه فلينصح
کر سکتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف جب کوئی اپنے بھائی سے صلاح خیر چاہے تو اس کو اچھی صلاح دے

له ورخص فيه عطاء حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن اسمعيل
اور عطاء نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمعیل بن ابی

عن قيس سمعت جريرا رض بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على شهادة
خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی

ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة و
گواہی دیتا ہوں اس کی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتا رہوں گا اور زکوٰۃ

السمع والطاعة والنصح لكل مسلم حدثنا الصلت بن محمد حدثنا
دیا کروں گا اور حاکم اسلام کا حکم سنوں گا اور مانوں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا ف ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ

عبد الواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ

علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ سواروں سے (جو مال لا رہے ہیں) آگے جا کر نہ ملو (انکو بستی میں آنے دو) اور بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا

لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا بَابُ

میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے **باب** جس نے اس بات

مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو

کو بُرا سمجھا کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے اور کمیشن لیوے مجھ سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے ابو علی حنفی نے

عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (عبداللہ بن دینار) نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر

بْنِ عُمَرَ رضی قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ

سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ بستی والا جنگل دیہات والے کا مال بیچے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی بَابُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَ

ابن عباس نے بھی ایسا ہی کہا **باب** بستی والا باہر والے کے لیے دلالی کر کے مول نہ لے اور ابن سیرین اور

إِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ بِعْ لِي ثَوْبًا وَ

ابراہیم نخعی نے اسکو مکروہ رکھا ہے بائع اور مشتری دونوں کے لیے اور ابراہیم نخعی نے کہا عرب کہتے ہیں بع لی ثوبا یعنی کپڑا خرید لے

هِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ حَدَّثَنَا

کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول پر مول نہ کرے اور نہ بخش کرے اور نہ بستی والا باہر والے کے لیے بیچے یا مول لے ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَسُ

محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا انس

بْنُ مَالِكٍ رضی نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَأَنَّ

بن مالک نے کہا ہم کو اسکی ممانعت ہوئی کہ بستی والا باہر والے کے لیے بیچے یا (خریدے) **باب** پہلے سے جا کر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت

بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَ

اور ایسی بیع لغو ہے پھیر دی جائیگی کیونکہ ایسا کرنے والا جان بوجھ کر گنہگار ہے اور یہ ایک قسم کا فریب ہے جو

الْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

درست نہیں **ف۵** ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے

ہوا ہے اور انکو جگہ دیا گیا امام بخاری کے نزدیک ایسی صورت میں بیع باطل اور لغو ہے بعضوں نے کہا ایسا کرنا حرام ہے لیکن بیع صحیح ہو جائیگی اور اُن کو اختیار ہوگا لیکن

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي
انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ والوں سے آگے جا کر

وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى
ملنے سے منع فرمایا اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض مَا مَعْنَى قَوْلِهِ
کہا ہم سے معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے

لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع

بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ مَنِ اشْتَرَى
نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا جو کوئی دودھ جمع کی ہوئی

مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ
بکری خریدے وہ (بکری پھیر دے) اور اس کے ساتھ ایک صاع دیدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے کو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر (جب وہ کچھ بیچ رہا ہو) بیع نہ کرے اور نہ جو

تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي حَدَّثَنَا
مال باہر سے آرہا ہو اس سے آگے جا کر ملو جب تک وہ بازار میں نہ آئے باب قافلے کو کتنی دور آگے جا کر ملنا منع ہے ف ہم سے

مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ
موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا

كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہم آگے جا کر قافلہ سواروں سے ملا کرتے ان سے غلہ خریدتے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اس سے منع فرمایا کہ ہم اس مال کو

أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ يُبَيِّنُهُ
اسی جگہ بیچیں جب تک اناج کے بازار میں نہ لائیں امام بخاری نے کہا عبداللہ بن عمر رض کا یہ ملنا بازار کے بلند کنارے پر تھا ف عبداللہ کی

حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ
کی حدیث سے نکلتی ہے (جو آگے آتی ہے) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ سے نافع نے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي
بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا لوگ ایسا کرتے تھے کہ بازار کی بلند جانب جا کر غلہ خریدتے پھر اسکو وہیں بیچ ڈالتے

مَكَانِهِمْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ بَابٌ
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع کیا کہ غلہ وہاں نہ بیچیں جب تک اسکو اٹھوا کر دوسری جگہ نہ لیجائیں ف باب

إذا اشترط شروطا في البيع لا تحل حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك

اگر کسی نے بیع میں ناجائز شرطیں لگائیں ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ہمکو امام مالک نے خبر دی

عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رض قالت جاءتني بريرة فقالت كاتبت

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے

أهلي على تسع أواق في كل عام وقية فأعينيني فقلت إن أحب أهلك أن

اپنے مالکوں سے نو اوقیے چاندی پر کتابت کی ہے ہر سال میں ایک اوقیہ تو میری کچھ مدد کر دیجئے میں نے کہا اگر تیرے مالک منظور کریں تو میں انکو

أعدها لهم ويكون ولاؤك لي فعلت فذهبت بريرة إلى أهلها فقالت لهم

یکمشت اکٹھا سب روپیہ دیدیتی ہوں اور تیرا ترکہ میں لونگی بریرہ رض اپنے مالکوں پاس گئی ان سے ذکر کیا انہوں نے

فأبوا عليها فجاءت من عندهم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فقالت

نہ مانا پھر وہ لوٹ کر آئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا

إني قد عرضت ذلك عليهم فأبوا إلا أن يكون الولاء لهم فسمع النبي صلى

میں نے اُن سے بیان کیا وہ نہیں مانتے کہتے ہیں ترکہ تو ہم لیں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا

الله عليه وسلم فأخبرت عائشة النبي صلى الله عليه وسلم فقال خذيها و

اور حضرت عائشہ رض نے بھی آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا تو بریرہ رض کو خرید لے اور

اشترطي لهم الولاء فإنما الولاء لمن أعتق ففعلت عائشة ثم قام رسول الله

ترکہ کی شرط جو وہ کرتے ہیں اسپر چپ ہو رہ ترکہ تو اُسی کو ملیگا جو کوئی آزاد کرے حضرت عائشہ رض نے ایسا ہی کیا پھر آپ خطبہ سنانے کو

صلى الله عليه وسلم في الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد ما بال رجال

لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسے چاہیے تعریف کی پھر فرمایا اما بعد لوگوں کو کیا ہو گیا ہے

يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في كتاب الله

وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جنکا اللہ نے حکم نہیں دیا جو شرط اللہ نے جائز نہیں رکھی وہ باطل اور

فهو باطل وإن كان مائة شرط قضاء الله أحق وشرط الله أوثق وإنما

لغو ہے اگرچہ کوئی سو بار وہ شرط لگائے اللہ کا حکم سب پر مقدم ہے اور اللہ کی شرط ہی مضبوط ہے اور ترکہ اُسی کا

الولاء لمن أعتق حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله

ہے جو آزاد کرے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن

بن عمر رض أن عائشة أم المؤمنين أرادت أن تشتري جارية فتعتقها فقال

عمر رض سے حضرت عائشہ رض نے ایک لونڈی (بریرہ رض) خرید کر کے آزاد کرنا چاہی اُس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں

أهلها نبيعكها على أن ولاءها لنا فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه

اسکا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہ رض نے اسکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا

وسلم فقال لا يمنعك ذلك فإنما الولاء لمن أعتق باب بيع التمر بالتمر

آپنے فرمایا تو ایسا کہنے سے اپنے قصد سے باز مت رہ وارث تو وہی ہوگا جو آزاد کرے ف باب کھجور کو کھجور کے بدل بیچنا

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ سَمِعَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت

عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ

عمر سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گیہوں گیہوں کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کو جو کے بدل

بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بَابُ بَيْعِ الزَّبِيْبِ

بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ **باب** منقے کو منقے کے بدل

بِالزَّبِيْبِ وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک رح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ

عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا مزابنہ یہ ہے

بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل ناپ کر کے بیچی جاوے **ف** اسی طرح بیل پر کی انگور کو منقے کے بدل بیچیں ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ

عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ

سے منع فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے عبداللہ بن عمر رض نے کہا مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص درخت پر کا میوہ سوکھے میوے کے بدل ناپ کر بیچے اور کہے اگر زیادہ

قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

عبداللہ بن عمر رض نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی **ف۳**

بِخَرْصِهَا بَابُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا

اندازہ کر کے **باب** جو کو جو کے بدل بیچنا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ

نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہ مالک بن اوس نے سو اشرفیاں بھنانا چاہیں مجھ کو طلحہ بن عبیداللہ نے بلا بھیجا

فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ فَاَخَذَ الذَّهَبَ

مالک کہتے ہیں ہم نے اور طلحہ نے دیر تک تکرار کی **ف** آخر وہ راضی ہو گئے اور اشرفیاں ہاتھ میں لیکر

يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ وَ

پھرانے لگے پھر انہوں نے کہا غابہ سے میرے خزانچی کو آنے دو اور حضرت عمر رض یہ بات سن رہے تھے انہوں نے مجھ سے کہا خدا کی

اللّٰهِ لَا تُفَارِقُهٗ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ

قسم طلحہ سے جدا نہ ہونا جب تک روپیہ نہ لے لینا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کا سونے

بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ

(یا چاندی) کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور گیہوں کا گیہوں کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کا جو کے بدل بیچنا

بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

بَابٌ سونا سونے کے بدل بیچنا

رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجور کا کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے

اَبِيْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے کہ ابو بکرہ (نفیع بن حارث) نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ

فرمایا سونے کو سونے کے بدل مت بیچو مگر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر

اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ

برابر برابر اور سونے کو چاندی کے بدل اور چاندی کو سونے کے بدل جس طرح چاہو بیچو

بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حَدَّثَنَا

باب چاندی کو چاندی کے بدل بیچنا ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم قرشی بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے میرے چچا

ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ

یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے زہری کے بھتیجے محمد بن عبد اللہ نے انھوں نے اپنے چچا زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے انھوں نے اپنے باپ عبد اللہ

اَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

خدری نے ایسی ہی حدیث بیان کی (جیسے ابو بکرہ یا حضرت عمر رض سے گذری) پھر عبد اللہ بن عمر رض ان سے ملے

عُمَرَ رض فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اور کہنے لگے ابو سعید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو ابو سعید نے کہا ہاں صراف

اَبُوْ سَعِيْدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

(روپیہ اشرفیاں بدلانے یا توڑانے) کے متعلق میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سونا سونے کے بدل برابر برابر بیچو

وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

اور چاندی چاندی کے بدل برابر برابر ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے

اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ

انھوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدل نہ بیچو

اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا

مگر برابر برابر اور زیادہ کم مت بیچو اور چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر

بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بَابُ بَيْعِ

ایک طرف زیادہ دوسری طرف کم نہ ہو اور نہ ایک طرف اودھار دوسری طرف نقد ہو باب اشرفی اشرفی کے

الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ نَسَاءً حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ

بدل اودھار بیچنا ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ضحاک بن مخلد نے

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ

کہا ہم سے ابن جریج نے کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی انکو ابو صالح روغن فروش نے انہوں نے ابو سعید

سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ

خدری رضہ سے سنا وہ کہتے تھے دینار کو دینار کے بدل اور درم کو درم کے بدل بیچو ف ابو صالح نے کہا میں نے

لَهُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

ان سے کہا ابن عباس رضہ تو اس کے خلاف کہتے ہیں ف ابو سعید نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ تم نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ كُلَّ ذٰلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ

سے سنا یا اللہ کی کتاب میں پایا انہوں نے کہا میں دونوں میں سے کوئی بات نہیں کہتا ف اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلٰكِنَّنِي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے زیادہ جانتے ہو ف بات یہ ہے مجھ سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً حَدَّثَنَا

بیاج اسی میں ہے جب اودھار ہو ف باب چاندی کو سونے کے بدل اودھار بیچنا ہم سے

حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہا میں نے ابو المنہال

أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رض عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ

سے سنا کہا میں نے براء بن عازب رضہ اور زید بن ارقم رضہ صحابیوں سے صرافی کو پوچھا (نقدی کے بیوپار کو) ان میں سے ہر ایک دوسرے

مِنْهُمَا يَقُولُ هٰذَا خَيْرٌ مِنِّي فَكِلَاهُمَا يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو کہنے لگا یہ مجھ سے بہتر ہیں آخر دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدل

عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

اودھار بیچنے سے منع فرمایا ف باب سونا چاندی کے بدل ہاتھوں ہاتھ نقد بیچنا درست ہے

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عوام نے کہا ہم کو یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ ابو بکرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی

عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ

کو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل بیچنے سے منع فرمایا مگر سب برابر برابر ہو البتہ ہم سونے کو چاندی کے بدل جس طرح

الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا بَابُ

چاہیں خرید کر سکتے ہیں اور اسی طرح چاندی کو سونے کے بدل ف باب

بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ وَبَيْعُ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسٌ

بیع مزابنہ کے بیان میں وہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل اور بیل پر کا انگور منقے کے بدل بیچیں اور بیع عرایا کا بیان اور انس نے

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ف ہم سے بیان کیا یحییٰ بن بکیر نے

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت پر کا میوہ اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کا پکنا نہ کھل جائے اور درخت پر کی کھجور خشک کھجور

الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
کے بدل مت بیچو ف سالم نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے زید بن ثابت سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ
نے اس کے بعد عریہ ف کو تر یا خشک کھجور کے بدل بیچنے کی اجازت دی اور عریہ کے سوا اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل ناپ کر خریدے

كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ
اسی طرح بیل پر کے انگور منقے کے بدل ناپ کر خریدے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے

دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض
داؤد بن حصین سے انہوں نے ابوسفیان سے جو عبداللہ بن ابی احمد کے غلام تھے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ وہ کھجور جو ابھی درخت پر لگی ہو اتری ہوئی سوکھی کھجور کے

بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ
بدل خریدے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے عکرمہ سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے زید بن ثابت

ثَابِتٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا
سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے مالک کو یہ اجازت دی کہ اس کے اندازے برابر میوے کے بدل بیچ ڈالے

بِخَرْصِهَا ۔ بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى
باب درخت پر کی کھجور سونے چاندی کے بدل بیچنا ہم سے یحییٰ

بن سليمان حدثنا ابن وهب اخبرنا ابن جريج عن عطاء وابي الزبير عن جابر

بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عطا بن ابی رباح سے اور ابو الزبیر سے انہوں

قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يطيب ولا يباع شيء منه

جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ کا بیچنا اس وقت تک منع کیا جب تک اسکی پختگی نہ شروع ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ درخت

الا بالدينار والدرهم الا العرايا حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب قال

پر کا میوہ روپیہ اشرفی ہی کے بدل بیچو نہ کہ میوے کے بدل مگر عریہ کی اجازت دی ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا

سمعت مالكا وسأله عبيد الله بن الربيع احدثك داود عن ابي سفيان عن ابي هريرة

میں نے امام مالک رح سے سنا ان سے عبید اللہ بن ربیع نے پوچھا کیا تم سے داؤد بن حصین نے ابو سفیان سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص في بيع العرايا في خمسة اوسق او دون خمسة

یہ حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت دی جو پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم ہو انہوں نے کہا

اوسق قال نعم حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين قال قال يحيى بن سعيد

ہاں ف ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے

سمعت بشيرا قال سمعت سهل بن ابي حثمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى

انہوں نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا انہوں نے کہا میں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی

عن بيع الثمر بالتمر ورخص في العرية ان تباع بخرصها يأكلها اهلها رطبا

کھجور سوکھی کھجور کے بدل بیچنے سے منع فرمایا اور عریہ کی اجازت دی کہ عریہ والے اپنی کھجور کا اندازہ کر کے اسکے بدل تازی کھجور کھائیں

وقال سفيان مرة اخرى الا انه رخص في العرية يبيعها اهلها بخرصها

اور سفیان نے کہا اسکا مطلب وہی ہے جو اگلے قول کا

يأكلونها رطبا قال هو سواء قال سفين فقلت ليحيى وانا غلام ان اهل مكة

اور سفیان نے کبھی یوں کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا مکہ والے کہتے ہیں

يقولون ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص في بيع العرايا فقال وما يدري اهل

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی انہوں نے کہا مکہ والوں کو کہاں سے معلوم ہوا میں

مكة قلت انهم يروونه عن جابر فسكت قال سفيان انما اردت ان جابرا من

نے کہا وہ اس حدیث کو جابر رض سے روایت کرتے ہیں یہ سنکر یحییٰ چپ ہو رہے سفیان نے کہا اس کہنے سے میرا مطلب یہ تھا کہ جابر مدینہ

اهل المدينة قيل لسفين وليس فيه نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه

والے ہیں ف سفیان بن عیینہ سے کسی نے کہا ف اس حدیث میں اس کی ممانعت نہیں ہے کہ میووں کو بیچے جب تک آپ نے منع فرمایا جب انکی

قال لا باب تفسير العرايا وقال مالك العرية ان يعري الرجل الرجل النخلة

انہوں نے کہا نہیں باب عرایا کی تفسیر امام مالک نے کہا عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک کسی کو ایک درخت ہبہ کر دے پھر باغ میں اس

ثم يتأذى بدخوله عليه فرخص له ان يشتريها منه بتمر وقال ابن ادريس

کے آنے سے تکلیف ہو تو میوہ دیکر وہ درخت اس سے خرید لے اور محمد بن ادریس نے کہا

٧٥

العرية لا تكون الا بالكيل من التمر يدا بيد لا يكون بالجزاف ومما يقويه

عریہ جائز نہیں ہوتا مگر ناپ کر وسق سے کھجوریں ہاتھوں ہاتھ نقد بہ نہیں کہ دونوں طرف انداز ہو اور

قول سهل بن ابي حثمة بالاوسق الموسقة وقال ابن اسحق في حديثه عن

سہل بن ابی حثمہ کے قول سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ وسقوں سے ناپ کر اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں نافع سے

نافع عن ابن عمر رض كانت العرايا ان يعري الرجل في ماله النخلة والنخلتين و

انہوں نے ابن عمرؓ سے یوں نقل کیا عرایا یہ تھی کہ ایک آدمی اپنے باغ میں سے کھجور کا ایک درخت یا دو درخت کسی کو مستعار دیتا

قال يزيد عن سفيان بن حسين العرايا نخل كانت توهب للمساكين فلا

اور یزید نے سفیان بن حسین سے نقل کیا عرایا وہ کھجور کے درخت ہیں جو فقیروں کو للہ دیے جاتے ہیں اُن سے میوہ اترنے کا

يستطيعون ان ينتظروا بها رخص لهم ان يبيعوها بما شاءوا من التمر

انتظار نہیں ہو سکتا تو اُن کو اجازت دی گئی کہ سوکھی کھجور کے بدلے جتنی کو چاہیں بیچ ڈالیں

حدثنا محمد اخبرنا عبد الله اخبرنا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن

عمر عن زيد بن ثابت رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في العرايا

عمر سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی

ان تباع بخرصها كيلا قال موسى بن عقبة والعرايا نخلات معلومات

انداز کر کے اس باب سے سوکھے میوہ لینے کی موسیٰ بن عقبہ نے کہا عرایا کچھ معین درخت جن کا میوہ تو اترے ہوئے میوے کے

تاتيها فتشتريها باب بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها وقال الليث

بدل خریدے باب پختگی معلوم ہو جانے کے پہلے میوہ بیچنا منع ہے اور لیث بن سعد نے

عن ابي الزناد كان عروة بن الزبير يحدث عن سهل بن ابي حثمة الانصاري من

ابی الزناد عبداللہ بن ذکوان سے نقل کیا کہ عروہ بن زبیر سہل بن ابی حثمہ انصاری سے نقل کرتے تھے جو

بني حارثة انه حدثه عن زيد بن ثابت رض قال كان الناس في عهد رسول

بنی حارثہ میں سے تھے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

الله صلى الله عليه وسلم يتبايعون الثمار فاذا جد الناس وحضر تقاضيهم

لوگ پھلوں کی جو درخت پر لگے رہتے خرید فروخت کیا کرتے جب کاٹنے کا وقت آن پہونچتا اور خریدار آن موجود ہوتے تو

قال المبتاع انه اصاب الثمر الدمان اصابه مراض اصابه قشام عاهات

خریدار کہتے اس میوے کا تو گابہ کالا اور خراب پڑ گیا اس کو بیماری ہو گئی یہ قشم گیا آفتوں کا ذکر کرتے

يحتجون بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كثرت عنده الخصومة

اور جھگڑنے کا لتے آخر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس قسم کے بہت جھگڑے آنے لگے

في ذلك فاما لا فلا تتبايعوا حتى يبدو صلاح الثمر كالمشورة يشير بها

تو آپ نے فرمایا اگر تم یہ جھگڑے نہیں چھوڑتے تو ایسا کرو جب تک میوے کی پختگی معلوم نہ ہو جائے اسکو نہ بیچو آپ نے یہ صلاح اور مشورہ کے طور پر

لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ

کیونکہ جھگڑے بہت ہوا کرتے تھے اور ابوالزناد نے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی کہ زید بن ثابت ابھی

لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّى يَطْلُعَ الثُّرَيَّا فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ

اپنی زمین کا میوہ اس وقت تک نہ بیچتے جب تک ثریا تارہ نہ نکلتا اور زردی سرخی میں تمایاں نہ ہو لی

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ

امام بخاری نے کہا اس حدیث کو علی بن بحر نے بھی روایت کیا کہا ہم سے حکام بن سلم نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے انہوں نے زکریا سے

أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے سہل سے انہوں نے زید بن ثابت سے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوے کے

نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ حَدَّثَنَا ابْنُ

بیچنے سے منع فرمایا جب تک اسکی پختگی کھل نہ جائے آپ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہم سے محمد بن

مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي

وسلم نے کھجور کا میوہ اس وقت تک بیچنے سے منع کیا جب تک وہ لال پیلا نہ ہو جائے امام بخاری نے کہا حدیث میں تزہو کا معنے یہ ہے کہ

حَتَّى تَحْمَرَّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا

سرخ ہو جائے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سلیم بن حیان سے کہا ہم سے

سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن میناء نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ

أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقِّحَ فَقِيلَ مَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا بَابُ

کے بیچنے سے اسوقت تک منع فرمایا جب تک وہ تشقح لینے سرخ یا زرد نہ ہو جائے اور کھانے کے لائق نہ ہو جائے باب

بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلًّى حَدَّثَنَا

جب تک کھجور کی پختگی نمایاں نہ ہو اسکا بیچنا منع ہے مجھ سے علی بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے معلی بن منصور نے کہا ہم سے

هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى

ہشیم بن بشیر نے کہا ہم کو حمید نے خبر دی کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے میوہ بیچنے

عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ قِيلَ وَمَا يَزْهُو قَالَ

سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اسکی پختگی کھل نہ جائے اور کھجور کے بیچنے سے بھی منع فرمایا جب تک زہو نہ ہو لوگوں نے انس سے

يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ بَابُ إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ

کہا زہو کیا ہے انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا باب اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی میوہ بیچ ڈالا پھر

أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

کوئی آفت آئی تو بائع کا نقصان ہوگا　باب　ہم سے　عبداللہ بن یوسف نے　بیان کیا کہا ہم کو　امام مالک نے خبر

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ

دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میوہ کی بیع سے　منع فرمایا

الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيلَ لَهُ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ

اسکا رنگ بدلنے سے آگے لوگوں نے آپ سے پوچھا رنگ بدلنا کیا ہے آپ نے فرمایا سرخ ہوجانا اور فرمایا بھلا بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ میوہ ہی نہ نکالے

الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

تو تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال کس چیز کے بدل لےگا لیث نے کہا مجھ سے یونس نے انہوں نے　ابن شہاب سے نقل

قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ

کیا انہوں نے کہا اگر کسی نے پختگی کھلنے سے آگے میوہ خرید لیا　پھر کوئی آفت آئی　تو اسکا

مَا أَصَابَهُ عَلٰى رَبِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

جو ہرج پہنچے وہ مالک کا ہوگا ابن شہاب نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ

فرمایا میوہ اُس وقت تک نہ بیچو　جب تک اسکی پختگی کھل نہ جائے　اور درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل نہ بیچو

بَابُ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلٰى أَجَلٍ

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي

باب　اناج ادھار خریدنا　ہم سے　عمر بن حفص　بن غیاث نے بیان کیا　کہا ہم سے میرے باپ نے

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ

کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی　پاس قرض لیکر گروی رکھنے کا ذکر کیا　انہوں نے کہا اس میں　کوئی برائی نہیں

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى طَعَامًا

پھر ہم سے حدیث بیان کی اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو شحم) سے غلہ خریدا

مِنْ يَهُودِيٍّ إِلٰى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

ادھار ایک وعدے پر اور اپنی زرہ اُس کے پاس گرو رکھدی

بَابُ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

باب　اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدل اچھی کھجور لینا چاہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالمجید بن سہیل بن　عبدالرحمٰن سے　انہوں نے

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

سعید بن مسیب سے　انہوں نے ابو سعید خدری　اور ابو ہریرہ رضہ سے　کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیلدار مقرر کیا　وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لیکر آیا　آپ نے فرمایا　کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ

خیبر کی سب ایسی ہی کھجور ہوتی ہے اُس نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ خدا کی قسم ہم　اس کھجور　کا ایک

الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
صاع دو صاع دوسری کھجور کے دیکر اور دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دیکر مول لیتے ہیں آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا بَابُ مَنْ
ایسا مت کرو (بری) ملوان کھجور کو پہلے روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیوں کے بدل یہ عمدہ کھجور مول لے ف باب اگر کوئی پیوندکی

بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ بِإِجَارَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لِي
ہوئی کھجور یا کھیتی لگی ہوئی زمین بیچے یا ٹھیکہ پر دے (تو میوہ اور اناج بائع کا ہوگا) امام بخاری نے کہا مجھ سے ابراہیم بن

إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ
منذر نے کہا مجھ کو ہشام بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ نافع سے نقل کرتے تھے

مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ فَالثَّمَرُ لِلَّذِي
جو ابن عمرؓ کے غلام تھے جب کوئی کھجور کا پیوندی درخت بیچا جائے اور اس کے میوے کا (جو درخت پر لگا ہو) ذکر نہ آئے ف۲ تو میوہ اسی کو ملیگا

أَبَّرَهَا وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ سَمَّى لَهُ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَ حَدَّثَنَا
جس نے اسکو پیوند کیا تھا غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے ف۳ نافع نے ابن جریج سے ان تینوں کا ذکر کیا ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اسکا پھل بائع ہی کو ملیگا مگر جب خریدار اس کی شرط

الْمُبْتَاعُ بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
کرلے باب کھیتی کا اناج جو ابھی درختوں پر ہو ماپ کے رو سے غلے کے عوض بیچنا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ
نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا بیچے

يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ
اپنے باغ کا میوہ اگر کھجور ہو ماپ کے حساب سے خشک کھجور کے بدل بیچنا یا انگور ہو تو منقے کے عوض ماپ کے رو سے بیچنا یا

كَيْلًا أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بَابُ بَيْعِ
اگر کھیت ہو تو غلہ کے عوض ماپ کے رو سے بیچنا ان سب باتوں سے آپ نے منع فرمایا باب درخت کو

النَّخْلِ بِأَصْلِهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
جڑ سمیت بیچنا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے

عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا
ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک کھجور کے درخت کو پیوند کیا پھر اسکو جڑ سمیت بیچ ڈالا تو

فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ بَابُ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ حَدَّثَنَا
جو پھل اس میں لگا ہو وہ بائع ہی کا ہوگا مگر جب خریدار اس کی شرط کرلے باب بیع مخاضرہ کا بیان ف ہم سے

كتاب البيوع

إسحٰق بن وهب حدثنا عمر بن يونس قال حدثني أبي قال حدثني إسحٰق بن

اسحاق بن وہب نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن یونس نے کہا مجھ سے والد نے کہا مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ

أبي طلحة الأنصاري عن أنس بن مالك رض أنه قال نهى رسول الله صلى الله

انصاری نے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم عن المحاقلة والمخاضرة والملامسة والمنابذة والمزابنة حدثنا

بیع محاقلہ اور مخاضرہ اور بیع ملامسہ اور منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ف ہم سے

قتيبة حدثنا إسمعيل بن جعفر عن حميد عن أنس أن النبي صلى الله عليه و

قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور

سلم نهى عن بيع التمر حتى يزهو فقلنا لأنس ما زهوها قال تحمر وتصفر

کے یا پھل جو درخت پر ہوں بیچنے سے منع فرمایا جب تک انکا رنگ نہ ہوئے ہو حمید نے کہا ہم نے انس سے پوچھا رنگ ہونا کیا ہے انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا

أرأيت إن منع الله الثمرة بم تستحل مال أخيك باب بيع الجمار وأكله

بھلا بتلاؤ تو اگر اللہ نے نہ ہونے دیا تو پھر اپنے بھائی کا مال تم کس لئے حلال کرو گے۔ باب کھجور کا گابہ (جو سفید اندر نکلتا ہے)

حدثنا أبو الوليد هشام بن عبد الملك حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے

مجاهد عن ابن عمر قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وهو يأكل جمارا

مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا تھا آپ کھجور کی چربی (گابہ) کھا رہے تھے

فقال من الشجر شجرة كالرجل المؤمن فأردت أن أقول هي النخلة فإذا أنا

پھر فرمایا ایک درخت کی مثال مومن کی مثال ہے میرے دل میں آیا کہدوں وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں ان سب لوگوں میں کم سن

أحدثهم قال هي النخلة باب من أجرى أمر الأمصار على ما يتعارفون

تھا چپ ہو رہا تب آپ ہی نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ باب خرید و فروخت اور اجارے میں ہر ملک کے دستور کے موافق

بينهم في البيوع والإجارة والمكيال والوزن وسننهم على نياتهم ومذاهبهم

حکم دیا جائیگا اسی طرح ناپ اور تول اور دوسرے کاموں میں ان کی نیت اور رسم و رواج کے موافق

المشهورة وقال شريح للغزالين سنتكم بينكم ربحا وقال عبد الوهاب

اور قاضی شریح نے سوت بیچنے والوں سے کہا جیسے تم لوگوں کا رواج ہے اسی موافق حکم دیا جائیگا اور عبدالوہاب نے

عن أيوب عن محمد لا بأس العشرة بأحد عشر ويأخذ للنفقة

ایوب سے روایت کی انہوں نے محمد بن سیرین سے دس کا مال گیارہ پر بیچنے میں کوئی قباحت نہیں اور جو خرچ پڑا ہے اس پر بھی

ربحا وقال النبي صلى الله عليه وسلم لهند خذي ما يكفيك وولدك

یہی نفع لے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند (ابو سفیان کی جورو) سے فرمایا تو اپنا اور اپنے بچوں کا خرچ دستور کے

بالمعروف وقال تعالى ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف واكترى الحسن

موافق نکال لے اور اللہ تعالی نے (سورہ نساء میں) فرمایا اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق (یتیم کے مال میں سے کھائے) اور امام حسن بصری

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ بِكُمْ قَالَ بِدَانَقَيْنِ فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ
مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ
دِرْهَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ حَجَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ
فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ
يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ
سِرًّا قَالَ خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ
حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ
فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رض
تَقُولُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ
أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيرًا
أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ حَدَّثَنِي
مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عن جابر رضي الله عنه جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم الشفعة في كل مال

لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة باب بيع

الارض والدور والعروض مشاعا غير مقسوم حدثنا محمد بن محبوب

حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة

في كل مال لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة حدثنا مسدد

حدثنا عبد الواحد بهذا وقال في كل ما لم يقسم تابعه هشام عن معمر قال عبد

الرزاق في كل مال ورواه عبد الرحمن بن اسحق عن الزهري باب اذا اشترى شيئا

لغيره بغير اذنه فرضي حدثنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا ابو عاصم اخبرنا ابن

جريج قال اخبرني موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

خرج ثلثة يمشون فاصابهم المطر فدخلوا في غار في جبل فانحطت

عليهم صخرة قال فقال بعضهم لبعض ادعوا الله بافضل عمل عملتموه فقال

احدهم اللهم اني كان لي ابوان شيخان كبيران فكنت اخرج فارعى

ثم اجئ فاحلب فاجئ بالحلاب فاتي به ابوي فيشربان ثم اسقي

الصبية واهلي وامراتي فاحتبست ليلة فجئت فاذا هما نائمان قال

فكرهت ان اوقظهما والصبية يتضاغون عند رجلي فلم يزل ذلك

مجھ کو بُرا معلوم ہوا اُن کو جگاؤں اور بچے میرے پاؤں پاس بھوک کے مارے رو رہے تھے پھر صبح نکلنے تک میرا اُن کا یہی

دأبي ودأبهما حتى طلع الفجر اللهم ان كنت تعلم اني فعلت ذلك

حال رہا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص

ابتغاء وجهك فافرج عنا فرجة نرى منها السماء قال ففرج عنهم وقال

تیری رضامندی کے لیے کیا تو اتنی قدر اس پتھر کو ہٹا دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں پھر وہ پتھر ذرا سا کھل گیا اب دوسرا کہنے

الاخر اللهم ان كنت تعلم اني كنت احب امرأة من بنات عمي كاشد

لگا یا اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی میں اُس کو بہت چاہتا تھا جیسے کسی مرد کو کسی عورت سے بے انتہا الفت ہوتی

ما يحب الرجل النساء فقالت لا تنال ذلك منها حتى تعطيها مائة دينار

ہے وہ کہنے لگی تو اپنا مطلب مجھ سے نہیں حاصل کر سکتا جب تک مجھ کو سو اشرفیاں نہ دے میں نے

فسعيت فيها حتى جمعتها فلما قعدت بين رجليها قالت اتق الله و

کوشش کر کے سو اشرفیاں جمع کیں جب اُس کی دونوں ٹانگوں میں آ بیٹھا تو وہ کہنے لگی اللہ سے ڈر اور

لا تفض الخاتم الا بحقه فقمت وتركتها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك

اس مہر کو ناجائز طور سے مت توڑ میں یہ سنتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اُس کو چھوڑ دیا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام

ابتغاء وجهك فافرج عنا فرجة قال ففرج عنهم الثلثين وقال الاخر

تیری رضامندی کے لیے کیا ہے تو ایک ذرا سا پتھر اور سرکا دے تو دو تہائی اس پتھر کی سرک گئی پھر تیسرا کہنے لگا

اللهم ان كنت تعلم اني استاجرت اجيرا بفرق من ذرة فاعطيته

یا اللہ تو جانتا ہے میں نے تین صاع جوار پر ایک مزدور لگایا تھا وہ میں اُس کو دینے لگا

وابى ذاك ان يأخذ فعمدت الى ذلك الفرق فزرعته حتى اشتريت

اُس نے نہ لیا میں نے اُس جوار کو بو دیا اور اُس کی آمدنی میں سے خرید

منه بقرا وراعيها ثم جاء فقال يا عبد الله اعطني حقي فقلت انطلق

بیل چرواہے سب خرید لیے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ مزدور آیا کہنے لگا او خدا کے بندے میری مزدوری دے ڈال میں نے کہا وہ بیل اور

الى تلك البقر وراعيها فانها لك فقال تستهزئ بي قال فقلت ما استهزئ

چرواہے سب لے لے وہ تیرا ہی مال ہیں اُس نے کہا مجھ سے ٹھٹا کرتا ہے میں نے کہا میں ٹھٹا نہیں کرتا

بك ولكنها لك اللهم ان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك

وہ سب تیرے ہی ہیں یا اللہ اگر تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تھا

فافرج عنا فكشف عنهم باب الشراء والبيع مع المشركين واهل الحرب

تو اس پتھر کو ہٹا دے وہ ہٹ گیا باب مشرکین اور حربی کافروں سے خرید و فروخت کرنا

حدثنا ابو النعمان حدثنا معتمر بن سليمن عن ابيه عن ابي عثمن عن

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابوعثمان سے اُنھوں نے

عبد الرحمن بن ابی بکر رض قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء رجل

عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک مشرک آیا

مشرک مشعان طویل بغنم یسوقھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعا

پریشان سر لمبا قد بکریاں ہانکتا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یہ بکریاں بیچنا چاہتا ہے

ام عطیۃ او قال ام ھبۃ قال لا بل بیع فاشتری منہ شاۃ باب

یا ہدیہ دینا اس نے کہا نہیں بیچنا چاہتا ہوں خیر آپ نے اس سے ایک بکری خریدی — باب

شراء المملوک من الحربی وھبتہ وعتقہ وقال النبی صلی اللہ علیہ و

حربی کافر سے غلام لونڈی خریدنا اسکا ہبہ کرنا آزاد کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

سلم لسلمان کاتب وکان حرا فظلموہ وباعوہ وسبی عمار وصھیب

سلمان فارسی سے فرمایا اپنے مالک سے کتابت کر لے حالانکہ سلمان آزاد تھے لیکن کافروں نے ان پر ظلم کیا ان کو بیچ ڈالا اور عمار اور صہیب

وبلال وقال اللہ تعالی واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق فما الذین

اور بلال گرفتار ہوئے اور اللہ تعالی نے سورہ نحل میں فرمایا اللہ ہی نے تم میں ایک کی روزی دوسرے سے زیادہ رکھی ہے پھر جن کی روزی زیادہ ہے

فضلوا برادی رزقھم علی ما ملکت ایمانھم فھم فیہ سواء افبنعمۃ اللہ

وہ اپنی روزی اپنے لونڈی غلاموں کو دیکر برابر نہیں کر دیتے کیا یہ لوگ اللہ کا احسان نہیں مانتے

یجحدون حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے

عن ابی ھریرۃ رض قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھاجر ابراھیم علیہ السلام

انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ (اپنی بی بی)

بسارۃ فدخل بھا قریۃ فیھا ملک من الملوک او جبار من الجبابرۃ فقیل

کو لیکر ہجرت کر گئے پھر ایک بستی میں پہنچے وہاں ایک بادشاہ تھا یا ایک ظالم بادشاہ کسی نے اس کو خبر دی

دخل ابراھیم بامراۃ ھی من احسن النساء فارسل الیہ ان یا ابراھیم

کہ ابراہیم ایک نہایت خوبصورت عورت اپنے ساتھ لیکر آئے ہیں بادشاہ نے ان سے پوچھوا بھیجا ابراہیم

من ھذہ التی معک قال اختی ثم رجع الیھا فقال لا تکذبی حدیثی

یہ عورت تمہارے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیم لوٹ کر سارہ کے پاس گئے اور ان سے کہا

فانی اخبرتھم انک اختی واللہ ان علی الارض مؤمن غیری وغیرک

قسم خدا کی اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے

فارسل بھا الیہ فقام الیھا فقامت توضأ وتصلی فقالت اللھم

پھر بادشاہ کے پاس سارہ کو بھیجا بادشاہ ان کے پاس گیا وہ وضو کرکے نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے یہ دعا کی یا اللہ

ان کنت آمنت بک وبرسولک واحصنت فرجی الا علی زوجی فلا تسلط

اگر میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو خاوند کے سوا اور سب سے بچایا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط

درجات حقوق کی ایک نعمت ہوا اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کافر بھی لونڈی غلاموں کے مالک ہیں اور ان کی ملک صحیح ہے کیونکہ ان کی لونڈی غلاموں کو ملکت ایمانہم فرمایا جب انکی ملک صحیح ہوئی تو ان سے مول لینا بھی درست ہوگا

عَلَى الْكَافِرِ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ اللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ

إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي وَتَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ

وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى

رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ

إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا

أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَعْطُوهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ إِلَى

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ

سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ

انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ

أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا

بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ

يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

فرمایا جو زمعہ کی بیٹی تھیں تم اس سے پردہ کیا کرو سودہ نے اسکو کبھی نہیں دیکھا ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

كتاب البيوع

عندر حدثنا شعبة عن سعد عن ابيه قال عبد الرحمن بن عوف

غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے سعد بن ابراہیم سے اُنہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف سے کہ عبد الرحمٰن بن

لصهيب اتق الله ولا تدع الى غير ابيك فقال صهيب ما يسرني ان

عوف رضی نے صہیب رضی سے کہا اللہ سے ڈر اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا نہ بن صہیب رض نے کہا اگر مجھ کو اتنی اتنی دولت

لي كذا وكذا واني قلت ذلك ولكني سرقت وانا صبي حدثنا

ملے تب بھی میں کو پسند نہ کروں (کہ اپنے باپ کو اور کسی کا بیٹا کہوں) مگر میں نے ایسا کہا کیونکہ میں بچپن میں روم کے لوگ چرا کر لے گئے ہیں۔ ہم سے

ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني عروة بن الزبير

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی

ان حكيم بن حزام اخبره انه قال يا رسول الله ارايت امورا كنت اتحنث

اُن کو حکیم بن حزام نے انہوں نے کہا یا رسول اللہ فرمائیے جاہلیت کے زمانہ میں جو میں نے نیک کام کیے

او اتحنث بها في الجاهلية من صلة وعتاقة وصدقة هل لي فيها

عزیزوں سے سلوک کیا آزاد کیا غلام صدقہ دیا اُن کا ثواب مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا

اجر قال حكيم رض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسلمت على ما سلف

(کیوں نہیں) اسلام لانے سے یہ نیکیاں برباد نہ ہوں گی بلکہ جو نیکیاں تو کر چکا ہے اُن کو قائم رکھ کر اسلام

لك من خير باب جلود الميتة قبل ان تدبغ حدثنا زهير بن

لایا ہے باب مردار کی کھال کا دباغت سے پہلے کیا حکم ہے (اس کا بیچنا جائز ہے یا نہیں) ہم سے زہیر بن حرب نے بیان

حرب حدثنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا ابي عن صالح قال حدثني

کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے اُنہوں نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے کہا مجھ سے

ابن شهاب ان عبيد الله بن عبد الله اخبره ان عبد الله بن عباس رض

ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اُن کو خبر دی اُن سے عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا

اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بشاة ميتة فقال هلا استمتعتم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری پر سے گزرے فرمایا لوگو تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا

باهابها قالوا انها ميتة قال انما حرم اكلها باب قتل الخنزير وقال

انہوں نے عرض کیا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا مردار کا فقط کھانا حرام ہے باب سور کا مار ڈالنا اور جابر رض نے کہا

جابر حرم النبي صلى الله عليه وسلم بيع الخنزير حدثنا قتيبة بن سعيد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کے بیچنے کو حرام کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حدثنا الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب انه سمع ابا هريرة رض يقول قال

کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا آنحضرت صلی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم

علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے تم میں عیسیٰ مریم کے بیٹے

ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ و

اتریگے وہ انصاف کے ساتھ حکومت کرینگے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے اور

یفیض المال حتی لا یقبلہ احد باب لا یذاب شحم المیتۃ ولا یباع

مال کی ایسی ریل پیل ہوگی کوئی نہ لے گا ف **باب** مردار کی چربی گلانا اور اُس کا بیچنا جائز نہیں اس کو

ودکہ رواہ جابر رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا الحمیدی حدثنا

جابر رضی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے ف ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا

سفیان حدثنا عمرو بن دینار قال اخبرنی طاؤس انہ سمع ابن عباس رض

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو طاؤس نے خبر دی اُنہوں نے ابن عباس رضی سے سنا

یقول بلغ عمر ان فلانا باع خمرا فقال قاتل اللہ فلانا الم یعلم ان رسول

وہ کہتے تھے حضرت عمر کو یہ خبر پہونچی کہ فلاں شخص (سمرہ یا سفیان بن حنظلہ) نے شراب بیچا انہوں نے کہا اللہ اسکو تباہ کرے کیا وہ نہیں جانتا کہ آنحضرت

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوھا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو اُنہوں نے اس کو گلا کر

فباعوھا حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ اخبرنا یونس عن ابن شہاب

بیچ ڈالا ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے اُنہوں نے ابن شہاب سے

سمعت سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

اُنہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا اُنہوں نے ابو ہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلم قال قاتل اللہ یہود حرمت علیہم الشحوم فباعوھا واکلوا اثمانہا

اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو بیچ کر اس کی قیمت کھائی

باب بیع التصاویر التی لیس فیہا روح وما یکرہ من ذلک حدثنا

باب اُن چیزوں کی مورتیں بیچنا جن میں جان نہیں ہوتی اور کون سی مورت حرام ہے ہم سے

عبد اللہ بن عبد الوہاب حدثنا یزید بن زریع اخبرنا عوف عن سعید بن

عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم کو عوف بن ابی جمیلہ نے خبر دی اُنہوں نے سعید بن ابی الحسن

ابی الحسن قال کنت عند ابن عباس رض اذ اتاہ رجل فقال یا ابا عباس انی

سے اُنہوں نے کہا میں ابن عباس رضی کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص (اس کا نام معلوم نہیں) آیا اور کہنے لگا ابو العباس ابن عباس

انسان انما معیشتی من صنعۃ یدی وانی اصنع ہذہ التصاویر فقال ابن

کی کنیت ہے میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کماتا ہوں میں یہ مورتیں بنایا کرتا ہوں ابن عباس نے کہا

عباس لا احدثک الا ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمعتہ

میں تجھ سے وہی بیان کرونگا جو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

یقول من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہا الروح ولیس بنافخ

جو کوئی مورت بنائے (یعنے جاندار کی) تو اللہ قیامت کے دن اسکو عذاب کریگا جب تک اس میں جان ڈالنے کے لیے فرمائیگا وہ جان نہ ڈال سکیگا

[illegible]

فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ

پھنکنے لگا اسکا دم رک گیا اور منہ زرد ہو گیا ابن عباس نے کہا کمبخت اگر تو مورت ہی بنا چاہے

فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ

تو درخت وغیرہ کی بنا جو چیزیں جاندار نہیں ہیں امام بخاری نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے

مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ بَابُ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ رض حَرَّمَ

نضر بن انس سے یہی ایک حدیث سنی ہے باب شراب کی سوداگری حرام ہے اور جابر نے کہا آنحضرت صلی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى

اللہ علیہ وسلم نے شراب کا بیچنا حرام کر دیا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ

سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں (جن میں سود کا ذکر ہے)

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا حَدَّثَنِي

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور فرمایا شراب کی سوداگری حرام ہوئی باب آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے

بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

مجھ سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سلیم نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ

انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن تین آدمیوں کا

الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا

دشمن ہوں گا ایک تو اسکا جو میرا نام لیکر عہد کرے پھر عہد توڑ دے دوسرے وہ شخص جو آزاد کو بیچے اور اسکی قیمت کھائے تیسرے وہ شخص

فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ بَابُ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَ

جو کسی کو نوکر رکھے اس سے پوری مزدوری لے پر اسکی مزدوری نہ دے باب غلام کا غلام کے بدل اور جانور کا جانور کے بدل ادھار بیچنا

اشْتَرٰى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوفِيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ

اور عبداللہ بن عمر نے ایک اونٹ چار اونٹوں کے بدلے خریدا جو بائع کی ضمان میں تھے وہ اسکو ربذہ میں حوالہ کرے گا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ وَاشْتَرٰى رَافِعُ بْنُ

اور ابن عباس نے کہا کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے اور رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو

خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا وَقَالَ آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ

اونٹوں کے بدلے خریدا ایک اونٹ تو اسی وقت (نقد) دیا اور دوسرے اونٹ دینے کا کل کا وعدہ کیا اور کہا اس میں دیر نہ ہوگی انشاء

اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلٰى

اللہ اور سعید بن مسیب نے کہا جانوروں میں بیاج نہیں ہے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل ایک بکری دو بکری کے بدل ادھار خرید سکتا ہے

أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

اور محمد بن سیرین نے کہا ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل ادھار بیچنے میں کوئی قباحت نہیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا

[illegible]

حیض مختلف ہو تو جائز ہے ... اسکو عبد الرزاق نے وصل کیا ... اسکو امام مالک نے موطا میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے ... اسکو عبد الرزاق

خواہ وہ زنا کرائے یا نہ کرائے اسلیے استدلال صحیح نہیں ہو سکتا میں کہتا ہوں عینی کا اعتراض فاسد ہے کس لیے کہ مدبرہ لونڈی اگر مکرر زنا کرائے تو اسکے بیچنے کا

حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قیدیوں میں حضرت صفیہ بھی تھیں پہلے دحیہ

إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

کلبی کے حصے میں آئیں پھر دوسری لونڈی کے بدل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مل گئیں ف باب لونڈی غلام بیچنا

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن محیریز نے خبر دی انکو

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا

ابو سعید خدری نے ایسا ہوا ایک بار وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص نے کہا

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوَ

یا رسول اللہ ہم لڑائی میں قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور انکا بیچنا منظور ہوتا ہے تو آپ عزل کے باب میں کیا فرماتے ہیں آپ نے

إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ

فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے

أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

وہ ضرور پیدا ہوگی ف باب مدبر کا بیچنا کیسا ہے ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ

کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عطار سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ

علیہ وسلم نے مدبر کو بیچ ڈالا ف ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ

جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو بیچ ڈالا مجھ سے زہیر بن حرب نے بیان

بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

کیا کہا ہم سے یعقوب نے کہا ہم سے والد ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا ابن شہاب نے بیان کیا

أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رض أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا

انکو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انکو زید بن خالد رض اور ابو ہریرہ رض نے خبر دی ان دونوں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اجْلِدُوهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچھا گیا لونڈی زنا کرائے اور اسکا نکاح نہ ہوا ہو ف فرمایا اسکو کوڑے مارو

ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَدَّثَنَا

پھر اگر زنا کرے پھر مارو پھر بیچ ڈالو تیسری یا چوتھی بار یہ فرمایا ہم سے

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں کسی کی لونڈی زنا کرائے اور زنا ثابت ہو جائے تو اسکو حد لگائے

الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ

اور اس کے بعد ملامت نہ کرے پھر اگر وہ زنا کرائے تو اسکو حد لگائے اور اسکے بعد ملامت نہ کرے پھر اگر تیسری بار زنا کرائے اور

فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ ‌بَابُ هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ

زنا ثابت ہو جائے تو اسکو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل باب اگر کوئی لونڈی خریدے تو استبراء سے پہلے اسکو سفر میں

أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا

لیجا سکتا ہے یا نہیں ف اور حسن بصری نے کہا اس سے بوسہ اور مباشرت کرنا کچھ برا نہیں ف اور عبداللہ بن عمر رض نے کہا ف جب کوئی

وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا

ایسی لونڈی ہبہ کی جائے جس سے صحبت کی جاتی تھی یا بیچی جائے یا آزاد ہو تو ایک حیض تک استبراء کرنا چاہیے ف اور کنواری کے

تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ

لیے استبراء کی ضرورت نہیں اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ف اگر کسی کی لونڈی حاملہ ہو تو اسکی شرمگاہ کو چھوڑ کر دوسرے اعضاء سے مزہ اٹھا

الْفَرْجِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ

سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مومنون میں) فرمایا مگر اپنی ہی بیبیوں یا لونڈیوں سے ف ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے بیان کیا

بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ

کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے انس بن مالک رض سے

مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر پر تشریف لائے جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کرا دیا تو آپ سے حضرت

ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا

صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی بیان کی گئی اسکا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور وہ نئی دولہن تھیں

فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے لیے چن لیا پھر آپ انکو لیکر خیبر سے نکلے (وہ حیض سے تھیں) جب ہم لوگ سد الروحا

الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ

میں ف پہونچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آپنے ان سے صحبت کی پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس تیار کر کے رکھا ف اور آنحضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ

نے فرمایا جو لوگ آس پاس ہیں انکو بلا لے یہی کھانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کے ولیمہ میں کھلایا پھر

خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ

ہم مدینہ کو روانہ ہوئے انس نے کہا میں نے (رستے میں) دیکھا آنحضرت صلعم صفیہ کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر کمل سے گول گدہ بنا دیتے ف پھر آپ اونٹ

عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ ‌بَابُ

کے پاس بیٹھتے اور اپنا گھٹنا بچھا رکھتے صفیہ اپنا پاؤں آپکے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں ف ۱۰ باب

بیٹھنے میں تکلیف نہ ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ کمل کو اونٹ کی کوہان کے گرد باندھ کر آڑ کر لیتے اسلیے کہ آپکے نکاح کے بعد وہ امہات المؤمنین میں داخل

بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

مردار اور بتوں کا بیچنا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے

حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ

جس سال مکہ فتح ہوا ف آپ مکہ ہی میں فرماتے تھے بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور مردار

الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ

اور سور اور بتوں کا بیچنا حرام کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیوں

فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا

پر ملتے ہیں کھالوں پر لگاتے ہیں لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں آپ نے فرمایا

هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ

نہیں وہ حرام ہے ف پھر آپ نے اسی وقت فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے

إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا

جب اللہ نے اُن پر چربی حرام کی تو اسکو گلا کر بیچنے لگے اس کی قیمت کھائی ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم سے

عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

عبدالحمید نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے عطاء بن ابی رباح نے مجھکو لکھا میں نے جابر سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

سَلَّمَ بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ

علیہ وسلم سے یہی حدیث باب کتے کی قیمت ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے

شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا ف

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھکو عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی

قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى حَجَّامًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

انہوں نے کہا میرے باپ نے ایک پچھنے لگانے والا غلام خریدا (اس کے ہتیار توڑ واڈالے) میں نے اُن سے اسکی وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْأَمَةِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور لونڈی کی کمائی (زنا یا حرام کی) سے منع فرمایا اور آپ نے گدنا گودنے والی

وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

اور گدانے والی اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور مورت بنانے والے سب پر لعنت کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ السَّلَمِ

کتاب بیع سلم کے بیان میں

بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ

باب ناپ مقرر کرکے سلم کرنا ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن

بْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ

علیہ نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ ابن ابی نجیح نے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے ابو المنہال عبدالرحمن بن مطعم سے انہوں نے

عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي

ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ میوے میں ایک سال دو سال یا

الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ أَوْ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً شَكَّ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ

دو سال تین سال کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے یہ شک اسمٰعیل کو ہوئی آپ نے فرمایا جو کوئی کھجور میں (یا میوے میں) سلم

فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُومٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ ابْنِ

کرے وہ ناپ اور تول ٹھیرا کر کرے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل ابن علیہ نے خبر دی

أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُومٍ بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَّعْلُومٍ

انہوں نے ابن ابی نجیح سے یہی حدیث اس میں بھی یہی ہے معین ناپ اور معین تول سے باب تول ٹھیرا کر سلم کرنا

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو ابن ابی نجیح نے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے

كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَ

انہوں نے ابو المنہال سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے

هُمْ يُسْلِفُونَ بِالثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ

اور لوگ کھجور میں دو برس تین برس کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا جب کسی چیز میں کوئی سلم کرے تو معین ناپ

وَوَزْنٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي

معین تول معین میعاد ٹھیرا کر ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے

ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ حَدَّثَنَا

ابن ابی نجیح نے یہی حدیث اس میں یوں ہے معین ناپ ٹھیرا کر معین میعاد ہم سے

قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے ابو المنہال

قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ

سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں) تشریف لائے پھر یہی حدیث بیان کی اس

حاشیہ: باب بیع سلم ... جو چیزیں ناپ کر بکتی ہیں ان میں ناپ ٹھیرا کر اور جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان میں تول ٹھیرا کر سلم کرنا چاہیے ... یہ بھی درست ہے ... جائز کہا ہے

مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

اور معین تول معین مدت ٹھیرا کر — ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

عَنِ ابْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

انہوں نے ابن ابی المجالد سے دوسری سند اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن

اَبِى الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدٌ اَوْ عَبْدُ اللّٰهِ

ابی مجالد سے انہوں نے کہا ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو محمد بن ابی مجالد یا عبداللہ بن ابی مجالد

بْنُ اَبِى الْمُجَالِدِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَاَبُوْ بُرْدَةَ فِى السَّلَفِ

نے انہوں نے کہا عبداللہ بن شداد بن ہاد اور ابوبردہ عامر بن ابی موسیٰ نے سلم میں اختلاف کیا

فَبَعَثُوْنِىْ اِلَى ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رضـ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

تو مجھ کو عبداللہ بن ابی اوفیٰ صحابی پاس پوچھنے کو بھیجا میں نے اُن سے پوچھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فِى الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَسَاَلْتُ

اور ابوبکر رضہ اور عمر رضہ کے زمانہ میں گیہوں اور جو اور منقے اور کھجور میں سلم کیا کرتے تھے اور میں نے

ابْنَ اَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ بَابُ السَّلَمِ اِلٰى مَنْ لَّيْسَ عِنْدَهٗ اَصْلٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰى

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ صحابی سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا باب ایسے شخص سے سلم کرنا جسکے پاس اصل مال ہی نہیں ہے ف ہم سے

بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى الْمُجَالِدِ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے کہا ہم سے محمد بن ابی المجالد نے

قَالَ بَعَثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَّاَبُوْ بُرْدَةَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رضـ فَقَالَا

انہوں نے کہا مجھکو عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضہ پاس بھیجا یہ پوچھنے کو

سَلْهُ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ میں گیہوں

سَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ فِى الْحِنْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيْطَ اَهْلِ الشَّامِ فِى

میں سلم کیا کرتے تھے عبداللہ نے کہا ہاں ہم شام کے کاشتکاروں سے

الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّيْتِ فِىْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ قُلْتُ اِلٰى مَنْ كَانَ

گیہوں اور جو اور زیتون میں سلم کیا کرتے تھے ایک معین ماپ اور معین میعاد ٹھیرا کر میں نے کہا ان لوگوں سے جن کے پاس یہ

اَصْلُهٗ عِنْدَهٗ قَالَ مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ بَعَثَانِىْ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى

اصل مال ہوتے انہوں نے کہا ہم یہ کچھ نہیں پوچھتے تھے پھر اُن دونوں نے مجھکو عبدالرحمٰن بن ابزیٰ صحابی رضہ

فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُوْنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ

پاس بھیجا میں نے اُن سے بھی پوچھا انہوں نے کہا صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سلم کیا کرتے تھے اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْاَلْهُمْ اَلَهُمْ حَرْثٌ اَمْ لَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا

ہم اُن سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے

ف [illegible]

بابُ السَّلَمِ [illegible]

خالد بن عبد الله عن الشيباني عن محمد بن أبي مجالد بهذا وقال فنسلفهم

خالد بن عبداللہ نے اُنہوں نے سلیمان شیبانی سے اُنہوں نے محمد بن ابی مجالد سے یہی حدیث اس میں یوں ہے کہ ہم گیہوں اور جو میں سلم

في الحنطة والشعير وقال عبد الله بن الوليد عن سفيان حدثنا الشيباني

کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن ولید نے سفیان سے یوں نقل کیا ہم سے شیبانی نے بیان کیا

وقال والزيت حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الشيباني وقال في الحنطة

پھر یہی حدیث ذکر کی اس میں زیتون کا لفظ زیادہ ہے اور قتیبہ کی روایت میں جریر سے اُنہوں نے شیبانی سے گیہوں کے بدل سلم کی

والشعير والزبيب حدثنا آدم حدثنا شعبة أخبرنا عمرو قال سمعت

مذکور ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو عمرو بن مرہ نے خبر دی کہا میں نے ابوالبختری

أبا البختري الطائي قال سألت ابن عباس عن السلم في النخل قال نهى النبي

طائی سے سنا کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا کھجور جو درخت پر لگی ہو اس میں سلم کرنا کیسا ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يؤكل منه وحتى يوزن فقال الرجل

نے درخت پر کھجور بیچنا منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص بولا وزن سے

وأي شيء يوزن قال رجل إلى جانبه حتى يحرز وقال معاذ حدثنا شعبة

کیا مراد ہے ایک شخص اُنکے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا یعنی اندازہ کرنے کے لائق نہ ہو جائے ف اور معاذ بن معاذ نے کہا ہم کو

عن عمرو قال أبو البختري سمعت ابن عباس نهى النبي صلى الله عليه وسلم

شعبہ نے بیان کیا اُنہوں نے عمرو سے کہ ابوالبختری نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھر یہی

مثله باب السلم في النخل حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن عمرو

حدیث بیان کی باب درخت پر جو کھجور لگی ہو اس میں سلم کرنا ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے

عن أبي البختري قال سألت ابن عمر عن السلم في النخل فقال نهى عن

اُنہوں نے ابوالبختری سعید بن فیروز سے اُنہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے کھجور جو درخت پر لگی ہو اس میں سلم کرنے کو پوچھا اُنہوں نے کہا

بيع النخل حتى يصلح وعن بيع الورق نساء بناجز وسألت ابن عباس عن

کھجور جب تک پکنے کو نہ آئے اسوقت تک اس کا بیچنا منع ہے اسی طرح چاندی کا سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف ادھار بیچنا اور

السلم في النخل فقال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يؤكل

میں نے ابن عباس سے درخت پر کی کھجور میں سلم کرنے کو پوچھا اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب تک وہ

منه أو يأكل منه وحتى يوزن حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر

کھانے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے

حدثنا شعبة عن عمرو عن أبي البختري سألت ابن عمر عن السلم في النخل

کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے اُنہوں نے ابوالبختری سے اُنہوں نے کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا درخت پر کی کھجور میں سلم کرنے کو

فقال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يصلح ونهى عن الورق

اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جبتک اسکی پختگی شروع نہ ہو جائے اور چاندی کو سونے کے

ف درج کی گئی ہے درحقیقت یہ اس کے بعد والے باب سے متعلق ہے بعضوں نے کہا اسی باب سے متعلق ہے اور مطابقت یوں ہے کہ جب معین درختوں میں باوجود درختوں کے سلم جائز نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ درختوں کے وجود کو سلم میں کچھ اثر نہیں ہے اور اگر درخت نہ ہوں جو مال کی اصل ہیں جب بھی سلم جائز ہوگی اور باب کا یہی مطلب ہے

بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف ادھار بیچنے سے بھی منع فرمایا اور میں نے ابن عباس سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور

عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ أَوْ يَأْكُلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ وَمَا يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ

کے درخت پر سودا کرنے سے منع کیا جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہو اور وزن کے قابل بننے کہا وزن سے کیا مراد ہے ایک شخص ان کے پاس

عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَزَ بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا

بیٹھا تھا اس نے کہا یعنی اٹکل اندازہ ہو سکے باب سلم یا قرض میں ضمانت دینا ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یعلی بن عبید نے

الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ

کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ

نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو

حَدِيدٍ بَابُ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا

کردی ف باب سلم یا قرض میں گروی رکھنا مجھ سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ

عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا

فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى

انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے حضرت عائشہ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے

مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ بَابُ

معین وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ (یہودی کو اعتبار آنے کے لیے) اس کے پاس گرو کردی ف باب

السَّلَمِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ وَالْأَسْوَدُ وَالْحَسَنُ

سلم میں میعاد معین ہونا چاہیے ابن عباس اور ابو سعید خدری اور اسود اور حسن بصری کا یہی قول ہے ف

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوفِ بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا

اور عبداللہ بن عمر نے کہا ف اگر غلہ کا نرخ اور اس کی صفت بیان کر دی جائے ف تو میعاد معین کر کے اس میں سلم کرنے میں قباحت

لَمْ يَكُ ذَلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

نہیں اگر یہ غلہ کسی خاص کھیت کا نہ ہو جو ابھی پکا نہ ہو ف ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ

انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عبد اللہ بن کثیر سے انہوں نے ابو المنہال سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت لوگ میووں میں دو سال تین سال کی

الثَّلَاثَ فَقَالَ أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَقَالَ

سلم کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا میوے میں معین ناپ اور معین میعاد سے سلم کیا کرو ف اور محمد بن ولید نے کہا

عبد الله بن الوليد حدثنا سفيان حدثنا ابن ابي نجيح وقال في كيل معلوم

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن ابی نجیح نے بیان کیا اس میں یوں ہے معین ناپ اور معین وزن

ووزن معلوم حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا سفيان عن

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے

سليمان الشيباني عن محمد بن ابي مجالد قال ارسلني ابو بردة وعبد الله

سلیمان شیبانی سے انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے انہوں نے کہا ابو بردہ نے (جو کوفہ کے قاضی تھے) اور عبداللہ بن شداد نے

بن شداد الى عبد الرحمن بن ابزى وعبد الله بن ابي اوفى فسألتهما عن

مجھ کو عبدالرحمن بن ابزے اور عبداللہ بن ابی اوفے کے پاس بھیجا میں نے ان دونوں سے سلم کو پوچھا

السلف فقالا كنا نصيب المغانم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان

انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹ کا پیسہ کماتے

يأتينا انباط من انباط الشام فنسلفهم في الحنطة والشعير والزبيب الى اجل مسمى

شام کے انباط ہمارے پاس آتے ہم ان سے گیہوں اور جو اور منقے میں سلم کیا کرتے ایک معین میعاد پر

قال قلت اكان لهم زرع او لم يكن لهم زرع قالا ما كنا نسألهم عن ذلك باب

میں نے پوچھا ان کے پاس کھیتی ہوتی یا نہیں انہوں نے کہا ہم ان باتوں کو ان سے کچھ نہ پوچھتے باب

السلم الى ان تنتج الناقة حدثنا موسى بن اسمعيل اخبرنا جويرية عن نافع

سلم میں یہ میعاد لگانا کہ جب اونٹنی بچہ جنے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم کو جویریہ بن اسماء نے خبر دی انہوں نے نافع سے

عن عبد الله رض قال كانوا يتبايعون الجزور الى حبل الحبلة فنهى النبي صلى

انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کو اس میعاد پر بیچتے جب پیٹ والی کا پیٹ والا پیدا ہو

الله عليه وسلم عنه فسره نافع ان تنتج الناقة ما في بطنها

وسلم نے اس سے منع فرمایا نافع نے کہا یعنی اونٹنی اپنا بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا

باب الشفعة في ما لم يقسم فاذا وقعت الحدود فلا شفعة حدثنا

باب شفعہ اسی جائداد میں ہوتا ہے جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد بندی ہو جائے تو پھر شفعہ نہ ہوگا ہم سے

مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے

عن جابر بن عبد الله قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر اس جائداد میں شفعہ کا حکم

في كل ما لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة باب

دیا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد بندی ہو جائے اور ہر ایک رستہ الگ الگ ٹھیر جائے پھر شفعہ نہ رہے گا باب

عرض الشفعة على صاحبها قبل البيع وقال الحكم اذا اذن له قبل البيع فلا شفعة له وقال الشعبي من بيعت شفعته وهو شاهد لا يغيرها فلا شفعة له حدثنا المكي بن ابراهيم اخبرنا ابن جريج اخبرني ابراهيم بن ميسرة عن عمرو بن الشريد قال وقفت على سعد بن ابي وقاص فجاء المسور بن مخرمة فوضع يده على احدى منكبي اذ جاء ابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا سعد ابتع مني بيتي في دارك فقال سعد والله ما ابتاعهما فقال المسور والله لتبتاعنهما فقال سعد والله لا ازيدك على اربعة آلاف منجمة او مقطعة قال ابو رافع لقد اعطيت بها خمسمائة دينار ولولا اني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الجار احق بسقبه ما اعطيتكها باربعة آلاف وانا اعطى بها خمسمائة دينار فاعطاها اياه

باب اي الجوار اقرب حدثنا حجاج حدثنا شعبة ح وحدثني علي بن عبد الله حدثنا شبابة حدثنا شعبة حدثنا ابو عمران قال سمعت طلحة بن عبد الله عن عائشة رض قلت يا رسول الله ان لي جارين فالى ايهما اهدي قال الى اقربهما منك بابا

تم الجزء الثامن ويتلوه الجزء التاسع ان شاء الله تعالى

تمام ہوا آٹھواں پارہ (اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے) اب نواں پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارۂ ہشتم تیسیر الباری ترجمہ اردو صحیح البخاری

یہ پارہ و نیز باقی انتیس پارے بردوکان شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک و مہتمم مطبع احمدی لاہور سے بکفایت مل سکتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

بَابٌ فِي الْإِجَارَاتِ اسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ

باب اجاروں کے بیان میں (۱) اچھے نیک شخص کو مزدوری پر رکھنا (۲) اور اللہ نے (سورہ

اللّٰهِ تعالیٰ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ وَالْخَازِنُ

قصص میں) فرمایا اچھا مزدور جو تو رکھے وہ ہے جو زوردار امانت دار ہو (۳) اور امانت دار خزانچی

الْأَمِينُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

کا ثواب اور اسکا بیان کہ جو شخص حکومت کی درخواست کرے اسکو حکومت نہ دی جائے (۴) ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي

کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو بردہ (برید بن عبداللہ) سے کہا مجھ کو میرے دادا ابو بردہ (عامر) نے خبر دی انہوں

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ

نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امانت دار خزانچی

الْأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

(دار وغہ روکڑ یا) جو اپنے مالک کی دلائی ہوئی رقم (پوری پوری) خوشی سے ادا کر دے اسکو بھی خیرات کا ثواب ملتا

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے قرہ بن خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے

حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ

حمید بن ہلال نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بردہ نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں (یمن سے)

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا میرے ساتھ اشعر قبیلے کے دو مرد بھی تھے انہوں نے

٦

اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ

معین اجرت پر صبح سے لیکر رات تک کام کرنے کے لیے مزدور لگائے ف۱ انھوں نے دوپہر تک کام کیا

النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ

پھر کہنے لگے ہم تیری اجرت سے در گذرے جو تو نے ٹھیرائی تھی اور ہماری محنت اکارت ہوئی اس نے سمجھایا دیکھو ایسا

لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ

نہ کرو اپنا کام پورا کرلو اور پوری اجرت لے لو مگر انہوں نے نہ مانا کام چھوڑ کر چلدیے آخر اس نے دوسرے

أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هَذَا وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ

مزدور لگائے اور ان سے کہا باقی دن تم کام کرو اور جو مزدوری پہلے مزدوروں سے ٹھیری تھی

لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينُ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا

وہ سب تم لو پھر انھوں نے کام کرنا شروع کیا جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو کہنے لگے ہمارا کام اکارت گیا

بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا

اور جو مزدوری تو نے ہم سے ٹھیرائی تھی وہ تجھ ہی کو مبارک رہے اس نے سمجھایا دیکھو اپنا کام پورا کرلو

فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَيَا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ

اب دن کیا ہے ذرا سا باقی ہے انہوں نے نہ مانا آخر اس نے باقی دن کے لیے اور مزدور لگائے

فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذَلِكَ

انھوں نے سورج ڈوبنے تک کام کیا اور پہلے اور دوسرے مزدوروں کی مزدوری بھی سب انکو ملی یہ مسلمانوں کی

مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ

اور اس نور کی جس کو انہوں نے قبول کیا یہی مثال ہے ف۲ باب ایک مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چلا جائے اور جس نے

أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ حَدَّثَنَا

مزدور لگایا تھا وہ اسکے پیسے میں محنت کرکے اسکو بڑھائے یا غیر کے مال میں محنت کرکے اسکو بڑھائے تو کیا حکم ہے ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضہ نے کہا

ابْنَ عُمَرَ رضه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا اگلے زمانہ میں تین آدمی

رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ

سفر کرتے جا رہے تھے رات کو پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے جب وہ اندر تھے اوپر سے ایک ڈھوکا ڈھو گرا

مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ

اور غار کا منہ بند کر دیا اب آپس میں یوں گفتگو کرنے لگے (بھائیو) اس پتھر سے تم نکل نہیں سکتے تو اپنی اپنی

تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ

نیکیوں کا بیان کرکے اللہ سے دعا کرو ان میں ایک یوں کہنے لگا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے پھونس تھے

كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ

اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا نہ بال بچوں کو نہ لونڈی غلاموں کو ایک دن ایسا ہوا میں کسی چیز کی تلاش میں گھر سے دور نکل گیا

أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ

تو میں اس وقت لوٹا کہ وہ دونوں سو گئے تھے پھر میں نے ان کے لیے دودھ دوہا تو وہ سو رہے تھے اور مجھے پسند نہ تھا کہ

أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا

ان سے پہلے میں کسی کو بال بچوں یا لونڈی غلاموں میں سے دودھ پلاؤں میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیے صبح تک انتظار کرتا رہا

حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ

جب وہ جاگے تو انہوں نے دودھ پیا یا اللہ اگر میں نے یہ کام خاص تیری رضامندی کے لیے کیا

وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ

تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے یہ پتھر کا دراز وہ پتھر تھوڑا سا سرک گیا مگر اتنا کہ وہ باہر نکل سکیں

الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب دوسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی

كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ

جو سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیاری تھی میں نے اس سے برا کام کرنا چاہا اس نے نہ مانا ایک سال قحط پڑا تو

مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ

وہ میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ وہ مجھ کو برا کام کرنے دے وہ

نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا

راضی ہو گئی جب میں اس پر چڑھ بیٹھا تو کہنے لگی تو میرا بکر شرع کے خلاف مت توڑ

بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ

اس کی اجازت نہیں دیتی یہ سنکر میں بھی اس بات کو گناہ سمجھا اور اس سے الگ ہو گیا حالانکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ مجھکو پیاری تھی اور

الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ

میں نے جو اشرفیاں اسکو دی تھیں وہ بھی معاف کر دیں یا اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو ہم پر سے یہ آفت ٹال دے

عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا

وہ پتھر ذرا سا اور سرک گیا مگر اتنا کہ باہر نہیں نکل سکتے تھے آنحضرت

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تیسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک کام کے لیے کئی مزدور لگائے تھے

أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ

سب کی مزدوری دیدی ایک مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلد یا تھا میں نے اس کے پیسے کو کام میں لگایا وہ بہت بڑھ گیا

الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ

ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور کہنے لگا او خدا کے بندے میری مزدوری دے ڈال میں نے کہا یہ جتنے اونٹ

ترجمہ کیا ہے کام ایک پتھر میں ایک روزن ہو گیا ۱۲ منہ

بَابٌ اِذَا اسْتَاجَرَ اَجِیْرًا عَلٰی اَنْ یُّقِیْمَ حَائِطًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ جَازَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ

باب اگر کوئی شخص کسی کو اس کام پر مقرر کرے کہ ایک گرتی دیوار سیدھی کردے تو درست ہے ف۱ ہم سے ابراہیم بن

بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْلَی بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو

موسیٰ نے بیان کیا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انکو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلےٰ بن مسلم نے اور عمرو بن

بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ یَّزِیْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ وَغَیْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُهٗ

دینار نے خبر دی انھوں نے سعید بن جبیر سے ملیطے اور ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں سے بھی میں نے یہ حدیث سنی

عَنْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

وہ بھی سعید بن جبیر سے نقل کرتے تھے کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابی بن کعبؓ نے بیان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت خضرؑ اور موسیٰؑ کے قصے میں)

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ قَالَ سَعِیْدٌ بِیَدِهٖ هٰکَذَا وَ

فرمایا دونوں چلے انھوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی سعید نے کہا حضرت خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور

رَفَعَ یَدَیْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ یَعْلٰی حَسِبْتُ اَنَّ سَعِیْدًا قَالَ فَمَسَحَهٗ بِیَدِهٖ فَاسْتَقَامَ قَالَ

ہاتھ اٹھایا وہ دیوار سیدھی ہوگئی یعلےٰ نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید نے یہ کہا حضرؑ نے اپنا ہاتھ اس دیوار پر پھیر دیا وہ سیدھی ہوگئی

لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِیْدٌ اَجْرًا نَّاکُلُهٗ بَابُ الْاِجَارَةِ

تب موسیٰؑ نے کہا اگر تم چاہتے تو اس کام پر مزدوری لیتے سعید نے کہا یعنی اجرت جو ہم اس کو کھاتے باب آدھے دن کے لئے

اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ

مزدور لگانا ف۲ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی

عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُکُمْ

سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ

وَمَثَلُ اَهْلِ الْکِتَابَیْنِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاجَرَ اُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ

کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مزدور لگائے اور کہا کہ ایک قیراط کے بدل

لِیْ مِنْ غُدْوَةٍ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ

صبح سے دوپہر دن تک کون مزدوری کرتا ہے یہ کام یہود نے کیا پھر کہنے لگا دوپہر سے

لِیْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی ثُمَّ

لیکر عصر کی نماز تک ف۳ ایک قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے یہ کام نصاریٰ نے کیا پھر

قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنَ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغِیْبَ الشَّمْسُ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ فَاَنْتُمْ هُمْ

کہنے لگا عصر سے لیکر سورج ڈوبنے تک دو قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے یہ کام تم مسلمانوں نے کیا تو

فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا مَا لَنَا اَکْثَرَ عَمَلًا وَّاَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ

یہود اور نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے واہ واہ (یہ عجب انصاف ہے) کام تو ہمنے زیادہ کیا اور مزدوری کم لیں وہ شخص کہنے لگا میں نے

نَقَصْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِکَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَاءُ بَابٌ

تمہارا کچھ حق دبا لیا انہوں نے کہا نہیں تب اُس نے کہا اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے یہ میرا احسان ہے میں جس پر چاہوں کروں ف۴ باب

الاجارة الی صلوٰة العصر حدثنا اسمٰعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالک

عصر کی نماز تک مزدور لگانا ف ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

عن عبد الله بن دینار مولیٰ عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر بن

انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے جو عبد اللہ بن عمر کے غلام تھے انہوں نے عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی سے

الخطاب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما مثلکم والیهود و

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے

النصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النهار علی

جیسے کسی نے مزدور لگائے اور کہا کون کام کرتا ہے میرا دوپہر تک ایک قیراط

قیراط قیراط فعملت الیهود علی قیراط قیراط ثم عملت النصاری علی قیراط

یہود نے ایک ایک قیراط پر کام کیا دوپہر تک پھر نصاریٰ نے ایک ایک قیراط

قیراط ثم انتم الذین تعملون من صلوٰة العصر الی مغارب الشمس

پر کام کیا پھر تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کیا

علی قیراطین قیراطین فغضبت الیهود والنصاری وقالوا نحن اکثر عملا

دو دو قیراط پر یہ حال دیکھ کر یہود و نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے ہم نے تو کام زیادہ کیا اور ہم ہی کو

واقل عطاء قال هل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا فقال فذلک فضلی

مزدوری کم ملی اس شخص نے کہا کیا میں نے تمہارا حق کچھ کم دیا وہ بولے نہیں تب اس نے کہا یہ میرا احسان ہے

اوتیه من اشاء باب اثم من منع اجر الاجیر حدثنا یوسف بن محمد

جس کو چاہوں دوں باب جو شخص مزدور کی مزدوری نہ دے اس پر کتنا گناہ ہوگا ہم سے یوسف بن محمد نے بیان کیا

قال حدثنی یحیی بن سلیم عن اسمٰعیل بن امیة عن سعید بن ابی سعید

کہا مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے

عن ابی هریرة رض عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال الله تعالیٰ ثلثة انا خصمهم

انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن میں تین آدمیوں

یوم القیمة رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنه ورجل استاجر

کا دشمن ہونگا ایک تو جس نے میرا نام لیکر عہد کیا پھر فریب کیا دوسرے وہ جس نے آزاد کو بیچ کر اسکا مول کھایا تیسرے جس نے مزدور سے

اجیرا فاستوفی منه ولم یعطه اجره باب الاجارة من العصر الی اللیل

پوری محنت لی پھر اس کی مزدوری نہ دی باب عصر سے لیکر رات تک مزدور لگانا

حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن برید عن ابی بردة عن ابی موسیٰ عن

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے

النبی صلی الله علیه وسلم قال مثل المسلمین والیهود والنصاری کمثل رجل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کیا کیونکہ مسلمانوں کا عمل نصاریٰ کے عمل کے بعد شروع ہوا ہوگا ۱۲ منہ

فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی خدمت کی درخواست کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ یہ خدمت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہم تو جو کوئی خدمت

مَنْ اَرَادَهٗ بَابُ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلٰى قَرَارِيْطَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ

باب کئی قیراط معاوضہ پر بکریاں چرانا ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے دادا سعید بن عمرو سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ

آپ نے فرمایا کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہ نے عرض کیا اور آپ نے بھی چرائیں آپ نے فرمایا ہاں

نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بَابُ اسْتِيْجَارِ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ

میں چند قیراط معاوضہ پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا باب اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کے وقت مشرک

الضَّرُوْرَةِ اَوْ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے خدمت لینا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو کھیتی باڑی کے کام پر رکھا

يَهُوْدَ خَيْبَرَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

معاملہ کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاسْتَاْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ

انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے ہجرت کا قصہ نقل کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض

بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا الْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ

نے رستہ بتلانے کے لیے بنی دیل کے ایک مرد کو نوکر رکھا جو بنی عبد بن عدی کے خاندان میں سے تھا اور رستہ بتلانے میں خوب ہوشیار تھا

بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِيْنَ حِلْفٍ فِيْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ

اور اس نے (پانی وغیرہ میں) ڈبو کر عاص بن وائل کے خاندان سے عہد کیا تھا اس کا دین وہی تھا جو قریش کے کافروں کا تھا

فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَاَتَاهُمَا

خیر دونوں نے اس کا بھروسا کیا اور اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اس سے یہ ٹھہرا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لیکر غار ثور پر آجائے وہ

بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيْحَةَ لَيَالٍ ثَلٰثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ

تیسری رات کی صبح کو (جیسا ٹھہرا تھا) اونٹنیاں لیکر آیا دونوں روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ (ابو بکر رض کا غلام) بھی تھا

وَالدَّلِيْلُ الدِّيْلِيُّ فَاَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيْقُ السَّاحِلِ بَابُ اِذَا اسْتَاْجَرَ

اور یہ رستہ بتانے والا دیلی جیسے کا وہ ان کو سمندر کے کنارے کنارے لے گیا باب کوئی شخص کسی مزدور کو اس غرض

اَجِيْرًا لِيَعْمَلَ لَهٗ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ بَعْدَ شَهْرٍ اَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا

سے رکھے کہ تین دن یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد یہ کام کرے تو درست ہے اور جب وہ وقت آئے

عَلٰى شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ اِذَا جَاءَ الْاَجَلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ

تو اپنی شرط پر دونوں قائم رہیں گے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہؓ نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں یہ بیان کیا (ہجرت کا قصہ ذکر کیا) اور کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا وَهُوَ عَلَى دِينِ

ابو بکرؓ نے بنی دیل کے ایک شخص کو ہوشیار رستہ بتانیوالا مقرر کیا مزدوری پر وہ قریش کافروں کا دین رکھتا تھا دونوں

كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

نے اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اور کہہ دیا تین راتوں کے بعد تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹنیاں لیکر غار ثور

بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ بَابُ الْأَجِيرِ فِي الْغَزْوِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

آجانا باب جہاد میں مزدور بھیجنا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ

کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے

ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رض قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ

انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے کہا میں جیش العسرۃ (جنگ تبوک) میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا

الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا

مجھے اپنے سارے نیک عملوں میں اسکا بڑا بھروسا تھا اور میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا وہ ایک آدمی سے لڑ بیٹھا

فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ

دونوں میں سے کسی نے دانت سے دوسرے کی انگلی کاٹی جس نے اپنی انگلی کھینچی دوسرے کا دانت نکل پڑا

فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي

پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا فریاد کی آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا

فِيكَ تَقْضَمُهَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ

تو اسکو اونٹ کی طرح چبا جاتا ابن جریج نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے

ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ

اپنے دادا (زہیر بن عبداللہ) سے یہی قصہ نقل کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا

فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَأَهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ رض بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ

اس نے دانت نکال لیا تو ابو بکرؓ نے دانت کا بدلہ کچھ نہ دلایا باب ایک شخص کو ایک میعاد کے لیے نوکر رکھنا اور

وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ إِلَى قَوْلِهِ

کام نہ بیان کرنا جیسے (سورہ قصص میں) اللہ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں اخیر

عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ يَأْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيهِ أَجْرًا وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ أَجَرَكَ اللّٰهُ

آیت واللہ علی ما نقول وکیل تک عرب لوگ کہتے ہیں یاجر فلانا یعنے فلانے کو مزدوری دیتا ہے اور تعزیت میں کہتے ہیں اجرک اللہ یعنے اللہ تجھ کو اسکا بدلہ دے

مطلب انہیں ہے کہ عمل مجہول ہو جب بھی اجارہ جائز ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ عمل کو بیان کرنا کچھ شرط نہیں ہے جب کہ قرائن حال سے وہ معلوم ہو

مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَسْتَهْزِئْ

اور گائے بکریاں اور غلام لونڈی جو دیکھتا ہے یہ سب تیری ہی اجرت ہے وہ کہنے لگا اے بندہ خدا مجھ سے ٹھٹھا نہ کر

بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللّٰهُمَّ

میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا آخر وہ سب لیکر چلدیا اس میں سے کچھ نہ چھوڑا یا اللہ

فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ

اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لیے کیا تھا تو یہ بلا ہم سے ٹال دے آخر وقت وہ پتھر سرک گیا اور وہ لوگ

فَخَرَجُوا يَمْشُونَ. بَابُ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجْرَةِ

باہر نکل چلے ف باب کوئی شخص حمالی بنکر مزدوری کرے پھر اسکو خیرات کرے اور حمال کی اجرت کا

الْحَمَّالِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

بیان ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (یحییٰ بن سعید قرشی) نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے

شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شقیق سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب

إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ

ہم کو خیرات کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا وہاں حمالی کرکے ایک مد اناج کماتا (وہ خیرات کرتا) اور آج ان میں سے کسی

لَمِائَةَ أَلْفٍ قَالَ مَا نَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ. بَابُ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ

کے پاس لاکھ درم موجود ہیں شقیق نے کہا ہم سمجھتے ہیں ابو مسعود نے کسی سے اپنے ہی تئیں مراد لیا باب دلالی کی اجرت لینا اور ابن سیرین اور

وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ

اور عطاء اور ابراہیم اور حسن بصری نے دلالی کی اجرت بری نہیں سمجھی اور ابن عباس نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں ایک شخص دوسرے سے کہے

بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَالَ بِعْهُ

یہ کپڑا اتنے داموں کو بیچ اگر زیادہ کو بکے تو وہ تو لے لے ف اور ابن سیرین نے کہا اگر کسی سے یوں کہے یہ چیز اتنے کو بیچ

بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اور جو فائدہ ہو وہ میرا تیرا دونوں کا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

نے فرمایا ہے مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں گے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کہا ہم سے معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ

نے قافلے سے آگے بڑھ کر ملنے کو منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رض

مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا. بَابٌ هَلْ يُؤَاجِرُ

سے پوچھا اسکا کیا مطلب ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے انہوں نے کہا یعنی اسکا دلال نہ بنے باب کیا کوئی شخص کسی

الرجل نفسه من مشرك في ارض الحرب حدثنا عمر بن حفص حدثنا

دار الحرب میں مزدوری کر سکتا ہے ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے

ابي حدثنا الاعمش عن مسلم عن مسروق حدثنا خباب قال كنت رجلا

میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے کہا ہم سے خباب بن ارت صحابی نے بیان کیا میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا

قينا فعملت للعاص بن وائل فاجتمع لي عنده فاتيته اتقاضاه فقال لا

میں نے عاص بن وائل مشرک کا کچھ کام بنایا میری مزدوری اس پر چڑھ گئی میں اس کے پاس آیا اور تقاضا کیا وہ کہنے لگا خدا کی قسم

والله لا اقضيك حتى تكفر بمحمد فقلت اما والله حتى تموت ثم تبعث فلا

میں تجھ کو دینے والا نہیں جب تک تو محمد سے پھر نہ جائے میں نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں جب تک تو مر کر پھر جی اٹھے

قال واني لميت ثم مبعوث قلت نعم قال فانه سيكون لي ثم مال وولد

عاص نے کہا کیا میں مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں گا میں نے کہا ہاں عاص نے کہا تو پھر وہاں میرے پاس مال اور اولاد ہو گی

فاقضيك فانزل الله تعالى افرايت الذي كفر باياتنا وقال لاوتين مالا

میں تیرا قرضہ ادا کر دوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم کی یہ آیت اتاری کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہا

وولدا باب ما يعطى في الرقية على احياء العرب بفاتحة الكتاب وقال ابن

مجھ کو آخرت میں مال اور اولاد ملے گی باب سورہ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر پھونکنا اور اس کی اجرت لینا اور ابن عباس نے

عباس عن النبي صلى الله عليه احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله وقال

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا سب کاموں سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ کی کتاب ہے اور شعبی نے کہا

الشعبي لا يشترط المعلم الا ان يعطى شيئا فليقبله وقال الحكم لم اسمع احدا

قرآن سکھانے والا اجرت کی شرط نہ کرے اگر اسکو بن مانگے کچھ دیں تو قبول کرے اور حکم نے کہا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے

كره اجر المعلم واعطى الحسن دراهم عشرة ولم ير ابن سيرين باجر القسام باسا

معلم کی اجرت کو مکروہ رکھا ہو اور حسن نے معلم کو دس درہم اجرت کے دیے اور ابن سیرین نے تقسیم کی اجرت کو برا نہیں سمجھا

وقال كان يقال السحت الرشوة في الحكم وكانوا يعطون على الخرص حدثنا

اور کہا سحت اسکو کہتے تھے کہ حکم کا فیصلہ کرنے میں رشوت لے اور اٹکل (اندازہ) کرنے کی اجرت دی جاتی تھی ہم سے

ابو النعمان حدثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قال

ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا

انطلق نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في سفرة سافروها حتى نزلوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب ایک سفر میں گئے تھے جاتے جاتے عرب کے

على حي من احياء العرب فاستضافوهم فابوا ان يضيفوهم فلدغ سيد

ایک قبیلے پر اترے انہوں نے چاہا کہ قبیلے والے ہماری مہمانی کریں لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی اتفاق سے ان کے سردار کو

ذلك الحي فسعوا له بكل شيء لا ينفعه شيء فقال بعضهم لو اتيتم

بچھو نے (یا سانپ نے) کاٹ کھایا اور کوئی تدبیر اس کو کارگر نہ ہوئی کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے چلو ان لوگوں

یا سانپ بچھو نے اسکو کاٹ کھایا تھا ۱۲ منہ

هؤلاء الرهط الذين نزلوا لعله أن يكون عند بعضهم شيء فأتوهم فقالوا
يا أيها الرهط إن سيدنا لدغ وسعينا له بكل شيء لا ينفعه فهل عند
أحد منكم من شيء فقال بعضهم نعم والله إني لأرقي ولكن والله لقد
استضفناكم فلم تضيفونا فما أنا براق لكم حتى تجعلوا لنا جعلا فصالحوهم
على قطيع من الغنم فانطلق يتفل عليه ويقرأ الحمد لله رب العالمين فكأنما
نشط من عقال فانطلق يمشي وما به قلبة قال فأوفوهم جعلهم الذي
صالحوهم عليه فقال بعضهم اقسموا فقال الذي رقى لا تفعلوا حتى نأتي
النبي صلى الله عليه وسلم فنذكر له الذي كان فننظر ما يأمرنا فقدموا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال وما يدريك أنها رقية ثم
قال قد أصبتم اقسموا واضربوا لي معكم سهما فضحك رسول الله صلى الله
عليه وسلم وقال شعبة حدثنا أبو بشر سمعت أبا المتوكل بهذا باب
ضريبة العبد وتعاهد ضرائب الإماء حدثنا محمد بن يوسف حدثنا
سفيان عن حميد الطويل عن أنس بن مالك قال حجم أبو طيبة النبي صلى
الله عليه وسلم فأمر له بصاع أو صاعين من طعام وكلم مواليه فخفف عن
غلته أو ضريبته باب خراج الحجام حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا

وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى

وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ (طاؤس) سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

لگائے اور حجام (پچھنے لگانے والے) کو اجرت دی ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے

عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے

وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا

اور حجام کو مزدوری دی اگر یہ مکروہ ہوتی تو آپ کاہے کو دیتے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے

مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

مسعر بن کدام نے انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے

سَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ بَابُ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ أَنْ يُخَفِّفُوا

اور کسی کی اجرت آپ دبا نہیں رکھتے تھے باب کسی غلام کے مالک سے اس پر محصول کم کرنے کے لیے سفارش

عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ

کرنا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک

مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حجام غلام (ابوطیبہ) کو بلوایا اور اس سے پچھنے لگوائے اور ایک صاع یا

أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ بَابُ كَسْبِ

دو صاع یا ایک مد یا دو مد اناج اس کو دلوایا اور اس کے لیے سفارش کی اس کا محصول کم کر دیا گیا باب رنڈی اور فاحشہ

الْبَغِيِّ وَالْإِمَاءِ وَكَرِهَ إِبْرَاهِيمُ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا

لونڈی کی خرچی کا بیان اور ابراہیم نخعی نے نوحہ کرنے والی اور گانے والی کی اجرت مکروہ سمجھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا

تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ

اپنی باندیوں پر حرام کرانے کے لیے زبردستی نہ کرو دنیا کا مال کمانے کو اگر وہ حرام سے بچنا چاہیں اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے

يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَتَيَاتِكُمْ إِمَاؤُكُمْ حَدَّثَنَا

تو اس کے بعد خداوند کریم بخشنے والا مہربان ہے فتیات سے قرآن مجید میں لونڈیاں مراد ہیں ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن

الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ

ہشام سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور

ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

رنڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَهَى

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ بَابُ عَسْبِ الْفَحْلِ حَدَّثَنَا

کی حرام کاری کی کمائی سے منع فرمایا باب نر جانور کدانے کی اجرت ف ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث اور اسمعیل بن ابراہیم نے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ بَابُ

نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نر کدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا باب

إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ

اگر کوئی زمین کو اجارہ پر لے پھر اجارہ دینے والا یا لینے والا مر جائے ف اور ابن سیرین نے کہا ف کہ زمین والے بغیر مدت پوری ہوئے مستاجر کو

إِلَى تَمَامِ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تُمْضَى الْإِجَارَةُ

دیا اس کے وارثوں کو بے دخل نہیں کر سکتے اور حکم اور حسن اور ایاس بن معاویہ نے کہا اجارہ مدت ختم ہونے تک باقی رہے گا

إِلَى أَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ فَكَانَ

اور عبداللہ بن عمر رض ف نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا اجارہ آدھوں آدھ بٹائی پر یہودیوں کو

ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ

دیا تھا پھر یہی اجارہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض کے زمانہ تک باقی رہا اور عمر رض کے بھی شروع خلافت میں اور

لَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ جَدَّدَا الْإِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ ابوبکر رض اور عمر رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نیا اجارہ کیا ہو

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ

ہم سے موسےٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے

قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو یہودیوں کے حوالے کیا اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت اور کاشت کریں اور پیداوار کا آدھا

شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَّاهُ

حصہ لیں اور ابن عمر رض نے نافع سے یہ بیان کیا کہ کھیتی کی زمینیں ایک کرایہ ٹھیرا کر دی جاتی تھیں اس کو نافع نے بیان کیا تھا

نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیکن مجھ کو یاد نہیں رہا اور رافع بن خدیج نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ

کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور عبیداللہ نے نافع سے ف انہوں نے ابن عمر رض سے بھی روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے یہاں تک کہ حضرت عمر رض نے یہودیوں کو خیبر سے نکال دیا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كتاب الحوالات باب في الحوالة وهل يرجع في الحوالة وقال الحسن

کتاب حوالوں کی ف باب حوالہ لینے قرض کو دوسرے پر اتارنے کا بیان اور اسکا کیا حوالہ میں رجوع کرنا درست ہے یا نہیں ف اور حسن

وقتادة إذا كان يوم أحال عليه مليًّا جاز وقال ابن عباس يتخارج

اور قتادہ نے کہا محال علیہ یعنی جس پر قرض اتارا گیا اگر حوالے کے دن مالدار تھا تو حوالہ پورا ہو گیا ف اور ابن عباس نے کہا کہ

الشريكان وأهل الميراث فيأخذ هذا عينًا وهذا دينًا فإن توي

اگر ساجھیوں اور وارثوں نے یوں تقسیم کی کسی نے نقد مال لیا کسی نے قرضہ پھر کسی کا حصہ ڈوب گیا تو

لأحدهما لم يرجع على صاحبه حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

اب وہ دوسرے ساجھی یا وارث پر کچھ نہیں لے سکتا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله

خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم قال مطل الغني ظلم فإذا أتبع أحدكم على ملي فليتبع باب

فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں ٹال کرنا ظلم ہے پھر اگر تم میں کسی کا مالدار پر حوالہ دیا جائے تو قبول کرے ف باب

إذا أحال على ملي فليس له رد حدثنا محمد بن يوسف حدثنا

جب مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اسکا رد کرنا جائز نہیں ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری

سفيان عن ابن ذكوان عن الأعرج عن أبي هريرة رض عن النبي

نے انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم قال مطل الغني ظلم ومن أتبع على ملي فليتبع

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ظلم ہے اور جس کسی کا مالدار پر حوالہ دیا جائے تو وہ قبول کرے

باب إن أحال دين الميت على رجل جاز حدثنا المكي بن إبراهيم

باب مردے پر جو قرض ہو اسکا حوالہ دینا کسی پر درست ہے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا

حدثنا يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع رض قال كنا جلوسًا عند

کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

النبي صلى الله عليه وسلم إذ أتي بجنازة فقالوا صل عليها فقال هل

پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا ف لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے آپ نے پوچھا

عليه دين قالوا لا قال فهل ترك شيئًا قالوا لا فصلى عليه ثم أتي بجنازة

یہ قرضدار تھا لوگوں نے کہا نہیں پھر آپ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا لوگوں نے کہا نہیں آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا

أخرى فقالوا يا رسول الله صل عليها قال هل عليه دين قيل نعم قال فهل

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھیے آپ نے پوچھا کیا یہ قرضدار تھا لوگوں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے پوچھا اس

ترك شيئًا قالوا ثلاثة دنانير فصلى عليها ثم أتي بالثالثة فقالوا صل عليها

نے کچھ مال چھوڑا ہے لوگوں نے کہا جی ہاں تین اشرفیاں چھوڑی ہیں آپ نے اس پر بھی نماز پڑھی پھر تیسرا جنازہ آیا لوگوں نے کہا اس پر نماز پڑھیے

میں سکو نہیں سمجھ سکے فرمانا اس وجہ سے ہوگا کہ وہ بنی اسرائیل کا متبع تھا نہ یہ کہ انکی اولاد میں تھا عینی نے اپنی عادت کے موافق ناحق حافظ صاحب پر اعتراض کیا اور حافظ صاحب کی وسعت نظر اور

قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوا

آپ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے لوگوں نے کہا نہیں آپ نے پوچھا کیا وہ قرضدار مرا لوگوں نے کہا جی ہاں تین اشرفیوں کا آپ نے فرمایا تم

عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نماز پڑھئے اسکا قرض میرے ذمہ ہے تب آپ نے اس پر نماز پڑھی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ الْكَفَالَةِ

كِتَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُونِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ

کتاب قرضوں وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مالی ضمانت کے بیان میں اور ابو الزناد نے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رض بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ

محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی سے نقل کیا انہوں نے اپنے باپ سے حضرت عمرؓ نے انکو زکوٰۃ کا تحصیلدار بنا کر بھیجا وہاں ایک آدمی نے

رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ

اپنی جورو کی لونڈی سے زنا کیا تھا حمزہ نے اس سے (حاضر) ضمانت لی اور حضرت عمرؓ پاس آئے

وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيرٌ

حضرت عمرؓ نے اسکو سو کوڑے لگائے تھے اس آدمی نے جو جرم اسپر لگایا گیا تھا اسکو قبول کیا تھا لیکن جہالت کا عذر کیا تھا حضرت عمرؓ نے اور جریر

وَالْأَشْعَثُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُرْتَدِّينَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوا وَكَفَلَهُمْ

اور اشعث نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا مرتد لوگوں سے توبہ کرا اور ضمانت لے (کہ دوبارہ مرتد نہ ہونگے) پھر انہوں نے توبہ کی اور انکے کنبے والوں

عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ

نے انکی ضمانت کی اور حماد نے کہا جو حاضر ضامن ہوا اگر وہ مر جائے تو ضامن پر کچھ تاوان نہ ہوگا اور حکم نے کہا اس کے ذمہ کا مال دینا پڑے گا

يَضْمَنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

امام بخاری نے کہا لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے

هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ

انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا

بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ ائْتِنِي

اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے کہا اچھا گواہوں

بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا قَالَ فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ

کو بلا لا تاکہ میں انکے سامنے دوں انکو گواہ کروں اس نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے تب اس نے کہا اچھا ضامن دے اس نے

كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ

کہا اللہ کی ضمانت بس کرتی ہے اس نے کہا سچ کہتا ہے اور ہزار اشرفیاں اسکو ایک وعدہ پر دیدیں پھر جسنے قرض لیا تھا اس نے سمندر کا سفر

فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ

کیا اور اپنا کام پورا کر کے یہ چاہا کہ جہاز پر سوار ہو کر اپنے وعدہ پر پہنچ جائے (اور قرض ادا کرے) لیکن کوئی جہاز نہ ملا

مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ

آخر اس نے ایک لکڑی کریدی　اس میں ہزار اشرفیاں　اور ایک خط رکھ کر　جو سکا

ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ

منہ بند کر دیا　اور سمندر پر آیا کہنے لگا　یا اللہ تو جانتا ہے　میں نے فلانے　شخص سے ہزار اشرفیاں

تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ

قرض لی تھیں اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تھی تو میں نے کہا تھا　تیری ضمانت بس کرتی ہے　وہ اس پر راضی ہو گیا تھا

بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ

اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے میں نے کہا تھا تیری ذات بس کرتی ہے وہ پھر راضی ہو گیا اور میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز ملے

أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي

میں اس کا قرض (وعدے پر) ادا کر دوں لیکن میں کیا کروں جہاز ہی نہیں ملا اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں (تو پہونچا دے) یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی

الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ

سمندر میں پھینک دی وہ ڈوب گئی اور لوٹ کر چلا آیا اس وقت بھی اپنے شہر جانے کو جہاز ڈھونڈھتا رہا

فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ

جس نے قرض دیا تھا وہ سمندر پر اس خیال سے گیا کہ شاید کوئی جہاز آئے اور اسکا روپیہ لائے اتنے میں ایک لکڑی اس کو دکھلائی دی

الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ

اس کو جلانے کے لیے اٹھا لی　جب اسکو چیرا　تو اشرفیاں پائیں　خط بھی ملا

ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا

پھر وہ شخص آن پہونچا جس نے قرض لیا تھا اور (دوبارہ) ہزار اشرفیاں لایا اور عذر کرنے لگا خدا کی قسم میں برابر ڈھونڈھتا رہا کہ تمہارا قرض

فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ

ادا کروں مگر جس جہاز میں میں آیا　اس سے پہلے کوئی جہاز نہ ملا　تب قرضخواہ نے کہا تو نے

هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ

میرے پاس کچھ بھیجا تھا اس نے کہا میں کہوں بات یہ ہے کہ جب اس سے پہلے کوئی جہاز مجھکو نہ ملا (تو میں نے) ایک لکڑی میں اشرفیاں رکھکر ڈال دیں تھیں

فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ

قرضخواہ کہنے لگا اللہ نے وہ اشرفیاں پہونچا دیں جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجی تھیں پھر وہ اپنی اشرفیاں لیکر اطمینان

الدِّينَارِ رَاشِدًا. بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ

کے ساتھ لوٹ گیا باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) یہ فرمانا جن سے تم نے قسم کھا کر قول کیا　اُن کا حصہ اُنکو دیدو

نَصِيبَهُمْ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا　کہا ہم سے　ابو اسامہ نے　انہوں نے ادریس سے　انہوں نے طلحہ بن

ابْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ

مصرف سے انہوں نے سعید بن جبیر سے　انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے　اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہم نے ہر ایک کے مولے یعنے

قال ورثة والذين عاقدت أيمانكم قال كان المهاجرون لما قدموا

وارث ٹھیرائے اور جن سے تمہاری قسمیں کھا کر قول کیا اسکا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین جب مدینہ میں ہجرت کرکے آئے اور آں حضرت نے اُن میں

المدينة يرث المهاجر الأنصاري دون ذوي رحمه للأخوة التي آخى النبي

اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا تو مہاجر انصاری کا ترکہ پاتا اور انصاری کے ناطہ داروں کو کچھ نہ ملتا اس بھائی چارہ کی وجہ سے جس کو

صلى الله عليه وسلم بينهم فلما نزلت ولكل جعلنا موالي نسختها ثم قال و

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کرا دیا تھا جب یہ آیت اتری ولکل جعلنا موالی تو آیت والذین

والذين عاقدت أيمانكم إلا النصر والرفادة والنصيحة وقد ذهب الميراث

عاقدت ایمانکم کو منسوخ کر دیا اب والذین عاقدت ایمانکم سے مدد اور اعانت اور خیر خواہی رکھی اور ان کو ترکہ میں سے حصہ ملنا جاتا رہا البتہ وصیت

ويوصي له حدثنا قتيبة حدثنا إسمعيل بن جعفر عن حميد عن أنس

ان کیلئے ہو سکتی ہے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رض سے

قال قدم علينا عبد الرحمن بن عوف فآخى رسول الله صلى الله عليه وسلم

انہوں نے کہا عبد الرحمن بن عوف (مکہ سے ہجرت کرکے) آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں

بينه وبين سعد بن الربيع حدثنا محمد بن الصباح حدثنا إسمعيل بن

اور سعد بن ربیع میں بھائی چارہ کرا دیا ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن زکریا نے

زكرياء حدثنا عاصم قال قلت لأنس أبلغك أن النبي صلى الله عليه و

کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے پوچھا کیا تم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ

سلم قال لا حلف في الإسلام فقال قد حالف النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث نہیں پہنچی کہ جاہلیت کے عہد و پیمان اسلام میں نہیں انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو

بين قريش والأنصار في داري باب من تكفل عن ميت دينا فليس

قریش اور انصار میں خود میرے گھر میں عہد و پیمان کرا دیا تھا باب جو شخص مردے کے قرض کی ضمانت کرے وہ پھر نہیں کر سکتا

له أن يرجع وبه قال الحسن حدثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد عن

امام حسن بصری نے ایسا ہی کہا ہے ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے

سلمة بن الأكوع أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بجنازة ليصلي عليها فقال

سلمہ بن اکوع سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا نماز پڑھنے کے لیے آپ نے پوچھا

هل عليه من دين قالوا لا فصلى عليه ثم أتي بجنازة أخرى فقال هل

کیا یہ قرضدار مرا لوگوں نے کہا نہیں آپ نے اسپر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ لایا گیا آپ نے پوچھا کیا اس

عليه من دين قالوا نعم قال صلوا على صاحبكم قال أبو قتادة علي دينه

قرض تھا لوگوں نے کہا جی ہاں آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکا قرض میں نے

يا رسول الله فصلى عليه حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا

اپنے اوپر لے لیا تب آپ نے اسپر نماز پڑھی ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے

عمرو سمع محمد بن علي عن جابر بن عبد الله رضه قال قال النبي صلى الله عليه و

عمرو بن دینار نے انہوں نے امام محمد باقر سے سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے

وسلم لو قد جاء مال البحرين قد أعطيتك هكذا وهكذا فلم يجئ

وعدہ فرمایا اگر بحرین کا خراج آئیگا تو میں تجھ کو اس طرح اس طرح دونوں ہاتھ بھر کر دونگا پھر بحرین کا خراج آنے سے

مال البحرين حتى قبض النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء مال البحرين

پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی جب ابوبکر صدیق کی خلافت میں بحرین سے روپیہ آیا تو

أمر أبو بكر فنادى من كان له عند النبي صلى الله عليه وسلم عدة أو دين

انہوں نے منادی کرائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے کچھ وعدہ کیا ہو یا آپ پر اسکا کچھ قرض ہو تو وہ

فليأتنا فأتيته فقلت إن النبي صلى الله عليه وسلم قال لي كذا وكذا

حاضر ہو میں یہ منادی سنکر ابوبکر صدیق کے پاس گیا میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اتنا اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا انہوں نے

فحثى لي حثية فعددتها فإذا هي خمس مائة وقال خذ مثليها باب جوار

ایک لپ بھر کر مجھ کو روپیہ دیے میں نے انکو گنا تو پانسو نکلے انہوں نے کہا اس کے دوگنے اور لے لے ف باب ابوبکر صدیق کو آنحضرت

أبي بكر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وعقده حدثنا يحيى بن بكير حدثنا

صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک کافر کا امن دینا اور ان سے عہد کرنا ف۲ ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے

الليث عن عقيل قال ابن شهاب فأخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رضه زوج

لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ نے کہا جو آنحضرت کی بی بی تھیں جناب

النبي صلى الله عليه وسلم قالت لم أعقل أبوي إلا وهما يدينان الدين و

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ میں نے جب سے اپنے ماں باپ کو پہچانا (اپنی عقل آئی) تو ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا اور

قال أبو صالح حدثني عبد الله عن يونس عن الزهري قال أخبرني عروة

ابو صالح سلیمان نے ف۳ کہا مجھ سے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر

ابن الزبير أن عائشة رضه قالت لم أعقل أبوي قط إلا وهما يدينان الدين

نے خبر دی کہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے جب سے اپنی ماں باپ کو سمجھا انکو اسلام ہی کے دین پر پایا ف اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا کہ

ولم يمر علينا يوم إلا يأتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبح شام دن کے دونوں کناروں میں ہمارے پاس نہ آتے ہوں

بكرة وعشية فلما ابتلي المسلمون خرج أبو بكر مهاجرا قبل الحبشة حتى

جب مسلمانوں کو (کافروں کی طرف سے) سخت تکلیف ہونے لگی تو ابوبکر صدیق ہجرت کر کے حبش کی طرف چلے برک الغماد میں

إذا بلغ برك الغماد لقيه ابن الدغنة وهو سيد القارة فقال أين تريد يا أبا بكر

پہنچے تو ان کو مالک بن دغنہ ملا جو قارہ قبیلے کا سردار تھا ف اس نے پوچھا ابوبکر کہاں کا قصد ہے انہوں نے

فقال أبو بكر أخرجني قومي فأنا أريد أن أسيح في الأرض فأعبد ربي قال

کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا اب میں چاہتا ہوں اللہ کی زمین کی سیر کروں اور اسکی پوجا کرتا رہوں ابن دغنہ نے کہا

ابن الدغنة ان مثلك لا يخرج ولا يخرج فانك تكسب المعدوم وتصل

ایسا آدمی نہ نکلتا ہے نہ نکالا جاسکتا ہے تم تو محتاج لوگوں کے پاس نہیں وہ انکو کما دیتے ہو (یعنی غریب پرور ہو) اور ناتا جوڑتے ہو

الرحم وتحمل الكل وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق وانا لك جار

اور بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو اور مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حادثوں میں حق بات کی مدد کرتے ہو اور میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں

فارجع فاعبد ربك ببلادك فارتحل ابن الدغنة فرجع مع ابي بكر فطاف

چلو تم اپنے شہر لوٹ چلو وہیں اپنے مالک کی عبادت کرو آخر ابن الدغنہ نے سفر کیا اور ابوبکر رضہ کے ساتھ مکہ آیا قریش کے سرداروں پاس

في اشراف كفار قريش فقال لهم ان ابا بكر لا يخرج مثله ولا يخرج اتخرجون

گیا اور ان سے کہا دیکھو ابوبکر سا آدمی اور وہ یہاں سے نکلے یا نکالا جائے (سخت افسوس ہے) تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو

رجلا يكسب المعدوم ويصل الرحم ويحمل الكل ويقري الضيف ويعين

غریب کی پرورش کرتا ہے ناتا جوڑتا ہے بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتا ہے مہمان کی ضیافت کرتا ہے حادثوں میں حق بات

على نوائب الحق فانفذت قريش جوار ابن الدغنة وامنوا ابا بكر وقالوا

کی مدد کرتا ہے قریش کے کافروں نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کی اور ابوبکر کو امن دیا مگر ابن دغنہ سے کہا

لابن الدغنة مر ابا بكر فليعبد ربه في داره فليصل وليقرا ما شاء ولا

تم ابوبکر سے کہدو وہ اپنے گھر میں اپنے مالک کی پوجا کریں وہاں نماز پڑھا کریں جو چاہیں وہ پڑھیں ہمکو نماز قرآن پڑھ کر تکلیف نہ

يؤذينا بذلك ولا يستعلن به فانا قد خشينا ان يفتن ابناءنا ونساءنا قال

دیں علانیہ نہ پڑھیں کیونکہ ہم ڈرتے ہیں ہمارے بیٹے اور عورتیں خراب نہ ہوجائیں ابن دغنہ نے

ذلك ابن الدغنة لابي بكر فطفق ابو بكر يعبد ربه في داره ولا يستعلن بالصلوة

ابوبکر سے یہ کہدیا اور ابوبکر رضہ (اس دن) اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے اور علانیہ یا اور کسی جگہ نماز اور قرآن

ولا القراءة في غير داره ثم بدا لابي بكر فابتنى مسجدا بفناء داره وبرز فكان

پڑھنا چھوڑ دیا پھر ابوبکر رضہ کے دل میں آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے جو صحن تھا اس میں ایک مسجد بنائی اور باہر نکلکر وہاں

يصلي فيه ويقرا القران فينقصف عليه نساء المشركين وابناؤهم يعجبون

نماز شروع کی جب وہ قرآن پڑھتے تو مشرکوں کی عورتیں بچے ان پر ہجوم کرتے اور تعجب سے انکو دیکھتے

وينظرون اليه وكان ابو بكر رجلا بكاء لا يملك دمعه حين يقرا القران

اور ابوبکر رضہ بڑے رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن پڑھتے تو بے اختیار ان کے آنسو بہ نکلتے قریش کے

فافزع ذلك اشراف قريش من المشركين فارسلوا الى ابن الدغنة فقدم

کافر رئیس یہ کیفیت دیکھکر گھبرائے اور ابن دغنہ کو کہلا بھیجا وہ مکہ میں آیا

عليهم فقالوا له انا كنا اجرنا ابا بكر على ان يعبد ربه في داره وانه جاوز

کافروں نے اس سے کہا ہمنے تو ابوبکر رضہ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں عبادت کریں لیکن انہوں نے شرط کے

ذلك فابتنى مسجدا بفناء داره واعلن الصلوة والقراءة وقد خشينا ان

خلاف مکان کے صحن میں مسجد بنائی اور علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے ہیں ہمکو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری

يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبَى

عورتیں اور بچے فتنہ میں پڑ جائیں تم ابوبکر سے کہو اگر وہ اپنے گھر کے اندر عبادت کرنے پر قناعت کریں تو کریں اور اگر علانیہ کرنا چاہیں تو تم اپنی

إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ

امان اُن سے پھیر لو کیونکہ ہم کو تمہاری امان توڑنا اچھا معلوم نہیں ہوتا اور ہم تو ابوبکر کو علانیہ کبھی

لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ

عبادت نہیں کرنے دیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابن دغنہ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہنے لگا تم جانتے ہو

الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ

میں نے جس شرط پر ذمہ لیا تھا تو یا تو تم اپنی شرط پر قائم رہو یا میرا ذمہ واپس کر دو کیونکہ مجھ کو یہ پسند نہیں کہ عربوں میں

تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ

یہ خبر جا ہو کہ میرا ذمہ توڑا گیا ابوبکر نے کہا لو تمہارا ذمہ واپس دیتا ہوں اور میں اللہ کی امان پر راضی ہوں

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ

ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مکہ میں تھے آپ نے فرمایا مجھ کو خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام

سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ

دکھلایا گیا میں نے ایک کھاری زمین دیکھی جو دو کالی پتھریلی زمینوں کے بیچ میں ہے (یعنی مدینہ کے دونوں پتھریلے کنارے) یہ سن کر جس نے ہجرت کی اس نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ

مدینہ کی طرف ہجرت کی اور کچھ لوگوں نے جو پہلے حبش کے ملک میں ہجرت کر گئے تھے پلٹ کر مدینہ میں آگئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی

مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي

ہجرت کی تیاری کی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا ٹھیرو میں سمجھتا ہوں مجھ کو بھی (خدا کی طرف سے) ہجرت کی اجازت ملے گی

قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کو امید ہے کہ ایسی اجازت ملے گی آپ نے فرمایا ہاں اسی لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ رکے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں گے اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار مہینے تک ببول کے پتے کھلائے (تاکہ وہ تیز چلنے والی ہو جائیں)

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

بَابُ الدَّيْنِ

باب قرضہ کا بیان

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ

علیہ وآلہ وسلم پاس ایک شخص کا جنازہ آتا جس پر قرض ہوتا آپ پوچھتے کیا اس شخص نے قرض کے ادا کرنے کو

فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا

کچھ زیادہ مال (جو تجہیز و تکفین سے بچ رہے) چھوڑا ہے اگر لوگ کہتے ہاں تب تو آپ اس پر نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی

عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

پڑھ لو پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت دنیا فتوحات کی تو فرمایا میں مسلمانوں کا خود اُن سے زیادہ خیرخواہ ہوں

فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

جو کوئی مسلمان مر جائے اور قرضدار ہو تو اسکا قرض مجھ پر ہے اور اگر مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

كِتَابُ الْوَكَالَةِ وَكَالَةُ الشَّرِيْكِ الشَّرِيْكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ اَشْرَكَ

کتاب وکالت کے بیان میں ف ۱ ایک شریک کا دوسرے شریک کی تقسیم وغیرہ میں وکیل ہونا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِقِسْمَتِهَا حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ

علی کو اپنی قربانی میں شریک کر لیا پھر انکو حکم کیا کہ فقیروں کو بانٹ دیں ف ۲ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى

کہا ہم نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبد الرحمان بن ابی لیلے سے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ

انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور

الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

کھالیں (فقیروں کو) بانٹ دوں ف ۳ ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں

اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

دیں اپنے صحابیوں میں بانٹنے کے لیے ایک بکری کا بچہ سال بھر کا بچ رہا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے

سَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ اَنْتَ بَابٌ اِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اَوْ فِيْ

فرمایا تو اسکی قربانی کرلے باب اگر مسلمان حربی کافر کو دار الحرب یا دار الاسلام میں

دَارِ الْاِسْلَامِ جَازَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ

وکیل کرے تو درست ہے ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے یوسف بن ماجشون نے

الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِاَنْ يَحْفَظَنِيْ فِيْ صَاغِيَتِيْ

عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے کہا میں نے امیہ بن خلف (کافر) کو خط لکھا کہ وہ مکہ میں (جو اسوقت دار الحرب تھا) میرے بال بچوں یا مال

بِمَكَّةَ وَاَحْفَظَهٗ فِيْ صَاغِيَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا اَعْرِفُ

اسباب کی محافظت کرے میں مدینہ میں اسکے مال اسباب کی محافظت کرونگا جب میں نے خط میں اپنا نام عبد الرحمان لکھا تو امیہ کہنے لگا میں رحمٰن کو

الرحمن كاتبني باسمك الذي كان في الجاهلية فكاتبته عبد عمرو فلما
كان في يوم بدر خرجت إلى جبل لأحرزه حين نام الناس فأبصره بلال
فخرج حتى وقف على مجلس من الأنصار فقال أمية بن خلف لا نجوت
إن نجا أمية فخرج معه فريق من الأنصار في آثارنا فلما خشيت أن
يلحقونا خلفت لهم ابنه لأشغلهم فقتلوه ثم أبوا حتى يتبعونا وكان
رجلا ثقيلا فلما أدركونا قلت له ابرك فبرك فألقيت عليه نفسي لأمنعه
فتخللوه بالسيوف من تحتي حتى قتلوه وأصاب أحدهم رجلي بسيفه و
كان عبد الرحمن بن عوف يرينا ذلك الأثر في ظهر قدمه. باب الوكالة
في الصرف والميزان وقد وكل عمر وابن عمر في الصرف. حدثنا عبد الله
ابن يوسف أخبرنا مالك عن عبد المجيد بن سهيل بن عبد الرحمن بن
عوف عن سعيد بن المسيب عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاءهم بتمر جنيب فقال
أكل تمر خيبر هكذا فقال إنا لنأخذ الصاع من هذا بالصاعين و
الصاعين بالثلاثة فقال لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا
وقال في الميزان مثل ذلك. باب إذا أبصر الراعي أو الوكيل شاة تموت أو شيئا

یُفْسَدُ ذَبَحَ وَاَصْلَحَ مَا یَخَافُ عَلَیْہِ الْفَسَادَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعَ

اسکو کاٹ ڈالے اور بگڑنے والی چیز کو درست کرلے ف ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے معتمر

الْمُعْتَمِرَ اَنْبَانَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ یُحَدِّثُ

سے سنا کہا ہم کو عبید اللہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے ف وہ اپنے باپ سے

عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہُمْ غَنَمٌ تَرْعٰی بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِیَۃٌ لَّنَا بِشَاۃٍ مِّنْ

روایت کرتے تھے ان کی بکریاں سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے) چرا کرتیں ہماری ایک لونڈی نے دیکھا اس میں سے ایک بکری مر رہی ہے تو

غَنَمِنَا مَوْتًا فَکَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْہَا بِہٖ فَقَالَ لَہُمْ لَا تَاْکُلُوْا حَتّٰی اَسْاَلَ النَّبِیَّ

ایک پتھر توڑ کر اس سے ذبح کرڈالا کعب نے لوگوں سے کہا اسکا گوشت مت کھاؤ میں آنحضرت صلے اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ اُرْسِلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّسْاَلُہٗ وَاَنَّہٗ

علیہ وسلم سے پوچھ لوں یا کسی کو بھیجکر آپ سے پوچھوا لوں خیر انہوں نے خود آنحضرت صلے

سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاکَ اَوْ اَرْسَلَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِہَا قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا کسی کو بھیجکر پوچھوایا آپ نے حکم دیا کہ اسکا گوشت کھاؤ عبیداللہ نے کہا

فَیُعْجِبُنِیْ اَنَّہَا اَمَۃٌ وَّاَنَّہَا ذَبَحَتْ تَابَعَہٗ عَبْدَۃُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بَابُ وَکَالَۃِ

مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ لونڈی ہو کر اس نے بکری ذبح کی معتمر کے ساتھ عبدہ نے بھی اسکو عبیداللہ سے روایت کیا باب حاضر اور غائب

الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَۃٌ وَّکَتَبَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰی قَهْرَمَانِہٖ وَهُوَ غَائِبٌ

ایک کو وکیل کرنا درست ہے ف اور عبداللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کو لکھا ف کہ اُن کے گھر والوں چھوٹے

عَنْہُ اَنْ یُّزَکِّیَ عَنْ اَهْلِہِ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ

بڑے سب کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

عَنْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض قَالَ کَانَ لِرَجُلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک عمر

سَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَہٗ یَتَقَاضَاہُ فَقَالَ اَعْطُوْہُ فَطَلَبُوْا سِنَّہٗ فَلَمْ یَجِدُوْا

والا اونٹ قرض تھا وہ تقاضا کرنے آیا آپ نے صحابہ رض سے فرمایا اس کو اسی عمر کا اونٹ دیدو ڈھونڈا تو اس عمر کا اونٹ نہ ملا

لَہٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَہَا فَقَالَ اَعْطُوْہُ فَقَالَ اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰہُ بِکَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی

اس سے بڑھ کر (جو قیمت میں زیادہ ہوتا ہے) ملا آپ نے فرمایا وہی دیدو ف تب وہ بولا آپ نے میرا حق پورا دیا اللہ آپکو پورا دے تب آپ نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً بَابُ الْوَکَالَۃِ فِیْ قَضَآءِ الدُّیُوْنِ

فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کریں باب قرض ادا کرنے کے لیے وکیل کرنا

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُهَیْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے کہا میں نے ابوسلمہ بن

ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاہُ

عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رض سے ایک شخص آیا ف اپنے قرض کا تقاضا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کرنے لگا

فأغلظ فهم به أصحابه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه فإن لصاحب

اس نے سختی کی آپ سے اصحاب نے اسکو سزا دینا چاہا تو آپ نے فرمایا اسے کہنے دو جس کا حق نکلتا ہو وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے

الحق مقالا ثم قال أعطوه سنا مثل سنه قالوا يا رسول الله إلا أمثل من سنه

پھر آپ نے فرمایا اس کو اسی عمر کا اونٹ دیدو لوگوں نے عرض کیا اس عمر کا تو نہیں اس سے بہتر اونٹ

فقال أعطوه فإن من خيركم أحسنكم قضاء باب إذا وهب شيئا لوكيل

تب فرمایا وہی دیدو تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں باب اگر کوئی شخص وکیل

أو شفيع قوم جاز لقول النبي صلى الله عليه وسلم لوفد هوازن حين سألوه

یا سفارشی کو کچھ ہبہ کیا جائے تو درست ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کی قوم کے لوگوں سے جب انہوں نے مال واپس

المغانم فقال النبي صلى الله عليه وسلم نصيبي لكم حدثنا سعيد بن عفير

مانگا تو آپ نے فرمایا میرے حصے میں جو آیا ہے وہ تم کو دیا ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا

قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال وزعم عروة

کہا ہم سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا عروہ نے کہا

أن مروان بن الحكم والمسور بن مخرمة أخبراه أن رسول الله صلى الله عليه

ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ دونوں نے بیان کیا جب ہوازن کے وکیل

وسلم قام حين جاءه وفد هوازن مسلمين فسألوه أن يرد إليهم أموالهم و

اسلام قبول کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ کھڑے ہوئے انھوں نے یہ درخواست کی ہمارے مال اور قیدی پھیر دیے جائیں

سبيهم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب الحديث إلي أصدقه

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو سچی بات پسند ہے

فاختاروا إحدى الطائفتين إما السبي وإما المال وقد كنت

تو دونوں میں سے ایک بات اختیار کرو یا قیدی واپس لو یا مال (دونوں واپس نہیں ہو سکتے) میں نے تو (جعرانہ میں)

استأنيت بهم وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم انتظرهم بضع عشرة

انکا انتظار کیا تھا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب طائف سے لوٹے تو دس پر کئی راتوں تک جعرانہ میں ٹھیرے

ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين لهم أن رسول الله صلى الله عليه و

ہوازن کے وکیلوں کا انتظار کرتے رہے جب ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں

سلم غير راد إليهم إلا إحدى الطائفتين قالوا فإنا نختار سبينا فقام

پھیرنے والے نہیں ایک ہی دیں گے تو کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی واپس دیجیے اس وقت مسلمانوں میں آپ

رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسلمين فأثنى على الله بما هو أهله ثم

(خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر

قال أما بعد فإن إخوانكم هؤلاء قد جاءونا تائبين وإني قد رأيت

فرمایا امابعد تمہارے یہ بھائی ہوازن کے لوگ توبہ کرکے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں

کتاب الوکالۃ

[illegible]

أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ

ان کے قیدی انکو پھیر دیے جائیں اب جو کوئی خوشی سے پھیر دینا چاہے وہ تو پھیر دے اور جو کوئی

أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا

اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے اس طرح کہ ایسا جو پہلی فتح ہم کو اللہ دے گا اس میں سے اسکا بدلہ دیں گے

فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ویسا کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کی خوشی کے لیے ان کے قیدی یونہی دیدیں گے

لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ

آپ نے فرمایا دیکھو ہمکو معلوم نہیں تم میں کون اس امر پر راضی ہے کون نہیں

فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ

تو بہتر یہ ہے کہ تم لوٹ جاؤ اور تمہارے نقیب سردار تمہاری طرف سے بیان کریں آخر ایسا

فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ

نقیبوں نے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا وہ راضی ہیں

قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا بَابٌ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي

انہوں نے قیدی پھیر دینے کی اجازت دی باب ایک شخص نے دوسرے شخص کو کچھ دینے کے لیے وکیل کیا اور یہ نہیں بیان کیا کتنا دے

فَأَعْطٰى عَلٰى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ

اس نے دستور کے موافق دیا ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ

انہوں نے عطا بن ابی رباح اور کئی لوگوں سے مگر ان سب لوگوں نے حدیث کو جابر تک نہیں پہونچایا بلکہ ایک

رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

شخص نے ان میں سے اس روایت کیا انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا

سَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

مگر میں ایک تھکے اونٹ پر سوار تھا جو سب کے پیچھے رہتا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ إِنِّي

گذرے پوچھا کون ہے میں نے عرض کیا جابر عبد اللہ انصاری کا بیٹا آپ نے پوچھا تجھے کیا ہوا میں نے عرض کیا میرا

عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ أَمَعَكَ قَضِيبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَعْطِنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ

اونٹ بالکل تھکا ہے آپ نے فرمایا تیرے پاس چھڑی ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا مجھکو دے میں نے دی آپ نے اس کو مارا

فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ

اور ڈانٹا وہ اس جگہ سے چلا تو سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا آپ نے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا یا رسول اللہ

لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ قَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى

آپ ہی کا ہے آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے چار اشرفی کو لیا اور تو مدینہ تک اسپر سوار رہ

كتاب الوكالة

الْمَدِينَةَ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ

جب مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اور طرف جانے لگا آپ نے فرمایا کہاں جاتا ہے میں نے کہا میں نے ایک بیوہ عورت سے

امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ

نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا کنواری چھوکری سے کیوں نہیں کیا وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا میں نے کہا میرا باپ مر گیا

وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذَلِكَ فَلَمَّا

اور کئی بیٹیاں چھوڑ گیا میرا مطلب یہ تھا ایسی عورت سے نکاح کروں جو کار آزمودہ ہو آپ نے فرمایا یہ بات ہے تو خیر جب

قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ

ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا بلال ان کو قیمت ادا کر دے اور کچھ زیادہ دے انھوں نے چار اشرفیاں دیں ایک قیراط سونا زیادہ

قِيرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ

دیا جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک قیراط سونا زیادہ دیا تھا وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا

يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ

ہمیشہ جابر کی تھیلی میں رہتا تھا باب کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لیے بادشاہ کو وکیل کر دے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے ابو حازم سے انھوں نے سہل بن سعد سے

قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے

قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا

اپنی جان آپ کو بخش دی (آپ جو چاہیں کیجیے) ایک شخص بولا یا رسول اللہ اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے آپ نے فرمایا میں نے اس قرآن کے

مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ

بدل جو تجھ کو یاد ہے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا باب ایک شخص کسی کو وکیل کرے پھر وکیل کوئی بات چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے

الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو

تو درست ہے اور اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے اور عثمان بن ہیثم نے ابو عمرو نے کہا

عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ

ہم سے عوف نے بیان کیا انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے ابو ہریرہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ

مجھ کو صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص آیا اور لپ بھر بھر اناج لینے لگا

فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي

میں نے اس کو پکڑا اور کہا خدا کی قسم میں تو تجھ کو پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا وہ کہنے لگا میں

مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ

محتاج ہوں بال بچوں والا اور بڑی تکلیف میں ہوں خیر میں نے (رحم کر کے) اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا
إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ
فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا
فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ
فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي
أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ
فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ
يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ
فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ

قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا

آپ نے پوچھا وہ کون سے کلمے ہیں ... جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ

حَتَّى تَخْتِمَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ

الا ہو الحی القیوم شروع سے آخر تک پڑھ لیا کر ایسا کرے گا تو اللہ کی طرف سے ایک نگہبان تجھ پر مقرر رہے گا

وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

شیطان تیرے پاس صبح تک نہ آ سکے گا اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ اچھی بات کے بڑے حریص تھے یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ

اُس نے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے ابو ہریرہ تو جانتا ہے تین راتوں سے کون

لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَابٌ إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا

تیرے پاس آتا ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے باب اگر وکیل کوئی بیع کرے جو فاسد ہو تو

فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ هُوَ ابْنُ

وہ بیع واپس ہو گی ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے

سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ

انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا میں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا بلال

قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس برنی کھجور (ایک عمدہ قسم کی کھجور) لیکر آئے آپنے اُن سے پوچھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ

یہ کہاں سے آئی بلال نے عرض کیا میرے پاس خراب کھجور تھی میں نے اس کے دو صاع دیکر اس کا ایک

بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ

صاع لیا آپ کے کھانے کے لیے یہ سنکر آپ نے فرمایا

ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ

ہے ہائے یہ تو بالکل سود ہے بالکل سود ایسا مت کر اگر تو آئندہ کھجور خریدنا چاہے تو پہلے

فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ

اپنی کھجور بیچ ڈال پھر عمدہ کھجور قیمت کے بدل خرید لے باب وقف کے مال میں وکالت اور وکیل کا خرچہ اور وکیل کا اپنے دوست

صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

کو کھلانا اور خود بھی دستور کے موافق کھانا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار

قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رضي الله عنه لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ

سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے جو صدقہ کیے کے باب میں کتاب لکھوائی تھی اس میں یوں ہے کہ صدقہ کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور دوست کو کھلا سکتا

مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِي لِلنَّاسِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ

ہے لیکن دولت جمع نہ کرے اور عبد اللہ بن عمرؓ حضرت عمرؓ کے صدقہ کے متولی تھے وہ مکہ والوں کو اسی میں سے تحفہ بھیجتے تھے جو ان کے پاس

[illegible]

عَلَيْهِمْ بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُوْدِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ

ترس کھانا باب حد لگانے کے لیے کسی کو وکیل کرنا　ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی　انہوں نے ابن شہاب کو

شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد اور ابو ہریرہ رض سے　انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ

آپ نے انیس صحابی سے فرمایا انیس تو اس کی عورت پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسکو سنگسار کر　ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ

کیا کہا ہم کو عبد الوہاب الثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے

قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کے بیٹے ف کو پکڑ لائے اس نے شراب پیا تھا آپ نے جو لوگ گھر میں موجود تھے انکو

كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوْا قَالَ فَكُنْتُ أَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ

حکم دیا اسکو مار یں ف میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسکو مارا تو ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

باب قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور ان کی نگرانی ف ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا

امام مالک نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے انہوں نے بیان کیا

أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ

حضرت عائشہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے تھے

ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے گلے میں ڈالے اپنے ہاتھوں سے پھر میرے والد کے ساتھ ان کو (مکہ) روانہ کر دیا مگر جتنی چیزیں آپ کے لیے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ بَابُ إِذَا قَالَ

حلال تھیں ان میں سے کوئی چیز (اس قربانی بھیجنے کی وجہ سے) آپ پر حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ اونٹ نحر کیے گئے باب اگر کسی نے اپنے وکیل سے یوں کہا

الرَّجُلُ لِوَكِيْلِهِ ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَكِيْلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ حَدَّثَنِي

تم جس کام میں مناسب سمجھو اس مال کو خرچ کرو اور وکیل نے کہا اچھا میں نے تمہارا کہنا سن لیا ف مجھ سے

يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

یحیی بن یحیی نے بیان کیا کہا میں نے امام مالک کو پڑھ کر سنایا انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ سے روایت کی انہوں نے انس بن مالک رض سے سنا وہ کہتے تھے

يَقُوْلُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ

ابو طلحہ انصاری لوگوں میں سب سے زیادہ مدینہ میں جائداد رکھتے تھے اور ان کو اپنے سب مالوں میں سے بیرحاء ایک باغ کا نام ہے بہت

بِيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا

پیارا تھا وہ مسجد کے سامنے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے اور

وَيَشْرَبُ مِنْ مَآءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ

تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِيْ

إِلَيَّ بِيْرُحَآءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَائِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا

قُلْتَ فِيْهَا وَأَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ قَالَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا

أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ إِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ

رَائِحٌ بَابُ وَكَالَةِ الْأَمِيْنِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ

حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِيْ

يُعْطِيْ مَا أُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا نَفْسُهٗ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ بِهٖ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ

صدقہ دینے والوں میں شریک ہے (یعنے اس کو بھی صدقہ کا ثواب ملے گا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

مَا جَآءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهٖ

تَعَالٰى أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے دوسری سند اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے

المبارك حدثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى

بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فياكل منه طير او

فرمایا جو مسلمان کوئی میوہ دار درخت لگائے یا کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی

انسان او بهيمة الا كان له به صدقة وقال مسلم حدثنا ابان حدثنا قتادة

یا چوپایہ جانور کھائے تو اسکو صدقے کا ثواب ملیگا امام بخاری نے کہا اور ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ

حدثنا انس عن النبي صلى الله عليه وسلم باب ما يحذر من عواقب الاشتغال

نے کہا ہم سے انس نے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے باب کھیتی کے سامان میں بہت مصروف رہنا یا حد سے زیادہ

بآلة الزرع او مجاوزة الحد الذي امر به حدثنا عبد الله بن يوسف

اس میں ڈوب جانا اسکا انجام جس کا حکم ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

حدثنا عبد الله بن سالم الحمصي حدثنا محمد بن زياد الالهاني عن ابي امامة

کہا ہم سے عبداللہ بن سالم حمصی نے کہا ہم سے محمد بن زیاد الہانی نے انہوں نے ابوامامہ باہلی سے

الباهلي قال وراى سكة وشيئا من آلة الحرث فقال سمعت النبي صلى الله

انہوں نے ہل دیکھا (زاکر) اور کچھ کھیتی کے سامان تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم يقول لا يدخل هذا بيت قوم الا ادخله الذل باب اقتناء

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ جس قوم میں گھسا اللہ اس کو ذلیل و خوار کردے گا باب کھیت کی حفاظت

الكلب للحرث حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام عن يحيى بن

کے لیے کتا رکھنا ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر

ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من امسك

سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا رکھا اس کے

كلبا فانه ينقص كل يوم من عمله قيراط الا كلب حرث او ماشية قال ابن

نیک اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط برابر کم ہوتا رہے گا البتہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا رکھ سکتا ہے ابن سیرین اور

سيرين وابو صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم الا كلب غنم او حرث او

ابوصالح نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا البتہ بکریوں یا کھیت یا شکار کے لیے

صيد وقال ابو حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم كلب صيد

کتا رکھ سکتا ہے اور ابوحازم نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے البتہ شکار یا ریوڑ کا

او ماشية حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن يزيد بن خصيفة ان

کتا رکھ سکتا ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یزید بن خصیفہ سے ان سے

السائب بن يزيد حدثه انه سمع سفيان بن ابي زهير رجلا من ازد شنوءة

سائب بن یزید نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن ابی زہیر سے سنا جو ازد شنوءہ کے قبیلے سے اور

وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله

صحابی تھے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

عليه وسلم يقول من اقتنى كلبا لا يغني عنه زرعا ولا ضرعا نقص كل يوم

جو کوئی (بے ضرورت) کتا پالے نہ کھیت کے کام کا ہو نہ بکریوں کے بچاؤ کے لیے اس کے عمل کا ثواب ایک قیراط

من عمله قيراط قلت أنت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم

برابر ہر روز گھٹتا جائیگا۔ سائب نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا تم نے خود یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

قال إي ورب هذا المسجد باب استعمال البقر للحراثة حدثنا محمد بن

انھوں نے کہا ہاں اس مسجد کے مالک کی قسم باب کھیت کے لیے گائے بیل سے کام لینا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد سمعت أبا سلمة عن أبي هريرة

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا انھوں نے ابوہریرہ رض سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل راكب على بقرة التفتت إليه فقالت

انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص ایک بیل پر سوار جا رہا تھا اتنے میں بیل نے اس کی طرف دیکھا اور اس سے کہا

لم أخلق لهذا خلقت للحراثة قال آمنت به أنا وأبو بكر وعمر وأخذ الذئب

میں اس لیے پیدا نہیں ہوا سواری کے لیے میں تو کھیتی کے لیے پیدا ہوا ہوں آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لائے اور ایک بھیڑیا

شاة فتبعها الراعي فقال الذئب من لها يوم السبع يوم لا راعي لها غيري

ایک بکری لے کر بھاگا گڈریا اس کے پیچھے گیا بھیڑیا کہنے لگا آج تو بچاتا ہے اس دن (مدینہ اجاڑ ہوگا) درندوں کا دن جب میرے سوا

قال آمنت به أنا وأبو بكر وعمر قال أبو سلمة وما هما يومئذ في القوم باب

کون رکھوالا ہوگا آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لائے ابوسلمہ نے کہا حالانکہ وہ دونوں اس دن مجلس میں موجود نہ تھے باب

إذا قال اكفني مؤونة النخل وغيره وتشركني في الثمر حدثنا الحكم

باغ والا یہ کہے کہ تو سب درختوں وغیرہ میں محنت کر اور میوہ میں شریک ہوں ہم سے حکم

بن نافع أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة

ابن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے

قال قالت الأنصار للنبي صلى الله عليه وسلم اقسم بيننا وبين إخواننا

انھوں نے کہا انصاری لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ایسا کیجیے کہ کھجور کے درخت ہم میں اور ہمارے بھائی

النخيل قال لا فقالوا تكفونا المؤونة ونشرككم في الثمرة قالوا سمعنا و

مہاجرین میں تقسیم کر دیجیے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تب انصار نے مہاجرین سے کہا ایسا کرو تم درختوں میں محنت کرو ہم تم میوے میں شریک رہیں گے انھوں نے

أطعنا باب قطع الشجر والنخل وقال أنس أمر النبي صلى الله عليه وسلم

قبول کیا باب میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا اور انس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کھجور کے درخت

بالنخل فقطع حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله

کاٹے گئے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رض سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور کٹوا ڈالے انہی کے باغ کا نام بویرہ تھا اور حسان

يَقُوْلُ حَسَّانُ ، وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ * حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

بَابٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ

ابْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْاَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ

ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْاَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ فَنُهِيْنَا وَاَمَّا الذَّهَبُ

وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَ

الْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَاءَ عُمَرُ

بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ

اَنْ تَكُوْنَ الْاَرْضُ لِاَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيْعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَاٰى ذٰلِكَ

الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَابْنُ

سِيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَاْسَ اَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ

أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

یا چوتھائی اور معمر نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر جانور ایک معین مدت کے لیے اس کی تہائی یا چوتھائی

إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ

دیا جائے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے عبید اللہ سے

اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں

خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ

سے آدھوں آدھ پر معاملہ کیا جو پیداوار ہو میوہ یا اناج ہو آپ اپنی بیبیوں کو سو وسق دیا کرتے

وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اسی وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے پھر حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں جب یہودیوں کو نکالا تو خیبر کی زمین تقسیم کر دی اور آپ کی بیبیوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ

سے کہا پانی اور زمین لو یا جو آنحضرت کے زمانہ میں ملتا تھا وہ لو پھر بعضوں نے زمین لینا

وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ بَابُ إِذَا لَمْ

پسند کیا کسی نے کہا ہم کو وسق دیا کرو حضرت عائشہؓ نے زمین لی تھی باب اگر بٹائی میں

يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

سالوں کی تعداد نہ کرے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے

عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبید اللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر

خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ بَابٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

کے یہودیوں سے آدھی پیداوار پر اناج ہو یا میوہ بٹائی کر لی باب ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ

کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار نے کہا میں نے طاؤس سے کہا تم بٹائی چھوڑ دو تو بہتر ہے لوگ کہتے ہیں آنحضرت

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُغْنِيهِمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے بٹائی سے منع کیا ہے طاؤس نے کہا میں لوگوں کو زمین دیتا ہوں ان کا فائدہ کرتا ہوں اور وہ جو ان سب سے بڑے عالم

أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ

تھے یعنی ابن عباسؓ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بٹائی سے منع نہیں کیا البتہ

قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا بَابٌ

فرمایا اگر کوئی تم میں اپنے بھائی کو یوں ہی مفت زمین دیدے تو اس سے بہتر ہے کہ اس کا محصول لے باب

الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ

یہودیوں سے بٹائی کرنا ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے عبید اللہ نے انہوں نے

نافع عن ابن عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى خيبر اليهود على ان

نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر یہودیوں کے سپرد کر دیا اس شرط پر کہ وہاں محنت

يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما خرج منها باب ما يكره من الشروط في

کریں اور کھیتی بوئیں جو پیدا ہو آدھا ان کا ہو۔ باب بٹائی میں کون سی شرطیں لگانا مکروہ ہے

المزارعة حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة عن يحيى سمع حنظلة

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے حنظلہ

الزرقي عن رافع قال كنا اكثر اهل المدينة حقلا وكان احدنا يكري ارضه فيقول

زرقی سے سنا انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم سب مدینہ والوں سے زیادہ کھیتی کرتے تھے اور ہم میں کوئی اپنی زمین کو کرایہ پر دیتا اور کہتا

هذه القطعة لي وهذه لك فربما اخرجت ذه ولم تخرج ذه فنهاهم النبي صلى

یہ حصہ زمین کا میں لوں گا یہ تو لے پھر کبھی ایسا ہوتا اس میں تو پیدا ہوتا اس میں کچھ نہ ہوتا اس لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو

الله عليه وسلم باب اذا زرع بمال قوم بغير اذنهم وكان في ذلك صلاح

منع کر دیا۔ باب اگر کسی قوم کا روپیہ ان سے پوچھے بغیر کھیتی میں لگا دے ان کے فائدے کے لیے

لهم حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے

عن نافع عن عبد الله بن عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا

ثلثة نفر يمشون اخذهم المطر فاووا الى غار في جبل فانحطت على فم

ہوا تین آدمی سفر میں جا رہے تھے پانی برسنے لگا تو وہ پہاڑ کے ایک کھوہ میں گھس گئے ان کے گھستے ہی ایک بڑا پتھر پہاڑ سے ڈھلکا اور کھوہ

غارهم صخرة من الجبل فانطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا

کا منہ بند ہو گیا تب تو ایک دوسرے سے کہنے لگے تم اپنے نیک اعمال کو یاد کرو

عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله يفرجها عنكم قال احدهم اللهم

جو تم نے اللہ کے لیے کیے ہوں شاید اللہ اس وقت کو تم پر سے ٹال دے ان میں ایک کہنے لگا اے اللہ میرا یہ حال تھا میرے ماں

انه كان لي والدان شيخان كبيران ولي صبية صغار كنت ارعى عليهم

باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے تھے میں ان کے لیے جانور چرایا کرتا تھا

فاذا رحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي اسقيهما قبل بني واني استأخرت

جب شام کو گھر آتا تو دودھ نچوڑ کر پہلے ماں باپ کو پلاتا پھر بچوں کو ایک دن مجھے دیر ہو گئی

ذات يوم فلم آت حتى امسيت فوجدتهما ناما فحلبت كما كنت احلب

بس رات تک گھر میں نہ آیا جب آیا دیکھا تو ماں باپ سو گئے ہیں میں نے دودھ نچوڑا جیسے روز نچوڑتا تھا

فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما واكره ان اسقي الصبية والصبية

اور دودھ لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا پسند نہ کیا ان کا جگانا اور نہ پسند کیا اپنے بچوں کو بھی پلانا مناسب نہ سمجھا

يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ

وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ فَرَأَوُا السَّمَاءَ وَ

قَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ

النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا

فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا

بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا

فُرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا

قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ

حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى

ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا

أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَأَخَذَهُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ

فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَيْتُ

بَابُ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ

وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ

وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ

البتہ اسکا میوہ کھایا جائے پس حضرت عمر نے ایسا ہی کیا ہم سے صدقہ نے بیان کیا کہا ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے خبر دی انھوں نے

ف اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب کی فصل ہوا اور مناسبت باب کی حدیث سے یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی زمین میں یہ حکم نہیں دیا کہ جو کوئی اسکو آباد کرے تو وہ اسی کی

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ

ہم سے امام مالک نے ... زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے کہا اگر مجھ کو آیندہ جو لوگ مسلمان ہوں گے ان کا خیال نہ ہوتا

قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بَابُ

تو میں جس بستی کو فتح کرتا اسکو فتح کرنیوالوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا باب

مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ مَوَاتٌ

جو کوئی ناآباد زمین کو آباد کرے اور حضرت علیؓ نے کوفہ کی ویران زمین میں یہی حکم دیا ف اور

وَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَيُرْوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عمرؓ نے کہا ف جو کوئی ناآباد زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہو جاتی ہے اور عمرو بن عوف سے ایسا ہی ف مروی ہے انہوں نے آنحضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا زیادہ ہے بشرطیکہ وہ کسی مسلمان کی ملک نہ ہو اور ظالم رگ والے کا زمین میں کوئی حق نہیں ہے اور

يُرْوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ

جابرؓ سے بھی ف انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی مروی ہے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمان سے انہوں نے

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ

عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ایسی (ناآباد) زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملک نہ ہو

لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ بَابُ حَدَّثَنَا

وہ اسکا زیادہ حقدار ہے عروہ نے کہا حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا باب ف ہم سے

قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے

عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو ذوالحلیفہ میں (خواب دکھایا گیا)

فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ

نالے کے نشیب میں اترے تھے تو آپ سے خواب میں کہا گیا تم برکت والے میدان میں ہو موسیٰ بن عقبہ نے کہا سالم نے ہمارے ساتھ

بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ

وہیں اونٹ بٹھایا جہاں عبد اللہ بن عمرؓ بٹھایا کرتے تھے وہ اسی جگہ کا قصد کرتے تھے جہاں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَ

وسلم اترے تھے اس مسجد کے نیچے جو نالے کے نشیب میں ہے اس

بَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ

میں اور رستے کے بیچ میں ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن اسحاق نے

ابن اسحٰق عن الاوزاعی قال حدثنی یحیٰی عن عکرمۃ عن ابن عباس
نے خبر دی انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے

عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللیلۃ اتانی آت من ربی و
انہوں نے حضرت عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آج کی رات میرے مالک کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور میں اس وقت

ھو بالعقیق ان صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ باب
عقیق میں تھا اس نے کہا اس برکت والے نالے میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ حج میں باب

اذا قال رب الارض اقرک ما اقرک اللہ ولم یذکر اجلا معلوما فھما علی
اگر زمین کا مالک کاشتکار سے یوں کہے میں تجھ کو جب تک اللہ تجھ کو رکھے رکھوں گا اور کوئی مدت معین نہ کرے تو دونوں کی رضامندی

تراضیھما حدثنا احمد بن المقدام حدثنا فضیل بن سلیمان حدثنا
پر رہے گا ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے

موسٰی اخبرنا نافع عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری

وقال عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج قال حدثنی موسٰی بن عقبۃ عن نافع
سند اور عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے

عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب اجلی الیھود والنصارٰی من ارض الحجاز
انہوں نے ابن عمر سے کہ حضرت عمر نے یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز سے نکال دیا

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ظھر علی خیبر اراد اخراج الیھود
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر والوں پر غالب ہوئے تو یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا

منھا وکانت الارض حین ظھر علیھا للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم و
چاہا کیونکہ جب آپ خیبر والوں پر غالب ہوئے تو وہاں کی ساری زمین اللہ

للمسلمین واراد اخراج الیھود منھا فسالت الیھود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی آپ نے چاہا یہودیوں کو وہاں سے باہر کر دیں لیکن انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ ان کو وہاں

سلم لیقرھم بھا ان یکفوا عملھا ولھم نصف الثمر فقال لھم رسول اللہ
رہنے دیں وہ کھیتی کا سارا کام کر لیں اور پیداوار میں سے آدھا حصہ لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم نقرکم بھا علی ذلک ما شئنا فقروا بھا حتی اجلاھم عمر
جب تک ہم چاہیں گے تم کو اس کام پر رکھیں گے آخر یہودی وہیں رہے حضرت عمر نے (اپنی خلافت میں) ان کو تیما اور اریحا کی

الی تیماء واریحاء باب ما کان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یواسی
طرف جلاوطن کر دیا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا کھیتی باڑی میں ایک دوسرے سے موافقت

بعضھم بعضا فی الزراعۃ والثمرۃ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ
کرنا (یعنی معاوضہ زمین دینا) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ

کہا ہم کو امام اوزاعی نے انہوں نے ابوالنجاشی سے جو رافع بن خدیج کے غلام تھے انہوں نے کہا میں نے رافع بن خدیج

خَدِيجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

رافع سے سنا انہوں نے اپنے چچا ظہیر بن رافع سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایسی بات سے منع فرمایا جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ رافع نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ

فَهُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ

حق ہے ظہیر نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا پوچھا تم اپنی کھیتوں کو کیا کرتے ہو

قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا

میں نے کہا نالیوں پر جو پیداوار ہو اس پر (ف ۱) یا چوتھائی پیداوار پر ان کو کرایہ دیتے ہیں اور کھجور اور جو کے چند وسق پر آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو تم خود

ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً حَدَّثَنَا

ان میں کھیتی رو یا کھیتی کراؤ (ف ۲) یا خالی پڑا رہنے دو رافع نے کہا میں نے عرض کیا جو ارشاد ہوا وہ سنا اور مان لیا ہم سے

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رضه قَالَ كَانُوا

عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر رضہ سے انہوں نے کہا انصاری

يَزْرَعُونَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

لوگ تہائی یا آدھی پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے

كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ

پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کو مفت اپنے بھائی مسلمان کو دے نہیں تو خالی پڑا رہنے دے اور

الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ربیع بن نافع ابو توبہ نے کہا (ف ۳) ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا

لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

اپنے بھائی مسلمان کو مفت دیوے (عاریت کے طور پر) ورنہ زمین خالی پڑی رہنے دے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ يُزْرِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض إِنَّ النَّبِيَّ

انہوں نے عمرو بن دینار سے میں نے طاؤس سے رافع کی حدیث بیان کی انہوں نے کہا بٹائی پر زمین دی سکتا ہے ابن عباس نے کہا آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ

علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا آپ نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کو یوں ہی مفت (کھیتی کرنے کو) زمین دے تو

مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

یہ کرایہ لینے سے بہتر ہے ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے

ف: بعضی روایتوں میں علی الربیع ... یعنی جو نالیوں پر پیداوار ہو ... اور بعضی روایتوں میں علی الربع ... یعنی چوتھائی پیداوار پر ... دہ تو زمین والا لے اور باقی پیداوار محنت کرنے والا لے ۱۲ منہ

أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنے کھیتوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعٰوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ

اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور شروع معاویہؓ کی خلافت میں کرایہ پر دیا کرتے تھے (پیچھے) ان سے بیان کیا گیا رافع

ابْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ

ابن خدیج کی یہ حدیث سنائی گئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے تو وہ خود رافع کے پاس

عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

گئے میں بھی انکے ساتھ گیا ان سے پوچھا رافع نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ

كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

پر دینے سے منع فرمایا ہے ابن عمرؓ نے کہا تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے کھیت اس پیداوار کے بدلے جو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

نالیوں پر ہو اور تھوڑی گھاس پھوس کے بدل کرایہ پر دیتے تھے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا

بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا

ابْنَ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ

میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی

تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ

پھر عبداللہ ڈرے ایسا نہ ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر

شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

انکو نہ ہوئی ہو اس لیے انہوں نے (احتیاطاً) زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا باب نقدی ٹھیرا کر یعنی سونے چاندی کے بدلے زمین دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ

اور عبداللہ بن عباسؓ نے کہا سب سے بہتر کام جو تم کرنا چاہو یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے

الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

لیے کرایہ پر دو ہم سے عمرو بن خالد نے کہا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے حنظلہ بن قیس سے انہوں نے رافع بن خدیج سے

قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا مجھ سے میری دونوں چچاؤں نے بیان کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو اس

بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہو یا جس پیداوار کو زمین کا مالک چن لے دیا کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

باب كراء الأرض بالذهب والفضة

یہی احتمال ہے کہ شاید حضرت علیؓ کی خلافت میں ابن عمرؓ نے اپنی زمین بٹائی پر دی ہو اس بیچ اسکا ذکر کیا ۱۲ منہ ف ۲ اسکو ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا حافظ نے کہا اسکا اسناد صحیح ہے اور امام بیہقی نے بھی اسکو نکالا ۱۲ منہ ف ۳ حافظ نے کہا ایک کا نام تو ظہیر بن رافع تھا کلاباذی نے کہا دوسرے کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن میں نے بغوی اور ابن سکن کی کتاب الصحابہ میں قتادہ کی ایک روایت پائی اس میں یوں ہے کہ قتادہ نے کہا کہ اسکا نام مہیر تھا ۱۲ منہ

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ

اس کو منع کیا تھا۔ میں نے رافع سے کہا روپیہ اشرفی کے بدل کرایہ دینا کیسا ہے رافع نے کہا

رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ عَنْ

روپیہ اشرفی کے بدل دینا قباحت نہیں اور لیث نے کہا جس بٹائی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ ایسی

ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

ہے کہ اگر حلال اور حرام کی سمجھ والے غور کریں تو کبھی اس کو جائز نہ کہیں گے کیونکہ اس میں دھوکا ہے

بَابٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

باب ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے دوسری سند اور ہم سے عبداللہ بن محمد

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عطاء بن یسار سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ

انہوں نے ابوہریرہ رض سے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس

رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ

ایک جنگل کا رہنے والا شخص بیٹھا تھا کہ جنت کے لوگوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگیگا پروردگار

فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ

فرمائیگا کیا تو جو چاہتا ہے وہ تیرے پاس نہیں وہ عرض کرے گا بیشک ہے ولیکن مجھ کو کھیتی کرنا پسند ہے خیر وہ بیج ڈالے گا اور پلک مارتے وہ اگ

الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ

آئیگا اور سیدھا ہو جائیگا اور کاٹنے کے لائق ہو جائے گا پہاڑوں کی طرح ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیگا آدم

دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا

کے بیٹے لے (اب خوش ہو) تیرا پیٹ بھرنے والا نہیں یہ سنکر وہ جنگلی کہنے لگا یہ شخص یا قریشی ہوگا

قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ

یا انصاری وہی کھیتی کیا کرتے ہیں اور ہم تو کھیتی باڑی کے لوگ ہیں نہیں

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے باب درخت بونے کا بیان ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا

قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا

ہم کو جمعہ کے دن خوشی ہوا کرتی ایک بڑھیا چقندر کی جڑیں لیتی جن کو ہم اپنے باغ کی مینڈھ پر

نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ لَا أَعْلَمُ

بو دیا کرتے تھے وہ ایک ہانڈی میں انکو پکاتی اور اس پر تھوڑے سے دانے جو کے ڈال دیتی ابوحازم نے کہا

إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ

بجز اس کے اتنا ہوں کہ سہل نے یوں کہا نہ اس میں چربی ہوتی نہ چکنائی جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر اُس کی ملاقات کو جاتے وہ ہمارے سامنے رکھا

إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ

اسی لیے ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے اور جمعہ کے دن ہم نماز کے بعد ہی کھانا کھاتے اور سوتے

الْجُمُعَةِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ وَ

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضؓ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور

اللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ

آخر اللہ سے مجھ کو ملنا ہے (اگر جھوٹ بولونگا تو سزا ہوگی) کہتے ہیں دوسرے مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے

وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي

اصل بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازاروں میں بیچ کھوچ کرتے رہتے اور میرے بھائی

مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ

انصار وہ اپنے باغوں میں محنت کرتے رہتے اور میں ایک مفلس محتاج آدمی تھا رات دن پیٹ بھر گیا تو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ

بس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا میں اسوقت موجود رہتا جب یہ لوگ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا جب لوگ کام کاج کی وجہ سے بھول جاتے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ

اور ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ آنحضرت صلعم نے ایک دن فرمایا جو کوئی تم میں اپنا کپڑا اسوقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو ختم کروں

مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ

پھر اسکو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگائے تو وہ میری کوئی بات کبھی نہیں بھولے گا یہ سنکر میں نے اپنی چادر

نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ

بچھا دی بس وہی چادر میرے اوپر تھی اور کوئی کپڑا نہ تھا یہانتک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر ختم کی

ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ

پھر سمیٹ کر میں نے اسکو اپنے سینے سے لگا لیا قسم اسکی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں آپ کی تقریر سے آجتک

إِلَى يَوْمِي هَذَا وَاللَّهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا

کوئی بات نہیں بھولا اور قسم خدا کی اگر قرآن کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ

ان الذین یکتمون سے الرحیم تک

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان میں

مساقات کا حکم ... [illegible] ... یعنی باغ یا درخت ... [illegible]

باب فی الشرب

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب في الشرب وقول الله تعالى وجعلنا من الماء كل شيء حي أفلا

باب کھیتوں اور باغوں کے لیے پانی میں کرا اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مومنون میں فرمایا ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی کیا وہ

يؤمنون وقوله جل ذكره أفرأيتم الماء الذي تشربون أأنتم أنزلتموه

اسکا یقین نہیں کرتے اور (سورہ واقعہ میں) فرمایا بھلا بتلاؤ پانی جو تم پیتے ہو تم نے اسکو ابر میں سے

من المزن أم نحن المنزلون لو نشاء جعلناه أجاجا فلولا تشكرون الأجاج

اتارا یا ہم اسکے اتارنے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اسکو کھارا کڑوا کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے اجاج کہتے ہیں کڑوے کو

المر والمزن السحاب باب في الشرب ومن رأى صدقة الماء وهبته و

اور مزن کہتے ہیں ابر کو باب جو کہتا ہے پانی کا صدقہ خیرات کرنا اور ہبہ کرنا اور

وصيته جائزة مقسوما كان أو غير مقسوم وقال عثمان قال النبي

اسکی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا بن بٹا (مشترک) اور حضرت عثمان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم من يشتري بئر رومة فيكون دلوه فيها كدلاء المسلمين

نے فرمایا کون ایسا ہے جو رومہ کا کنواں مول لے پھر آپ بھی اپنا ڈول اس میں اسیطرح ڈالے جیسے اور مسلمان ڈالیں اسکو

فاشتراها عثمن (رض) حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال

وقف کردے آخر حضرت عثمان نے اسکو خرید لیا ف ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا

حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد (رض) قال أتي النبي صلى الله عليه و

مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

سلم بقدح فشرب منه وعن يمينه غلام أصغر القوم والأشياخ عن يساره

ایک پیالہ دودھ یا پانی کا لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کے داہنی طرف ایک کم سن لڑکا بیٹھا تھا ف بائیں طرف عمر والے لوگ تھے

فقال يا غلام أتأذن لي أن أعطيه الأشياخ قال ما كنت لأوثر بفضلي

آپ نے فرمایا لڑکے تو اسکی اجازت مجھ کو دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں اس نے کہا میں تو آپ کا جوٹھا جو میرا حصہ ہے وہ اور کسی کو

منك أحدا يا رسول الله فأعطاه إياه حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب

پہلے نہیں دونگا آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کو دیا ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

عن الزهري قال حدثني أنس بن مالك أنها حلبت لرسول الله صلى الله عليه و

انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا ایک بکری انس کے گھر میں پلی ہوئی تھی

سلم شاة داجن وهي في دار أنس بن مالك وشيب لبنها بماء من البئر

اسکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ دوہا گیا اور اس میں اس کنوئیں کا پانی ملا دیا گیا

التي في دار أنس فأعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم القدح فشرب منه

جو انس کے گھر میں تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا پیالہ (پینے کے لیے) دیا گیا آپ نے اسی میں سے

کتاب المساقات

حتی اذا نزع القدح من فیہ وعلی یسارہ ابو بکر وعن یمینہ اعرابی

یہانتک کہ جب پیالہ منہ سے جدا کیا تو ابوبکر صدیق رض آپ کی بائیں طرف بیٹھے ہیں اور ایک گنوار آپ کے داہنی طرف بیٹھا ہے ف

فقال عمر وخاف ان یعطیہ الاعرابی اعط ابا بکر یا رسول اللہ عندک

حضرت عمر رض ڈرے کہیں آپ یہ پیالہ اس گنوار کو نہ دیدیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (پہلے) ابوبکر کو دیجیے جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں

فاعطاہ الاعرابی الذی علی یمینہ ثم قال الایمن فالایمن باب من قال

آپ نے پیالہ اس گنوار کو دیا ف اور فرمایا داہنی طرف والا زیادہ حقدار ہے پھر جو اسکی داہنی طرف ہو باب جس کا پانی ہے وہ سیراب

ان صاحب الماء احق بالماء حتی یروی لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنع فضل

ہونے تک اس پانی کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ نہ روکا جائے

الماء حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج

ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے

عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع فضل الماء

انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ اس لیے نہ روکا جائے

لیمنع بہ الکلا حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن

کہ ضرورت سے زیادہ جو گھاس ہو وہ بھی رکے رہے ف ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے

ابن شہاب عن ابن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی

ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلا باب من

حاجت سے زیادہ پانی سے لوگوں کو اس غرض سے نہ روکو کہ جو گھاس ضرورت سے زیادہ ہے وہ بھی رکے باب کوئی شخص اپنی ملکی

حفر بئرا فی ملکہ لم یضمن حدثنا محمود اخبرنا عبید اللہ عن اسرائیل

زمین میں ف کنواں کھودے اور اس میں کوئی گر کر مر جائے تو اس پر تاوان نہ ہوگا ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل

عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ

سے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیہ وسلم المعدن جبار والبئر جبار والعجماء جبار وفی الرکاز الخمس

کہ کان سے جو نقصان ہو اسکا تاوان نہ ہوگا اسیطرح کنوئیں سے اسی طرح جانور سے اور گڑے ہوئے مال میں پانچواں حصہ دینا ہوگا

باب الخصومۃ فی البئر والقضاء فیھا حدثنا عبدان عن ابی حمزۃ

باب کنوئیں میں جھگڑا اور اسکا فیصلہ کرنا ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے

عن الاعمش عن شقیق عن عبد اللہ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

حلف علی یمین یقتطع بھا مال امرئ ھو علیھا فاجر لقی اللہ وھو علیہ

جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی شخص کا مال مارلے تو وہ اللہ سے جب ملیگا اللہ اس پر غصے ہوگا

غضبان فانزل الله تعالى ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا

پھر (سورہ آل عمران کی یہ آیت) اللہ نے اتاری جو لوگ اللہ کے عہد کو درمیان دیکر جھوٹی قسمیں کھاکر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں

قليلا الاية فجاء الاشعث فقال ما حدثكم ابو عبد الرحمن في انزلت هذه

اخیر آیت تک پھر اشعث آئے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ تم سے کیا بیان کرتے ہیں یہ آیت تو میرے باب میں اتری

الاية كانت لي بئر في ارض ابن عم لي فقال لي شهودك قلت ما لي شهود قال

ہوا یہ تھا کہ میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (اسکا جھگڑا ہوا) آنحضرتؐ نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے کہا گواہ نہیں ہیں

فيمينه قلت يا رسول الله اذا يحلف فذكر النبي صلى الله عليه وسلم هذا

آپنے فرمایا تو پھر دوسرے فریق سے قسم لے میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا لے گا اس وقت آپنے یہ حدیث فرمائی

فانزل الله ذلك تصديقا له باب اثم من منع ابن السبيل من الماء

پھر اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق میں یہ آیت اتاری باب جو شخص مسافر کو پانی نہ دے اس کا گناہ

حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا عبد الواحد بن زياد عن الاعمش

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے

قال سمعت ابا صالح يقول سمعت ابا هريرة رض يقول قال رسول الله صلى الله

انہوں نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب

فرمایا تین آدمیوں کی طرف تو اللہ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں نہ انکو پاک کرے گا انکو دکھ کا عذاب ہوگا

اليم رجل كان له فضل ماء بالطريق فمنعه من ابن السبيل ورجل بايع

ایک وہ شخص جس کے پاس راہ میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ شخص جو کسی حاکم سے

اماما لا يبايعه الا للدنيا فان اعطاه منها رضي وان لم يعطه منها سخط و

بیعت کرے دنیا کی غرض سے اگر وہ کچھ دیدے (دنیا کا فائدہ ہو) تب تو راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے تیسرے

رجل اقام سلعته بعد العصر فقال والله الذي لا اله غيره لقد اعطيت بها

وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد اپنا اسباب بازار میں تبلائے اور کہے اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں مجھکو اسکی قیمت یہ یہ ملتی تھی

كذا وكذا فصدقه رجل ثم قرا هذه الاية ان الذين يشترون بعهد

(لیکن میں نے نہ دیا) پھر کوئی شخص اسکو سچا سمجھے (اور دھوکے میں آکر خرید لے) اسکے بعد آپنے یہ آیت پڑھی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر جھوٹی قسمیں

الله وايمانهم ثمنا قليلا باب سكر الانهار حدثنا عبد الله بن

کھاکر دنیا کا تھوڑا سا مال مول لیتے ہیں باب نہر کا پانی روکنا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

يوسف حدثنا الليث قال حدثني ابن شهاب عن عروة عن عبد الله بن الزبير

کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے

انه حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير عند النبي صلى الله عليه وسلم

ایک انصاری مرد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے زبیر بن عوامؓ سے جھگڑا

ف یعنی جو پانی اسکی ضرورت سے زیادہ ہو [illegible]

ایک باب مسافر [illegible]

فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ

کی ندی میں جھگڑا کیا جس کا پانی (مدینے کے لوگ) کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے انصاری (زبیر رضؓ سے) کہنے لگا پانی کو بہنے دو

فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(روکتے کیوں ہو) زبیر رضؓ نے نہ مانا پھر دونوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا آپ نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ

زبیر رضؓ سے فرمایا اے زبیر رضؓ اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایہ کی زمین میں پانی چھوڑ دے یہ سنکر

الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

انصاری غصے ہوا کہنے لگا کیوں نہیں زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں نا آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ

فرمایا اے زبیر رضؓ اپنے درختوں کو پلا پھر پانی روکے رہ یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر آئے زبیر رضؓ نے کہا

وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں (سورۂ نساء کی) یہ آیت قسم تیرے مالک کی ان کا ایمان پورا نہ ہوگا

حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ بَابُ شُرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ حَدَّثَنَا

جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں باب جس کا کھیت بلندی پر ہو پہلے وہ پانی پلائے ہم سے

عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ

عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا

الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ

ایک انصاری مرد نے زبیر سے جھگڑا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر

أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ

پانی چھوڑ دے انصاری نے کہا ہاں وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے نا تب آپ نے فرمایا زبیر اپنے درختوں کو پانی دے پھر

يَبْلُغَ الْمَاءُ الْجَدْرَ ثُمَّ أَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ

پانی کو روک رہ یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک آ جائے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیت

فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ بَابُ شُرْبِ

تو قسم تیرے پروردگار کی وہ مومن نہ ہونگے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں اسی باب میں اتری ہے باب

الْأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ

بلند کھیت والا اپنے ٹخنوں تک پانی بھرے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد نے خبر دی کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا

کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ایک انصاری مرد نے حرہ کی ندی

مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُولُ

میں جس سے کھجور کے درختوں میں پانی دیا کرتے زبیر سے جھگڑا کیا آپ نے فرمایا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ

(انصاری کی رعایت کی) زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

انصاری نے کہا یہ اس وجہ سے کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں یہ سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ

غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی روکے رہ یہانتک کہ وہ کھیت کی مینڈوں تک آجائے اور زبیر کا جو حق تھا وہ پورا دلایا

فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللهِ إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

زبیر کہتے تھے خدا کی قسم یہ آیت فلا وربک اخیر تک اسی باب میں

حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ

میں اتری ابن شہاب نے کہا انصار اور دوسرے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى

کے یہ فرمانے کا کہ پانی کو روکے یہانتک کہ وہ مینڈوں تک پہونچے یہ اندازہ کیا یعنی پانی ٹخنوں تک

الْكَعْبَيْنِ بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

پہونچ جائے باب پانی پلانے کا ثواب ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے

سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا

سمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا

رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ

ایک شخص (رستے میں) جا رہا تھا اسکو زور کی پیاس لگی وہ کنوئیں میں اترا اور پانی پیا اندر سے نکلا دیکھا تو ایک کتا

بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ

ہانپ رہا ہے پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اُس نے اپنے دل میں کہا آخر اسکو بھی وہی تکلیف ہوگی جو مجھ پر تھی

بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا

اُس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں تھام کر اوپر چڑھ آیا کتے کو پانی پلایا اللہ تعالے نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اُس کو بخشدیا یہ سنکر صحابہ رضنے

يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ

عرض کیا یارسول اللہ کیا جانوروں کو پانی پلانے میں بھی ہمکو ثواب ملیگا آپ نے فرمایا کیوں نہیں ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے

بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے

نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع بن عمر نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی

صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا

نماز پڑھی (پھر نماز کے بعد) فرمایا دوزخ مجھ سے اتنی نزدیک ہوئی کہ میں کہنے لگا پروردگار کیا میں بھی دوزخ والوں میں ہوں اتنے میں میں نے

أمراةٍ حَبَسَتْ أنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتّٰى

ایک عورت دیکھی میں سمجھتا ہوں ایک بلی اس کو نوچ رہی تھی آپ نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے فرشتوں نے کہا اس نے دنیا میں اس بلی کو باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک

مَاتَتْ جُوعًا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض

سے مرگئی ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے

أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو اس میں عذاب ہوا اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی

فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ

وہ عورت دوزخ میں گئی آپ نے یہ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تو تونے اس کو قید میں کھانا پانی دیا

حَبَسْتِيهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ بَابُ مَنْ رَأَى

اور نہ اسکو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی ف ۱ باب حوض والا یا مشک والا پہلے

أنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

اپنے پانی کا زیادہ حقدار ہے (جو بچے وہ دوسروں کو دے) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ

انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس (دودھ کا) ایک پیالہ

فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ هُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ

لایا گیا آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا جو سب لوگوں میں کم سن تھا اور بائیں طرف عمر والے لوگ تھے آپ نے

يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي

فرمایا لڑکے تو یہ اذن دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں وہ کہنے لگا میں تو آپ کا جو ٹھا اپنے حصہ کا کسی کو دینے والا نہیں

مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

یا رسول اللہ آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کو دیدیا ف ۲ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو (قیامت کے دن) اپنے حوض پر سے کچھ لوگوں کو ایسے ہانک دونگا

الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

جیسے پرائے اونٹ حوض پر سے نکالدیے جاتے ہیں ف ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ

کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے ایوب اور کثیر بن کثیر سے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يرحم الله أم إسمعيل لو تركت زمزم أو قال لو لم تغرف من الماء لكانت عينا

اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی ماں (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں (اس کے گرد مینڈ نہ باندھتیں) یا یوں فرمایا اگر وہ زمزم سے چلو بھر بھر کر نہ

معينا وأقبل جرهم فقالوا أتأذنين أن ننزل عندك قالت نعم ولا حق

لیتیں تو وہ ایک بہتا چشمہ ہوتا اور جرہم قبیلے کے لوگ ان کے پاس آئے کہنے لگے تم ہم کو اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہو انہوں نے کہا اچھا لیکن پانی میں

لكم في الماء قالوا نعم حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفين عن عمرو

تمہارا کوئی دعوےٰ نہیں انہوں نے کہا منظور ہے ف ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار

عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر إليهم رجل حلف على سلعة

تین آدمیوں سے تو اللہ قیامت کے دن بات بھی نہیں کرے گا نہ ان کی طرف نظر التفات کرے گا ایک وہ شخص جس نے جھوٹی قسم کھائی مجھکو اس

لقد أعطي بها أكثر مما أعطي وهو كاذب ورجل حلف على يمين كاذبة

سامان کے اتنے روپے ملتے تھے حالانکہ اس سے کم ملتے تھے دوسرے جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی ایک

بعد العصر ليقتطع بها مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فيقول الله

مسلمان مرد کا مال مار لینے کو تیسرے وہ شخص جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا پانی روک لیا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے

اليوم أمنعك فضلي كما منعت فضل ما لم تعمل يداك قال علي حدثنا سفين

اس پانی کو روک رکھا جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا آج میں اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں علی بن مدینی نے کہا اس حدیث کو ہم سے سفیان بن عیینہ نے

غير مرة عن عمرو سمع أبا صالح يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم باب

کئی بار بیان کیا عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تھے باب

لا حمى إلا لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم حدثنا يحيى بن بكير حدثنا

رمنہ اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی محفوظ نہیں کر سکتا ہم سے یحیٰے بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے

الليث عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن

لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے

ابن عباس رض أن الصعب بن جثامة قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم

عبداللہ بن عباس سے کہ صعب بن جثامہ لیثی نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال لا حمى إلا لله ولرسوله وقال بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم حمى النقيع

رمنہ اللہ اور اسکا رسول محفوظ کر سکتا ہے ف امام بخاری نے کہا ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو محفوظ کیا ف

وأن عمر حمى السرف والربذة باب شرب الناس والدواب من الأنهار

اور حضرت عمرہ نے سرف اور ربذہ کو باب نہروں میں سے آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں

حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك بن أنس عن زيد بن أسلم عن

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے

أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابو صالح روغن فروش سے انھوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ

گھوڑے ایک کے لیے تو ثواب ہیں اور ایک کے لیے بچاؤ اور ایک پر وبال جس کے لیے ثواب ہیں وہ تو وہ شخص ہے جو

رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا

اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لیے) انکو باندھ رکھے اُن کی رسی کسی رمنے یا باغ میں لمبی کر دے وہ اپنی رسی کی لمبان تک جہاں تک اس

ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ

رمنے یا باغ میں چریں اس کے لیے نیکیاں ہونگی اگر اُن کی رسی ٹوٹ جائے وہ ایک بلندی یا دو

شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ

بلندی تک دوڑ جائیں تو اُن کے قدم اور انکی لید یہ سب اسکے لیے نیکیاں ہونگی اگر وہ کسی ندی پر گذریں وہاں

فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ أَجْرٌ وَرَجُلٌ

پانی پی لیں گو اسکے مالک کا ارادہ پلانے کا نہ ہو تب بھی نیکیاں لکھی جائیں گی ایسے شخص کے لیے تو گھوڑے ثواب ہی ثواب ہیں جس کے لیے بچاؤ

رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ

ہیں وہ وہ شخص ہے جسنے روپیہ کمانے اور سوال سے بچنے کے لیے انکو باندھا انکی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ کا جو حق ہے اسکو نہ بھولا تو ایسے شخص کے لیے گھوڑے بچاؤ ہیں

وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ

عذاب اور وبال اس شخص پر ہیں جو اترانے اور دکھانے اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لیے باندھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ

وسلم گدھوں کو پوچھے گئے آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں تو مجھ پر کچھ نہیں اترا مگر (سورۂ اذا زلزلت کی) یہ جامع آیت

الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ حَدَّثَنَا

جو کوئی ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ (قیامت کے دن) اسکو دیکھ لیگا اور جو کوئی رائی برابر برائی کرے گا وہ بھی دیکھ لیگا ہم سے

إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ

اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک رح نے انھوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے انھوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انھوں نے

زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ

زید بن خالد جہنی سے انھوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے

اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا

پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کو پوچھا آپنے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بندھن پہچان رکھ پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ اگر اسکا

وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ

مالک آگیا تو خیر ورنہ جو چاہے کر اس نے پوچھا بھولی بھٹکی بکری آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے

فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ

بھولا بھٹکا اونٹ پوچھا آپنے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض اس کے ساتھ مشک اور موزہ سب موجود ہے پانی پی لیتا ہے درخت

ف: یعنی اگر گھوڑا پانی پینے کے لیے ندی پر گیا ... اس میں ثواب ملے گا ... تو قصد اپلانا بطریق اولیٰ جائز بلکہ موجب ثواب ہوگا ۱۲ منہ

امام ابو عبد اللہ ... بعضوں نے کہا زید بن خالد ۱۲ منہ

الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ

کے پتوں کو کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آن ملے اسکو لے لے باب لکڑی گھاس بیچنا ف ہم سے معلّی بن اسد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا ہم کو وہیب نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ

سے آپ نے فرمایا اگر تم میں کوئی ایک رسی لے اور لکڑی کا گٹھا لاکر بیچے اس سے اپنا گذر کرے

فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهِ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ حَدَّثَنَا

اور اپنی عزت بچا رکھے تو اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں ہم سے

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى

یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید سے جو عبد الرحمن

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بن عوف کے غلام آزاد تھے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ

اگر تم میں کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے تو یہ اس کو بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے وہ اسکو دے

أَوْ يَمْنَعَهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ

یا نہ دے ہم سے ابراہیم بن موسے نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا

أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ

مجھکو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد امام حسین رض سے انہوں نے جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ

ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رض أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ

سے انہوں نے کہا بدر کے دن جو لوٹ کا مال ملا اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھے ایک جوان اونٹنی ملی

بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرٰى فَأَنَخْتُهُمَا

اور ایک جوان اونٹنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو عنایت فرمائی میں نے ان دونوں اونٹنیوں

يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ

کو ایک انصاری آدمی ف کے دروازے پر بٹھایا میرا قصد یہ تھا کہ ان پر اذخر لاد کر لاؤں اس کو بیچوں

وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ

میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا اور حضرت فاطمہ رض سے جو میں نکاح کرنے والا تھا اسکا ولیمہ کروں اس وقت حمزہ بن

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزَ

عبد المطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور ایک گانے والی گا رہی تھی اس نے یہ مصرع گایا اٹھو حمزہ

لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا

فربہ جوان اونٹنیاں ۔ یہ سنکر حمزہ تلوار لیکر لپکے ان کے کوہان کاٹ لیے ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے

ف اس باب کی مناسبت کتاب الشرب سے یہ ہے کہ لکڑی پانی گھاس وغیرہ سب مشترک چیزیں ہیں جن کو ہر ایک آدمی نفع اٹھا سکتا ہے حدیث میں جو لکڑی اور گھاس بیان کی گئی ہے اس سے مراد یہی ہے

ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا

اور کلیجیاں نکال لیں ابن جریج نے ابن شہاب سے پوچھا اور کوہان؟ انہوں نے کہا کوہان بھی کاٹ کر لے گئے

فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ رض فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ

ابن شہاب نے کہا حضرت علی نے کہا جب یہ حال ہو گیا دیکھتے ہی میں نے ایک ایسا واقعہ دیکھا جس سے مجھ کو رنج آیا تب میں اسی وقت

نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سارا قصہ کہہ سنایا آپ کے پاس اس وقت زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ چلے زید بھی آپ کے

فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ

ساتھ اور میں بھی گیا حمزہ کے پاس پہونچے آپ ان پر غصے ہوئے حمزہ نے (جو نشہ میں تھے) آنکھ اٹھائی اور

بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى

کہنے لگے تم ہو کیا میرے باپ دادا کے غلام ہو یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پچھلے پاؤں لوٹے وہاں سے تشریف

خَرَجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ. بَابُ الْقَطَائِعِ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

لے گئے یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے۔ باب جاگیر مقطعہ دینے کا بیان۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا

حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے کہا میں نے انس رض سے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ حَتَّى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا

نے انصاری لوگوں کو بحرین کے ملک میں جاگیر مقطعی دینا چاہی انہوں نے عرض کیا ہم جب لیں گے کہ ہمارے بھائی مہاجرین

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى

کو بھی ویسی ہی جاگیر مقطعی سرفراز فرمایئے آپ نے فرمایا بات یہ ہے تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کیے جائیں گے تو مجھ سے ملنے تک صبر

تَلْقَوْنِي. بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ. وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ رض

کیے رہنا۔ باب جاگیر مقطعوں کی سند لکھ دینا۔ اور لیث نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی انہوں نے انس رض سے

دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اس لیے کہ بحرین میں ان کو جاگیریں دیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ

اگر آپ دیتے ہیں تو ہمارے بھائی قریش کے لوگوں کو بھی ویسے ہی جاگیروں کی سندیں لکھ دیجیے آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

اور ارشاد ہوا تم میرے بعد دیکھو گے دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے اور مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا

بَابُ حَلَبِ الْإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

باب پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوہنا۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے

فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حق الإبل أن تحلب على الماء باب

وہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اونٹوں کا حق یہ ہے کہ انکا دودھ پانی کے پاس دوہا جائے ف باب

الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل قال النبي صلى الله عليه

باغ میں گذرنے کا حق یا کھجور کے درختوں میں پانی پلانے کا حصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من باع نخلا بعد أن تؤبر فثمرتها للبائع وللبائع الممر والسقي حتى يرفع

جس نے پیوند کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا اور اسکا میوہ (جو درخت پر ہو) بیچنے والے ہی کا ہے اور جب تک وہ اپنا میوہ اٹھا لے اسکو وہاں جانے اور درخت کو پانی

وكذلك رب العرية أخبرنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثني ابن

اور ایسا ہی عریہ والے کو بھی ف ہمکو عبداللہ بن یوسف نے خبر دی کہا ہمسے لیث نے بیان کیا کہا مجھسے ابن شہاب نے

شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

وسلم يقول من ابتاع نخلا بعد أن تؤبر فثمرتها للبائع إلا أن يشترط المبتاع

آپ فرماتے تھے جو کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بائع کا ہوگا مگر جب خریدار اس کی شرط

ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للذي باعه إلا أن يشترط المبتاع وعن مالك

کرلے اور جو کوئی مال والا غلام خریدے تو وہ مال بائع کا ہوگا ف مگر جب خریدار شرط کرلے یہ حدیث امام مالک سے ف انہوں

عن نافع عن ابن عمر عن عمر في العبد حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن

نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر سے بیان کی ہے اسمیں صرف غلام کا ذکر ہے ہمسے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ

يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت قال رخص النبي

نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم أن تباع العرايا بخرصها تمرا حدثنا عبد الله بن محمد

نے عرایا کی اجازت دی اندازہ کرکے خشک کھجور ان کے بدلے دینے کی ف ہمسے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا

حدثنا ابن عيينة عن ابن جريج عن عطاء سمع جابر بن عبد الله نهى النبي

کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت

صلى الله عليه وسلم عن المخابرة والمحاقلة وعن المزابنة وعن بيع الثمر حتى

صلے اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ف اور میوے کے بیچنے سے جب تک

يبدو صلاحها وأن لا تباع إلا بالدينار والدرهم إلا العرايا حدثنا

اسکی پختگی نہ کھلے ہو اور آپ نے یہ حکم دیا کہ میوہ یا غلہ جو درخت پر لگا ہو نہ بیچا جائے مگر روپیہ اشرفی کے بدل البتہ عرایا کی اجازت دی ہمسے

يحيى بن قزعة أخبرنا مالك عن داود بن حصين عن أبي سفيان مولى أبي أحمد

یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے ابوسفیان سے جو ابی احمد کے

عن أبي هريرة رض قال رخص النبي صلى الله عليه وسلم في بيع العرايا

غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت دی

بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ
اپنے ہی کھجور کے بدل اندازے سے جب پانچ وسق کے اندر یا پانچ وسق ہو یہ شک داؤد بن حصین نے کیا

فِي ذٰلِكَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ
ہم سے زکریا بن یحیٰی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ نے خبر دی کہا مجھ کو ولید بن

كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ
کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے جو بنی حارثہ کے غلام تھے خبر دی ان سے رافع بن خدیج اور سہل

ابْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ
ابن ابی حثمہ دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا

بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
یعنی درخت پر کی تر کھجور خشک کھجور کے بدل بیچنے سے البتہ عرایا والوں کو اس کی اجازت دی امام بخاری نے کہا ابن اسحاق

وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ
نے کہا مجھ سے بشیر نے ایسی ہی حدیث بیان کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ بَابُ مَنِ
باب قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور حجر کرنے اور مفلس منظور کرنے کے بیان میں باب جو شخص قرض

اشْتَرَى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا
کوئی چیز خریدے اور اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو تو جائز ہے ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو

جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ أَتَبِيعُنِيهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا
وسلم کے ساتھ جہاد کیا آپ نے فرمایا تیرا اونٹ کیسا ہے تو اسکو میرے ہاتھ بیچتا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں بیچتا ہوں آخر میں نے آپکے ہاتھ بیچ ڈالا جب آپ

قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ
مدینہ میں آئے تو میں صبح ہوتے ہی اونٹ لیکر آپ پاس پہونچا آپ نے مجھے اس کی قیمت دیدی ہم سے معلی بن اسد نے بیان

أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ
کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا

فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ بَابٌ
ایک یہودی سے غلہ خریدا وعدے پر اور اپنی لوہے کی زرہ قیمت کے بدل اس کے پاس گرو رکھ دی باب

ف یہ تعلیق ہے اور آگے امام بخاری نے اسے وصل کیا ہے ... ابن اسحاق کی تعلیق کو وصل کیا ...

ف ۲ تو یہ حکم دیا ہے کہ وہ کوئی بیع نہ کرے اور معاملہ کرے اگر کرے تو وہ باطل ہے۔ ۱۲ منہ

ف ۳ اس سے یہ ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر سے سفر میں خرید لیا حالانکہ اس وقت آپ کے پاس قیمت نہ تھی مدینہ میں آنکے بعد آپ نے قیمت دی اور اونٹ بھی جابر رض کو دیدیا دوسری روایتوں میں ہے ۱۲ منہ

مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَوْ اِتْلَافَهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ

جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے ف اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے (برباد کرنے کو) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا

اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ

کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو الغیث سے انہوں نے

اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ

ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کا مال اس نیت سے لے کہ اسکو ادا کرے گا

اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ بَابُ اَدَاءِ الدُّيُوْنِ وَقَالَ

تو اللہ اس کی طرف سے ادا کرا دیگا اور جو شخص اسکو تباہ کرنا چاہے گا تو اللہ اسکو تباہ کرے گا باب قرضوں کا ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں

اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ

فرمایا اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں انکو ادا کرو اور جب تم لوگوں کا جھگڑا فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ

اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا حَدَّثَنَا

فیصلہ کرو اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہے اور اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے ف ہم سے

اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ

احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب (عبد ربہ) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ابوذر سے انہوں نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَ يَعْنِيْ اُحُدًا قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّهٗ

کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپنے احد کا پہاڑ جب دیکھا تو فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ پہاڑ سارا سونا

يُحَوَّلُ لِيْ ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ

کا ہو جائے اور میرے پاس ہیں تو ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار رہے تو رہے جسکو میں قرضہ ادا کرنے کے لیے رکھ لیتا ہوں

لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَ

پھر فرمایا دیکھو جو دولت مند ہیں وہی محتاج ہیں ف مگر جو اس طرح خرچ کریں

هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَ

ابو شہاب راوی نے سامنے اور داہنے بائیں اشارہ کیا ف اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں ف اور فرمایا یہیں ٹھیرا رہ

قَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِيَهٗ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ

آپ تھوڑی دور آگے بڑھ گئے میں نے ایک آواز سنی اور چاہا ادھر جاؤں پھر مجھ کو آپ کا فرمانا یاد آیا

مَكَانَكَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِيْ

کہ یہیں ٹھیرا رہ جب تک میں تیرے پاس آؤں جب آپ تشریف لائے تو میں نے پوچھا یہ آواز کیا تھی جو میں نے سنی تھی آپنے فرمایا تو نے سنی تھی

سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ

میں نے کہا جی ہاں آپنے فرمایا ہوا یہ کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور کہنے لگے تمہاری

مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ

امت کے لوگوں میں سے جو کوئی مر جائے وہ شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں جائے گا میں نے کہا اگرچہ وہ ایسے ایسے کام کرتا ہو (زنا اور چوری) انہوں نے

ثم حدثنا أحمد بن شبيب بن سعيد حدثنا أبي عن يونس قال ابن شهاب

کہا اور کہا ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے انہوں نے یونس سے کہ ابن شہاب نے کہا

حدثني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال قال أبو هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى

مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الله عليه وسلم لو كان لي مثل أحد ذهبا ما يسرني أن لا يمر علي ثلث وعندي

اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو تب بھی مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ تین دن گذر جائیں اور اس میں سے

منه شيء إلا شيء أرصده لدين رواه صالح وعقيل عن الزهري باب

کچھ سوا اس کے میرے پاس رہ جائے جو قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں اس حدیث کو صالح نے اور عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا باب

استقراض الإبل حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة أخبرنا سلمة بن كهيل

اونٹ قرض لینا ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سلمہ بن کہیل نے خبر دی انہوں نے

قال سمعت أبا سلمة بمنى يحدث عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلا تقاضى رسول الله

کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ منا میں بیان کرتے تھے کہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اعرابی یا دوسرا کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم فأغلظ له فهم أصحابه فقال دعوه فإن لصاحب الحق

سے تقاضا کیا اور سخت کلامی کی آپ کے اصحاب نے اس کو مارنا چاہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ

مقالا واشتروا له بعيرا فأعطوه إياه قالوا لا نجد إلا أفضل من سنه

ایسی باتیں کہہ سکتا ہے ایک اونٹ خرید کر اس کو دیدو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کا سا اونٹ تو نہیں ملتا اس سے بڑھ کر ملتا ہے

قال اشتروه فأعطوه إياه فإن خيركم أحسنكم قضاء باب حسن

آپ نے فرمایا وہی خرید کر دیدو تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح سے ادا کریں باب نرمی سے تقاضا

التقاضي حدثنا مسلم حدثنا شعبة عن عبد الملك عن ربعي عن حذيفة

کرنے کا ثواب ہم سے مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے ربعی بن خراش سے انہوں نے حذیفہ رضی

قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول مات رجل فقيل له ما كنت تقول قال كنت أبايع

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص مر گیا اس سے پوچھا گیا تیرے پاس کوئی نیکی ہے وہ کہنے لگا میں بیوپاری

الناس فأتجوز عن الموسر وأخفف عن المعسر فغفر له قال أبو مسعود سمعته

آدمی تھا تو مالدار کو مہلت دیتا تھا اور نادار کو معاف کر دیتا تھا آخر وہ بخشا گیا ابو مسعود رضی نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت

من النبي صلى الله عليه وسلم باب هل يعطي أكبر من سنه حدثنا مسدد

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے باب قرضے کے اونٹ کے بدل اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دینا ہم سے مسدد نے بیان کیا

عن يحيى عن سفيان قال حدثني سلمة بن كهيل عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن

انہوں نے یحییٰ قطان سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے

رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم يتقاضاه بعيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ ایک گنوار شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ایک اونٹ کا تقاضا آپ پر کرنے لگا آپ نے فرمایا

علماء یہی کہتے ہیں پر امام ابوحنیفہ نے اسکو ناجائز کہا ہے اور جس حدیث سے دلیل ہے کہ حیوان کی بیع حیوان کے ساتھ ادھار منع ہوئی اول تو مرسل ہے دوسرے اسکا مطلب

أَعْطُوهُ فَقَالُوا مَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْفَيْتَنِي

اس کا اونٹ دو لوگوں نے کہا اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ موجود ہے ف تب وہ شخص کہنے لگا آپ نے میرا پورا حق

أَوْفَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ

دے دیا اللہ آپ کو پورا ثواب دے آپ نے فرمایا وہی اونٹ دیدو کیونکہ اچھے وہی لوگ ہیں جو اچھی طرح

أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

قرض ادا کریں ف باب قرض اچھی طرح سے ادا کرنا ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا

وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا

کا اونٹ چاہیے تھا ایک عمر کا قرض وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے (صحابہ سے) فرمایا اس کا اونٹ دو انہوں نے ڈھونڈا تو

سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي وَفَّى اللَّهُ بِكَ

اس عمر کا اونٹ نہ پایا البتہ زیادہ عمر کا موجود تھا آپ نے فرمایا وہی دیدو وہ کہنے لگا آپ نے میرا قرض بھرپور دیدیا اللہ آپ کو بھی پورا ثواب دے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً حَدَّثَنَا خَلَّادٌ

آپ نے فرمایا دیکھو تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ

کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ

آیا آپ اس وقت مسجد میں تھے مسعر نے کہا میں سمجھتا ہوں محارب نے کہا چاشت کا وقت تھا خیر آپ نے فرمایا (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں پڑھ اور میرا

وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي بَابٌ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ

کچھ قرض آپ پر نکلتا تھا آپ نے ادا کیا اور کچھ زیادہ دیا باب جب قرضدار قرض سے کم ادا کرے اور قرضخواہ معاف کردے تو جائز ہے

فَهُوَ جَائِزٌ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

ف ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا

حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ

مجھ سے عبداللہ یا عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے بیان کیا ان کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی ان کے والد احد کے دن شہید ہوئے

شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ قرضدار تھے قرضخواہوں نے اپنے قرض کے لیے سخت تقاضا کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ نے

فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

قرضخواہوں سے کہا ایسا کرو باغ میں جتنی کھجور ہو وہ سب لے لو باقی قرض معاف کردو انہوں نے نہ مانا ف آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ

باغ کا میوہ ان کو نہ دیا اور مجھ سے یہ فرمایا صبح کو ہم تیرے باغ میں آئیں گے (قرضخواہوں کو بلوا لینا) پھر صبح آپ تشریف لائے باغ میں گھومتے اور

دعا في ثمرها بالبركة فجددتها فقضيته وبقي لنا من ثمرها باب إذا قاص

اور میوہ کے ہیں برکت ہونے کے لیے دعا فرمائی پھر جو کھجور کاٹی تو سب کا قرض ادا کر دیا اور کچھ بچ رہی باب اگر قرض ادا کرتے وقت کھجور کے

أو جازفه في الدين تمرا بتمر أو غيره حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا

بدل اٹکل سے کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوہ یا اناج کے بدل برابر یا کم قول کر یا اندازہ کر کے دے تو درست ہے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے

أنس عن هشام عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله أنه أخبره أن أباه

انس نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے ان کے والد شہید ہوئے اور

توفي وترك عليه ثلاثين وسقا لرجل من اليهود فاستنظره جابر فأبى أن

تیس وسق کھجور ایک یہودی کا قرض چھوڑ گئے جابر نے اس یہودی سے مہلت مانگی اس نے مہلت نہ دی جابر

ينظره فكلم جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ليشفع له إليه فجاء رسول

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تاکہ آپ اس یہودی سے سفارش کریں خیر آنحضرت صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم وكلم اليهودي ليأخذ ثمر نخله بالذي له فأبى فدخل رسول

علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے فرمایا کہ اپنے قرض کے بدل اس کے باغ کی ساری کھجور لے لے اس نے نہ مانا آخر آپ خود باغ میں

الله صلى الله عليه وسلم النخل فمشى فيها ثم قال لجابر جد له فأوف له الذي

تشریف لے گئے وہاں چلے پھرے پھر جابر سے فرمایا تو کھجور کاٹ اور اس کا قرض ادا کر جابر نے آپ کے لوٹ آنے

له فجده بعدما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأوفاه ثلاثين وسقا و

کے بعد کھجور کاٹی اور اس یہودی کے تیس وسق پورے پورے دیے اور

فضلت له سبعة عشر وسقا فجاء جابر رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخبره

سترہ وسق کھجور جابر کو بچ رہی جابر یہ حال کہنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے دیکھا تو آپ

بالذي كان فوجده يصلي العصر فلما انصرف أخبره بالفضل فقال

عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو جابر نے یہ حال کہا آپ نے

أخبر ذلك ابن الخطاب فذهب جابر إلى عمر فأخبره فقال له عمر لقد علمت

فرمایا عمر کو تو خبر کر دے جابر عمر کے پاس گئے انہوں نے کہا میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا

حين مشى فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليباركن فيها باب

جب آپ باغ میں چل پھر رہے تھے کہ اس کے میوے میں ضرور برکت ہو گی باب

من استعاذ من الدين حدثنا إسمعيل قال حدثني أخي عن سليمان

قرض سے پناہ مانگنا ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے

عن محمد بن أبي عتيق عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة رض أخبرته أن

انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في الصلوة ويقول اللهم إني أعوذ بك

صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں

مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَغْرَمِ

ہوں گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص (حضرت عائشہ رض) نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے جو آپ قرضداری ف سے بہت پناہ مانگا کرتے ہیں

قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بَابُ الصَّلٰوةِ

آپ نے فرمایا آدمی جب قرضدار ہوتا ہے اور بات کہتا ہے تو جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف باب قرضدار پر جنازے کی نماز

عَلٰى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

پڑھنا ف ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے

عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا

انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ جائے وہ

فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ

اُس کے وارثوں کو ملے گا اور جو بال بچے اور قرضداری چھوڑ جائے اسکا ہم ذمہ دار ہیں ف۳ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اقْرَءُوْا

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس سے مجھ کو سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ نہ ہو دنیا اور آخرت دونوں میں تم (سورۂ احزاب

اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَّاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ

کی یہ آیت پڑھو پیغمبر مومنوں سے خود اُن سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں ف۴ پھر جو کوئی مومن مر جائے اور مال چھوڑ جائے وہ اُس کے وارثوں کو ملیگا جو اُس کے وارث

عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ بَابٌ

ہوں اور جو کوئی قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے وہ میرے پاس آئے میں اُس کا بندوبست کروں گا باب

مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ

مالدار ہو کر ٹالم ٹولا کرنا ظلم ہے ف۵ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلے نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے

مُنَبِّهٍ اَخِيْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

جو وہب بن منبہ کے بھائی تھے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ بَابٌ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَّيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ

کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ستم (گناہ) ہے باب جس شخص کا حق نکلتا ہو وہ تقاضا کر سکتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ قَالَ سُفْيٰنُ عِرْضُهٗ يَقُوْلُ

روایت ہے ف۶ آپ نے فرمایا مالدار قرض ادا کرنے میں دیر لگائے تو اُس کو بے عزت کرنا سزا دینا درست ہے سفیان ثوری نے کہا بے عزت کرنا

مَطَلْتَنِيْ وَعُقُوْبَتُهُ الْحَبْسُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ

یہ کہ اُس کو کہو تو نے ٹالم ٹولا کیا اور سزا دینا یہ ہے کہ قید کیا جائے ف۷ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَّتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ

انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنے قرض کا آپ سے تقاضا کر رہا تھا اُس نے سخت کلامی کی

له فهم به اصحابه فقال دعوه فان لصاحب الحق مقالا باب اذا

صحابہ نے اس کو تنبیہ کرنا چاہا آپ نے فرمایا جانے دو جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے باب اگر کوئی اپنا

وجد ماله عند مفلس في البيع والقرض والوديعة فهو احق به وقال الحسن

قرض یا امانت کا مال بجنسہ مفلس شخص کے پاس پائے تو جس کا مال ہے وہ دوسرے قرضخواہوں سے زیادہ اس کا حقدار ہوگا اور امام حسن بصری نے کہا

اذا افلس وتبين لم يجز عتقه ولا بيعه ولا شراؤه وقال سعيد بن المسيب

جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اس کا دیوالیہ پن حاکم کے سامنے کھل جائے تو اس کا آزاد کرنا بیچنا خریدنا کچھ درست نہ ہوگا اور سعید بن مسیب نے کہا

قضى عثمان من اقتضى من حقه قبل ان يفلس فهو له ومن عرف متاعه بعينه

حضرت عثمان نے یہ فیصلہ کیا کہ دیوالیہ ہو جانے سے پہلے کسی نے اپنا مال اس سے لے لیا تو وہ اسی کا ہو گیا اسی طرح دیوالیہ ہو جانے کے بعد بھی اگر بجنسہ اپنی

فهو احق به حدثنا احمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا يحيى بن سعيد

چیز اس کے پاس پائے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے

قال اخبرني ابو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ان عمر بن عبد العزيز اخبره ان ابا بكر

کہا مجھ کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی ان کو عمر بن عبد العزیز نے ان کو ابوبکر بن عبد الرحمن

ابن عبد الرحمن بن الحرث بن هشام اخبره انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول

ابن حارث بن ہشام نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله صلى الله عليه وسلم او قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادرك ماله

وسلم نے فرمایا یا یوں کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی چیز بجنسہ (جوں کی توں)

بعينه عند رجل او انسان قد افلس فهو احق به من غيره باب

کسی آدمی پاس پائے جو مفلس (دیوالیہ) ہو گیا ہو تو وہ اور لوگوں (دوسرے قرضخواہوں) سے اس کا زیادہ حقدار ہوگا باب

من اخر الغريم الى الغد او نحوه ولم ير ذلك مطلا وقال جابر اشتد الغرماء

اگر کوئی مالدار ہو کر کل پرسوں تک قرض ادا کرنے کا وعدہ کرے تو یہ ٹالم ٹولا نہ ہوگا اور جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا میرے باپ کے قرض

في حقوقهم في دين ابي فسالهم النبي صلى الله عليه وسلم ان يقبلوا تمر حائطي

خواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میرے باغ کا میوہ لے لیں انہوں نے

فابوا فلم يعطهم الحائط ولم يكسره لهم وقال ساغدو عليك غدا فغدا علينا

نہ مانا آخر آپ نے باغ ان کو نہ دیا نہ میوہ تڑوایا فرمایا میں کل وہاں آؤں گا پھر صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے

حين اصبح فدعا في ثمرها بالبركة فقضيتهم باب من باع مال المفلس او المعدم

اور باغ کے میوے میں برکت کی دعا فرمائی میں نے ان (سب) کا قرض ادا کر دیا باب دیوالیہ یا محتاج کا مال بیچکر قرضخواہوں کو بانٹ دینا

فقسمه بين الغرماء او اعطاه حتى ينفق على نفسه حدثنا مسدد حدثنا

یا خود اسی کو دینا کہ اپنی ذات پر خرچ کرے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

يزيد بن زريع حدثنا حسين المعلم حدثنا عطاء بن ابي رباح عن جابر بن

یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین معلم نے کہا ہم سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضا سے

عبد الله قال أعتق رجل غلاما له عن دبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم من يشتريه

انہوں نے کہا (انصاری نے) ایک شخص (ابو مذکور) نے ایک غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے

مني فاشتراه نعيم بن عبد الله فأخذ ثمنه فدفعه إليه باب إذا أقرضه

نعیم بن عبد اللہ قرشی نے (آٹھ سو درہم کے بدل) اس کو خرید لیا آپ نے اس کی قیمت کے روپے لیے اور انصاری کو دیدیے باب ایک معین وعدہ پر قرض

إلى أجل مسمى أو أجله في البيع قال ابن عمر في القرض إلى أجل لا بأس به وإن

دینا یا بیع کرنا اور ابن عمر نے کہا ایک میعاد پر قرض دینے میں کوئی برائی نہیں اگرچہ اس کو

أعطي أفضل من دراهمه ما لم يشترط وقال عطاء وعمرو بن دينار هو إلى

اپنے روپیوں سے اچھے روپے ملیں جب تک اس کی شرط نہ کرے اور عطا اور عمرو بن دینار نے کہا قرض دینے والا

أجله في القرض وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن

اپنی مدت کا پابند رہے گا اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے

هرمز عن أبي هريرة رضه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه ذكر رجلا من

انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر

بني إسرائيل سأل بعض بني إسرائيل أن يسلفه فدفعها إليه إلى أجل مسمى

فرمایا اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے قرض مانگا اس نے ایک معین میعاد پر اس کو قرض دیا اخیر حدیث تک

الحديث باب الشفاعة في وضع الدين حدثنا موسى حدثنا أبو عوانة

باب قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش کرنا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے

عن مغيرة عن عامر عن جابر رضه قال أصيب عبد الله وترك عيالا ودينا

انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا میرے باپ عبد اللہ شہید ہوئے اور بال بچے اور قرضہ چھوڑ گئے

فطلبت إلى أصحاب الدين أن يضعوا بعضا من دينه فأبوا فأتيت النبي

میں نے قرض خواہوں سے یہ چاہا کہ وہ کچھ قرضہ چھوڑ دیں لیکن انہوں نے نہ مانا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم فاستشفعت به عليهم فأبوا فقال صنف تمرك كل شيء منه على حدته

وسلم کے پاس آیا میں نے یہ چاہا کہ آپ کی سفارش کراؤں (آپ نے سفارش کی) جب بھی انہوں نے نہ مانا آپ نے فرمایا تو ایسا کر ہر ہر قسم کی کھجور کے الگ الگ

عذق ابن زيد على حدة واللين على حدة والعجوة على حدة ثم أحضرهم حتى

ڈھیر لگا عذق ابن زید ایک جگہ لین ایک جگہ عجوہ ایک جگہ پھر قرض خواہوں کو میرے آنے تک بلا

آتيك ففعلت ثم جاء صلى الله عليه وسلم فقعد عليه وكال لكل رجل حقه حتى

رکھ میں نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور ہر ایک قرض خواہ کو اس کی کھجور ناپ ناپ کر دی

استوفى وبقي التمر كما هو كأنه لم يمس وغزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم على ناضح

کھجور ویسی ہی رہی جیسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور ایسا ہوا میں پانی بھرنے کے ایک اونٹ پر سوار ہو کر جہاد کے لیے آپ کے ساتھ گیا

لنا فأزحف الجمل فتخلف علي فوكزه النبي صلى الله عليه وسلم من خلفه قال بعنيه

وہ اونٹ ماندہ ہو گیا اور لوگوں کے پیچھے رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے اس کو ایک لکڑی کی مار لگائی اور فرمانے لگے جابر یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال

كَانَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي حَدِيْثُ

اور مدینہ پہونچنے تک اس پر سواری کر سکتا ہے جب ہم مدینہ کے قریب ہو گئے میں نے آپ سے (الگ ہونے کی) اجازت چاہی یعنے کہا یا رسول اللہ میں نئی

عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا أُصِيْبَ

شادی کی ہے — آپ نے پوچھا — کنواری یا بیوہ — یعنے کہا بیوہ وجہ یہ کہ (عبداللہ میرے والد)

عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ

شہید ہوئے چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ گئے یعنے بیوہ اس لیے کی — کہ وہ انکو ادب اور تمیز سکھائے — آپ نے فرمایا

ائْتِ أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِيْ بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِيْ فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ

جا اپنی بی بی پاس جا میں گیا اور ماموں (ثعلبہ) سے کہا یعنے اونٹ بیچ ڈالا انہوں نے مجھکو ملامت کی ف یعنے بیان کیا کہ وہ اونٹ ماندہ

الْجَمَلِ وَبِالَّذِيْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ

ہو گیا تھا — اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم — نے اسکو ایک لکڑی ماری — پھر جب آپ مدینہ میں — تشریف

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِيْ

لائے تو میں دوسرے دن اونٹ لیکر پہونچا آپ نے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی دیدیا — اور مجاہدین کے ساتھ لوٹ کا — حصہ بھی مجھکو

مَعَ الْقَوْمِ بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَاللهُ لَا يُحِبُّ

دلایا باب مال کو تباہ کرنا (بیجا اسراف) منع ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اور اللہ فساد پسند نہیں کرتا اور (سورہ یونس میں فرمایا)

الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَقَالَ فِيْ قَوْلِهِ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَّتْرُكَ مَا

اللہ فسادیوں کا منصوبہ چلنے نہیں دیتا اور سورہ ہود میں فرمایا کیا تمہاری نماز ہمکو یہ حکم دیتی ہے کہ جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہم انکو اور

يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَّفْعَلَ فِيْ أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ

اور اپنے مال میں من مانی تصرف کرنا چھوڑ بیٹھیں اور سورہ نساء میں فرمایا اپنا روپیہ بے وقوفوں کے ہاتھ میں مت دو ف اور بے وقوفی کی

فِيْ ذٰلِكَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْخِدَاعِ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ

حالت میں حجر کرنا ف اور دھوکا دینے کی ممانعت ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ

ابْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن دینار سے انہوں نے کہا یعنے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ایک شخص (حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

إِنِّيْ أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ حَدَّثَنَا

عرض کیا لوگ خرید و فروخت میں مجھکو ٹھگ لیتے ہیں آپنے فرمایا تو بیوپار کے وقت یہ کہدیا کر دھوکے فریب کا کام نہیں ہے وہ ایسا ہی کہا کرتا تھا ف

عُثْمٰنُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے غلام

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ

تھے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے — آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی — تم پر حرام کی

الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ

اور بیٹیوں کا زندہ گاڑ دینا آپ تو کسیکو نہ دینا اور دوسروں سے مانگنا ف فضول بک بک لگانا بہت سوال کرنا ف

وَإِضَاعَةِ الْمَالِ بَابُ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهٖ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهٖ

اور مال برباد کرنا ف باب غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے بے اجازت کوئی کام نہ کرے

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضـ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ

انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے ہر شخص ایک طرح کا حاکم ہے

وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهٖ رَاعٍ

اور اپنی رعیت کی اس سے پرسش ہوگی بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے تو رعایا کی پرسش ہونا ہے اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے

وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ

اس سے اسکی رعیت کی پوچھ ہوگی عورت بھی اپنے خاوند کے گھر میں حکومت رکھتی ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جاوے گی

رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ

اور خادم (غلام نوکر) اپنے سردار کے مال میں حکومت رکھتا ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا ابن عمرؓ نے کہا یعنے ان لوگوں کا

هٰؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا آدمی اپنے باپ

قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ

کے مال میں بھی اختیار رکھتا ہے اس سے بھی رعیت کی بازپرس ہوگی غرض تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس

مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

سے اس کی رعایا کی بازپرس ہونا ہے

كِتَابٌ فِي الْخُصُومَاتِ

کتاب نالشوں اور جھگڑوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْإِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ حَدَّثَنَا

باب قرضدار کو پکڑ کر لیجانا دوسری جگہ اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ

ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا عبدالملک بن میسرہ نے مجھکو خبر دی کہا میں نے نزال

النَّزَّالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

بن سبرہ سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے یعنے ایک شخص کو ف ۲ ایک آیت اس کے خلاف پڑھتے سنا جس طرح

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَأَتَيْتُ بِهٖ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی یعنے اسکا ہاتھ پکڑا ف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهٗ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ

آپ نے (دونوں سے سنکر) فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں آنحضرت نے یہ فرمایا اختلاف نہ کرو تم سے پہلے

كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

اگلے لوگ اختلاف ہی کی وجہ سے تباہ ہو گئے ف ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے

سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ اور اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک مسلمان اور ایک یہودی

رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى

(ابوبکر صدیق اور فنحاص) نے آپس میں گالی گلوچ کی مسلمان کہنے لگا قسم اسکی جس نے محمد مصطفیٰ کو سارے جہان پر بزرگی دی

الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ

یہودی نے کہا قسم اسکی جس نے موسیٰ کو سارے جہان پر بزرگی دی یہ سنکر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا

ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ

اور ایک تھپڑ لگایا یہودی (روتا پیٹتا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور جو کچھ حال اسکا اور مسلمان کا گذرا

أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ

تھا وہ آپ کو کہہ سنایا ف آپ نے اس مسلمان کو بلا بھیجا اور حال دریافت کیا اس نے سارا حال عرض کیا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ

آپ نے فرمایا دیکھو موسیٰ پر مجھکو فضیلت مت دو ف قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائیں گے

الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا

میں بھی بیہوش ہو جاؤنگا لیکن سب سے پہلے مجھکو ہوش آئیگا میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں اب میں

أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

نہیں جانتا کہ وہ بھی بیہوش ہوکر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا ان لوگوں میں ہیں جن کو اللہ نے بیہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہم سے موسیٰ بن

إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا

اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ

کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک یہودی (فنحاص) آیا کہنے لگا ابوالقاسم تمہارے ایک صحابی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا

فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ

آپ نے پوچھا کس نے اس نے کہا ایک انصاری نے ف (آپ کے صحابی سے) فرمایا اسکو بلاؤ وہ آیا آپ نے پوچھا کیا تو نے اسکو مارا اس نے کہا میں نے اسکو بازار میں سنا

يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یوں قسم کھا رہا تھا قسم اسکی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر بزرگی دی میں نے کہا او خبیث کیا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اور

فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ

مجھکو غصہ آگیا میں نے ایک تھپڑ مار دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا دیکھو پیغمبروں میں ایک

الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ

کو دوسرے پر (اس طرح) بزرگی نہ دیا کرو قیامت کے دن ایسا ہوگا لوگوں کو غش آجائیگا سب سے پہلے زمین پھٹ کر میں باہر نکلوں گا

پیغمبروں سے افضل ہیں ف یعنی اس آیت میں فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ کہتے ہیں حاملان عرش بیہوش نہ ہونگے وہ مستثنیٰ ہیں ف اور بعضوں نے کہا

فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ

کیا دیکھونگا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں وہ بیہوش ہونگے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا طور پر جو بیہوش ہو چکے تھے

حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولَى حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ

وہی انکو کافی ہوگی ف۱ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضہ سے ایک یہودی

يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ

نے ایک چھوکری کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا اس میں کچھ جان باقی تھی لوگوں نے اس سے پوچھا یہ کس نے کیا کیا فلانے نے یا فلانے

حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ

نے جب اس یہودی کا نام لیا تو چھوکری نے سر سے اشارہ کیا وہ یہودی پکڑا آیا اقرار کیا اور حکم کا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ بَابُ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اسکا سر بھی دو پتھروں سے کچلا گیا ف۲ باب ایک شخص نادان یا کم عقل ہو گو

وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رضہ عَنِ

حاکم اس پر حجر نہ کرے مگر اسکا کیا ہوا معاملہ رد کر دیا جائے گا ف۳ اور جابر رضہ سے منقول ہے انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپنے ایک شخص کا صدقہ رد کر دیا پھر اسکو ایسی حالت میں صدقہ کرنے سے منع فرمایا ف۴ اور امام مالک نے

مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ

کہا ف۵ اگر کسی کا قرض کسی پر آتا ہو اور قرضدار پاس ایک ہی غلام ہو اور کوئی جائداد نہ ہو تو اسکا آزاد کرنا جائز نہ ہوگا

يَجُزْ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَ

باب اگر کسی نے ایک کم عقل یا اس کے مانند کسی شخص کا مال بیچکر قیمت اس کے حوالے کردے اور اس سے یہ کہا کہ حفاظت اور درستی سے رکھو

الْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ

تو یہ جائز ہے اگر اس پر بھی وہ روپیہ برباد کرے تو حاکم اسپر حجر کر سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ف۶ مال کو برباد کرنے سے منع

إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ

فرمایا اور جس شخص کو خرید و فروخت میں ف۷ فریب دیا جاتا تھا اس سے یہی فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یہی کہدیا کر دھوکے کا کام نہیں ہے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

اور اسکا مال نہیں چھینا ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز نے

ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضہ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ

کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص کو خرید و فروخت میں فریب دیا

فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ

جاتا تھا (لوگ اسکو ٹھگ لیتے تھے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو خرید فروخت کے وقت یوں کہدیا کر بھائی دھوکے فریب کا کام

يَقُولُهُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

نہیں ہے پھر وہ یہی کہا کرتا ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے محمد بن منکدر سے

عن جابر رضہ ان رجلا اعتق عبدا له ليس له مال غيره فرده النبي صلى

انہوں نے جابر رضہ سے ایک شخص نے ایک غلام آزاد کر دیا اُس کے پاس اور کوئی جائداد نہ تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کی آزادی رد کر دی

الله عليه وسلم فابتاعه منه نعيم بن النحام باب كلام الخصوم بعضهم في

اور نعیم بن نحام نے وہ غلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا باب مدعی یا مدعا علیہ ایک دوسرے کی نسبت جو کہیں (یہ غیبت میں داخل نہیں)

بعض حدثنا محمد اخبرنا ابو معوية عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله

ہے ف ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا ہمکو ابو معاویہ نے خبر دی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے شقیق سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين وهو فيها فاجر ليقتطع

اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی مسلمان کا مال ناحق مار لینے کے لیے

بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان قال فقال الاشعث في والله

وہ قیامت میں جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اُسپر غصے ہوگا اشعث نے کہا قسم خدا کی میرے ہی باب میں یہ حدیث آپ نے فرمائی مجھ میں

كان ذلك كان بيني وبين رجل من اليهود ارض فجحدني فقدمته الى النبي

اور ایک یہودی میں ایک زمین ساجھی کی تھی وہ میرا حصہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الك بينة

لیکر آیا آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں

قلت لا قال فقال لليهودي احلف قال قلت يا رسول الله اذا يحلف و

میں نے عرض کیا جی نہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ قسم کھا کر میرا مال مار لیگا

يذهب بمالي فانزل الله تعالى ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم

ف اس وقت اللہ تعالی نے سورہ آل عمران کی یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کا عہد کر کے قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مول

ثمنا قليلا الى اخر الاية حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عثمن بن عمر

لیتے ہیں اخیر آیت تک ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے

اخبرنا يونس عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن كعب رضہ انه

کہا ہمکو یونس نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اُنہوں نے کعب بن مالک سے

تقاضى ابن ابي حدرد دينا كان له عليه في المسجد فارتفعت اصواتهما

اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے مسجد نبوی میں اپنے قرض کا تقاضا کیا دونوں چلانے لگے ف

حتى سمعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج اليهما حتى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں تھے آپ نے وہیں سے اُن دونوں کی آوازیں سن لیں پھر آپ حجرے کا پردہ اٹھا کر برآمد

كشف سجف حجرته فنادى يا كعب قال لبيك يا رسول الله قال ضع من

ہوئے اور کعب کو پکارا کعب نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اتنا قرض

دينك هذا فاوما اليه اي الشطر قال لقد فعلت يا رسول الله

چھوڑ دے اور اشارے سے بتلایا یعنی آدھا قرض کعب نے کہا میں نے چھوڑ دیا یا رسول اللہ

نہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا ۱۲

ف ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ دونوں میں جھگڑا ہوا جیسے دوسری روایت میں ہے اسکی تصریح ہے اور جھگڑے میں یہ ظاہر ہے کہ ایک شخص دوسرے کی نسبت برے الفاظ کہتا ہے ۱۲ منہ

قَالَ ثُمَّ فَاقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ

تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اس کا قرضہ ادا کر ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب

قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمان بن عبدالقاری سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر بن خطاب رض سے سنا وہ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ

کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اس کے سوا دوسری طرح جس طرح میں پڑھا کرتا تھا

الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ

پڑھتے سنا اور مجھکو یہ سورت خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی میں قریب تھا حکیم پر جلدی کر بیٹھوں

عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ

ف مگر میں صبر کیے رہا جب وہ پڑھ چکے میں نے اُن کے گلے میں چادر ڈالکر انکو گھسیٹا (کہیں بھاگ نہ جائیں) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

پاس لایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سورہ فرقان میں نے انکو اور طرح پڑھتے سنا اُس کے خلاف جس طرح آپ نے مجھکو پڑھائی آپ نے فرمایا اسکو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لِي

چھوڑ دے پھر حکیم سے فرمایا پڑھ انہوں نے پڑھی آپنے فرمایا اسی طرح اتری ہے بعد اُس کے مجھ سے فرمایا تو پڑھ میں نے پڑھی فرمایا اسی

أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ قَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ

طرح اتری ہے دیکھو قرآن سات طرح پر اترا ہے ف۲ جیسے تم کو آسان ہو اس طرح پڑھو

هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ

بَابُ إِخْرَاجِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُومِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ

باب جب حال معلوم ہو جائے تو مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھر سے نکالدینا حضرت عمر نے ام فروہ ف۳

أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

ابوبکر صدیق کی بہن کو گھر سے نکالدیا جب انہوں نے نوحہ کیا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ

کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے حمید بن

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ

عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے یہ قصد کیا

هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ

کہ نماز کا حکم دوں وہ کھڑی کی جائے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے

الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بَابُ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ حَدَّثَنَا

گھر جلا دوں ف۴ باب میت کا وصی اسکی طرف سے دعویٰ کر سکتا ہے ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رض سے

أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ

کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص دونوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے زمعہ کی لونڈی کا جو لڑکا تھا اس میں

زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ

جھگڑا کیا سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی (عتبہ) نے مرتے وقت وصیت کی تھی جب تو مکہ پہنچے اور زمعہ کی لونڈی کا لڑکا دیکھے تو اس کو لے وہ

فَاقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي

میرا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے اس کو جنا ہے

فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس لڑکے کی صورت صاف عتبہ سے ملتی ہے لیکن آپ نے یہی حکم دیا کہ وہ لڑکا عبد بن زمعہ کو دیا جائے فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے

وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بَابُ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشَى مَعَرَّتُهُ وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ

اور ام المؤمنین سودہ سے فرمایا تو اس لڑکے سے پردہ کرو باب اگر شرارت کا ڈر ہو تو آدمی کا باندھنا درست ہے اور ابن عباس نے عکرمہ کو قید کیا اس

عِكْرِمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

لیے کہ قرآن اور حدیث اور دین کے فرائض سیکھے ف ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ

نجد کے ملک کو کچھ سوار روانہ کیے (سنہ ہجری میں) وہ سوار بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جسکو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور وہ یمامہ کا

أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سردار تھا ف صحابہ نے اسکو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے

قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ

اور ثمامہ کے پاس تشریف لے گئے پوچھا ثمامہ تو کس خیال میں ہے وہ کہنے لگا اے محمد ف میں اچھا ہوں پھر حدیث کے اخیر تک بیان کیا

بَابُ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ وَاشْتَرَى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ

باب حرم میں کسیکو باندھنا قید کرنا اور نافع بن عبد الحارث ف نے صفوان بن امیہ سے مکہ میں ایک گھر قید خانہ بنانے کے لیے اس شرط پر خریدا

مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ إِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ

کہ اگر حضرت عمر اس خریدی کو منظور کریں گے تو بیع پوری ہوگئی ورنہ صفوان کو جواب آنے تک علاوہ سو دینار کرایہ کی بابت ملیں گے

أَرْبَعُمِائَةٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي

اور عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں لوگوں کو قید کیا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ

سعید بن ابی سعید نے انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف روانہ کیا وہ بنی

مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ

حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جسکو ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور مسجد کے ایک ستون سے اسکو باندھ دیا ف

حنفیہ کو دار الندوہ میں یعنی حرم میں قید کیا وہ وہاں سے بھاگ کر نکل گئے ۱۲ منہ ف مدینہ بھی حرم ہے تو حرم میں قید کرنیکا جواز ثابت ہوا یہ باب لاکر امام بخاری نے اسکا رد کیا جو ابن ابی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ الْمُلَازَمَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ

باب قرضدار کے ساتھ رہنے کا بیان ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے

وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ

اور یحییٰ کے سوا اور راویوں نے یوں کہا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے انہوں نے کعب بن مالک سے ان کا قرض عبداللہ بن ابی حدرد

ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ

اسلمی پر آتا تھا عبداللہ سے ملاقات ہوئی ان کے پیچھے ہوئے پھر دونوں نے باتیں کیں یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ

ان پر سے گذرے اور فرمایا کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی آدھا قرض معاف کر دے کعب نے یہ سنکر آدھا قرض اس سے وصول کیا آدھا چھوڑ دیا

نِصْفًا بَابُ التَّقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا

باب تقاضا کرنے کا بیان ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی

شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي

انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں

الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ

لوہاری کا پیشہ کرتا تھا عاص بن وائل (کافر) پر میرا کچھ قرض نکلتا تھا میں تقاضا کرنے کو اس کے پاس گیا وہ کہنے لگا میں تو تیرا قرض جب تک نہیں

حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ

دینے کا جب تک تو محمد سے پھر نہ جائے میں نے جواب دیا خدا کی قسم میں تو محمد سے اس وقت تک بھی نہیں پھرنے کا کہ اللہ تجھ کو مارے

اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ

پھر مار کر اٹھائے وہ کہنے لگا تو پھر مجھ کو چھوڑ دے میں جب مر کر جیوں گا اور مال اور اولاد مجھ کو ملے گی تو تیرا

أَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ

قرض ادا کر دونگا اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر تو نے اسکو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا کیا ہے مجھکو مال اولاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ

کتاب پڑی ہوئی چیز کے بیان میں (جس پڑی ہوئی چیز کو کوئی اٹھائے اسکو لقطہ کہتے ہیں)

وَإِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

اور جب لقطہ کا مالک اس کی نشانیاں (صحیح) بتلا دے تو اس کے حوالے کر دے ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ

كتاب اللقطة

وحدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سلمة سمعت

دوسری سند اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ سے کہا میں نے سوید

سويد بن غفلة قال لقيت أبي بن كعب فقال أخذت صرة مائة دينار فأتيت

بن غفلہ سے سنا کہا میں ابی بن کعب سے ملا انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی اس میں سو اشرفیاں تھیں میں آنحضرت صلی

النبي صلى الله عليه وسلم فقال عرفها حولا فعرفتها حولا فلم أجد من يعرفها ثم أتيته فقال

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا فرمایا سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہ میں سال بھر تک دریافت کرتا رہا کوئی اسکا پہچاننے والا نہ ملا پھر

عرفها حولا فعرفتها فلم أجد ثم أتيته ثالثا فقال احفظ وعاءها وعددها و

اور پوچھتا رہ میں پوچھتا رہا لیکن کوئی نہ ملا پھر تیسری بار آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور گنتی اور بندھن احتیاط سے پہچان رکھ پھر

وكاءها فإن جاء صاحبها وإلا فاستمتع بها فاستمتعت فلقيته بعد بمكة فقال

اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تو اسکو اپنے کام میں لا شعبہ نے کہا میں اسکے بعد سلمہ سے مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگے مجھ کو

لا أدري ثلاثة أحوال أو حولا واحدا باب ضالة الإبل حدثنا عمرو بن

یاد نہیں تین برس تک بتلانے کو کہا یا ایک برس تک باب بھولے بھٹکے اونٹ کا بیان ہم سے عمرو بن عباس نے

عباس حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن ربيعة حدثني يزيد مولى المنبعث

نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ربیعہ سے کہا مجھ سے یزید نے جو منبعث کا غلام تھا

عن زيد بن خالد الجهني قال جاء أعرابي النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عما يلتقطه فقال

انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک گنوار (بلال یا سوید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور پڑی ہوئی چیز کو پوچھنے لگا آپ

عرفها سنة ثم احفظ عفاصها ووكاءها فإن جاء أحد يخبرك بها وإلا فاستنفقها

نے فرمایا ایک سال تک اسکو پوچھتا رہ پھر اسکی تھیلی اور بندھن پہچان رکھ اگر کوئی آئے اور ٹھیک ٹھیک بتلائے (تو اس کو دیدے) ورنہ اسکو اپنے خرچ

قال يا رسول الله فضالة الغنم قال لك أو لأخيك أو للذئب قال ضالة الإبل

میں لا اس نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے کہنے لگا اچھا

فتمعر وجه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها ترد الماء

اونٹ یہ سنکر (غصے سے) آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ تو اسکا جوتا اور مشک موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے

وتأكل الشجر باب ضالة الغنم حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني

درختوں کے پتے کھا لیتا ہے باب کھوئی ہوئی بکری کا بیان ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان

سليمان عن يحيى عن يزيد مولى المنبعث أنه سمع زيد بن خالد يقول سئل

تیمی نے انہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ

النبي صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فزعم أنه قال اعرف عفاصها ووكاءها

وسلم سے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بندھن کو پہچان رکھ

ثم عرفها سنة يقول يزيد إن لم تعترف استنفق بها صاحبها وكانت وديعة

پھر سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہ یزید نے کہا اگر کوئی پہچاننے والا نہ آئے تو جس نے پایا وہ اسکو خرچ کر ڈالے مگر وہ مال اس کے پاس امانت رہیگا

عِنْدَهُ قَالَ يَحْيَى فَهٰذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے

هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا

یا یزید نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے پھر اس نے پوچھا آپ بھولی بھٹکی (گمی ہوئی) بکری کے باب میں کیا فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ

اس کو پکڑ لے کیونکہ بکری یا تو تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کا حصہ ہے یزید نے کہا بکری کو بھی پچھوانا چاہیے ف پھر اس نے پوچھا

تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ

بھولا بھٹکا اونٹ کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ رہنے دے اس کے ساتھ موزہ مشک سب موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے

الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا بَابٌ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ

درخت میں سے کھا لیتا ہے یہاں تک کہ اسکا مالک اسکو پا لیتا ہے باب اگر سال بھر تک لقطہ کا مالک نہ ملے تو پانیوالا اسکا مالک ہو جاتا

سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ

ہے ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک رحمہ نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی

ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

عبدالرحمن سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے کہا ایک شخص (بلال یا سوید) آنحضرت صلے

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا

اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور لقطہ (یعنے پڑی چیز) کو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا ایسا کر اس کی تھیلی اور بندھن پہچان

وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ

رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرتا رہ اگر اسکا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تیرا اختیار پھر اس نے پوچھا گمی ہوئی بکری کو کیا کروں آپ نے فرمایا

هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا

وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے پوچھا گما ہوا اونٹ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اسکا موزہ ہے مشک

وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا بَابٌ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً

ہے وہ پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے کھا لیتا ہے جب تک اسکا مالک اسکو ملے باب اگر کوئی سمندر میں لکڑی

فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

یا کوڑا یا کوئی ایسی چیز پائے ف اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے

ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ

انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک مرد کا ذکر

بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا

کیا (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) اور حدیث کو بیان کیا (جو اوپر گذر چکی جس میں قرضہ کا ذکر ہے) پھر وہ شخص نکلا اس قصد سے کہ شاید کوئی جہاز آیا ہو

هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ

ایک لکڑی تیر رہی ہے وہ اسکو اپنے گھر میں جلانے کے لیے اٹھا لایا جب اسکو چیرا تو اس میں سے روپیہ نکلا اور خط ملا

بَابٌ اِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

باب رستے میں کھجور پائے جس کو ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ لَوْلَا

نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رستے میں ایک کھجور پر گزرے فرمانے لگے

اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنِيْ

اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا اور یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے

مَنْصُوْرٌ وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

منصور نے اور زائدہ بن قدامہ نے بھی اس حدیث کو منصور سے بیان کیا انہوں نے طلحہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل

مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ فَاَرْفَعُهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اپنے گھر میں لوٹ کر جاتا ہوں وہاں اپنے بچھونے پر ایک کھجور پڑی پاتا ہوں ف ۳ میں اسکو کھانے کی نیت

لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بَابٌ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ اَهْلِ مَكَّةَ

سے اٹھاتا ہوں پھر ڈرتا ہوں کہیں صدقے کی نہ ہو اور اسکو پھینک دیتا ہوں باب مکے کے لقطہ کا کیا حکم ہے ف ۴

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ

طاؤس نے ابن عباس سے نقل کیا ف ۵ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مکے کا لقطہ کوئی نہ

لُقَطَتَهَا اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اٹھائے مگر جو اسکو بتلائے اور خالد بن حذاء نے عکرمہ سے نقل کیا ف انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ

وسلم سے آپ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اٹھائے مگر جو اس کو بتلائے اور احمد بن سعد نے کہا ہم سے روح نے بیان کیا

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ

ف کہا ہم سے زکریا نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا

مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکار ہانکا جائے نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے

اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ اِلَّا

مگر جو بتلائے وہ اٹھا سکتا ہے نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجیے آپ نے فرمایا اچھا اذخر

الْاِذْخِرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ

کاٹ سکتے ہو ف ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے اوزاعی نے

قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا مجھ سے

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

مجھ سے ابو ہریرہ رضہ نے بیان کیا انھوں نے کہا جب اللہ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا

قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ

تو آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اللہ تعالے نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک لیا

وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ

اور اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر حکومت دی دیکھو مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے درست نہیں ہوا (یعنے وہاں لڑنا) اور میرے لیے بھی ایک گھڑی

لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا

دن درست ہوا اب میرے بعد کسی کے لیے درست نہ ہوگا نہ وہاں کا شکار چھیڑا جائے نہ

يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ

کانٹا اکھیڑا جائے (کاٹا جائے) نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی اٹھائے مگر جو بتلائے ف ۲ اور جسکا کوئی عزیز مارڈالا جائے تو اس کو اختیار

بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ

ہے خواہ دیت لے یا قصاص عباس نے کہا یارسول اللہ اذخر کاٹنے کی اجازت ہو ف

فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ

ہم اسکو قبروں میں بچھاتے ہیں چھتوں پر ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے (پھر یمن والوں)

أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ

میں سے ایک شخص ابو شاہ نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ یہ خطبہ مجھکو لکھوا دیجیے آپ نے اصحاب سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا

فرمایا اچھا ابوشاہ کے لیے یہ خطبہ لکھدو ولید بن مسلم نے کہا میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اسکا کیا مطلب ہے میرے لیے لکھوا دیجیے

رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انھوں نے کہا یعنے یہ خطبہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا تھا

بَابُ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ

باب کسی کے جانور کا دودھ بے اسکی اجازت کے نہ دوہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ف ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى

کوئی دوسرے کے جانور کا دودھ بے اسکی اجازت کے نہ دوہے کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ

مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ

کوئی اس کے گودام میں آنکر اس کے غلہ کا کوٹھہ توڑے اور غلہ لیکر چلدے ایسے ہی جانوروں کے تھن ان کے کھانے کے

أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

کوٹھے ہیں تو کوئی کسیکا جانور بے اس کی اجازت کے نہ دوہے

بَابُ إِذَا جَاءَ

باب اگر پڑی ہوئی

صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ حَدَّثَنَا
چیز کا مالک سال بھر کے بعد آئے تب بھی پانے والے کو پھیرنا پڑے گا کیونکہ وہ اس کے پاس امانت تھی ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے

عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رض أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ
انہوں نے یزید سے جو منبعث کے غلام تھے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے ایک شخص (سوید یا بلال) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَ
سے لقطہ (یعنی گری ہوئی چیز) کو پوچھا آپنے فرمایا ایک سال بھر تک اسکو بتلا تا رہ پھر اسکا سر بندھن اور ظرف پہچان

عِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ
رکھ بعد اس کے خرچ کر ڈال اب اگر اسکا مالک آجائے تو اسکو ادا کر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کو کیا

الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
کریں آپ نے فرمایا اسکو پکڑ لے وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے کہا یا رسول اللہ

فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ
بھولا بھٹکا اونٹ یہ سنکر آپ غصے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے دونوں گال سرخ ہو گئے یا (مبارک) چہرہ سرخ

وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا بَابٌ
ہو گیا آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھ کو کیا واسطہ اس کے ساتھ تو اپنا موزہ ہے مشکیزہ ہے اسکا مالک جب آئیگا اسکو لے لیگا باب

هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ حَدَّثَنَا
پڑی چیز کا اٹھا لینا بہتر ہے ایسا نہ ہو وہ خراب ہو جائے یا غیر شخص اسکو لے بھاگے ہم سے

سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ
سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کہا میں نے سوید بن غفلہ سے سنا

غَفَلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ
وہ کہتے تھے میں ایک لڑائی میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا میں نے ایک کوڑا پڑا دیکھا

سَوْطًا فَقَالَ لِي أَلْقِهِ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ
اسکو اٹھا لیا ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا پھینک دے میں نے کہا نہیں میں نہیں پھینکوں گا اگر اسکا مالک کو پاؤنگا تو اسکو دیدونگا ورنہ اپنے کام میں لاؤنگا

بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ
جب ہم جہاد سے لوٹ کر آئے اور حج کو گئے تو مدینہ میں ابی بن کعب سے ملا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
کے زمانہ میں میں نے ایک تھیلی پائی تھی جس میں سو اشرفیاں تھیں میں اسکو لیکر آپ پاس آیا

عَلَيْهِ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا
آپنے فرمایا ایک سال تک اسکو بتلاتا رہ میں ایک سال تک پوچھتا رہا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اور پوچھتا رہ میں ایک سال تک

۱ یعنی اگر وہی چیز موجود ہو ... کا مال خرچ کر ڈالنے سے وہ قرض کی طرح اس کے ذمہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ

اور پوچھتا رہا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اور بتلا ویسے ایک سال اور ایسا ہی کیا پھر چوتھی بار آپ پاس آیا تو آپ نے فرمایا

اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا

اس کی گنتی اور سر بند بن اور ظرف خیال میں رکھ اگر اُسکا مالک آئے تو خیر ورنہ تو خرچ کر ڈال

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهَذَا قَالَ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے سلمہ سے یہی حدیث بیان کی شعبہ نے کہا پھر میں سلمہ سے اُس کے بعد

بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا بَابُ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ

مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگا میں نہیں جانتا اس حدیث میں سوید نے تین سال تک بتلانے کا ذکر کیا تھا یا ایک سال تک ف باب لقطہ کا بتلانا لیکن

وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

حاکم کے سپرد نہ کرنا ف۲ ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے

رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ

ربیعہ سے اُنہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا اُنہوں نے زید بن خالد سے اُنہوں نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَ

لقطے سے پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک بتلاتا رہ پھر اگر کوئی آئے اور اُس کے ظرف اور

وِكَائِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ

سر بند بن کا پتہ (ٹھیک ٹھیک) دے تو اُس کے حوالے کر دے ورنہ تو خرچ کر ڈال اور اُس نے بھولے بھٹکے اونٹ سے پوچھا آپ کا چہرہ بدل گیا فرمایا اونٹ

مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتَّى يَجِدَهَا

سے تجھ کو کیا واسطہ وہ اپنا مشک موزہ ساتھ رکھتا ہے پانی پی لیتا درخت میں سے کھا لیتا ہے اُسکا مالک جب آئے گا اُس کو لے لیگا

رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ بَابٌ

اُس نے بھولی بھٹکی بکری کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی باب

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو اسرائیل نے اُنہوں نے ابو اسحاق سے

قَالَ أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

کہا مجھ کو براء نے خبر دی اُنہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دوسری سند ہم کو عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ

اُنہوں نے ابو اسحاق سے اُنہوں نے براء بن عازب سے اُنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا (ہجرت کے قصے میں) میں چلا ایک بکریوں کا چرواہا

غَنَمَهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي

ملا وہ بکریاں ہانک رہا تھا میں نے اُس سے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے اُس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا ف۳ میں اسکو پہچانتا تھا میں نے اُس سے پوچھا

غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ

تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا میرے لیے دودھ نچوڑے گا اُس نے کہا اچھا میں نے اُس سے کہا اُس نے ایک

ف۱ جب آدمی کو اس میں شک ہوا کہ ایک سال کا ذکر کیا تھا یا تین سال کا تو ایک سال کی روایت یقینی ہوئی اور وہی قول ہے تمام علماء کا کہ لقطہ کا ایک سال تک بتلانا کافی ہے ۔ منہ

ف۲ اس باب سے امام اوزاعی کے قول کا رد منظور ہے

کتاب اللقطۃ

ف۳ [illegible]

فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ

بکری پکڑی ... جیسے کہا اُس نے تھن ... (گرد و غبار سے) صاف کرے ... اور اپنے ہاتھ

يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ إِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرٰى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ

بھی جھاڑ لے اُس نے ایسا ہی کیا (گرد جھاڑنے کو) اور ہاتھ پر ہاتھ مارا پھر ایک پیالہ بھر دودھ نچوڑا اور

وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے (کو ساتھ لی تھی) ایک پانی کی چھاگل رکھ لی تھی اسکا منہ کپڑے سے باندھ دیا تھا میں نے اس میں سے

بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ

پانی لیکر اس دودھ پر ڈالا اور نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آپ کے پاس آیا آپ آرام فرما رہے تھے میرے آتے ہی جاگے میں نے عرض کیا پیجیے یا رسول اللہ آپ نے اتنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

کِتَابٌ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا — کتاب

فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا

لوگوں کے حقوق اور انکے زبردستی چھین لینے کے بیان میں اور اللہ نے سورہ ابراہیم میں فرمایا اور ظالموں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھنا

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ رَافِعِي الْمُقْنِعِ وَ

اس کے سوا کچھ نہیں اللہ انکو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن اُن کی آنکھیں پتھرا جائیں گی سر اوپر کو اٹھائے بھاگے جا رہے ہونگے مقنع اور

الْمُقْمِحِ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِينَ مُدِيمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِينَ لَا يَرْتَدُّ

مقمح کے معنے ایک ہیں اور مجاہد نے کہا مہطعین کا معنے برابر نظر ڈالنے والے ف اور بعضوں نے کہا مہطعین کا معنے جلدی بھاگنے والا

إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ يَعْنِي جُوفًا لَا عُقُولَ لَهُمْ وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ

انکی نگاہ انکے خود کی طرف نہ لوٹے گی اور دلوں کے چھکے چھوٹ جائیں گے یعنے عقل سے خالی ہو جائیں گے اور اے پیغمبر ان لوگوں کو اس دن سے

يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ

ڈرا جب عذاب آ اترے گا اُس وقت نافرمان لوگ کہیں گے پروردگار ہم کو تھوڑی مہلت اور دے تو اب کی بار ہم تیرا حکم سن لیں گے

وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ وَسَكَنْتُمْ فِي

اور پیغمبروں کی تابعداری کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تم نے پہلے یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہمکو کبھی زوال نہیں ہونے کا اور تم نافرمانوں کے

مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ

گھروں میں جا کر بسے تھے اور تم کو معلوم ہو گیا تھا کہ ہمنے اُن کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تم سے (اگلے بہتیرے) قصے بیان کر دیے تھے ف

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ

اور یہ کافر بڑے بڑے مکر کر رہے ہیں اور اللہ کے پاس ان کا مکر لکھا ہوا ہے اسکے سامنے کچھ نہیں چلنے کی پیش آئیگی کے پہاڑ سرک جائیں گے

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۔ بَابُ قِصَاصِ

تو اے پیغمبر یہ مت سمجھ کہ اللہ اپنا وعدہ خلاف کریگا جو اس نے اپنے پیغمبروں سے کیا ہے بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا ف باب ظلم کا بدلہ

الْمَظَالِمِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو معاذ بن ہشام نے خبر دی کہا مجھ سے میرے باپ ہشام دستوائی نے بیان کیا

کسی کام کے نہ رہے البتہ نصاری میں قومی ہمدردی انتہا کو پہونچ گئی ہے ایک نصرانی پر دنیا کے کسی کونے پر ظلم ہو تو سارے نصاری اسکی مدد کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابو متوکل ناجی سے اُنہوں نے ابو سعید خدری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

فرمایا جب ایماندار لوگ (قیامت کے دن) دوزخ پر سے گذر جائیں گے تو بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر اٹکائے جائیں گے

فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ

اور دنیا میں جو اُنہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا تھا اُسکا بدلہ لیا جائے گا جب پاک صاف ہو جائیں گے تب اُنکو بہشت کے اندر جانے کی

بِدُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ

اجازت ملیگی قسم اسکی جس کے ہاتھ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ہر شخص کو بہشت میں اپنا مکان دنیا کے مکان سے بڑھکر

أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

معلوم رہیگا ف ۲ اور یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا اُنہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے ابو المتوکل نے

أَبُو الْمُتَوَكِّلِ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

بیان کیا ف ۳ باب اللہ تعالی کا (سورہ ہود میں) یہ فرمانا سن لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا

کہا ہم سے ہمام نے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی اُنہوں نے صفوان بن محرز مازنی سے اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں عبد اللہ بن

أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ

عمر کا ہاتھ تھامے ہوئے رستے میں جا رہا تھا اتنے میں ایک شخص سامنے سے آیا وہ کہنے لگا تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس باب میں کیا سنا ہے کہ اللہ قیامت کے دن جو اپنے بندے سے سرگوشی کریگا اُنہوں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے

يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا

اللہ مومن کو اپنے نزدیک بلالیگا اور اپنا پردہ عزت اس پر ڈالدے گا اور چھپا لیگا پھر پوچھے گا کہ تو فلانا گناہ معلوم ہے

أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ

فلانا گناہ معلوم ہے وہ کہیگا خداوند بیشک معلوم ہے جب سب گناہوں کا اُس سے اقرار کرا لیگا اور مومن یہ سمجھے گا اب تباہ ہو چکا اُس

هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ

وقت فرمائیگا میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے اور آج بخشدیتا ہوں ف ۴ پھر نیکیوں کا کتابچہ اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا لیکن

وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ

کافر اور منافق اُن پر تو کھلم کھلا فرشتے اور آدمی اور جن) یوں گواہی دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک پر جھوٹ باندھا ف ۵ سن رکھو

اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ بَابُ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے باب مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے ف ۶ ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا

بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

کہا ہم سے لیث نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے ان سے سالم نے بیان کیا اُن سے عبد اللہ بن عمر نے کہ آنحضرت

باب المظالم

أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے

يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ

حوالے اسکو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام نکالے گا اور جو شخص مسلمان پر سے چھوٹی

كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ

مصیبت ہٹائے تو اللہ قیامت کی بڑی مصیبت اس پر سے ہٹا دیگا اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپائے اللہ قیامت کے دن اس کے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ. بَابٌ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

عیب چھپائیگا۔ باب ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم ضروری ہے۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے

أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ

بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے

الطَّوِيلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ

خبر دی انھوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی کی ہر حال میں مدد کر

أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

ظالم ہو یا مظلوم ف ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انھوں نے حمید سے انھوں نے انس بن

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا

مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر وہ ظالم ہو یا مظلوم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرینگے لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو

بَابُ نَصْرِ الْمَظْلُومِ. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ

باب مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے ف ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اشعث بن سلیم

بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا

سے انھوں نے کہا میں نے معاویہ بن سوید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے براء بن عازب سے سنا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ

وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا پھر جن باتوں کا حکم دیا انکا بیان کیا بیمار پرسی کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا

وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةَ الدَّاعِي وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ

اور چھینک کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینا اور مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت قبول کرنا اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے برید سے انھوں نے ابو بردہ سے انھوں نے ابو موسیٰ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ

انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لیے ایسا ہونا چاہیے جیسے عمارت اسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ

مظلوم کی مدد کرنا ۱۲ منہ

کتاب المظالم

أصابعه **باب الانتصار من الظالم** لقوله جل ذكره لا يحب الله الجهر بالسوء

تک پہنچ گئی باب ظالم سے بدلہ لینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ کھلم کھلا برا کہنا پسند نہیں کرتا مگر

من القول إلا من ظلم وكان الله سميعا عليما والذين إذا أصابهم البغي هم

مظلوم اور اللہ سنتا جانتا ہے اور (سورہ شوریٰ میں) فرمایا اور وہ لوگ کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بھی بدلہ

ينتصرون قال إبراهيم كانوا يكرهون أن يستذلوا فإذا قدروا عفوا **باب**

لیتے ہیں ابراہیم نخعی نے کہا صحابہ ذلیل ہونے کو برا جانتے تھے جب دشمن پر قدرت حاصل کر لیتے تھے تو معاف کر دیتے تھے باب

عفو المظلوم لقوله تعالى إن تبدوا خيرا أو تخفوه أو تعفوا عن سوء فإن الله

ظالم کو معاف کر دینا اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اگر تم کھلا نیکی کرو یا چھپا کر یا برائی کو معاف کر دو تو اللہ بھی معاف کرنے

كان عفوا قديرا وجزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا وأصلح فأجره على الله

والا قدرت والا ہے اور (سورہ حم عسق میں) فرمایا برائی کا بدلہ برائی ہے اسی جیسی پھر جو کوئی معاف کر دے اور ملاپ کرے اسکو اللہ تعالیٰ ثواب دیگا

إنه لا يحب الظالمين ولمن انتصر بعد ظلمه فأولئك ما عليهم من سبيل إنما السبيل

وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جو کوئی اپنے پر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو اس پر کچھ گناہ نہیں گناہ

على الذين يظلمون الناس ويبغون في الأرض بغير الحق أولئك لهم عذاب

ان پر ہے جو لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں اور ملک میں ناحق ظلم کرتے ہیں ایسے لوگوں کو عذاب

أليم ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور وترى الظالمين لما رأوا العذاب

ہوگا اور جو کوئی صبر کرے اور بخش دے تو یہ بڑا کام ہے اور اے پیغمبر تو ظالموں کو دیکھیگا جب وہ عذاب دیکھ لیں گے

يقولون هل إلى مرد من سبيل **باب الظلم ظلمات يوم القيامة** حدثنا

تو کہیں گے اب کوئی دنیا میں پھر جانے کی بھی صورت ہے باب ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے ہم سے

أحمد بن يونس حدثنا عبد العزيز الماجشون أخبرنا عبد الله بن دينار

احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ماجشون نے کہا ہم کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی

عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الظلم ظلمات يوم القيامة

انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے ف

باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم حدثنا يحيى بن موسى حدثنا

باب مظلوم کی بد دعا سے بچے رہنا ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے

وكيع حدثنا زكرياء بن إسحاق المكي عن يحيى بن عبد الله بن صيفي عن أبي معبد

وکیع نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق مکی نے انہوں نے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو سعید سے

مولى ابن عباس عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن فقال اتق

ابن عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا دیکھ مظلوم

دعوة المظلوم فإنها ليس بينها وبين الله حجاب **باب من كانت له مظلمة**

کی بد دعا سے بچا رہیو کیونکہ اسکو اللہ تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں ف باب اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو

عِندَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَهُ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ

وہ اس سے معاف کرالے تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضرور ہے ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ

ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ

وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے کسی کی عزت یا آبرو ریزی کی ہو یا اور کوئی ظلم کیا ہو تو وہ آج دنیا میں اس کو معاف

الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ

کرالے اس دن سے پہلے جہاں نہ روپیہ ہوگا نہ اشرفی البتہ اگر نیک عمل اس کے پاس ہوگا تو وہ اسے لے جائیگا اس کے

بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ

ظلم کے موافق اور اگر نیک عمل نہ ہوگا تو مظلوم کی برائیاں لیکر اس پر ڈالی جائیں گی ف

عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ

امام بخاری نے کہا اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا سعید راوی کو مقبری اسلیے کہتے ہیں کہ وہ مقبرہ کے

نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ

پاس رہا کرتا تھا ف امام بخاری نے کہا وسعید مقبری بنی لیث کا غلام تھا

وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ بَابٌ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ

وہ ابو سعید کا بیٹا تھا ابو سعید کا نام کیسان ہے ف باب جب آدمی کسی کا قصور معاف کردے

ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

تو اب پھر رجوع نہیں کر سکتا ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ

انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے (سورہ نساء کی) اس آیت کی تفسیر میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا

إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا

بے رغبتی سے ڈرے فرمایا ایک مرد کے پاس ایک عورت ہوتی ہے وہ اس سے بہت صحبت نہیں کرتا اور اس کو چھوڑ دینا چاہتا ہے ایسی عورت

فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ بَابٌ

اگر اپنے خاوند کو یہ کہدے میں نے اپنا حق تجھ کو معاف کردیا ف یہ آیت اسی باب میں اتری باب

إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ

اگر کوئی شخص دوسرے کو اجازت دے یا معاف کردے مگر یہ بیان نہ کرے کہ کتنی کی اجازت اور معافی دی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رض

کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ یا پانی پینے کو لایا گیا آپ نے پیا آپ کی داہنی طرف ایک لڑکا تھا

وعن يساره الأشياخ فقال للغلام أتأذن لي أن أعطي هؤلاء فقال الغلام

(ابن عباس بیٹھے) اور بائیں طرف عمر والے لوگ آپ نے لڑکے سے پوچھا میاں لڑکے تم اس کی اجازت دیتے ہو پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں اس نے کہا

لا والله يا رسول الله لا أوثر بنصيبي منك أحدا قال فتله رسول الله صلى

نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ میں تو اپنا حصہ جو آپ کا جوٹھا ہے کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں

الله عليه وسلم في يده باب إثم من ظلم شيئا من الأرض حدثنا أبو اليمان

دیدیا باب جو شخص کسی کی کچھ زمین چھین لے تو کیا گناہ ہے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني طلحة بن عبد الله أن عبد الرحمن

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے طلحہ بن عبداللہ نے بیان کیا ان کو عبد الرحمن بن عمرو

ابن عمرو بن سهل أخبره أن سعيد بن زيد رض قال سمعت رسول الله صلى الله

ابن سہل نے خبر دی کہ سعید بن زید رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

عليه وسلم يقول من ظلم من الأرض شيئا طوقه من سبع أرضين حدثنا

فرماتے تھے جو کوئی کچھ زمین ظلم سے چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلے میں ڈالا جائے گا ہم سے

أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا حسين عن يحيى بن أبي كثير قال

ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے حسین معلم نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے

حدثني محمد بن إبراهيم أن أبا سلمة حدثه أنه كانت بينه وبين أناس

محمد بن ابراہیم نے بیان کیا ان سے ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا کہ ان میں اور چند لوگوں میں کچھ زمین کا

خصومة فذكر لعائشة رض فقالت يا أبا سلمة اجتنب الأرض فإن النبي صلى

جھگڑا تھا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اسکا ذکر کیا حضرت عائشہ نے کہا اے ابو سلمہ زمین ناحق لینے سے بچارہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ

الله عليه وسلم قال من ظلم قيد شبر من الأرض طوقه من سبع أرضين

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے گا اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جاوے گا

حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا عبد الله بن المبارك حدثنا موسى

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ

ابن عقبة عن سالم عن أبيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من أخذ

نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا سی زمین

من الأرض شيئا بغير حقه خسف به يوم القيمة إلى سبع أرضين قال

بھی ناحق لے لیگا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنستا چلا جائیگا امام

أبو عبد الله هذا الحديث ليس بخراسان في كتاب ابن المبارك

بخاری نے کہا یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے جو انہوں نے خراسان

أملاه عليهم بالبصرة باب إذا أذن إنسان لآخر شيئا جاز حدثنا

میں بنائی لیکن بصرہ میں یہ حدیث انہوں نے سنائی باب جب کوئی شخص دوسرے شخص کو کسی بات کی اجازت دے تو وہ کرسکتا ہے ہم سے

حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ

حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے جبلہ بن سحیم سے انہوں نے کہا ہم مدینہ میں رہنے کی حالت میں عراق والوں میں تھے ہم پر

فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ

قحط آیا تو عبداللہ بن زبیر ہم کو کھجور کھلایا کرتے عبداللہ بن عمر رضا ہم پر سے گذرتے اور کہتے

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجور ملا کر ایک بار اٹھا کر کھانے سے منع فرمایا ف البتہ اگر اسکا بھائی اجازت

مِنْكُمْ أَخَاهُ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

جس کے ساتھ کھا رہا ہو اجازت دے تو ایسا کر سکتا ہے ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ

انہوں نے ابو مسعود سے ایک انصاری مرد نے جس کا نام ابو شعیب تھا اپنے ایک غلام سے کہا ف

لَحَّامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جو قصائی تھا پانچ آدمیوں کا کھانا طیار کر دے اس لیے کہ میں دوسرے چار آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں

وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَدَعَاهُ

آپ سمیت پانچ آدمی ہونگے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرہ پر بھوک کا نشان دیکھا تھا آخر

فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے بلایا آپ کے ساتھ ایک شخص بن بلائے چلا گیا ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے فرمایا یہ شخص

أَتَأْذَنُ لَهُ قَالَ نَعَمْ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ حَدَّثَنَا

ہمارے ساتھ بن بلائے آ گیا ہے تو اس کو اجازت دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں ف۴ باب اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں یہ فرمانا وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے ف۵ ہم سے

أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ بَابُ إِثْمِ مَنْ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو ف۶ باب جو شخص ناحق

خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي

جھگڑے ناحق سمجھ کر اسکا گناہ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے

زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا

زینب بنت ام سلمہ نے بیان کیا ان سے ام المومنین ام سلمہ رض نے جو ان کی والدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انہوں نے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑا سنا آپ باہر برآمد ہوئے اور

فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ

اور فرمایا دیکھو میں آدمی ہوں ف (غیب کی بات نہیں جانتا) میرے پاس ایک فریق آتا ہے (اپنی دلیل بیان کرتا ہے) کبھی ایسا ہوتا ہے ایک فریق دوسرے

بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ

فریق سے عمدہ بولتا ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کرتا ہوں لیکن اگر میں اسکو (اس کے ظاہری بیان پر بھروسا کر کے) کسی مسلمان کا

مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا بَابٌ إِذَا خَاصَمَ

حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اسکو دلا رہا ہوں وہ لے یا چھوڑ دے ف باب جب جھگڑے کے وقت بد زبانی

فَجَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کرنا ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے

بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ

چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو منافق ہے ف٣ اور جس میں ان چار میں سے ایک بات ہوگی اس میں نفاق

فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَ

کی ایک خصلت ہوگی جب تک اسکو چھوڑ دے وہ چار باتیں یہ ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف کرے جب

إِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بَابُ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ

عہد کرے دغا دے جب جھگڑے تو بد زبانی کرے ف٤ باب اگر مظلوم ظالم کا مال پائے تو لوگوں میں اپنے حق کے موافق اسمیں سے لے

ظَالِمِهِ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ يُقَاصُّهُ وَقَرَأَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ

سکتا ہے ف اور محمد بن سیرین نے کہا اپنا حق برابر لے سکتا ہے اور سورہ نحل کی یہ آیت پڑھی اگر تم کو تکلیف دی

بِهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ

گئی ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہ نے کہا ہند بنت

قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا

عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی (ابوسفیان کی جورو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان بہت ہی

سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ

بخیل آدمی ہے کیا میں اسکا روپیہ لیکر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں تو

لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

دستور کے موافق دے سکتی ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى

لیث نے کہا مجھ سے یزید نے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ

سے عرض کیا آپ ہم کو دوسرے ملک والوں پاس بھیجتے ہیں ہم ایسے لوگوں پاس اترتے ہیں جو ہماری ضیافت نہیں کرتے تو آپ کیا فرماتے ہیں

قوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم حق
آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر اترو وہ جیسے دستور ہے تمہاری مہمانی کرنے کا حکم دیں تو قبول کرو نہ ان کو اپنی مہمانی کا حق وصول

الضيف باب ما جاء في السقائف وجلس النبي صلى الله عليه وسلم و
کرلو باب منڈووں کے نیچے بیٹھنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

اصحابه في سقيفة بني ساعدة حدثنا يحيى بن سليمن قال حدثني
آپ کے اصحاب بنی ساعدہ (انصار کا ایک قبیلہ) کے منڈوے میں بیٹھے ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ

ابن وهب قال حدثني مالك واخبرني يونس عن ابن شهاب اخبرني عبيد
ابن وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے (دوسری سند) اور ابن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی دونوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ

الله بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس اخبره عن عمر قال حين توفى الله
بن عتبہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس نے انہوں نے حضرت عمر سے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ

نبيه صلى الله عليه وسلم ان الانصار اجتمعوا في سقيفة بني ساعدة فقلت لابي بكر
علیہ وسلم کو اٹھا لیا تو انصار بنی ساعدہ کے منڈوے میں جمع ہوئے میں نے ابوبکر سے کہا

انطلق بنا فجئناهم في سقيفة بني ساعدة باب لا يمنع جار جاره ان
ہمارے ساتھ چلو پھر ہم انصار کے پاس اسی بنی ساعدہ کے منڈوے میں پہنچے باب اپنے ہمسایہ کو دیوار میں لکڑیاں لگانے سے

يغرز خشبه في جداره حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن
نہ روکنا چاہیے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن

شهاب عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
شہاب سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہمسایہ

لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبه في جداره ثم يقول ابو هريرة ما لي اراكم
اپنے ہمسایہ کو اس کی دیوار میں لکڑی (یا لکڑیاں) لگانے سے نہ روکے ابوہریرہ اس حدیث کو روایت کر کے کہتے تھے میں دیکھتا ہوں

عنها معرضين والله لارمين بها بين اكتافكم باب صب الخمر في الطريق
تم یہ بات نہیں سنتے قسم خدا کی میں تو یہ حدیث تم کو برابر سناتا رہوں گا باب شراب کا رستے پر بہا دینا درست ہے

حدثنا محمد بن عبد الرحيم ابو يحيى اخبرنا عفان حدثنا حماد بن
ہم سے ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان

زيد حدثنا ثابت عن انس كنت ساقي القوم في منزل ابي طلحة وكان
کیا کہا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں ابوطلحہ کے مکان میں لوگوں کا ساقی تھا (شراب پلا رہا تھا) ان دنوں کھجور ہی

خمرهم يومئذ الفضيخ فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي
کا شراب پیا کرتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا

الا ان الخمر قد حرمت قال فقال لي ابو طلحة اخرج فاهرقها فخرجت
سن لو شراب اب حرام ہو گئی انس نے کہا یہ منادی سنکر ابوطلحہ نے مجھ سے کہا باہر نکل اور یہ شراب بہا دے میں نکلا

ورنہ کسی کو یہ نہیں پہنچتا کہ ہمسایہ کی دیوار پر بغیر اسکی اجازت کے کڑیاں رکھے اور مالکیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک یہ حکم وجوبی ہے اگر ہمسایہ کی دیوار پر کڑیاں

ثم فقيها فجرت في سكك المدينة فقال بعض القوم قد قتل قوم وهي

نکلی پھینک دی اس کو بہا دیا وہ مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا بعض لوگ کہنے لگے ان مسلمانوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پیٹوں میں شراب تھا

في بطونهم فانزل الله ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيما

وہ شہید ہوئے تب اللہ نے سورہ مائدہ کی یہ آیت اتاری ایمان والوں پر اور جنہوں نے نیک کام کیے کچھ گناہ نہیں اس کا جو وہ کھا پی چکے

طعموا الاية باب افنية الدور والجلوس فيها والجلوس على الصعدات

اخیر آیت تک باب گھروں کے صحن اور ان میں بیٹھنا اور رستوں پر بیٹھنا

وقالت عائشة فابتنى ابو بكر مسجدا بفناء داره يصلي فيه ويقرأ القرآن

حضرت عائشہ نے کہا ابوبکر رضہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی وہاں نماز اور قرآن پڑھا کرتے

فيتقصف عليه نساء المشركين وابناؤهم يعجبون منه والنبي صلى الله

مشرکوں کی عورتیں اور بچے ان پر ہجوم کرتے ان کو تعجب ہوتا سنتے اور دیکھتے ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم يومئذ بمكة حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا ابو عمر حفص

مکہ میں تشریف رکھتے تھے ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عمر حفص بن

ابن ميسرة عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري

میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس على الطرقات فقالوا ما

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو رستوں پر بیٹھنے سے بچتے رہو صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بات میں تو ہم

لنا بد انما هي مجالسنا نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجالس فاعطوا الطريق

مجبور ہیں وہاں بیٹھ کر ہم بات چیت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اگر ایسی ہی مجبوری ہے تو رستہ کا حق ادا کرو

حقها قالوا وما حق الطريق قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام وامر

انہوں نے پوچھا کیا حق آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا اور ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات

بالمعروف ونهي عن المنكر باب الابار على الطرق اذا لم يتأذ بها حدثنا

کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا باب رستے پر کنواں کھود سکتے ہیں اگر اس سے تکلیف نہ ہو ہم سے

عبد الله بن مسلمة عن مالك عن سمي مولى ابي بكر عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة رض

عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابوبکر کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابو ہریرہ سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل بطريق اشتد عليه العطش فوجد بئرا فنزل فيها فشرب

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک شخص (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) رستے میں جا رہا تھا اس کو بڑی پیاس لگی ایک کنواں دیکھا اس میں اترا پانی پیا

ثم خرج فاذا كلب يلهث يأكل الثرى من العطش فقال الرجل لقد بلغ هذا الكلب من العطش

پھر باہر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا ہانپ رہا ہے پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے وہ اپنے دل میں کہنے لگا اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوا ہوگا جو میرا ہوا تھا

مثل الذي كان بلغ مني فنزل البئر فملأ خفه ماء فسقى الكلب فشكر الله له فغفر له

اور کنوے میں اترا اپنے موزہ میں پانی بھرا اور کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی اس کو بخش دیا

کتاب المظالم

قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ

صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہمکو ان جانوروں میں بھی ثواب ملیگا آپ نے فرمایا ہاں ہر تازے جگر والے میں

رَطْبَةٍ أَجْرٌ بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ

ثواب ہے ف باب رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور ہمام بن منبہ نے ف ابوہریرہ رضہ سے روایت کی انہوں نے آنحضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ بَابُ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے تو صدقہ کا ثواب ملیگا باب بلند اور پست بالاخانوں (یا ہوں) میں چھت

وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

وغیرہ پر رہنا جائز ہے ف ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ

انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى مَوَاقِعَ

مدینہ کے بلند مکانوں میں سے ایک مکان پر چڑھے ف پھر فرمایا کیا تم اپنے گھروں میں بلائیں اترنے کے مقاموں کو ایسے دیکھ رہے

الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

ہو جیسے میں دیکھ رہا ہوں بارش کے مقاموں کی طرح ف ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھکو عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رض عَنِ

انہوں نے عبداللہ بن عباس رضہ سے انہوں نے کہا مجھ کو ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر رضہ سے پوچھوں آنحضرت صلی

الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى

اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کی شان میں سورہ تحریم کی یہ آیت اتری اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ

اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ

میں توبہ کرو تو بہتر ہے تمہارے دل بگڑ گئے ہیں پھر ایسا ہوا میں نے ان کے ساتھ حج کیا اور رستہ سے مڑے ف میں بھی چھاگل لے کر انکے ساتھ مڑا

فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ

انہوں نے حاجت پوری کی جب لوٹ کر آئے تو میں نے چھاگل سے ان کے ہاتھ پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا اس وقت میں نے پوچھا امیر المومنین

الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کے باب میں

لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَالَ وَاعَجَبِي لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

اللہ نے فرمایا اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو انہوں نے کہا ابن عباس رضہ مجھ سے تعجب ہے ف عائشہ رضہ اور حفصہ مراد ہیں

ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ

پھر انہوں نے قصہ بیان کرنا شروع کیا کہنے لگے میں اور ایک میرا ہمسایہ انصاری ف

فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ

دونوں مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں ... اور باری باری ... رہا کرتے تھے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ

وسلم کے پاس (مدینہ میں) اترا کرتے ... ایک روز وہ آتا ایک روز میں جب میں اترتا تو اس دن کی خبر وحی وغیرہ سب اس انصاری کو

خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ

کو کر دیتا اور جس دن وہ اترتا ... وہ بھی ایسا ہی کرتا ... اور ہم قریش لوگ ... عورتوں

نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ

پر غالب رہا کرتے ف۱ جب ہم (مدینہ میں) انصاریوں پاس آئے دیکھا تو ان پر ... ان کی عورتیں غالب ہیں یہ رنگ دیکھ کر ہماری

نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي

عورتوں نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا ایکبار ایسا ہوا میں اپنی جورو پر چلایا (خفا ہوا) ... اس نے مجھکو ... جواب ... دیا

فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ

میں نے اس پر برا مانا وہ کہنے لگی تم نے میرا جواب دینا ... کیوں برا سمجھا ہے ... قسم خدا کی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ

بی بیاں آپ کو جواب دیتی ہیں ... اور کوئی بی بی ... تو ایسا کرتی ہے ... کہ دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی

فَأَفْزَعَنِي فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي

ہے ف۲ یہ سنکر میں گھبرا گیا میں نے کہا جو بی بی ایسا کرتی ہے وہ غضب کرتی ہے تباہ ہوئی ... پھر میں نے اپنے ... کپڑے ... پہنے

فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

اور حفصہ کے پاس گیا میں نے کہا حفصہ ... تم لوگوں کا کیا حال ہے ... تم میں کوئی سارے دن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ

بلکہ رات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصے رکھتی ہے اس نے کہا ہاں ایسا تو ہوتا ہے میں نے کہا جو ایسا کرے وہ تباہ اور برباد ... ہوئی

أَفَتَأْمَنُ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِينَ لَا تَسْتَكْثِرِي عَلَى

کیا تو اللہ کے غصے سے نہیں ڈرتی جو اس کے پیغمبر کو غصہ دلاتی ہے تو تباہ ہو جائے گی ف۳ دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت فرمائشیں

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَاسْأَلِينِي مَا بَدَا لَكِ

مت کیا کر ... اور آپ کو جواب دیا کر ... نہ آپ سے خفا ہوا کر ... اگر تجھے کچھ درکار ہو تو مجھ سے کہا کر ... اور تو

وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اس دھوکے میں مت آ تیری سہیلی (سوکنیاں) ف۴ تجھ سے زیادہ گوری اور خوبصورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زیادہ تجھ سے چاہتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ

ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مراد لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان دنوں یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ غسان کے لوگ ف۵ ہم سے لڑنے کے لیے گھوڑوں کو نعل باندھ

صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَنَائِمٌ

رہے ہیں خیر میرا ساتھی انصاری اپنی باری کے دن مدینے گیا وہاں سے لوٹ کر آیا تو اس نے میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا عمر سوتے ہیں

هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَتْ

میں گھبرا کر نکلا وہ کہنے لگا بڑا سانحہ ہوا میں نے پوچھا کیا ہوا کیا غسان کے لوگ آن پہونچے اس نے کہا نہیں

غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ

اس سے بھی بڑا اور لمبا واقعہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیدیا یہ سنکر میں نے

قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ

کہا حفصہ تو تباہ ہوئی برباد ہوئی میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ ایسا ہونیوالا ہے خیر میں نے اپنے کپڑے پہنے

عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ

اور صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے میں ادا کی آپ نماز پڑھ کر اپنے بالاخانے میں تشریف لے گئے وہاں اکیلے بیٹھ

فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي قُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَوَلَمْ أَكُنْ

رہے میں حفصہ پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہے میں نے کہا کیوں روتی کیوں ہے میں تو تجھ کو پہلے ہی ڈرا چکا تھا

حَذَّرْتُكِ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ

اب بتلا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دیدیا وہ کہنے لگی مجھ کو معلوم نہیں آپ

ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ

اس بالاخانے میں ہیں (پوچھو) یہ سنکر میں (حفصہ کے حجرے سے) باہر نکلا منبر کے پاس آیا دیکھا تو اس کے گرد لوگ بیٹھے ہیں ان میں کچھ رو رہے ہیں

مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ

میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر رنج کا غلبہ ہوا تو میں اٹھا اس بالاخانے کے پاس آیا جس میں آنحضرت رہتے تھے میں نے ایک کالے غلام سے

لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ

کہا جو وہاں بیٹھا تھا عمر کے لیے اجازت مانگ وہ اندر گیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی پھر باہر نکلا تو کہنے لگا

ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ

میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ خاموش ہو رہے میں لوٹ آیا اور منبر پاس جو لوگ بیٹھے تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا

الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ

پھر مجھ پر رنج غالب ہوا اور میں بالاخانے پاس گیا لیکن ویسا ہی معاملہ ہوا پھر میں ان لوگوں پاس آکر بیٹھ گیا جو منبر کے گرد بیٹھے تھے پھر مجھ سے نہ رہا گیا رنج

الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَلَمَّا

نے غلبہ کیا میں (بالاخانے کی طرف) اس غلام پاس آیا اور میں نے کہا عمر کے لیے اجازت مانگ لیکن اب کے بھی وہی ہوا آخر میں پیٹھ موڑ کر گھر کو چلا اسوقت غلام نے

وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي قَالَ أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ کو پکارا اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اجازت دی ہے

فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ

سنکر میں آپ پاس گیا آپ خالی بوریے پر لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی بچھونا بھی نہ تھا

قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ

اور بوریے کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے تھے ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیکا دیے ہوئے جس میں کھجور کی چھال بھری تھی

عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا ثُمَّ قُلْتُ وَ

اور پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدیا آپ نے میری طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا نہیں پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کا دل

أَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا

بہلانے کو یہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھئے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب تھے جب اپنے لوگوں پاس

قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آئے جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں (پھر سارا قصہ بیان کیا) یہ سنکر آپ ہنس دیئے

ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ملاحظہ فرماتے میں حفصہ پاس گیا اور میں نے کہا تو اپنی ہمجولی یا پڑوسن سے دھوکا مت کھا جو

هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ

وہ تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور تجھ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں حضرت عائشہ کو مراد لیا یہ سنکر آپ پھر ہنسے جب

حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ

میں نے دیکھا کہ آپ (دوبارہ) ہنسے تو میں بیٹھ گیا ف بعد اس کے میں نے آنکھ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو کوئی چیز نہیں دکھلائی دی صرف تین کچا چمڑا

غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ

وہ بھی کچی پڑی ہوئی تھیں میں نے کہا اللہ سے دعا کیجیے وہ آپ کی امت کو فراغت دے کیونکہ ایران اور روم کے لوگ مالدار ہیں اللہ نے انکو دولت دی ہے

عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ

حالانکہ وہ اللہ کو نہیں پوجتے اس وقت آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا خطاب کے بیٹے کیا ابھی تجھ کو شک ہے (تو دنیا کی دولت

يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا

اچھی سمجھتا ہے) ان لوگوں کے مزے تو دنیا کی زندگی ہی میں جلدی دیدیے گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ

میرے لیے دعا فرمایئے تو ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ سے

أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ

حفصہ رضہ نے آپ کا راز بیان کردیا تھا ف۲ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت

شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ

غصہ اتر آیا جب اللہ نے آپ پر عتاب فرمایا ف۳ خیر آپ انتیس دن کے بعد (بالا خانے میں اکیلے رہ کر) پہلے حضرت عائشہ رضہ پاس

عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا

گئے حضرت عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آئیں گے

وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ

اور ابھی تو انتیس ہی راتیں گذری ہیں میں انکو گن رہی ہوں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا بھی

تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ

ہوتا ہے اور یہ مہینا انتیس ہی کا تھا حضرت عائشہ نے کہا پھر اللہ تعالی نے اختیار کی آیت

آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا

آیت اتاری یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن الآیۃ ف سب سے پہلے آنحضرت صلعم نے مجھ ہی سے پوچھا اور فرمایا اے عائشہ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اس کے جواب

تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي

میں جلدی نہ کر اپنے ماں باپ سے صلاح کر لے حضرت عائشہ نے کہا آپ خوب جانتے تھے میرے ماں باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے کی کبھی رائے نہ دیں گے

بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا

پھر آپ نے یہی آیت پڑھی یا ایہا النبی سے عظیما تک

قُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ

میں نے کہا بس اسی بات میں میں اپنے ماں باپ سے صلاح کروں میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں پھر آپ نے دوسری

نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ

عورتوں کو بھی اختیار دیا سب نے حضرت عائشہ کی طرح جواب دیا ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے

عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا

انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کے پاس ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھائی اور

وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَجَلَسَ فِي عِلِّيَّةٍ لَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ

آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی آپ اپنے ایک بالاخانے میں بیٹھ رہے پھر حضرت عمرؓ آئے اور پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا

قَالَ لَا وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ

آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے ایک مہینے تک ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہے پھر انتیس دن تک آپ ٹھیرے رہے بعد اس کے اپنی عورتوں

عَلَى نِسَائِهِ بَابُ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ حَدَّثَنَا

پاس گئے باب مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں یا دروازے پر اونٹ باندھ دینا ف ہم سے

مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عقیل نے کہا ہم سے ابو المتوکل نے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ پاس آیا

قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا بلاط وہ پتھر جو مسجد کے

فَقُلْتُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ بَابُ

میں نے عرض کیا آپ کا اونٹ حاضر ہے آپ باہر آئے اور اونٹ کے نزدیک پھرنے لگے پھر فرمایا قیمت بھی لے لے اور اونٹ بھی لے جا۔ باب

الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

کسی قوم کے کوڑے پاس ٹھیرنا وہاں پیشاب کرنا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے

مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ

یا یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر آئے آپ نے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا باب رستے میں سے کانٹوں کی ڈالی

وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمَى بِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

یا راہ کی تکلیف دینے والی چیز ہٹا کر پھینک دینا ہم کو عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی

سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ

ایک شخص رستے میں جا رہا تھا وہاں کانٹے دار (ٹہنی) دیکھی اسکو اٹھا لیا (اور پھینک دی) اللہ نے اس کام کی قدر کی اسکو بخش دیا

لَهُ بَابٌ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ

باب اگر عام رستے میں اختلاف ہو اور وہاں رہنے والے کچھ عمارت بنانا چاہیں

ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا لِلطَّرِيقِ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ حَدَّثَنَا

تو سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیں ہم سے

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے زبیر بن خریت سے انہوں نے عکرمہ سے

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ

انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے جھگڑے میں یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیا جائے

أَذْرُعٍ بَابُ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

باب کسی شخص کی چیز بے اسکی اجازت کے لوٹنا منع ہے اور عبادہ بن صامت نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَنْتَهِبَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

بیعت کی کہ لوٹ نہ کریں گے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ

عدی بن ثابت نے کہا میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا وہ عدی کے نانا تھے

قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ (ناک کان کاٹنے) سے منع فرمایا ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

مجھ سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت

حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور شراب پینے والا جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور چور

يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ

جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور لوٹنے والا جب کوئی ایسی لوٹ کرتا ہے جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں

فيها أبصارهم حين ينتهبها وهو مؤمن وعن سعيد وأبي سلمة

تو وہ مومن نہیں رہتا اور سعید اور ابو سلمہ نے بھی

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله إلا النهبة باب كسر الصليب

ابو ہریرہ سے ایسی ہی روایت کی مگر اس میں لوٹ کا ذکر نہیں ہے باب صلیب (ترسول) کو توڑ ڈالنا اور

وقتل الخنزير حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا الزهري

سور کو مار ڈالنا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے

قال أخبرني سعيد بن المسيب سمع أبا هريرة رض عن رسول الله صلى الله

کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا

آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں عیسیٰ بن مریم نہ اتریں منصف حاکم بن کر

فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله

صلیب (ترسول) کو توڑ ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دینگے اور مال روپیہ پیسہ (اس وقت) ایسی کثرت ہوگی کوئی قبول ہی نہیں

أحد باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تخرق الزقاق فإن

کریگا باب کیا شراب کے مٹکے (یا پیپے) توڑ ڈالے جائیں مشکیں پھاڑ ڈالی جائیں اگر کسی نے مورت

كسر صنما أو صليبا أو طنبورا أو ما لا ينتفع بخشبه وأتي شريح في طنبور كسر

یا ترسول یا طنبورہ (ڈھول) یا جس چیز کی لکڑی کام میں نہیں آتی (جیسے ستارہ وغیرہ) توڑ ڈالا تو تاوان ہوگا یا نہیں اور شریح قاضی پاس طنبورہ توڑنیکا

فلم يقض فيه بشيء حدثنا أبو عاصم الضحاك بن مخلد عن يزيد بن

مقدمہ آیا انہوں نے کچھ تاوان نہ دلایا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے

أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع رض أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى نيرانا

انہوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس دن خیبر فتح ہوا کچھ

توقد يوم خيبر قال على ما توقد هذه النيران قالوا على الحمر الإنسية

آگ روشن دیکھی آپ نے پوچھا یہ کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا گوشت آپ نے فرمایا

قال اكسروها وأهرقوها قالوا ألا نهريقها ونغسلها قال اغسلوا حدثنا

یہ ہانڈیاں توڑ ڈالو اور گوشت وغیرہ سب اوندھا دو (بہا دو) لوگوں نے کہا ہم گوشت وغیرہ سب بہا کر ہانڈیاں دھو ڈالیں فرمایا اچھا دھو ڈالو

علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أبي

علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبداللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے

معمر عن عبد الله بن مسعود رض قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة و

انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فتح کے دن) مکہ میں داخل ہوئے (کعبے کے پاس گئے)

حول الكعبة ثلثمائة وستون نصبا فجعل يطعنها بعود في يده وجعل

وہاں کعبے کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے تھے آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ہر ایک بت کو کچوکا مارتے (وہ گر پڑتا) فرماتے جاتے

عبادت پر تھیر کریں گے سور سب مار ڈالیں گے اس کی حرمت آپ ظاہر کر دینگے اور جزیہ لینا موقوف کر دینگے یا تو آدمی اسلام لائے یا قتل کیا جائے بس ساری دنیا میں ایک ہی دین ہو جائے

يَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْآيَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

اور سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیت پڑھتے تھے (حق آن پہنچا اور ناحق مٹ گیا) اخیر آیت تک ف ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ الْقَاسِمِ عَنْ

انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم سے انہوں نے

عَائِشَةَ رض أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ

حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے اپنے حجرے کے سائبان پر ایک پردہ لٹکایا جس میں مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ

سلم نے اس کو پھاڑ ڈالا یا اتار کر پھینک دیا حضرت عائشہ نے اس کے دو گدے بنا ڈالے وہ گھر میں رہتے آنحضرت ان پر بیٹھا کرتے

يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا

ف۲ باب جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لڑے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے

سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابو الاسود محمد بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی

ابْنِ عَمْرٍو رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ

سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے

فَهُوَ شَهِيْدٌ بَابُ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

وہ شہید ہے ف۳ باب اگر کوئی کسی کا پیالہ یا اور کچھ سامان توڑ ڈالے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ

یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہ رضی) کے پاس

بَعْضِ نِسَآئِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا

بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں دوسری ایک بی بی (صفیہ رضی یا ام سلمہ رضی یا زینب رضی یا حفصہ رضی) ف۴ نے اپنی لونڈی کے ہاتھ ایک پیالہ کھانے کا بھیجا

طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيْهَا الطَّعَامَ

حضرت عائشہ رضی نے (غصہ میں آکر) ایک ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا آنحضرت نے پیالہ اٹھا کر اس کو جوڑا اور کھانا اس کے اندر رکھا اور صحابہ رضی

وَقَالَ كُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ

سے فرمایا کھانا کھاؤ اور اس لونڈی اور پیالہ کو رہنے دیا جب کھانے سے فارغ ہوئے تو دوسرا ثابت پیالہ اس کو دیا اور

وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

ٹوٹا اپنے پاس رکھ لیا اور سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان

حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ

کیا کہا ہم سے انس رضی نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث ف ۵ باب اگر کسی کی دیوار گرا دے تو ویسی ہی دیوار بنا دے

مِثْلَهُ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ

ف۶ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِيْ

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک (عابد) شخص

بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يُقَالُ لَهٗ جُرَيْجٌ يُصَلِّيْ فَجَاءَتْهُ اُمُّهٗ فَدَعَتْهُ فَاَبٰى اَنْ يُّجِيْبَهَا

تھا جریج نامی وہ اپنے عبادتخانہ میں نماز پڑھ رہا تھا اسکی ماں آئی اسکو بلایا لیکن اس نے جواب نہ دیا اپنے دل میں

فَقَالَ اُجِيْبُهَا اَوْ اُصَلِّيْ ثُمَّ اَتَتْهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُوْمِسَاتِ

کہنے لگا میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں خیر پھر دوبارہ اسکی ماں آئی (اور پکارا لیکن جواب نہ ملا) آخر اسکی ماں نے بددعا دی یا اللہ جریج کو جب تک فاحشہ عورتوں کا منہ نہ دکھلائے اس کو موت نہ دیجیو

وَكَانَ جُرَيْجٌ فِيْ صَوْمَعَتِهٖ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لَاَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ

جریج اپنے عبادتخانہ میں (رہا کرتا تھا) ایک فاحشہ عورت کہنے لگی میں تو اسکو بہکا دونگی وہ آئی اور جریج سے بات کی

فَكَلَّمَتْهُ فَاَبٰى فَاَتَتْ رَاعِيًا فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَّفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ

لیکن اس نے نہ مانا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے بدفعلی کرائی جب لڑکا جنی تو کہنے لگی یہ جریج

هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ وَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهٗ فَاَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ

کا لڑکا ہے یہ سنکر (اس کی قوم کے) لوگ آئے اور اسکا عبادتخانہ توڑ ڈالا اور وہاں سے اسکو نیچے اتار کر (خوب) گالیاں دیں اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی

اَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ اَبُوْكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِيْ قَالُوْا نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ

پھر اس بچے کے پاس آیا کہنے لگا ای بچے (بتلا) تیرا باپ کون ہے وہ بولا میرا باپ چرواہا ہے تب تو لوگ (شرمندہ ہوئے) انہوں نے اسکا عبادتخانہ توڑا تھا

مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ طِيْنٍ

کہنے لگے ہم (دوبارہ) تیرا عبادتخانہ سونے سے بنا دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو جیسے پہلے بنا ہوا تھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنِّهْدِ وَالْعُرُوْضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَ

باب کھانے، اور سفر خرچ اور اسباب میں اور جو چیزیں ماپ کر بکتی ہیں

يُوْزَنُ مُجَازَفَةً اَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لِمَا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فِي النِّهْدِ بَاْسًا اَنْ يَّاْكُلَ

یا تول کر ان کو کیونکر بانٹنا یا ڈھیر لگا کر یا مٹھی مٹھی کرکے کیونکہ مسلمانوں نے سفر خرچ کی شرکت میں کوئی قباحت نہیں دیکھی اسی طرح کہ کچھ یہ کھائے کچھ وہ

هٰذَا بَعْضًا وَّهٰذَا بَعْضًا وَّكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ

کھائے یوں ہی اندازے سے اسیطرح سونے کو چاندی کے بدل یا چاندی کو سونے کے بدل بن تولے ڈھیر لگا کر بانٹنے میں اسی طرح دو دو کھجوریں ملا کر

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا

جابر رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (رجب سنہ ہجری میں) سمندر کے

قِبَلَ السَّاحِلِ فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّاَنَا

کنارے ایک لشکر بھیجا ابو عبیدہ بن جراح کو اسکا سردار مقرر کیا یہ تین سو آدمی تھے میں بھی ان ہی میں تھا

الأوزاعي حدثنا أبو النجاشي قال سمعت رافع بن خديج رضہ قال كنا

اوزاعی نے کہا ہم سے ابو النجاشی نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا وہ کہتے تھے ہم

نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم العصر فننحر جزورا فنقسم عشر قسم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ کاٹتے تھے پھر اس کے دس حصے کرتے اور ہم

فنأكل لحما نضيجا قبل أن تغرب الشمس حدثنا محمد بن العلاء حدثنا

پکا ہوا گوشت سورج ڈوبنے سے پہلے کھا لیتے۔ ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

حماد بن أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى قال قال النبي صلى

حماد بن اسامہ نے بیان کیا انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم إن الأشعريين إذا أرملوا في الغزو أو قل طعام عيالهم بالمدينة

فرمایا اشعری قبیلے کے لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے بال بچوں پاس کھانا کم رہ جاتا ہے تو سب

جمعوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموه بينهم في إناء واحد بالسوية

ملکر اپنا اپنا توشہ ایک ہی کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں پھر ایک برتن سے برابر برابر بانٹ لیتے ہیں

فهم مني وأنا منهم باب ما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما

وہ میرے ہیں میں ان کا ہوں۔ باب جو مال دو شخصوں کی ساجھے میں مشترک ہو وہ زکوٰۃ میں

بالسوية في الصدقة حدثنا محمد بن عبد الله بن المثنى قال حدثني

دوسرے کو برابر مجرا لیں۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے

أبي قال حدثني ثمامة بن عبد الله بن أنس أن أنسا حدثه أن أبا بكر رضہ

باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے ان سے انس نے بیان کیا ابو بکر صدیق رضہ نے

كتب له فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

انکو فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی آپ نے فرمایا

وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية باب قسمة

جو مال دو شخصوں میں مشترک ہو تو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرے سے برابر برابر مجرا لیں۔ باب بکریوں کا

الغنم حدثنا علي بن الحكم الأنصاري حدثنا أبو عوانة عن سعيد بن

بانٹنا۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے سعید بن مسروق

مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن جده قال كنا

سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم

مع النبي صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة فأصاب الناس جوع فأصابوا

ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں لوگوں کو بھوک لگی انہوں نے لوٹ میں اونٹ اور

إبلا وغنما قال وكان النبي صلى الله عليه وسلم في أخريات القوم فعجلوا

بکریاں کمائی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں میں تھے (اخیر) انہوں نے جلدی سے (تقسیم سے پہلے ہی)

وذبحوا ونصبوا القدور فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقدور فاکفئت

ثم قسم فعدل عشرۃ من الغنم ببعیر فند منہا بعیر فطلبوہ فاعیاھم

وکان فی القوم خیل یسیرۃ فاھوی رجل منہم بسہم فحبسہ اللہ ثم

قال ان لہذہ البہائم اوابد کاوابد الوحش فما غلبکم منہا فاصنعوا

بہ ہکذا فقال جدی انا نرجوا ونخاف العدو غدا ولیست معنا مدی افنذبح

بالقصب قال ما انہر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوہ لیس السن والظفر

وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ باب

القران فی التمر بین الشرکاء حتی یستاذن اصحابہ حدثنا خلاد بن یحیی

حدثنا سفیان حدثنا جبلۃ بن سحیم قال سمعت ابن عمر یقول

نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین جمیعا حتی

یستاذن اصحابہ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ عن جبلۃ قال

کنا بالمدینۃ فاصابتنا سنۃ فکان ابن الزبیر یرزقنا التمر وکان ابن

عمر یمر بنا فیقول لا تقرنوا فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الاقران

الا ان یستاذن الرجل منکم اخاہ

تم الجزء التاسع ویتلوہ الجزء العاشر ان شاء اللہ تعالی

نواں پارہ تمام ہوا اب دسواں شروع ہوتا ہے اگر اللہ نے چاہا

فہرست ابواب پارہ نہم تیسیر الباری اردو ترجمہ صحیح البخاری

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت نصاب مسائل حنفیہ شریعت کے لیے چشمہ جاری ہے نمائی ہر سامع و قاری مسمی بہ

تیسیر الباری

مطلب خیز ترجمہ

صحیح البخاری

از عمدۂ افادات و زبدۂ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بہ نواب وقار نواز جنگ بہادر سلمہ

در مطبع احمدی واقع لاہور بہ اہتمام شیخ احمد طبع ہو

یہ پارہ و نیز باقی انتیس پارے بدوکان شیخ احمد ولد شیخ محی الدین تاجر کتب و مالک و مہتمم مطبع احمدی لاہور سے بکفایت مل سکتے ہین

الجزء العاشر

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

باب تقويم الاشياء بين الشركاء بقيمة عدل

باب مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ ٹھیک قیمت لگا کر شریکوں میں تقسیم کرنا

حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث حدثنا

ہم سے عمران بن میسرہ ابوالحسن البصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے

ايوب عن نافع عن ابن عمر رضی قال قال رسول الله صلى الله

ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم من اعتق شقصا له من عبد او شركا او قال

جو شخص مشترک (ساجھی کے) غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اور

نصيبا وكان له ما يبلغ ثمنه بقيمة العدل فهو عتيق

اس کے پاس مال سارے غلام کی قیمت کے موافق ہو تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا اگر اتنا مال نہ ہو تو بس جتنا

والا فقد عتق منه ما عتق قال لا ادري قوله عتق

حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا ایوب نے کہا یہ فقرہ جتنا حصہ اسکا تھا اتنا ہی آزاد ہوا مجھ کو معلوم نہیں نافع

منه ما عتق قول من نافع او في الحديث عن النبي

کا قول ہے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں داخل ہے

صلى الله عليه وسلم حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد الله

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے

اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ

خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے

نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (شرکت کے) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے وہی اپنے مال میں

خَلَاصُهٗ فِىْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِىَ

سے اسکا باقی حصہ بھی آزاد کرائے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو انصاف سے اس غلام کی قیمت لگا کر باقی حصہ کے لیے اس سے کمائی کرائیں پھر اس پر

غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بَابٌ هَلْ يُقْرَعُ فِى الْقِسْمَةِ وَالْاِسْهَامِ فِيْهِ حَدَّثَنَا

سختی نہ کریں　باب　تقسیم میں قرعہ ڈالکر حصے کر لینا ف۲　ہم سے

اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رضى الله عنه

ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر شعبی سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن بشیر سے سنا

عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں پر قائم ہے (آگے نہ بڑھے) اور جو ان میں گھس گیا (گناہ

اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ

میں پڑ گیا) دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈالکر جگہ بانٹ لی ف۳ کسی نے اوپر کا درجہ لیا کسی نے نیچے کا اب جو لوگ

فِىْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِىْ نَصِيْبِنَا

نیچے کے درجہ میں رہے وہ پانی لینے کے لیے اوپر کے درجے والوں پر سے گذرے پھر کہنے لگے اگر ہم نیچے ہی اپنے درجے میں ایک سوراخ

خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَّتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَّاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى

کر لیں تو بار بار آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں گے اگر اوپر والے انکو چھوڑ دیں ایسا کرنے دیں تو سب ڈوب کر تباہ ہونگے اور اگر انکو روکیں تو

اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا بَابُ شَرِكَةِ الْيَتِيْمِ وَاَهْلِ الْمِيْرَاثِ حَدَّثَنَا

آپ بھی بچیں گے دوسرے بھی　باب　یتیم کا دوسرے وارثوں کے ساتھ شریک ہونا ف۴　ہم سے

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِىُّ الْاُوَيْسِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ

عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے (سورہ نساء کی) اس آیت کو پوچھا اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ کر سکنے کا

اِنْ خِفْتُمْ اِلٰى وَرُبَاعَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِىْ هِىَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهٗ فِىْ

ڈر ہو تو جو عورتیں پسند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی (محافظ رشتہ دار) کے قبضے میں ہو اس کے مال

مَالِهٖ فَيُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِىْ

میں اسکی ساجھی ہو ف۵ اور وہ اسکی مالداری اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کر لینا چاہے لیکن پورا انصاف سے جتنا اسکو اور جگہ ملتا نہ دے کر یوں ہی اسکو

صَدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ

بھی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنا منع ہوا مگر جب پورا انصاف کے ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ جو ان کو دوسری جگہ ملتا ہو ادا کریں اور

وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ

ان کو یہ حکم ہوا کہ ان کے سوا دوسری عورتیں جو پسند آئیں نکاح میں لائیں

النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ ۔ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ

عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا لوگوں نے اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا (ایسی لڑکیوں سے نکاح کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ

اجازت چاہی) اس وقت (اسی سورت کی) یہ آیت اتری اور لوگ تجھ سے عورتوں کے باب میں فتویٰ پوچھتے ہیں آخر تک فرمایا اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو

أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ

یہ جو اس آیت میں ہے اور جو قرآن میں پڑھا جاتا ہے تم پر اس سے مراد پہلی آیت ہے جس میں اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ ہو سکنے

فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ

کا ڈر ہو تو دوسری عورتیں جو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جو

عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ

اللہ نے دوسری آیت میں فرمایا اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو

أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا

اور مال و جمال کم رکھتی ہو اس سے تو تم نفرت کرتے ہو اس لیے

أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ

جس یتیم لڑکی کے مال اور جمال میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا مہر

رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ ۔ بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

دینا ۔ باب زمین مکان وغیرہ میں شرکت کا بیان ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی

مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے

عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا جب

يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ۔ بَابُ إِذَا اقْتَسَمَ

حد بندی ہو جائے اور رستے ٹھہرا دیے جائیں پھر شفعہ نہیں رہے گا ۔ باب جب شریک گھروں وغیرہ کو

ف

الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

تقسیم کر لیں تو اب اس سے پھر نہیں سکتے اور نہ شفعہ کا ان کو حق رہے گا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

ف ۲

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض

عبدالواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے

قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا حد بندی ہو جائے

الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَ
اور رستے الگ پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں رہا باب سونے چاندی اور جن چیزوں میں بیع

الْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
صرف ہوتی ہے ان میں شرکت ف کہا ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے

عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ
بیان کیا انہوں نے عثمان بن اسود سے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم نے خبر دی کہا

سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي
میں نے ابو المنہال سے نقدا نقد بیع صرف کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک نے

شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ
مل کے کچھ نقدا نقد خریدی کچھ ادھار اتنے میں براء بن عازب ہمارے پاس آئے ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے اور میرے

أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ
ساتھی زید بن ارقم نے ایسا کیا تھا اور ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا آپ نے

فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ بَابُ مُشَارَكَةِ
فرمایا جو نقدا نقد ہو وہ تو رکھ لو اور جو ادھار ہو اس کو چھوڑ دو باب کھیتی میں مسلمان کا

الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ
ذمی اور مشرک کے ساتھ شریک ہونا ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے

ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین

خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا بَابُ
یہودیوں کے حوالے کر دی اس اقرار پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں باب

قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
بکریوں کا انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ
کہ صحابہ میں تقسیم کر دیں قربانی کے لیے ہر ایک سال بھر کا بکری کا بچہ بچ رہا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ
کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا تو اس کی قربانی کر ف باب اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان اور

ف ۱ بیع صرف کا بیان اوپر گزر چکا ہے یعنی سونے چاندی کی بیع سونے چاندی سے اور نقدی کی بیع نقد سے ... کی بیع بعوض سونے چاندی ... ترجمہ باب نکلتا ہے ... نام معلوم نہیں ہوا ... کی حدیث سے ذمی کی شرکت کا جواز ... کھیتی میں نکلتا ہے اور جب کھیتی میں شرکت جائز ہوئی تو اور چیزوں میں بھی جائز ہوگی ابن بطال نے کہا امام مالک نے اس کے خلاف کیا ہے اور امام احمد وہ کہتے ہیں ... ذمی کی شرکت ...

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شِرْكَةً حَدَّثَنَا

منقول ہے کہ ایک شخص نے ف کوئی چیز چکائی دوسرے نے اسکو آنکھ سے اشارہ کیا (تب اس نے مول لے لیا) حضرت عمرؓ نے یہ سمجھا کہ وہ شریک ہے

أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ

اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھکو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن ابی ایوب نے خبر دی انہوں نے زہرہ بن معبد

زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تھا ان کی ماں زینب انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لے گئیں انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا

کہا یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجیے آپ نے فرمایا وہ چھوٹا ہے ف پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُس کے لیے برکت کی

لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى

دعا کی اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے ان کے دادا عبداللہ بن ہشام ان کو لیکر بازار کی طرف جاتے وہاں وہ

السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رض فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا

اناج خریدتے پھر عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر ان سے ملتے اور کہتے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو کیونکہ

فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو برکت کی دعا دی ہے عبداللہ بن ہشام انکو شریک کر لیتے تو ایسا ہوتا کہ کبھی پورا ایک اونٹ ف مع غلہ

الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ حَدَّثَنَا

نفع میں پیدا کر لیتے اور اس کو گھر بھیج دیتے **باب** غلام لونڈی میں شرکت ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ

آپ نے فرمایا جو شخص بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دے اگر وہ اس کی قیمت کے برابر مالدار ہو تو اسکو سارا بردہ آزاد کرا دینا واجب ہے ف

لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ

انصاف کے ساتھ اسکی قیمت کرائی جائے اور دوسرے شریکوں کو ان کے حصے کے دام دیے جائیں اور بردے کا پیچھا چھوڑ دیں

الْمُعْتَقِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے

عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص غلام میں

أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ

اپنا حصہ آزاد کر دے اور وہ مالدار ہو تو پورا غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ باقی حصے کے لیے اس سے محنت کرائیں گے مگر سختی نہ کریں گے

ف یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ کے لادنے کے موافق اناج پیدا کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ پیدا کرتے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے ہم کو بھی اس میں شریک کر لو

ف خواہ آزاد کرنے والا یا بردہ مسلمان ہو یا کافر اکثر علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

٦

عَلَيْهِ بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ وَاِذَا اَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي
باب قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت اور اگر کوئی کسی کو قربانی بھیجنے کے پھر اس میں کسی کو شریک

هَدْيِهٖ بَعْدَ مَا اَهْدٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ
کرلے ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی

ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَّعَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ
انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور ابن جریج نے طاؤس سے بھی روایت کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ
علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو مکہ میں آئے حج کا احرام باندھے ہوئے اور حج کی نیت (عمرہ وغیرہ) کی ان میں نہ تھی جب ہم مکہ میں

فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَّاَنْ نَّحِلَّ اِلٰى نِسَائِنَا فَفَشَتْ فِي ذٰلِكَ الْقَالَةُ
پہنچے تو آپ نے ہم کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالو اور یہ بھی حکم دیا کہ ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں اس کا چرچا ہونے لگا

قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوْحُ اَحَدُنَا اِلٰى مِنًى وَّذَكَرُهٗ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهٖ
عطاء نے جابر سے نقل کیا لوگ کہنے لگے کیا ہم حج کے لیے منیٰ کو اس کیفیت سے جائیں کہ ذکر سے منی ٹپک رہی ہو اور جابر نے اپنے ہاتھ سے

فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ
اشارہ کیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ بعضے لوگ ایسی ایسی باتیں بناتے ہیں

كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَاَنَا اَبَرُّ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ
خدا کی قسم میں ان سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اور اگر مجھ کو پہلے سے معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں

مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ
قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا اس وقت سراقہ بن مالک کھڑا ہوا

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا اَوْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ قَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ
کہنے لگا یا رسول اللہ یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ (سب لوگوں) کے واسطے آپ نے فرمایا نہیں خاص نہیں ہمیشہ کے لیے ہے جابر نے کہا اور حضرت

اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
علی بھی یمن سے آ پہنچے اب عطاء اور طاؤس میں سے ایک تو یوں کہتا ہے حضرت علی نے احرام کے وقت یوں کہا تھا لبیک بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ
وسلم اور دوسرا یوں کہتا ہے کہ انہوں نے لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا تھا خیر آپ نے انکو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَاَشْرَكَهٗ فِي الْهَدْيِ بَابُ مَنْ عَدَلَ
حکم دیا کہ احرام قائم رکھیں اور انکو قربانی میں شریک کرلیا باب تقسیم میں ایک اونٹ

عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ فِي الْقَسْمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ
کو دس بکریوں کے برابر سمجھنا ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو وکیع نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ
انہوں نے اپنے باپ سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم تہامہ کے ملک میں

ف بعض نسخوں میں ابن جریج کے بعد اس حدیث کو عطاء اور طاؤس دونوں سے روایت کیا ہے ... (حاشیہ)

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ مِنْ تِہَامَۃَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَّاِبِلًا فَعَجِلَ

ذو الحلیفہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہمنے (لوٹ میں) اونٹ بکریاں کمائیں لوگوں نے جلدی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں

الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِہَا الْقُدُوْرَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِہَا فَاُکْفِئَتْ

میں پکنے کے لیے چڑھا دیا اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں سب الٹ دی گئیں

ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ ثُمَّ اِنَّ بَعِیْرًا نَدَّ وَلَیْسَ فِی الْقَوْمِ اِلَّا خَیْلٌ

پھر آپ نے تقسیم میں ایک اونٹ کو برابر دس بکریاں رکھیں اور ایک اونٹ بھاگ نکلا اور گھوڑے سوار کم تھے آخر

یَسِیْرَۃٌ فَرَمَاہُ رَجُلٌ فَحَبَسَہٗ بِسَہْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ

ایک شخص نے تیر مارا اس کو روک دیا یہ آپ نے فرمایا دیکھو

لِہٰذِہِ الْبَہَائِمِ اَوَابِدَ کَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَکُمْ مِّنْہَا فَاصْنَعُوْا بِہٖ ہٰکَذَا

ان چوپایوں میں بھی بعضے وحشی جانوروں کی طرح جنگل نکلتے ہیں جب تم ان کو پکڑ نہ سکو تو ایسا ہی کیا کرو

قَالَ قَالَ جَدِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَرْجُوْ اَوْ نَخَافُ اَنْ نَّلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَیْسَ

عبایہ نے کہا میرے دادا رافع نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو امید ہے یا ڈر ہے کل دشمنوں سے بھڑ جائیں اور ہمارے پاس چھری

مَعَنَا مُدًی فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اَعْجِلْ اَوْ اَرِنْ مَا اَنْہَرَ الدَّمَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ

نہیں کیا ہم دھار دار لکڑی سے ذبح کر ڈالیں آپ نے فرمایا جلدی کر جو چیز خون بہا دے (اسی سے کاٹ ڈالو) اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے

عَلَیْہِ فَکُلُوْا لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ

تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخون سے ذبح نہ کرو اس کی وجہ میں کہوں دانت تو ہڈی ہے اور

وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَی الْحَبَشَۃِ

ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں

کِتَابُ الرَّہْنِ

کتاب رہن کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ فِی الرَّہْنِ فِی الْحَضَرِ

باب آدمی اپنی بستی میں ہو اور گرو رکھے

وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِہٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ حَدَّثَنَا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا کوئی نہ ملے تو ہاتھ رکھ لو گروی ہم سے

مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ وَلَقَدْ رَہَنَ

مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْعَہٗ بِشَعِیْرٍ وَّمَشَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ

سلم نے اپنی زرہ جو کے بدل گرو رکھی اور (ایک دن) ایسا ہوا میں آپ پاس جو کی روٹی اور

شَعِیْرٍ وَّاِہَالَۃٍ سَنِخَۃٍ وَّلَقَدْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

بودار چربی (کھانے کے لیے) لے گیا اور میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پاس

سَلِمَ الْأَصَاعٌ وَلَا أَمْسَى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ

تمام ایک صاع اناج سے سوا اور کچھ نہیں رہا حالانکہ نو گھر ہیں ف باب زرہ کو گرو رکھنا

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں

إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ

گروی اور ضمانت رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا ہم سے اسود نے حضرت عائشہ رض سے نقل کیا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی (ابو الشحم ف) سے وعدہ پر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی

بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو

باب ہتھیار گروی کرنا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ

کعب بن اشرف ف کا کام کون تمام کرتا ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی رکھی ہے محمد بن مسلمہ نے

بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي

کہا میں کرتا ہوں ف خیر وہ اس کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم کو ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض دو ف کعب نے کہا اچھا اپنی عورتیں گرو کرو

نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي

محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بھلا جورو تو تمہارے پاس کیسے گرو کریں تم تو سارے عرب میں خوبصورت ہو ف کعب نے کہا اچھا بیٹے

أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ

بیٹے گرو کر دو وہ کہنے لگے کیسے گرو کریں لوگ ہمیشہ ہمارے بیٹوں کو طعنہ دیتے رہیں گے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج پر گرو کیا گیا تھا

وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ

یہ تو بڑے شرم کی بات ہے البتہ ہتھیار گرو رکھ سکتے ہیں ف خیر وعدہ کرکے وہ گئے

فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

دوبارہ اس کے پاس آئے اور اسکو مار ڈالا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر آپ سے بیان کیا

بَابٌ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ تُرْكَبُ

باب گروی جانور پر سواری کرنا اسکا دودھ پینا درست ہے ف اور مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے ف نقل کیا انہوں نے کہا بھولے

الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

بھٹکے جانور پر اسکا چارہ نکلنے کے موافق سواری کی جاوے اور اسکا دودھ دوہا جائے ایسی ہی گروی جانور رہن ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الرَّهْنُ

سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے گروی جانور پر اسکا خرچ نظر کرکے سواری

کتاب الرہن

يركب بنفقته ويشرب لبن الدر إذا كان مرهونا حدثنا محمد بن مقاتل

سواری کی جائے دودھ والا جانور گروی ہو تو اُسکا دودھ پیا جائے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا

أخبرنا عبد الله أخبرنا زكريا عن الشعبي عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو زکریا نے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضی سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم الرهن يركب بنفقته إذا كان مرهونا ولبن الدر يشرب بنفقته إذا كان

نے فرمایا گروی جانور پر اس کے خرچ کے بدل سواری کی جائے اسی طرح دودھ والے جانور کا جب وہ گروی ہو تو خرچ کے بدل اسکا دودھ پیا جائے

مرهونا وعلى الذي يركب ويشرب النفقة باب الرهن عند اليهود وغيرهم

اور جو کوئی سواری کرے یا دودھ پیے وہی اسکا خرچ اٹھائے باب یہود وغیرہ کافروں پاس کوئی چیز گرو کرنا

حدثنا قتيبة حدثنا جرير عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضي الله عنها

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے اسود سے اُنہوں نے حضرت عائشہ

قالت اشترى رسول الله صلى الله عليه وسلم من يهودي طعاما ورهنه درعه

سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت ٹھیرا کر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو کر دی

باب إذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه فالبينة على المدعي واليمين

باب اگر راہن (جسکا مال ہو) اور مرتہن (گروی دار) کسی بات میں اختلاف کریں یا اُن کی طرح دوسرے لوگ تو مدعی کو گواہ لانا اور منکر کو

على المدعى عليه حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا نافع بن عمر عن ابن أبي

قسم کھانا چاہیے ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے

مليكة قال كتبت إلى ابن عباس فكتب إلي أن النبي صلى الله عليه وسلم

اُنہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی کو (دو عورتوں کے مقدمہ میں) لکھا اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے

قضى أن اليمين على المدعى عليه حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا

کہ مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

جرير عن منصور عن أبي وائل قال قال عبد الله رضي الله عنه من حلف على يمين

جریر نے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابووائل سے اُنہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رض نے کہا جو کسی کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم

يستحق بها مالا وهو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان فأنزل الله

کھائے تو جب وہ اللہ سے ملیگا اللہ اس پر غصے ہوگا پھر اللہ تعالے نے اپنی کتاب

تصديق ذلك إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا فقرأ

میں اسکو سچ بتلایا (سورہ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کا عہد دیکر قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مول لیتے ہیں الیم آیت

إلى عذاب أليم ثم إن الأشعث بن قيس خرج إلينا فقال ما يحدثكم

ولہم عذاب الیم تک ابووائل نے کہا پھر ایسا ہوا اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اُنہوں نے پوچھا عبداللہ بن مسعود رض تم سے کیا حدیث بیان کرتے

أبو عبد الرحمن قال فحدثناه قال فقال صدق لفي والله أنزلت كانت

ہیں ہم نے یہ حدیث سنائی اُنہوں نے کہا سچ کہتے ہیں خدا کی قسم یہ آیت میرے مقدمہ میں اتری

قبول کیا جائیگا شافعیہ کہتے ہیں رہن میں جب گواہ نہ ہوں تو ہر صورت میں راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا ۱۲ منہ

بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تھا مجھ میں اور ایک شخص میں جھگڑا کی بابت ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِنَّهُ

تب فرمایا تو دو گواہ لا نہیں تو اس سے قسم لے عرض کیا

إِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ

یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا لے گا کچھ پرواہ نہ کرے گا آپنے فرمایا جو شخص کسی کا

عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

مال مارنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے وہ جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اُس پر غصے ہوگا

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ

پھر اللہ تعالٰی نے اس کی تصدیق اتاری اشعث نے یہی آیت (سورہ آل عمران کی) پڑھی جو لوگ اللہ کا عہد و پیمان

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں اخیر آیت ولہم عذاب الیم تک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي

باب بردہ آزاد کرنے کا ثواب اور اللہ تعالٰی نے (سورہ بلد میں) فرمایا گردن چھوڑانا (آزاد کردینا) یا بھوک کے دن کھلانا یتیم کو

مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

کھانا کھلانا ناطے والے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے

قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ

کہا مجھ سے واقد بن محمد نے کہا مجھ سے سعید بن مرجانہ نے جو امام زین العابدین

عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن حسین کے مصاحب تھے انہوں نے کہا مجھ سے ابوہریرہ رضنے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

جو شخص کسی مسلمان بردہ کو آزاد کردے اللہ تعالٰی اس کے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدل دوزخ سے آزاد کردے گا

قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ

سعید بن مرجانہ نے کہا میں یہ حدیث سنکر امام زین العابدین پاس گیا (ان کو سنائی) انہوں نے کیا کیا ان کا ایک غلام تھا

إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ

عبد اللہ بن جعفر اس کی قیمت دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو طیار تھے اُس کو آزاد کردیا

فَأَعْتَقَهُ بَابٌ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

باب کیا بردہ آزاد کرنا افضل ہے ہم سے عبید اللہ بن موسے نے بیان کیا انہوں نے

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابو مراوح سے اُنہوں نے ابوذر غفاریؓ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ

سے پوچھا کون عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا میں نے کہا

فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ

کونسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور اس کے مالک کو بہت پسند ہو میں نے عرض کیا اگر میں

لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ

یہ نہ کر سکوں آپ نے فرمایا تو کسی مسلمان کاریگر کی مدد کر یا جو ہنر کی وجہ سے [illegible] نہ کر سکے میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکوں آپ نے فرمایا

النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ

تو لوگوں سے برائی مت کر یہ ایک صدقہ ہے جو تو اپنے اوپر کرتا ہے باب سورج گہن اور دوسری

مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ وَالْآيَاتِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا

نشانیوں کے وقت بردہ آزاد کرنا مستحب ہے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہا ہم سے

زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ

زائدہ بن قدامہ نے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے فاطمہ بنت منذر سے اُنہوں نے اسماء بنت ابی بکر

بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ

سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا

الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا اُنہوں نے ہشام سے ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض

کہا ہم سے عثام نے کہا ہم سے ہشام نے اُنہوں نے فاطمہ بنت منذر سے اُنہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے اُنہوں نے کہا

قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ بَابٌ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ

ہم کو سورج گہن کے وقت بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا ف۳ باب اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد

أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

کر دے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا

اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص دو آدمی کے ساجھی کا غلام

بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ

آزاد کرے اگر وہ مالدار ہو تو دوسرے کے حصہ کی قیمت ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے گا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے

ابْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ

بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت

ف۳ کیونکہ سورج گہن عذاب کی نشانی ہے اس وقت بردہ آزاد کرنا یا اور کوئی خیرات کرنا مفید ہے [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا له فی عبد فکان له مال یبلغ ثمن
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے پھر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو کافی ہو
العبد قوم العبد قیمة عدل فاعطی شرکاءه حصصهم وعتق علیه
انصاف کے ساتھ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے شریکوں کا حصہ وہ ادا کرے اور غلام اسکی طرف سے آزاد ہو جائے گا نہیں
والا فقد عتق منه ما عتق حدثنا عبید بن اسمعیل عن ابی اسامة عن
وہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوا ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے
عبید الله عن نافع عن ابن عمر رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
من اعتق شرکا له فی مملوک فعلیه عتقه کله ان کان له مال یبلغ ثمنه
جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے اس پر پورا آزاد کرنا لازم ہے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو کافی ہو
فان لم یکن له مال یقوم علیه قیمة عدل فاعتق منه ما اعتق حدثنا
اگر اتنا مال نہ ہو جو اس غلام کی واجبی قیمت کو کافی ہو تو بس جو حصہ آزاد کیا وہی آزاد ہوا ہم سے
مسدد حدثنا بشر عن عبید الله اختصره حدثنا ابو النعمان حدثنا
مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا دوسری سند اور ہم سے ابو النعمان نے
حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رض عن النبی صلی الله علیه وسلم
بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قال من اعتق نصیبا له فی مملوک او شرکا له فی عبد وکان له من المال
جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے یا یوں فرمایا غلام میں اپنا حصہ ف اور اس کی واجبی قیمت کے برابر وہ مال رکھتا ہو
ما یبلغ قیمته بقیمة العدل فهو عتیق قال نافع والا فقد عتق منه ما
تو سارا غلام آزاد ہو جائے گا بات یہ ہے کہ قیمت اسکو دینا ہوگی نافع نے کہا نہیں تو جتنا آزاد ہوا بس اتنا ہی آزاد ہوگا
عتق قال ایوب لا ادری اشیء قاله نافع او شیء فی الحدیث حدثنا
ایوب نے کہا میں یہ نہیں جانتا کہ نافع نے اپنی طرف سے کہا یا حدیث میں داخل ہے ف ہم سے
احمد بن مقدام حدثنا الفضیل بن سلیمان حدثنا موسی بن عقبة
احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسی بن عقبہ نے
اخبرنی نافع عن ابن عمر رض انه کان یفتی فی العبد او الامة یکون بین
کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے وہ یہ فتوی دیتے تھے اگر ایک غلام یا لونڈی کئی آدمیوں کی ساجھی میں ہو
شرکاء فیعتق احدهم نصیبه منه یقول قد وجب علیه عتقه کله اذا
پھر ان میں کوئی اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر سارے غلام لونڈی کا آزاد کرنا واجب ہے جب اس کے پاس اتنا
کان للذی اعتق من المال ما یبلغ یقوم من ماله قیمة العدل ویدفع
مال ہو جو اس غلام لونڈی کی واجبی قیمت کو کافی ہو اور ہر ایک

ف: یہ ایوب راوی کا شک ہے
ف یعنی یہ عبارت والا فقد عتق منه ما عتق حدیث میں داخل ہے یا نافع کا قول ہے

إلى الشركاء أنصباؤهم ويخلى سبيل المعتق يخبر ذلك ابن عمر عن النبي
ساجھی کو انکے حصوں کی قیمت دلا کر غلام آزاد کر دیا جائے گا اس حدیث کو ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

صلى الله عليه وسلم ورواه الليث وابن أبي ذئب وابن إسحق وجويرية
روایت کرتے ہیں اور اسحدیث کو لیث اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق اور جویریہ

ويحيى بن سعيد وإسمعيل بن أمية عن نافع عن ابن عمر رض عن النبي صلى
اور یحییٰ بن سعید اور اسمعیل بن امیہ نے بھی نافع سے روایت کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم مختصرا باب إذا أعتق نصيبا في عبد وليس له مال
سے اختصار کے ساتھ باب اگر کسی شخص نے ساجھی کے بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ نادار ہے

استسعى العبد غير مشقوق عليه على نحو الكتابة حدثنا أحمد بن
تو دوسرے ساجھی والوں کے لیے اس سے محنت مزدوری کرا لیں گے جیسے مکاتب کو کراتے ہیں پر اسپر سختی نہیں کرنے کے ہم کو احمد بن ابی

أبي رجاء حدثنا يحيى بن آدم حدثنا جرير بن حازم سمعت قتادة قال
رجاء نے بیان کیا کہا ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا کہا مجھ

حدثني النضر بن أنس بن مالك عن بشير بن نهيك عن أبي هريرة رض قال
سے نضر بن انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا

قال النبي صلى الله عليه وسلم من أعتق شقيصا من عبد ح حدثنا مسدد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے دوسری سند اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم

حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن النضر بن أنس عن
سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر

بشير بن نهيك عن أبي هريرة رض أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من
بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ

أعتق نصيبا أو شقيصا في مملوك فخلاصه عليه في ماله إن كان له مال وإلا
یا اپنا ٹکڑا بردے میں سے آزاد کر دے تو اسکو اپنے مال میں سے اسکا چھڑانا سارا آزاد کرانا واجب ہے اگر وہ مالدار ہو ورنہ اسکی قیمت

قوم عليه فاستسعى به غير مشقوق عليه تابعه حجاج بن حجاج وأبان وموسى
لگا کر بردے سے محنت مزدوری کرا لیں پر اسپر سختی نہ کریں سعید کے ساتھ اسحدیث کو حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے

بن خلف عن قتادة اختصره شعبة باب الخطإ والنسيان في العتاقة
بھی قتادہ سے روایت کیا شعبہ نے اسکو مختصر کر دیا باب اگر بھول چوک کر کسی کی زبان سے عتاق (آزادی) یا

والطلاق ونحوه ولا عتاقة إلا لوجه الله وقال النبي صلى الله عليه وسلم
طلاق یا اور کوئی ایسی ہی چیز نکل جائے اور آزادی صرف خدا کی رضامندی کے لیے کی جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لكل امرئ ما نوى ولا نية للناسي والمخطئ حدثنا الحميدي حدثنا
فرمایا ہر آدمی کو وہی ملیگا جیسی نیت کرے اور بھولنے چوکنے والے کی نیت نہیں ہوتی ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے مسعر نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے میری امت کو دل کے وسوسے (خیال) معاف کر دیے

بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا

جب تک ان پر عمل نہ کریں یا ان کو زبان سے نہ نکالیں ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ

یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ

انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سارے کام نیت ہی سے پورے ہوتے

بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى

ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کی طرف ہوگی

اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ

اور جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کی طرف

إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ بَابٌ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ

ہوگی باب جب کوئی شخص اپنے غلام کے لیے یوں کہے وہ اللہ کا ہے اور آزاد کرنے کی نیت ہو تو آزاد ہو جائے گا اور آزادی میں گواہ کرنے کا بیان

فِي الْعِتْقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے اسمعیل سے انہوں نے

قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ

قیس سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے وہ جب مسلمان ہونے کی نیت سے (مدینہ کو) آئے ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا لیکن راہ بھول کر دونوں الگ الگ

وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گئے ایسا ہوا کہ وہ بعد میں آیا ابوہریرہ رضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ان کا غلام (آ پہنچا) آنحضرت

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ رضی یہ تیرا غلام حاضر ہے انہوں نے کہا سن رکھیے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں

أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ

وہ آزاد ہے ابوہریرہ رضی اسی وقت (جب مدینے پہنچے تھے) یہ شعر کہتے تھے

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات پر دلائی اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے اسمعیل نے انہوں نے

قیس عن ابی ہریرۃ رض قال لما قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت فی الطریق

قیس سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہا جب میں (مسلمان ہونے کی نیت سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرہا تھا میں نے رستے میں یہ شعر کہے

یا لیلۃ من طولہا وعنائہا علی انہا من دارۃ الکفر نجت

ہے یہ پیاری گو کٹھن ہے اور مجھی میری رات بر دلائی اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات

قال وابق منی غلام لی فی الطریق قال فلما قدمت علی النبی صلی اللہ

ابو ہریرہ رض کہتے ہیں میرا ایک غلام رستے میں بھاگ گیا جب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا

علیہ وسلم بایعتہ فبینا انا عندہ اذ طلع الغلام فقال لی رسول اللہ صلی

آپ سے بیعت کر لی میں آپ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں وہی غلام آ نکلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرۃ ہذا غلامک فقلت ہو حر لوجہ اللہ

فرمایا ابو ہریرہ دیکھ تیرا غلام آگیا میں نے عرض کیا وہ آزاد ہے اللہ کے لیے

فاعتقتہ لم یقل ابو کریب عن ابی اسامۃ حر حدثنا شہاب بن عباد

یہ کہہ کر میں نے اس کو آزاد کر دیا ابو کریب نے اپنی روایت میں ابو اسامہ سے یہ نہیں کہا وہ آزاد ہے ف ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا

حدثنا ابراہیم بن حمید عن اسمعیل عن قیس قال لما اقبل ابو ہریرۃ رض

کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے انہوں نے اسمعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے کہا جب ابو ہریرہ رض مسلمان ہونے کی غرض سے آرہے

ومعہ غلامہ وہو یطلب الاسلام فضل احدہما صاحبہ بہذا وقال

تھے رستے میں ان کا غلام رستہ بھول کر الگ ہو گیا پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے سن لیجئے

اما انی اشہدک انہ للہ باب ام الولد قال ابو ہریرۃ عن النبی صلی

میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ اللہ کا ہے باب ام ولد کا بیان ف ابو ہریرہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے قیامت

اللہ علیہ وسلم من اشراط الساعۃ ان تلد الامۃ ربہا حدثنا ابو الیمان

کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ قالت

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے کہا عتبہ بن ابی وقاص

ان عتبۃ بن ابی وقاص عہد الی اخیہ سعد بن ابی وقاص ان یقبض

(جب مرنے لگا) تو اس نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا جو لڑکا ہے

الیہ ابن ولیدۃ زمعۃ قال عتبۃ انہ ابنی فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ

اس کو لے لینا وہ میرا بیٹا ہے پھر جب مکہ فتح ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے

علیہ وسلم زمن الفتح اخذ سعد بن ولیدۃ زمعۃ فاقبل بہ الی

تو سعد نے اس لڑکے کو لے لیا اور اس کو لے کر آنحضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقبل معہ بعبد بن زمعۃ فقال

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عبد بن زمعہ کو بھی ساتھ لائے سعد نے کہا

سَعْدُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ

کہا یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا بھتیجا ہے میرے بھائی (عتبہ) نے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ

يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ

یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ

علیہ وسلم نے اس لڑکے کو (غور سے) دیکھا تو وہ عتبہ کے بہت مشابہ تھا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ

آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا یہ لڑکا (عبد الرحمن) تیرا ہے کیونکہ وہ تیرے باپ کی لونڈی سے

وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا

پیدا ہوا ہے اور باوجود اس کے کہ عتبہ سے اس کی صورت ملتی تھی) آپ نے حضرت سودہ رضہ سے فرمایا تم اس سے

سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ

پردہ کرو (حالانکہ وہ حضرت سودہ رضہ کا بھائی ہوا) اور حضرت سودہ رضہ آپ کی بی بی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

تھیں باب مدبر کی بیع کا بیان ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ أَعْتَقَ

شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم میں ایک شخص نے

رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَهُ

اپنے مرنے کے پیچھے اپنے غلام کو آزاد کر دیا ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلوا بھیجا اور بیچ ڈالا

قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلَ بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ حَدَّثَنَا

جابر رضہ نے کہا وہ غلام پہلے ہی سال مر گیا باب ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) بیچنا یا ہبہ کرنا ہم سے

أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض

ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی میں نے ابن عمر رضہ سے سنا

يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ف۳

حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا

انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خرید اس کے مالک کہنے لگے ولاء ہم لیں گے

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطٰى

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر کر آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو روپیہ خرچ کرے

الورق فاعتقها فدعاها النبي صلى الله عليه وسلم فخيرها من زوجها

دام دیکر اسکو آزاد کر دیا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلوایا اور فرمایا تجھ کو اپنے خاوند کے باب میں اختیار ہے

فقالت لو أعطاني كذا وكذا ما ثبتّ عنده فاختارت نفسها باب

وہ کہنے لگی اگر وہ مجھ کو اتنا اتنا دیتا جب بھی میں اس کے پاس نہ رہونگی غرض وہ اس سے جدا ہو گئی باب

إذا أسر أخو الرجل أو عمه هل يفادى إذا كان مشركا وقال أنس

اگر آدمی کا مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو فدیہ دیکر اسکا چھڑانا اور انس رض نے کہا

قال العباس للنبي صلى الله عليه وسلم فاديت نفسي وفاديت عقيلا

حضرت عباس رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا

وكان علي له نصيب في تلك الغنيمة التي أصاب من أخيه عقيل

اور اس لوٹ میں جو عقیل رض اور عباس رض سے لی تھی حضرت علی رض کا بھی کچھ حصہ تھا عقیل ان کے بھائی

وعمه عباس حدثنا إسمعيل بن عبد الله حدثنا إسمعيل بن إبراهيم

اور عباس انکے چچا ہم سے اسمعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن ابراہیم بن

ابن عقبة عن موسى عن ابن شهاب قال حدثني أنس أن رجالا من

عقبہ نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے انس رض نے بیان کیا انصاری چند لوگوں نے

الأنصار استأذنوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ائذن فلنترك

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی اجازت مانگی اور (آن کر) یہ عرض کیا آپ اجازت دیجیے تو ہم اپنے بھانجے

لابن أختنا عباس فداءه فقال لا تدعون منه درهما باب

عباس کو فدیہ معاف کر دیں آپ نے فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو باب

عتق المشرك حدثنا عبيد بن إسمعيل حدثنا أبو أسامة عن

مشرک کو آزاد کرنیکا ثواب ملیگا یا نہیں ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے

هشام أخبرني أبي أن حكيم بن حزام رض أعتق في الجاهلية مائة رقبة

ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی کہ حکیم بن حزام نے جاہلیت کے زمانہ میں سو بردے آزاد کیے

وحمل على مائة بعير فلما أسلم حمل على مائة بعير وأعتق مائة رقبة قال

اور سو اونٹ لوگوں کو سواری کے لیے دیے تھے جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے سو اونٹ سواری کے لیے دیے اور سو غلام آزاد کیے پھر انہوں

فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله أرأيت أشياء

نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں جاہلیت میں جو میں نے ثواب کے کام کیے

كنت أصنعها في الجاهلية كنت أتحنث بها يعني أتبرر بها قال فقال رسول

ان کا ثواب مجھ کو ملے گا یا نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم أسلمت على ما سلف لك من خير باب من ملك

فرمایا جب تو اسلام لایا تو جتنے نیک کام پہلے کر چکا وہ سب قائم رہیں گے باب اگر عربوں پر

تھی انصاف ایسا عدل ایسا سخاوت ایسی شجاعت ایسی صبر ایسا استقلال ایسا کہ سارا ملک مخالف ہر کوئی جان کا دشمن مگر علانیہ توحید کا وعظ فرماتے رہے بتوں کی ہجو کرتے رہے آخر یہیں عربوں

مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهِ

جہاد ہو وہ کوئی انکو غلام بنائے پھر ہبہ کرے یا عربی لونڈی سے جماع کرے یا فدیہ لے یہ سب باتیں درست ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ

تَعَالَى ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا

نحل میں) فرمایا اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص غلام ہے دوسرے کی ملک اسکو ذرا بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے جسکو ہمنے اچھی دولت

حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا

دی برابر دی ہے وہ جیسے اس میں سے خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں اللہ کا شکر (مشرک) انکو برابر نہیں گنتے کے اگران میں بہتیرے علم نہیں

يَعْلَمُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ

رکھتے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث نے خبر دی انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے

شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

عروہ نے کہا مروان اور مسور بن مخرمہ نے انکو خبر دی جب ہوازن قبیلہ کے بھیجے ہوئے لوگ (مسلمان ہوکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

پاس آئے اور آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کردیے جائیں

وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ

آپ کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ جو لوگ ہیں (میں اکیلا ہوتا تو تم کو واپس دیدیتا) اور سچی بات مجھکو بہت پسند ہے

فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ

تم دو میں سے ایک بات اختیار کرو یا تو مال لو یا قیدی لو اور میں نے تو اسی خیال سے قیدیوں کے بانٹنے میں دیر کی تھی

بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ

اور آپ جب طائف سے لوٹے تھے تو آپ نے دس پر کئی راتوں تک انکا انتظار کیا تھا (قیدی تقسیم نہیں کیے تھے)

مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ

جب انکو یہ معلوم ہو گیا کہ آنحضرت ہم دونوں چیزیں (مال اور قیدی) انکو پھیرنے والے نہیں

إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تو وہ کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی ہم کو دیجیے اسوقت آپ پھر کھڑے ہوئے لوگوں

وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ

کو خطبہ سنایا اللہ کی جیسی شان ہے ویسی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد دیکھو مسلمانو تمہارے

إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ

بھائی (کفر سے) توبہ کرکے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انکو پھیر دیے جائیں جو کوئی خوشی سے ایسا کرے

مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ

تو کرے اور جو کوئی یہ چاہے کہ اپنا حصہ نہ چھوڑے تو وہ انتظار کرے جو لوٹ کا مال اللہ تعالیٰ

إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذَلِكَ قَالَ

پہلے ہمکو دے گا ہم اس میں سے اسکا حصہ ادا کریں گے لوگ کہنے لگے ہم راضی ہیں آپ نے فرمایا

إنا لا ندري من أذن منكم ممن لم يأذن فارجعوا حتى يرفع إلينا

ہم کو معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی ہے کون راضی نہیں بہتر یہ ہے کہ تم اب جاؤ اور ہمارے نقیب (چودھری) تمہارا حال

عرفاؤكم أمركم فرجع الناس فكلمهم عرفاؤهم ثم رجعوا إلى النبي صلى

ہم سے بیان کریں وہ چلے گئے پھر ان کے چودھریوں نے ان سے گفتگو کی اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر

الله عليه وسلم فأخبروه أنهم طيبوا وأذنوا فهذا الذي بلغنا عن سبي

آپ سے یہ عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے (خوشی سے) اجازت دی زہری نے کہا ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہم کو

هوازن وقال أنس قال عباس للنبي صلى الله عليه وسلم فاديت نفسي

پہونچا اور انس نے کہا حضرت عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اپنا فدیہ دیا اور

وفاديت عقيلا حدثنا علي بن الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا ابن

عقیل کا فدیہ دیا ہم سے علی بن حسن نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے

عون قال كتبت إلى نافع فكتب إلي أن النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے کہا میں نے نافع کو لکھا انہوں نے (جواب میں) مجھ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

أغار على بني المصطلق وهم غارون وأنعامهم تسقى على الماء فقتل

بنی مصطلق کو اچانک جا لیا (خزاعہ قبیلہ کی) لوٹا وہ غفلت میں تھے ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا جو لوگ ان میں لڑنے والے تھے

مقاتلتهم وسبى ذراريهم وأصاب يومئذ جويرية حدثني به عبد الله

انکو تو آپ نے قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا اور اسی دن ام المومنین جویریہ آپ کے ہاتھ آئیں نافع نے کہا یہ عبداللہ بن عمرؓ

ابن عمر وكان في ذلك الجيش حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا

نے مجھ سے بیان کیا وہ اس لشکر میں تھے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

مالك عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن محمد بن يحيى بن حبان عن

نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے

ابن محيريز قال رأيت أبا سعيد فسألته فقال خرجنا مع رسول الله

عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدریؓ کو دیکھا ان سے عزل کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا ہم غزوہ

صلى الله عليه وسلم في غزوة بني المصطلق فأصبنا سبيا من سبي العرب

بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور عرب کے چند قیدی ہاتھ آئے

فاشتهينا النساء فاشتدت علينا العزبة وأحببنا العزل فسألنا

اسوقت ہمکو عورتوں کی خواہش تھی اور عورت سے الگ رہنا ہمکو مشکل پڑ گیا ہم نے چاہا عزل کریں تو آنحضرت صلی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما عليكم أن لا تفعلوا ما من نسمة

علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کر سکتے ہو کچھ قباحت نہیں جو جان پیدا ہونے والی ہے

كائنة إلى يوم القيامة إلا وهي كائنة حدثنا زهير بن حرب حدثنا

قیامت تک وہ ضرور پیدا ہوگی ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

جرير عن عمارة بن القعقاع عن ابي زرعة عن ابي هريرة قال لا ازال
جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا میں تو بنی تمیم سے برابر

احب بني تميم ح وحدثني ابن سلام اخبرنا جرير بن عبد الحميد عن
محبت کرتا رہا دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو جریر بن عبد الحمید نے خبر دی انہوں نے

المغيرة عن الحارث عن ابي زرعة عن ابي هريرة ح وعن عمارة عن
مغیرہ سے انہوں نے حارث بن زید سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے تیسری سند اور مغیرہ نے عمارہ سے روایت کی

ابي زرعة عن ابي هريرة قال ما زلت احب بني تميم منذ ثلث سمعت من
انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا میں برابر بنی تمیم سے محبت کرتا رہا ہوں جب سے ان کے متعلق یہ تین باتیں

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فيهم سمعته يقول هم اشد امتي على
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں آپ فرماتے تھے میری ساری امت میں بنی تمیم دجال کے بہت مخالف ہوں گے

الدجال قال وجاءت صدقاتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور ایک بار ایسا ہوا کہ بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

هذه صدقات قومنا وكانت سبية منهم عند عائشة فقال
یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے اور ان میں کی ایک عورت حضرت عائشہ رض کے پاس قید تھی آپ نے فرمایا

اعتقيها فانها من ولد اسمعيل باب فضل من ادب جاريته
اس کو آزاد کر دے وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہے باب جو شخص اپنی لونڈی کو ادب اور علم سکھائے اس کی

وعلمها حدثنا اسحق بن ابراهيم سمع محمد بن فضيل عن مطرف
فضیلت ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا مطرف سے

عن الشعبي عن ابي بردة عن ابي موسى رض قال قال رسول الله صلى
انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم من كانت له جارية فعالها فاحسن اليها ثم اعتقها
نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے پھر آزاد کر کے اس سے

وتزوجها كان له اجران باب قول النبي صلى الله عليه وسلم العبيد
نکاح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملیگا ف باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا غلام تمہارے بھائی ہیں

اخوانكم فاطعموهم مما تاكلون وقوله تعالى واعبدوا الله ولا تشركوا به
(آدم کی اولاد) جو تم کھاؤ (انکو بھی) کھلاؤ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوجو اسکا ساجھی کسیکو نہ بناؤ

شيئا وبالوالدين احسانا وبذي القربى واليتمى والمساكين والجار ذي
اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار پڑوسیوں اور

القربى والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم
غیر پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور غلام لونڈیوں سے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ذِي الْقُرْبَى الْقَرِيبُ وَالْجُنُبُ الْغَرِيبُ

تھا سلوک کرو اللہ اترانے والے بڑا بننے والے کو پسند نہیں کرتا آیت میں ذی القربیٰ سے رشتہ دار ف اور جنب سے غیر یعنی اجنبی مراد ہے

الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

اور جار الجنب سے سفر کا رفیق ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ

شعبہ نے کہا ہم سے واصل بن حیان نے جو کبڑے تھے انہوں نے کہا معرور بن سوید سے میں نے سنا انہوں نے کہا میں نے ابوذر

أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رض وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ

غفاری (جندب بن جنادہ صحابی) کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے ان کا غلام بھی ویسا ہی ف ایک جوڑا پہنے اُن سے اس کی وجہ پوچھی ف

فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي

انہوں نے کہا میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی آپ نے مجھ سے فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ

تو نے اس کو ماں کی گالی دی پھر فرمایا دیکھو تمہارے غلام لونڈی تمہارے بھائی بہن ہیں

جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَ

جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اللہ نے انکو تمہارا زیردست کر دیا پھر جسکا کوئی بھائی اسکا زیردست (زیر اقتدار) ہو وہ جو آپ کھائے ف اس کو بھی کھلائے اور

لْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ بَابٌ

جو آپ پہنے اسکو بھی پہنائے اور انکو ایسے کام کی تکلیف مت دو ف جو ان سے نہ ہو سکے اگر ایسا کام کرنے کو کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو ف باب

الْعَبْدُ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

جو غلام اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے صاحب کی بھی خیرخواہی اس کا ثواب ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے صاحب کی خیرخواہی

نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

کرے اور اپنے مالک (خدا) کی عبادت اچھی طرح بجا لائے تو اسکو دوہرا ثواب ملے گا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا

كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے صالح سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے

الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اسکو اچھی طرح

فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ

ادب سکھائے ف (تعلیم دے) اور اسکو آزاد کرکے اس سے نکاح کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا اسی طرح جو غلام

أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی اسکو بھی دوہرا ثواب ملے گا ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن

عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري سمعت سعيد بن المسيب يقول قال

مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ابو ہریرہ رض نے

أبو هريرة رض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعبد المملوك الصالح أجران

کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام نیک بخت ہو (اس کا حکم بجا لائے اپنے مالک کی خیر خواہی کرے) اس کو

والذي نفسي بيده لولا الجهاد في سبيل الله والحج وبر أمي لأحببت أن

دوہرا ثواب ملیگا ابو ہریرہ نے کہا قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا نہ ہوتا اور حج اور ماں کی خدمت تو میں یہی پسند کرتا

أموت وأنا مملوك حدثنا إسحق بن نصر حدثنا أبو أسامة عن الأعمش

کہ غلام رہ کر مروں ف ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے اعمش سے

حدثنا أبو صالح عن أبي هريرة رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم نعم ما

کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لیے

لأحدهم يحسن عبادة ربه وينصح لسيده باب كراهية التطاول على

کیا اچھی بات ہے کہ اپنے خدا کی اچھی طرح عبادت اور اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے باب غلام پر دست درازی کرنا یا (انیر شیمں) اسلئے سمجھنا اور

الرقيق وقوله عبدي أو أمتي وقال الله تعالى والصالحين من عبادكم و

یوں کہنا یہ میرا غلام ہے یا لونڈی مکروہ ہے ف اور اللہ تعالی نے (سورہ نور میں) فرمایا ف اور نیک بخت تمہارے لونڈی غلاموں میں سے اور (سورہ

إمائكم وقال عبدا مملوكا وألفيا سيدها لدى الباب وقال من فتياتكم

نحل میں) فرمایا غلام مملوک اور (سورہ یوسف میں) فرمایا دونوں نے اپنے آقا کو دروازہ پر پایا ف اور (سورہ نساء میں) فرمایا تمہاری مسلمان لونڈیوں میں

المؤمنات وقال النبي صلى الله عليه وسلم قوموا إلى سيدكم واذكرني عند

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) فرمایا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو ف اور اللہ نے (سورہ یوسف میں) فرمایا اپنے رب (سردار) سے

ربك سيدك ومن سيدكم حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله

میرا ذکر کریو ف اور آنحضرت صلے نے (بنی سلمہ سے) پوچھا تمہارا سردار کون ہے ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے

حدثني نافع عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نصح العبد

کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب غلام خیر خواہی کرے اپنے مالک کا کام

سيده وأحسن عبادة ربه كان له أجره مرتين حدثنا محمد بن العلاء

کرے ف اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا

حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله

کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ

عليه وسلم قال المملوك الذي يحسن عبادة ربه ويؤدي إلى سيده الذي

نے فرمایا مملوک (غلام) جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کی جیسی لائق ہے خلوص اور خیر خواہی کے ساتھ خدمت کرے

له عليه من الحق والنصيحة والطاعة له أجران حدثنا محمد حدثنا

اس کو دوہرا ثواب ملے گا ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يُحَدِّثُ
عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ
وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے (غلام لونڈی کو) یوں نہ کہے اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کرا

رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَ
اپنے رب کو پانی پلا بلکہ یوں کہے اپنے سردار اپنے آقا کو اور کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا غلام میری لونڈی بلکہ یوں کہے میرا

لْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ
چھوکرا چھوکری غلام ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ
انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس کے

فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا
پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس کی واجبی قیمت لگا کر اس کے مال میں سے پورا آزاد ہو جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا

فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ
اتنا ہی سہی ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ
انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور

فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ
(قیامت کے دن) اس رعیت کی اس سے پوچھ ہوگی (اب تو) پہلا حاکم (بادشاہ رئیس جن) لوگوں پر وہ حکومت کرتا ہے ان کی باز پرس اس سے ہوگی دوسرا

وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ
آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اس کی رعیت کی اس سے پوچھ ہوگی تیسری عورت جو اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے اور

بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ
اس کی اولاد کی ان کی باز پرس اس سے ہوگی چوتھے غلام اپنے مالک کے مال کا حاکم ہے اس سے اس کی

مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ حَدَّثَنَا
پوچھ ہوگی سن لو تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی ہم سے

مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ
مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے

أَبَا هُرَيْرَةَ رض وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا اور زید بن خالد سے ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا لونڈی

زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا
جب زنا کرائے تو اس کو (حد) مارو کوڑے لگاؤ اگر زنا کرائے پھر کوڑے مارو پھر اگر زنا کرائے پھر کوڑے لگاؤ

فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ بَابٌ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

تیسری بار یا چوتھی بار میں یہ فرمایا ف اسکو بیچڈالو گو بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل سہی باب جب خدمت گار کھانا لیکر آئے

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ

کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خدمتگار کھانا

بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ

لیکر آئے تو اگر اسے ساتھ اسکو نہ بٹھائے تو پھر ایک نوالہ یا دو اسے یا ایک لقمہ یا دو لقمہ اس کو دیدے

أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ بَابٌ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَنَسَبَ النَّبِيُّ

ف کیونکہ اسی نے اسکو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی باب غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

نے مال اس کے صاحب کا قرار دیا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمر رض نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے

سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں ہر شخص (ایک طرح کا) حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا

فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ

امام (بادشاہ) تو حاکم ہی ہے اس سے تو اپنی رعیت کی بازپرس ہوگی آدمی بھی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے بھی ان کی بازپرس ہوگی

رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ

اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور خادم (لونڈی غلام)

فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ

بھی اپنے مالک کے مال سے پوچھا جائے گا وہ اسکا نگہبان ہے عبداللہ بن عمر رض نے کہا یہ باتیں تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ

سے سنی ہیں اور میں سمجھتا ہوں آپنے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا بھی نگہبان ہے اور اس سے

رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ بَابٌ

اس کی رعیت (باپ کے مال کی) پوچھ ہوگی غرض تم میں ہر کوئی حاکم ہے اور اس سے اسکی رعایا کی پوچھ ہوتی ہے باب

إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ

اگر کوئی غلام لونڈی کو مارے تو منہ پر نہ مارے ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے

وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا ابن وہب نے کہا مجھ کو فلان کے بیٹے (ابن سمعان) ف نے خبر دی انہوں نے سعید مقبری سے

عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ

انہوں نے اپنے باپ (ابوسعید) سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور امام بخاری نے کہا

ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مار پیٹ کرے تو منہ پر مارنے سے بچا رہے

كِتَابُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمُكَاتَبِ

کتاب مکاتب شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا کے بیان میں

بَابُ اِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بَابُ الْمُكَاتَبِ وَنُجُوْمِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَ

باب جو اپنے غلام لونڈی پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کا گناہ ف باب مکاتب اور اس کی قسطوں کا بیان ہر سال میں ایک قسط ف اور اللہ تعالے نے

قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ

سورہ نور میں فرمایا تمہارے غلام لونڈیوں میں سے جو مکاتب بننا چاہیں ان کو مکاتب کر دو اگر تم ان میں بھلائی پاؤ

خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللهِ الَّذِيْ اٰتٰكُمْ وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ

اور اللہ کا مال جو اس نے تم کو دیا ہے اس میں سے ان کو بھی دو ف اور روح بن عبادہ نے ابن جریج سے نقل کیا ف میں نے عطا بن ابی رباح سے پوچھا

اَوَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهُ قَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا وَقَالَ عَمْرُو

اگر میں سمجھوں کہ میرا غلام مالدار ہے اور وہ مکاتب بننا چاہے تو کیا مجھ پر واجب ہے اس کو مکاتب کر دینا انہوں نے کہا میں تو واجب ہی سمجھتا ہوں ف اور عمرو بن

ابْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ تَاْثُرُهُ عَنْ اَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ مُوْسَى بْنَ

دینار نے کہا میں نے عطا سے پوچھا کیا تم یہ کسی سے روایت کرتے ہو ف انہوں نے کہا نہیں پھر انہوں نے موسے بن انس سے نقل کیا

اَنَسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سِيْرِيْنَ سَاَلَ اَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَبٰى فَانْطَلَقَ

سیرین نے انس سے یہ چاہا ف اس کو مکاتب کر دیں وہ مالدار تھا انس نے قبول نہ کیا سیرین حضرت

اِلٰى عُمَرَ رض فَقَالَ كَاتِبْهُ فَاَبٰى فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوْ عُمَرُ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ

عمر رض پاس گئے انہوں نے انس سے کہا اس کو مکاتب کر دے انس نے نہ مانا حضرت عمر رض نے ان کو درے سے مارا اور یہ آیت پڑھی فکاتبوہم ان علمتم فیہم خیرا

فِيْهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ

آخر انس نے اس کو مکاتب کر دیا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا ف انہوں نے ابن شہاب سے کہ عروہ نے کہا

قَالَتْ عَائِشَةُ رض اِنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ

حضرت عائشہ رض نے کہا بریرہ ان کے پاس آئی اپنی بدل کتابت میں مدد مانگنے کو اس کو پانچ اوقیہ چاندی

اَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ

پانچ سال میں ادا کرنا تھی ف (حضرت عائشہ رض نے بریرہ کو آزاد کرانا پسند کیا) اور کہنے لگیں بتلا اگر میں ایک دم تیرے

فِيْهَا اَرَاَيْتِ اِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً اَيَبِيْعُكِ اَهْلُكِ فَاُعْتِقَكِ

مالکوں کو یکمشت یہ بدل گنوا دوں تو وہ تجھ کو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں گے یا نہیں اگر بیچیں تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گی

روایت کی کہ جو کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کو قیامت کے دن کوڑے لگائے جائیں گے ...

ف اسکو اسمٰعیل قاضی نے احکام القرآن میں اور عبدالرزاق اور شافعی نے وصل کیا ۱۲ منہ ف ہمارے اصحاب میں سے امام ابن حزم اور ظاہریہ کے نزدیک اگر غلام مکاتب کا خواہاں ہو تو مالک [illegible]

فَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا

اور تیری ولاء میری ہوگی بریرہ رضہ نے جا کر اپنے مالکوں سے یہ بیان کیا انہوں نے نہ مانا

لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مگر اس شرط پر کہ ولاء ہم لیں گے حضرت عائشہ رضہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا

اور آپ سے بیان کیا (کہ بریرہ رضہ کے مالک ایسا کہتے ہیں) آپ نے فرمایا تو بریرہ رضہ کو خرید لے

فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اور آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے بعد اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے) کھڑے ہوئے فرمایا

مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے جو کوئی ایسی شرط لگائے

لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ

جس کی اصل اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ محض لایعنی ہے اللہ کی ٹھہرائی ہوئی شرط زیادہ عمل کرنے کے لائق اور مضبوط ہے باب مکاتب سے کونسی شرطیں

الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

کرنا درست ہیں اور جو شخص ایسی شرط لگائے جس کا ثبوت اللہ کی کتاب سے نہ ہوتا ہو ف اس باب میں ابن عمر رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان سے

عَائِشَةَ رضہ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ

حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا کہ بریرہ رضہ لونڈی ان کے پاس آئی اپنی کتابت کا روپیہ ادا کرنے میں ان کی مدد چاہتی تھی اور اس نے اس روپیہ میں سے کچھ ادا

مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ

نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رضہ نے اس سے کہا اپنے مالکوں پاس لوٹ جا ان سے کہہ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ایکدفعہ ادا کر دیتی ہوں

عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا

اور تیری ولاء میں لونگی بریرہ رضہ نے اپنے مالکوں سے یہ ذکر کیا انہوں نے

فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا

نہ مانا اور کہنے لگے اگر حضرت عائشہ رضہ کو ثواب کی نیت سے تیرے ساتھ کچھ سلوک کرنا منظور ہے تو کریں باقی ولاء تو ہم ہی لیں گے

فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ان سے فرمایا تو بریرہ کو مول لیکر آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے راوی نے کہا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) کھڑے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اُنَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

ہوئے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں پتہ تک نہیں

مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ

جو شخص ایسی شرطیں لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہوں تو وہ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا گو سو بار شرط لگائے اللہ کی شرط سب سے

اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

زیادہ معقول اور مضبوط ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً

عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا حضرت ام المؤمنین عائشہ رض نے قصد کیا ایک لونڈی کو مول لیکر آزاد کرنا چاہا

لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے مالک کہنے لگے ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولا ہم لیں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بَابُ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ

تو اپنا کام کر (خرید کر آزاد کر دے) ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے باب اگر مکاتب دوسروں سے مدد چاہے اور لوگوں سے سوال کرے

النَّاسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

لوگوں سے سوال کرنا ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے

اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى

اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا بریرہ رض میرے پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیے چاندی

تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ

پر کتابت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ تو میری مدد کر عائشہ رض نے کہا اچھا اگر تیرے مالک چاہیں

اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ

میں انکو نو اوقیے ایک مشت دیدیتی ہوں اور تجھ کو آزاد کر دیتی ہوں تیری ولا میں لوں گی

لِيْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

وہ اپنے مالکوں پاس گئی انہوں نے نہ مانا (کہا ولا ہم لیں گے) پھر بریرہ رض آئی اور کہنے لگی میں نے ان سے گفتگو کی

فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لیکن وہ اس شرط سے مانتے ہیں کہ ولا وہ لیں یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی

فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ

آپ نے مجھ سے پوچھا میں نے عرض کر دیا آپ نے فرمایا تو اسکو (مول) لیکر آزاد کردے اور ولا (انہی کو) دینا قبول کرے ولا تو اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے

لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ

حضرت عائشہ رض نے کہا پھر آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پہلے اللہ کو سراہا

اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا

اسکی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد تم میں بعضے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (کیا دیوانے ہیں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا

لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ

اللہ کی کتاب میں وجود ہی نہیں ہے دیکھو جو شرطیں اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ محض لغو ہیں اگرچہ سو شرطیں ہوں

شرطٍ فقضاءُ اللهِ احقُّ وشرطُ اللهِ اوثقُ ما بالُ رجالٍ منكم يقولُ احدُهم

لگائی جائیں اللہ کا جو حکم ہے اسی پر چلنا چاہیے اور اللہ ہی کی شرط کا اعتبار ہے تم میں بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہتے ہیں اے فلانے آزاد کر

اعتق يا فلانُ ولي الولاءُ انما الولاءُ لمن اعتق باب بيع المكاتب اذا

ولاء ہم لیں گے ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے باب جب مکاتب ایسے بکنے پر بیچ ڈالنے

رضي وقالت عائشةُ هو عبدٌ ما بقي عليه شيءٌ وقال زيدُ بنُ ثابتٍ

راضی ہو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مکاتب غلام ہے گو اس کے ذمہ کچھ باقی ہو اور زید بن ثابت نے کہا

ما بقي عليه درهمٌ وقال ابنُ عمرَ هو عبدٌ ان عاش وان مات وان جنى ما

جب تک ایک درہم بھی باقی ہو اور عبداللہ بن عمر نے کہا وہ زندگی اور موت اور جرم کرنے میں غلام ہے جب تک اس پر کچھ باقی

بقي عليه شيءٌ حدثنا عبدُ اللهِ بنُ يوسفَ اخبرنا مالكٌ عن يحيى بنِ سعيدٍ

رہے ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے

عن عمرةَ بنتِ عبدِ الرحمنِ ان بريرةَ جاءت تستعينُ عائشةَ امَّ المؤمنين

انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد لینے آئیں اپنے بدل کتابت کی ادا میں

فقالت لها ان احبَّ اهلُكِ ان اصبَّ لهم ثمنَكِ صبةً واحدةً فاعتقكِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں تیری قیمت کے روپے انکو یکبارگی سیکڑ دیتی ہوں اور تجھ کو آزاد کر دیتی ہوں

فعلتُ فذكرت بريرةُ ذلك لاهلها فقالوا لا الا ان يكونَ ولاؤكِ لنا

بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے اسکا ذکر کیا انہوں نے نہ مانا یہ شرط کی کہ ولاء ہم لینگے

قال مالكٌ قال يحيى فزعمت عمرةُ ان عائشةَ ذكرت ذلك لرسولِ اللهِ صلى

امام مالک نے کہا یحییٰ نے کہا عمرہ یہ کہتی تھیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسکا ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا

اللهُ عليه وسلم فقال اشتريها واعتقيها فانما الولاءُ لمن اعتق باب اذا

آپ نے فرمایا اسکو خرید کرلے اور آزاد کردے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے باب اگر

قال المكاتبُ اشترني واعتقني فاشتراه لذلك حدثنا ابو نعيمٍ حدثنا

مکاتب کسی شخص سے کہے مجھ کو مول لیکر آزاد کردے اور وہ مول لے لے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے

عبدُ الواحدِ بنُ ايمنَ قال حدثني ابي ايمنُ قال دخلتُ على عائشةَ

عبدالواحد بن ایمن نے کہا مجھ سے میرے باپ ایمن نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا

فقلتُ كنتُ لعتبةَ بنِ ابي لهبٍ ومات وورثني بنوه وانهم باعوني من ابنِ ابي عمرٍو فاعتقني ابنُ ابي عمرٍو

میں نے کہا پہلے میں عتبہ بن ابولہب کا غلام تھا وہ مر گئے انکے بیٹے میرے وارث ہوئے انہوں نے مجھ کو عبداللہ بن ابی عمرو کے ہاتھ بیچ ڈالا عبداللہ نے مجھ کو آزاد کر دیا

واشترط بنو عتبةَ الولاءَ فقالت دخلت بريرةُ وهي مكاتبةٌ فقالت اشتريني واعتقيني قالت نعم

بیٹے کر لی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی وہ مکاتب تھی مجھ سے کہنے لگی مجھ کو مول لے لو اور آزاد کردو میں نے کہا اچھا

قالت لا يبيعوني حتى يشترطوا ولائي فقالت لا حاجة لي بذلك فسمع بذلك النبيُّ صلى

پھر بریرہ رضی اللہ عنہا بولی وہ اسی شرط پر بیچینگے کہ ولاء وہ لیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس شرط پر میں مول نہیں لیتی یہ خبر پاکر آنحضرت صلے

الله عليه وسلم او بلغه فذكر لعائشة فذكرت عائشة ما قالت لها فقال اشتريها

سن لی یا آپکو یہ خبر پہنچی آپ نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا انہوں نے بیان کیا جو بریرہ نے کہا تھا آپ نے فرمایا تو اس کو خرید کر آزاد کردے

واعتقيها ودعيهم يشترطون ما شاؤا فاشترتها عائشة فاعتقتها واشترط

اور انکو جو شرط کریں وہ اپنی لگانے دے حضرت عائشہ رض نے اسکو خرید لیا اور آزاد کردیا اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط

اهلها الولاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق وان اشترطوا مائة شرط

کرلی اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اگرچہ وہ سو شرطیں لگائیں

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها

حدثنا عاصم بن علي

کتاب ہبہ کا بیان اسکی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا ہم سے عاصم بن علی ابو الحسین واسطی نے بیان کیا

حدثنا ابن ابي ذئب عن المقبري عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله

کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

عليه وسلم قال يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة

آپنے فرمایا مسلمان عورتو کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کے حصہ کو ذلیل نہ سمجھے گو بکری کا کھر ہی ہو

حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الاويسي حدثنا ابن ابي حازم عن

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے

ابيه عن يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة رض انها قالت لعروة ابن اختي

اپنے باپ سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے عروہ سے کہا میرے بھانجے (ہم پر ایسا وقت)

ان كنا لننظر الى الهلال ثم الهلال ثلثة اهلة في شهرين وما اوقدت

گذرتا ہے ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دو دو مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

في ابيات رسول الله صلى الله عليه وسلم نار فقلت يا خالة ما كان يعيشكم

گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی (کھانا نہیں پکایا جاتا تھا) عروہ نے کہا خالہ پھر تمہاری گذر کا ہے پر ہوتی تھی

قالت الاسودان التمر والماء الا انه قد كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم

انہوں نے کہا انہی دو کالوں پر کھجور اور پانی البتہ اتنا تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ تھے

جيران من الانصار كانت لهم منائح وكانوا يمنحون رسول الله صلى الله

اُن کے پاس دودھ کی بکریاں تھیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کا دودھ

عليه وسلم من البانهم فيسقينا باب القليل من الهبة حدثنا

(تحفہ کے طور پر) بھیجا کرتے آپ ہمکو بھی پلاتے باب تھوڑی چیز ہبہ کرنا ہم سے

محمد بن بشار حدثنا ابن ابي عدي عن شعبة عن سليمان عن ابي حازم

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو حازم سلمان اشجعی سے

عن ابی ہریرۃ رضؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو دعیت الی ذراع او کراع

ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دعوت میں مجھکو بکری کا دست یا پاؤں کھانے کے لیے بلایا جائے تب بھی میں ضرور جاؤں

لاجبت ولو اھدی الی ذراع او کراع لقبلت باب من استوھب من اصحابہ

اور اگر مجھ کو کوئی بکری کا دست یا پاؤں تحفہ بھیجے تو اسکو ضرور لے لوں ف باب جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے

شیئا وقال ابو سعید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اضربوا لی معکم سھما حدثنا

ابوسعید خدری نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ لگاؤ ف ۲ ہم سے

ابن ابی مریم حدثنا ابو غسان قال حدثنی ابو حازم عن سھل رضؓ ان النبی

سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے

صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الی امرأۃ من المھاجرین وکان لھا غلام نجار

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں سے ایک عورت کو کہلا بھیجا ف اسکا ایک غلام تھا بڑھئی آپ نے

قال لھا مری عبدک فلیعمل لنا اعواد المنبر فامرت عبدھا فذھب فقطع

یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے کہ ہمکو منبر کی لکڑیاں بنا دے اسنے اپنے غلام کو حکم دیا وہ (غابہ کی طرف) گیا وہاں سے جھاؤ کی لکڑی کاٹ لایا اور آپ کے

من الطرفاء فصنع لہ منبرا فلما قضاہ ارسلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لیے ایک منبر بنایا جب پورا کام کر چکا تو اس عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا آپ کا

انہ قد قضاہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ارسلی بہ الی فجاؤا بہ فاحتملہ النبی

کام اس نے پورا کر دیا آپ نے کہلا بھیجا منبر میرے پاس بھیجدے پھر لوگ اس کو لیکر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ حیث ترون حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال

نے اسکو اٹھا کر وہاں رکھا جہاں تم اب دیکھتے ہو ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے

حدثنی محمد بن جعفر عن ابی حازم عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ السلمی عن

محمد بن جعفر نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سلمی سے انہوں نے

ابیہ رضؓ قال کنت یوما جالسا مع رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے باپ ابو قتادہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں مکہ کے رستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کے

فی منزل فی طریق مکۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نازل امامنا والقوم

ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے (فاصلے سے) اترے ہوئے تھے میرے ساتھی لوگ احرام

محرمون وانا غیر محرم فابصروا حمارا وحشیا وانا مشغول اخصف نعلی

باندھے ہوئے تھے اور میں احرام نہیں باندھے تھا آخر انہوں نے ایک گورخر جاتے دیکھا میں اپنی جوتیاں ٹانکنے میں مصروف تھا انہوں نے

فلم یؤذنونی بہ واحبوا لو انی ابصرتہ والتفت فابصرتہ فقمت الی الفرس

مجھ کو خبر نہ کی لیکن انہوں نے دل میں چاہا کاش میں اسکو دیکھ لیتا پھر جو نگاہ پھیری اسکو دیکھ لیا اور جلدی سے گھوڑے پاس جا کر اسپر زین لگایا

فاسرجتہ ثم رکبت ونسیت السوط والرمح فقلت لھم ناولونی السوط

اور سوار ہوا میں کوڑا اور برچھا لینا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا مجھ کو کوڑا اور برچھا اٹھا دو

کتاب الھبۃ

ف ۱ یہ بھی ہبہ کی طرح ہے تو باب کا مطلب نکل آیا۔ ف ۲ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو کتاب الاجارہ میں موصولاً گزر چکی ہے۔ ف ۳ ابو غسان ... اور سعید ... اختلاف ہے ...

وَالزَّجْرِ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ

وہ کہنے لگے قسم خدا کی ہم تو کسی چیز سے تمہاری مدد نہیں کرنے کے ف۱ مجھ کو غصہ آیا میں خود اتر کر کوڑا اور چھڑی لے لیا پھر سوار ہوا

رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ

اور گورخر پر حملہ کیا اسکو زخمی کر ڈالا پھر اسکو لے کر آیا وہ مر گیا تھا تو میرے ساتھی اس پر گر پڑے

يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي

اسکو کھانے لگے پھر ان کو احرام کی حالت میں اس کے کھانے میں شک پیدا ہوا خیر ہم وہاں سے چلے اور گورخر کا ایک دست میں نے رکھ

فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ

لیا پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے آپ سے اسکا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا کچھ گوشت اسکا تمہارے پاس ہے ف۲ میں نے عرض کیا

نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتّٰى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ

جی ہاں ہے اور وہ دست آپکو دیدیا آپ نے اسکو کھا کر تمام کر دیا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے محمد بن جعفر نے کہا یہ حدیث زید بن اسلم نے مجھ سے بیان

أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بَابُ مَنِ اسْتَسْقٰى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِي

کی انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو قتادہ سے باب پانی (یا دودھ) مانگنا اور سہل بن سعد نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِي حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

وسلم نے مجھ سے فرمایا پانی پلا ف۳ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے

ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ

کہا ہم سے ابو طوالہ عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے کہا

أَنَسًا رضی يَقُولُ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقٰى

میں نے انس رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف لائے آپ نے پانی مانگا

فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هٰذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ

ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا پھر اپنے کنوئیں کا پانی اس دودھ میں ملایا اور آنحضرت صلعم کو دیا اس وقت ابو بکر رض آپ کی بائیں طرف

وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ

بیٹھے تھے اور عمر رض سامنے اور ایک گنوار داہنی طرف جب آپ پی چکے تو حضرت عمر نے عرض کیا یہ ابو بکر رض ہیں (انکو دیجیے) آپ نے گنوار کو دیدیا

ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ أَلَا فَيَمِّنُوا قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَابُ

اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں داہنی طرف والے مقدم ہیں سن لو داہنی طرف سے شروع کیا کرو انس نے کہا تو داہنی طرف سے شروع کرنا سنت ہے تین بار کہا

قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ

باب شکار کا تحفہ قبول کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہ سے شکار کا دست

عَضُدَ الصَّيْدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

لیا ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن

زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعٰى

زید بن انس بن مالک سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا ہم نے مر الظہران میں ف۱ ایک خرگوش کو

القوم فلغبوا فادركتها فاخذتها فاتيت بها ابا طلحة فذبحها وبعث بها

بھاگا لوگ اس کے پیچھے گئے تھک گئے آخر میں نے اس کو پکڑ پایا اور ابو طلحہ پاس لایا انہوں نے ذبح کر دیا اور آنحضرت صلی

الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بوركها او فخذيها قال فخذيها لا شك

اللہ علیہ وسلم کو اس کا پٹھا بھیجا یا رانیں شعبہ نے کہا رانیں بھجوائیں کوئی شک نہیں کی

فيه فقبله قلت واكل منه قال واكل منه ثم قال بعد قبله حدثنا

آپ نے قبول کیا اور اس میں سے کھایا سلیمان نے کہا میں نے شعبہ سے پوچھا کیا آنحضرت نے اس میں سے کھایا انہوں نے کہا ہاں کھایا پھر کہنے لگے آنحضرت نے

اسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن

قبول کیا ہم سے اسمعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن

مسعود عن عبد الله بن عباس عن الصعب بن جثامة رض انه اهدى لرسول الله

مسعود سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے صعب بن جثامہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا وهو بالابواء او بودان فرد عليه فلما رأى

ایک گورخر تحفہ بھیجا اس وقت آپ ابواء یا ودان میں تھے آپ نے پھیر دیا جب آپ نے صعب کا چہرہ دیکھا

ما في وجهه قال اما انا لم نرده عليك الا انا حرم باب قبول الهدية

(رنج ہوا) تو آپ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں باب تحفہ قبول کرنا

حدثنا ابراهيم بن موسى حدثنا عبدة حدثنا هشام عن ابيه عن عائشة ان الناس

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ

كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بها او يبتغون بذلك مرضاة

لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ کی باری دیکھتے رہتے اس سے غرض تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا ادم حدثنا شعبة حدثنا جعفر بن

خوش ہوں ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جعفر بن ایاس نے

اياس قال سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس قال اهدت ام حفيد

کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ام حفید (ہزیلہ) نے

خالة ابن عباس الى النبي صلى الله عليه وسلم اقطا وسمنا واضبا فاكل النبي

جو ابن عباس کی خالہ تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پنیر اور گھی اور گوہ بھیجی آپ نے پنیر

صلى الله عليه وسلم من الاقط والسمن وترك الضب تقذرا قال ابن عباس

اور گھی کھایا اور گوہ سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دیا ابن عباس نے کہا

فاكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو كان حراما ما اكل على مائدة

تو گوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا (صحابہ نے کھایا) اور اگر حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر

رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا معن قال

کیوں کھایا جاتا ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن بن عیسیٰ نے کہا

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ

مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی کھانا آتا تو آپ پوچھتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ

فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ

اگر کہتے صدقہ ہے تو آپ صحابہ سے فرماتے تم کھا لو اور خود نہ کھاتے اور جو کہتے ہدیہ (تحفہ) ہے تو آپ بھی ان کے ساتھ ہاتھ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

لگاتے کھاتے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا

بِلَحْمٍ فَقِيلَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ حَدَّثَنَا

لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رض کو صدقہ میں ملا تھا آپ نے فرمایا اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبد الرحمن سے سنی انہوں نے قاسم سے روایت کی انہوں نے

الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذُكِرَ

حضرت عائشہ رض سے انہوں نے بریرہ رض کو مول لینا چاہا مگر اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کر لی کہ ہم لیں گے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

سے اسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا تو مول لے کر آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ

اور ایسا ہوا بریرہ رض کو خیرات میں گوشت ملا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت بریرہ کو خیرات میں ملا

هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ قَالَ

اس کے لیے تو صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے اور بریرہ جب آزاد ہوئی اسکو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اختیار دیا گیا عبد الرحمن نے کہا اسکا خاوند ۔۔۔

شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

شعبہ نے عبد الرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا وہ آزاد تھا یا غلام ہم سے محمد بن مقاتل

ابْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ

ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت

بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رض فَقَالَ

سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رض پاس تشریف لائے پوچھا

عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ إِلَيْهَا

تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں مگر گوشت ہے جو ام عطیہ نے بھیجا ہے اس بکری کا جو آپ نے ام عطیہ کو صدقہ دی

۳۴

مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ لَهَا بَلَغَتْ مَحِلَّهَا بَابُ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَ

تھی اب وہ بکری اپنے ٹھکانے پہونچ گئی ف باب اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ

تَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

ایک اپنی خاص بی بی کے پاس ہو ولہ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ

انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا لوگ اپنے تحفے بھیجنے میں میری باری کا خیال رکھتے

يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهَا حَدَّثَنَا

اور ام سلمہ رض نے کہا میری سوکنیں سب اکٹھا ہوئیں ف انہوں نے آنحضرت سے اسکا تذکرہ کیا آپ نے جواب ہی نہیں دیا ہم سے

إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض

اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے

أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی دو ٹکڑیاں تھیں ایک ٹکڑی میں تو حضرت عائشہ رض اور حضرت حفصہ رض

وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

اور حضرت صفیہ رض اور حضرت سودہ رض تھیں اور دوسری ٹکڑی میں ام المومنین ام سلمہ رض اور آپ کی باقی بی بیاں اور

كَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا

مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ آپ حضرت عائشہ رض کو بہت چاہتے ہیں اور جب

كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتّٰى

کسی کو کوئی تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا منظور ہوتا تو وہ اس میں دیر کرتا رہتا جب

إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں ہوتے اس دن (تاک کر) حضرت عائشہ رض کے گھر بھیجتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ

حال دیکھ کر ام المومنین ام سلمہ رض کی ٹکڑی نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اس بارے میں عرض کرو آپ لوگوں سے فرماویں جس کسی کو آپ کے پاس کوئی تحفہ بھیجنا ہو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ

وہ بھیجدے خواہ آپ کسی بی بی پاس ہوں (ام المومنین) ام سلمہ رض نے عرض

أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا

کیا آپ نے کچھ جواب ہی نہ دیا ان بی بیوں نے ام سلمہ رض سے پوچھا انہوں نے کہا آپ نے کچھ جواب ہی نہ دیا انہوں نے کہا پھر عرض کرو

فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ

جب انکی باری ہوئی انہوں نے پھر عرض کیا آپ نے کچھ جواب نہ دیا ان بی بیوں نے پوچھا تو کہدیا کہ آنحضرت نے کچھ جواب ہی نہیں دیا انہوں نے

مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا

پھر عرض کرو انہوں نے پھر آپ میری باری کے دن عرض کیا آپ نے (زینب سے) جواب دیا عائشہ رضہ کے مقدمہ میں مجھ کو مت ستاؤ کہا

تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ

کسی عورت کے کپڑے میں ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں آتی مگر عائشہ رضہ کے کپڑے میں آتی ہے ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ إِيذَائِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ

میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی ہوں آخر ان بی بیوں نے حضرت فاطمہ رضہ کو بلایا آپ کی صاحبزادی کو اپنی طرف سے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ

آپ کے پاس بھیجا عرض کرنے کو آپ کی بی بیاں آپ کو

نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ

اللہ کی قسم دیتی ہیں ابوبکر رضہ کی بیٹی میں انصاف چاہتی ہیں انہوں نے عرض کیا آپ نے فرمایا بیٹا تو وہی خوشی چاہتی ہے

مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ

انہوں نے عرض کیا بیشک یہ سنکر وہ لوٹ گئیں اور ان بی بیوں کو جواب دیا انہوں نے کہا پھر جاؤ حضرت فاطمہ رضہ نے فرمایا اب میں نہیں جانے کی

تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ

آخر انہوں نے ام المومنین زینب کو اپنی طرف سے بھیجا وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں کہنے لگیں آپ کی بی بیاں ابن ابی قحافہ کی بیٹی کے

يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ

مقدمے میں انصاف چاہتی ہیں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں اور آواز بلند کی حضرت عائشہ رضہ اسوقت بیٹھی ہوئی تھیں ان کو

عَائِشَةَ رض وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ

برا بھلا کہنے لگیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضہ کی طرف دیکھنے لگے

إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ

مطلب یہ تھا وہ کیوں نہیں بولتیں (آپ کی مرضی پاکر) انہوں نے بھی بولنا شروع کیا اور زینب کو جواب دینے لگیں ان کو خاموش کر دیا آپ نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ

پھر حضرت عائشہ رضہ کی طرف دیکھا اور فرمایا آخر کس کی بیٹی ہے ابوبکر رضہ کی بیٹی ہے امام بخاری نے کہا

الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

اخیر کا مضمون یعنے حضرت فاطمہ رضہ کا قصہ ہشام بن عروہ سے مروی ہے انہوں نے ایک شخص سے (جسکا نام نہیں لیا) انہوں نے زہری سے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ

انہوں نے محمد بن عبدالرحمن سے اور ابو مروان نے ہشام سے روایت کی انہوں نے عروہ سے لوگ اپنے تحفے بھیجنے

يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ

میں حضرت عائشہ رضہ کی باری تاکتے رہتے اور ہشام سے انہوں نے قریش کے ایک شخص سے اور ایک غلام سے دونوں کے نام معلوم نہیں ہوئے

الْمَوَالِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَتْ

انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے کہا

کرتی تھیں تو اس فصاحت اور بلاغت کے ساتھ کوئی جواب نہ دے سکتا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اس حدیث سے حضرت ابوبکر رضہ کی بھی بڑی فضیلت نکلی اور باب کی مطابقت تو ظاہر ہے

عَائِشَةَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ بَابُ

حضرت عائشہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اتنے میں حضرت فاطمہ رض نے اجازت چاہی ف باب

مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

جس تحفے کا پھیرنا درست نہیں ف ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے

عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ

عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبد اللہ نے بیان کیا عزرہ نے کہا میں ثمامہ

عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ رض لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ

پاس گیا انہوں نے مجھکو خوشبو دی کہنے لگے انس رض خوشبو نہیں پھیرتے تھے اور انس کہتے تھے کہ آنحضرت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ بَابُ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہیں پھیرتے تھے جو کوئی دیتا باب غائب چیز کا ہبہ کرنا

جَائِزَةً حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ

درست ہے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رض وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ

ابن شہاب سے کہا عروہ نے کہا مسور بن مخرمہ اور مروان نے ان سے بیان کیا کہ ہوازن کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ

بھیجے ہوئے لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی

أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاؤُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ

فرمایا اما بعد تمہارے بھائی توبہ کرکے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی انکو واپس کر دیے جائیں

سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ

جو کوئی خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ کرے اور جو یہ چاہے کہ اپنا حصہ قائم رکھے (معاوضہ لے کر)

حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ بَابُ

اور پہلی لوٹ جو اللہ ہم کو دے اس میں سے اس کو معاوضہ دے وہ ایسا ہی کرے لوگوں نے کہا ہم آپ کے فرمانے پر راضی ہیں باب

الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

ہبہ کا معاوضہ (بدلہ) کرنا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عیسی بن یونس نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَ

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کر لیتے اور اسکا بدلہ کر دیتے

يُثِيبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بَابُ

اس حدیث کو وکیع اور محاضر نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے موصول نہیں کیا ف باب

الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ وَإِذَا أَعْطٰى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتّٰى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْآخَرِينَ

اپنی اولاد کو ہبہ کرنا جب ایک اولاد کو کچھ ہبہ کرے تو وہ جائز نہیں جب تک انصاف نہ کرے اور دوسری اولاد کو بھی اتنا ہی نہ دے

مثله ولا يشهد عليه وقال النبي صلى الله عليه وسلم اعدلوا بين اولادكم في

اور ایسے ظلم کے ہبہ پر گواہ ہونا بھی درست نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف اپنی اولاد کو دینے میں برابری کرو

العطية وهل للوالد ان يرجع في عطيته وما ياكل من مال ولده بالمعروف

اور یہ بیان کہ باپ اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو پھر رجوع کر سکتا ہے ف اور اپنی اولاد کا مال دستور کے موافق کھا سکتا ہے

ولا يتعدى واشترى النبي صلى الله عليه وسلم من عمر بعيرا ثم اعطاه ابن عمر

زیادہ نہ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ لیا پھر وہ ان کے بیٹے عبداللہ کو دیدیا

وقال اصنع به ما شئت حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب

اور فرمایا جو تو چاہے وہ کر ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے

عن حميد بن عبد الرحمن ومحمد بن النعمان بن بشير انهما حدثاه عن النعمان

انہوں نے حمید بن عبدالرحمن اور محمد بن نعمان بن بشیر سے ان دونوں نے نعمان بن بشیر سے

بن بشير ان اباه اتى به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني نحلت ابني هذا

ان کے باپ (بشیر بن سعد) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے میں نے اپنے اس بیٹے (نعمان) کو ایک غلام

غلاما فقال اكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه باب الاشهاد في

(اسکا نام معلوم نہیں ہوا) دیا ہے آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھیر لے باب ہبہ میں گواہ

الهبة حدثنا حامد بن عمر حدثنا ابو عوانة عن حصين عن عامر قال سمعت

کرنا ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہمسے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا میں نے

النعمان بن بشير وهو على المنبر يقول اعطاني ابي عطية فقالت عمرة بنت رواحة

نعمان بن بشیر سے سنا وہ منبر پر (لوگوں میں خطبہ سنا رہے) تھے کہتے تھے میرے باپ نے مجھکو کچھ دیا (ایک غلام) عمرہ بنت رواحہ (میری ماں) نے کہا

لا ارضى حتى تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني

میں اس وقت تک راضی نہیں ہونگی جب تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہبہ کا گواہ نہ بنا دے یہ سنکر میرا باپ آنحضرت کے پاس آیا کہنے لگا عمرہ بنت

اعطيت ابني من عمرة بنت رواحة عطية فامرتني ان اشهدك يا رسول الله

رواحہ کے پیٹ سے جو میرا بیٹا ہے اس کو میں نے کچھ دیا ہے اس کی ماں کہتی ہے آپ کو اس کا گواہ کردوں یا رسول اللہ آپ نے

قال اعطيت سائر ولدك مثل هذا قال لا قال فاتقوا الله واعدلوا بين

فرمایا کیا تو نے اور بیٹوں کو بھی ایسا ہی کچھ دیا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو

اولادكم قال فرجع فرد عطيته باب هبة الرجل لامراته والمراة لزوجها

یہ سنکر میرا باپ لوٹ گیا اور جو دی ہوئی چیز تھی پھیر لی ف باب خاوند کا بی بی کو اور بی بی کا خاوند کو ہبہ کرنا ابراہیم

قال ابراهيم جائزة وقال عمر بن عبد العزيز لا يرجعان واستاذن النبي صلى

نخعی نے کہا جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا پھیر نہیں سکتے ف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں سے

الله عليه وسلم نساءه ان يمرض في بيت عائشة وقال النبي صلى الله عليه وسلم

ف بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی اجازت مانگی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ

اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اسکو کھانے جاتا ہے اور ابن شہاب زہری نے کہا اگر کسی نے اپنی جورو سے یہ سوال

هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ

کیا کل مہر یا اسکا کچھ حصہ معاف کردے (اس نے معاف کردیا) پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد اُس کو طلاق دیدیا اور عورت نے ہبہ سے رجوع کیا تو

قَالَ يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ

خاوند جو مہر عورت نے ہبہ کیا تھا وہ ہی عورت کو ادا کرے اگر خاوند کی نیت فریب کی تھی اور جو عورت نے اپنی خوشی سے معاف کیا تھا خاوند نے کوئی فریب نہیں

مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا حَدَّثَنَا

کیا تھا تو ہبہ جائز ہوا (اب خاوند کو اسکا ادا کرنا ضرور نہیں) اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اگر وہ دل کی خوشی سے تمکو کچھ معاف کردیں تو ہمسے سوچ کر ہم

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ

سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام نے خبر دی اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے

بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضـ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ

خبر دی حضرت عائشہ رضـ نے کہا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے آپ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے

اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ

اپنی دوسری بی بیوں سے بیماری میں میرے گھر رہنے کی اجازت چاہی اُنہوں نے اجازت دی ف آپ باہر نکلے دو آدمیوں کے (ضعف کے) آپ کے پاؤں زمین پر

الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ

لکیر کرتے جاتے عباس رضـ (آپ کے چچا) اور ایک اور شخص دونوں طرف سے آپ کو تھامے ہوئے تھے عبید اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابن عباس رضـ سے بیان کی

مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ

جو حضرت عائشہ رضـ سے سنی تھی اُنہوں نے پوچھا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ رضـ نے نہیں لیا

قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

میں نے کہا نہیں اُنہوں نے کہا وہ حضرت علی تھے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے عبد اللہ بن طاؤس نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عباس رضـ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

ہبہ کرکے پھر رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر کھانے جاتا ہے

بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ

ف باب اگر عورت اپنے خاوند کے سوا اور کسی کو

زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً

کچھ ہبہ کرے یا غلام لونڈی آزاد کرے اور ہبہ کے وقت اُسکا خاوند موجود ہو تو ہبہ جائز ہے ف۳ بشرطیکہ وہ عورت کم عقل نہ ہو اگر کم عقل (بیوقوف) ہو

لَمْ يَجُزْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ

تو ہبہ جائز نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء) میں فرمایا بے وقوفوں کے ہاتھ میں اپنے مال نہ دو ف ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا اُنہوں نے

جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَسْمَاءَ رضـ قَالَتْ قُلْتُ

ابن جریج سے اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے عباد بن عبد اللہ سے اُنہوں نے اسماء رضـ سے اُنہوں نے کہا میں نے عرض کیا

يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِي

یا رسول اللہ میرے پاس اور کیا مال ہے وہی ہے جو زبیر رضہ نے مجھ کو دیا کیا میں اس میں سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا صدقہ دے

وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

اور جوڑ کر مت رکھ اللہ بھی روک لیگا ف ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے

نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ

نے فرمایا خرچ کر اور گنا مت کر اللہ بھی گن گن کر دے گا اور نہ جوڑ رکھ اللہ بھی روک

عَلَيْكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ

رکھیگا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے

كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ

کریب سے جو ابن عباس رضہ کے غلام تھے ان سے میمونہ بنت حارث ام المومنین نے بیان کیا انہوں نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی تھی

وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی جب ان کی باری کا دن آیا اور

يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي قَالَ

آنحضرت ان کے پاس آئے وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ آپکو معلوم ہے میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی آپ نے فرمایا کیا سچ سچ آزاد کر دی

أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ وَ

انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اگر تو وہ لونڈی اپنے ننھیال والوں کو دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا اور بکر بن مضر نے بھی

قَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ حَدَّثَنَا

اس حدیث کو عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے روایت کیا کہ میمونہ نے اپنی لونڈی آزاد کر دی اخیر تک ف ہم سے

حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ

انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی عورتوں پر قرعہ ڈالتے

بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ

اور جس عورت کا نام قرعہ میں نکلتا اسکو ساتھ لیجاتے اور ہر عورت کے پاس باری باری ایک ایک دن رات

يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ

رہتے صرف سودہ بنت زمعہ رضہ نے (جو بہت بوڑھی ہو گئیں تھیں) ف اپنا دن رات حضرت عائشہ رضہ کو بخشدیا

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انکی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں

بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْهَدِيَّةِ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ
باب پہلے کن لوگوں کو ہدیہ دینا چاہیے (اول عزیز و قریب بعدہ دوسرے) اور بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے روایت کی انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً
جو ابن عباس کے غلام تھے کہ ام المومنین میمونہ نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی

لَهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے ننھیال والوں کو (یعنی ماموں کو) یہ لونڈی دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا ہم سے محمد بن

ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ
بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے طلحہ بن عبداللہ

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
سے جو بنی تیم بن مرہ قبیلے کے ایک شخص تھے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے

اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا بَابُ مَنْ لَمْ
دو ہمسائے ہیں کس کو پہلے ہدیہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے نزدیک ہو باب کسی عذر کی وجہ سے

يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ
ہدیہ نہ لینا اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو چیز بھیجی جاتی ہدیہ (تحفہ) تھا لیکن آج کل

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
تو رشوت ہے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس نے

ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ بھیجا

وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ
اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے ابواء یا ودان میں تھے (دونوں مقاموں کے نام ہیں) آپ نے پھیر دیا صعب کہتے ہیں جب آپ نے میرے منہ پر تحفہ پھیرنے

هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
کی ناراضی دیکھی تو فرمایا ہم کو تیرا تحفہ پھیرنا نہیں چاہتے مگر بات یہ ہے کہ ہم احرام باندھے ہیں ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رض
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ابو حمید ساعدی رض سے انہوں نے

قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے کے ایک شخص کو جسکو (عبداللہ) بن اتبیہ کہتے تھے زکوٰۃ

عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي

تحصیل کرنے پر مامور کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ ملا ہے آپ نے فرمایا (تحفہ تحفہ کرتا ہے) اپنے باوا یا ماں کے

بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ

گھر بیٹھا رہتا پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ دیتا ہے یا نہیں قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی

أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ

زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ بھی رکھ لے وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر لادے اس کو لائیگا اونٹ ہوگا تو وہ بڑ بڑ کرتا ہوگا گائے ہوگی

أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اللّٰهُمَّ

تو وہ بھاں بھاں کرتی ہوگی بکری ہوگی تو میں میں کرتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی آپ نے

هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا بَابٌ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ

فرمایا یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا باب اگر ہبہ یا ہبہ کا وعدہ کرے پھر کوئی مرجائے اور وہ چیز موہوب

قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَبِيدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَ

لہ کو نہ پہنچی ہو اور عبیدہ بن عمرو سلمانی نے کہا اگر ہبہ کرنے والا مرجائے اور ہدیہ موہوب لہ کا قبضہ ہوگیا ہو وہ

الْمُهْدَى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدٰى

زندہ ہو پھر مرجائے تو وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہوگا اور اگر موہوب لہ کا قبضہ ہونے سے پیشتر واہب مرجائے تو وہ واہب کے وارثوں کو ملیگا

وَقَالَ الْحَسَنُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ حَدَّثَنَا

اور امام حسن بصری نے کہا دونوں میں سے کوئی مرجائے وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہوگا جب موہوب لہ کا وکیل اس پر قبضہ کرچکا ہو ہم کو

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رض

علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر رض سے سنا

قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کے ملک سے روپیہ آیا تو میں تجھ کو اس طرح

هٰكَذَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا

تین لپ دونگا وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کی وفات ہوگئی آپ کی وفات کے بعد ابوبکر رض نے ایک منادی کو مقرر کیا اس

فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا

نے یوں منادی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا آپ پر اسکا قرض آتا ہو تو وہ حاضر ہو یہ سنکر

فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثٰى لِي ثَلٰثًا بَابٌ كَيْفَ

میں انکے پاس آیا اور میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے روپیہ دیئے باب غلام

يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى

لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے اور عبداللہ بن عمر نے کہا میں ایک شریر منہ زور اونٹ پر سوار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

خرید فرمالیا پھر فرمایا عبداللہ یہ اونٹ تو لے لے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

لیث نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ

(اچکنیں) بانٹیں اور مخرمہ میرے باپ کو کوئی اچکن نہیں دی والد نے مجھ سے کہا بیٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ

میرے ساتھ چل میں ان کے ساتھ گیا والد نے کہا تو اندر جا اور آنحضرت ص کو میری طرف کو بلا

لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ

میں گیا اور آپ کو بلایا آپ باہر نکلے انہی اچکنوں میں کی ایک اچکن پہنے ہوئے اور والد سے فرمانے لگے میں نے تیرے لیے یہ اچکن چھپا رکھی تھی

فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ بَابٌ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ

والد نے اسکو دیکھا آنحضرت ص نے فرمایا مخرمہ خوش ہوا یا نہیں ف باب اگر کوئی ہبہ کرے اور موہوب لہ اس پر قبضہ کر لے لیکن زبان سے قبول نہ کرے

لَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا

ف ۲ ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ

معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ایک شخص

رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ

(سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں تباہ ہو چکا آپ نے پوچھا کیوں بولا

وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ

میں نے رمضان میں (روزے میں) اپنی جورو سے صحبت کی آپ نے فرمایا تجھے ایک بردہ آزاد کرنیکا مقدور ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے

تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ

لگا تار روزے رکھ سکتا ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے بولا نہیں

لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ

اتنے میں ایک انصاری شخص (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) کھجور کا ایک ٹوکرا لایا (جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے) آپ نے پہلے شخص سے فرمایا

بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

لے اسکو یہ خیرات کردے کہنے لگا کس کو خیرات دوں جو ہم سے زیادہ محتاج ہو یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا

مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ بَابٌ

مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی گھر والے محتاج نہیں ہیں آپ نے فرمایا اچھا جا اپنے ہی گھر والوں کو کھلا باب

إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ

اگر کوئی اپنا قرض کسی کو ہبہ کر دے ف شعبہ نے حکم سے نقل کیا یہ جائز ہے اور امام حسن نے ایک شخص کو

بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ

(اسکا نام معلوم نہیں ہوا) اپنا قرض معاف کر دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف جس پر کسی کا

لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ

حق آتا ہو تو یا ادا کرے یا اس سے معاف کرا لے جابر رضی نے کہا میرے باپ قتل (احد کے دن) مارے گئے ان پر قرض تھا آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے قرضخواہوں سے فرمایا میرے باغ کا میوہ لے لیں اور قرض میرے باپ پر سے معاف کر دیں

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ

یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابن کعب بن مالک نے اُن کو جابر رضی نے خبر دی کہ

أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ

ان کے باپ (عبداللہ) احد کے دن شہید ہوئے ان کے شہید ہونے پر قرضخواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا آخر میں

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے عرض کیا (سفارش چاہی) آپ نے ان سے فرمایا تم اس کے باغ کا میوہ لے لو اور اس کے باپ کا قرضہ

أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ

چھوڑ دو انہوں نے نہ مانا آپ نے انکو میرا باغ نہیں دیا نہ میوہ درختوں سے تڑوایا آپ نے

وَلَكِنْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ

فرمایا میں کل صبح آؤں گا پھر آپ صبح کو تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں پھرے اور میوے میں برکت کی دعا فرمائی

بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ

بعد اس کے میں نے میوہ کاٹا اور سب قرضخواہوں کا حق ادا کر دیا اور تھوڑی کھجور ہم کو بچ رہی پھر میں آنحضرت

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ أَلَا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ

حضرت عمر رضی سے فرمایا او سنو عمر وہ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کیوں نہ ہو ہم کو تو یقین ہے کہ آپ اللہ کے

رَسُولُ اللهِ وَاللهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ

پیغمبر ہیں خدا کی قسم آپ اللہ کے پیغمبر ہیں باب ایک چیز کئی آدمیوں کو ہبہ کرے تو کیسا ہے اور اسماء

أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ

بنت ابی بکر نے قاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابی عتیق سے کہا مجھے اپنی بہن عائشہ صدیقہ رضی کے ترکہ میں سے غابہ میں

وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ

ایک جائداد ملی ہے مجھ کو معاویہ اس کے بدل ایک لاکھ روپیہ دیتے تھے (درہم) یہ جائداد تم دونوں لے لو ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس پینے کو کچھ لایا

أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ

کیا (دودھ) لایا گیا آپ نے پیا آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباس رض) اور بائیں طرف کئی عمر والے لوگ آپ نے لڑکے سے پوچھا اگر تو

إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ

اجازت دے تو پہلے (یہ پیالہ) میں ان بوڑھوں کو دوں وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو آپ کے جوٹھے میں سے اپنا حصہ کسی کو دینے والا نہیں آخر آپ نے

اللَّهِ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةِ

وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں پٹخ دیا ف باب جو چیز قبضہ میں ہو یا نہ ہو ف اور جو چیز بٹ گئی ہو اور جو نہ بٹی ہو اس کے ہبہ کا بیان

وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَ

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ف اور آپ کے اصحاب نے ہوازن کے لوگوں سے جو لوٹ حاصل کی تھی وہ ان کو ہبہ کر دی حالانکہ

هُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رض أَتَيْتُ

وہ بٹی نہ تھی اور ثابت بن محمد نے کہا ف ہم سے مسعر نے بیان کیا انہوں نے محارب سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا میں سفر سے

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

لوٹ کر مسجد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے میرا قرض ادا کیا اور زیادہ دیا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ رض انصاری سے سنا

يَقُولُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ

وہ کہتے تھے میں نے ایک سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا (اس کا قصہ گذر چکا ہے) جب ہم مدینہ میں پہنچے

قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ

تو آنحضرت نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) کی پڑھ پھر آپ نے اونٹ کی قیمت تول دی ف شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یوں کہا جھکتی ہوئی

فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

تول دے اس میں سے کچھ (بطور تبرک کے) ہمیشہ میرے ساتھ رہتی لیکن حرہ کے دن شام والوں نے وہ مجھ سے چھین لی ف ہم سے قتیبہ نے بیان

عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس

أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ

پینے کو کچھ لایا گیا آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں طرف بوڑھے لوگ آپ نے لڑکے سے فرمایا (میاں لڑکے) تم اجازت

لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ

دیتے ہو پہلے میں یہ بوڑھوں کو دوں لڑکے نے کہا نہیں میں تو آپ کا تبرک کسی کو دینے والا نہیں

أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي

آخر آپ نے اسی کے ہاتھ میں پٹخ دیا ف ہم سے عبد اللہ بن عثمان بن جبلہ (عبدان) نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی

أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ

انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ایک شخص کا (اس کا نام معلوم

رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم دين فهم به أصحابه فقال دعوه

نہیں ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک اونٹ قرض آتا تھا اس نے سخت کلامی کی اصحاب نے اسکو سزا دینا چاہا آپ نے فرمایا جانے

فإن لصاحب الحق مقالا وقال اشتروا له سنا فأعطوها إياه

دو جس کا حق نکلتا ہے وہ ایسا کہہ سکتا ہے ایک اونٹ اس کو خرید کر دیدو

فقالوا إنا لا نجد سنا إلا سنا هي أفضل من سنه قال فاشتروها فأعطوها

لوگوں نے کہا اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی مول لیکر اس کو دیدو

إياه فإن من خيركم أحسنكم قضاء. باب إذا وهب جماعة لقوم حدثنا

تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں ف باب اگر کئی شخص کئی شخصوں کو ہبہ کریں ہم سے

يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة أن مروان

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان سے مروان بن حکم اور

ابن الحكم والمسور بن مخرمة أخبراه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حين

مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب ہوازن کے پیچھے

جاءه وفد هوازن مسلمين فسألوه أن يرد إليهم أموالهم وسبيهم فقال

ہوئے لوگ اسلام قبول کرکے آئے اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کو واپس مانگا تو آپ نے فرمایا

لهم معي من ترون وأحب الحديث إلي أصدقه فاختاروا إحدى

(دیکھو) میرے ساتھ تو اتنے آدمی ہیں تم دیکھتے ہو کہ مجھکو سچی بات پسند ہے تم ایک بات اختیار کرو یا تو قیدی

الطائفتين إما السبي وإما المال وقد كنت استأنيت وكان النبي صلى الله

یا مال اور میں نے اسی خیال سے (تقسیم میں) دیر کی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک

عليه وسلم انتظرهم بضع عشرة ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين

جب طائف سے لوٹ کر آئے تو ان کا انتظار کرتے رہے جب وہ سمجھ گئے کہ

لهم أن النبي صلى الله عليه وسلم غير راد إليهم إلا إحدى الطائفتين

آپ دونوں چیزوں میں پھیرنے والے نہیں تو انکو (مجبورًا) کہنے لگے

قالوا فإنا نختار سبينا فقام في المسلمين فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال

اچھا ہمارے قیدی پھیر دیجیے اسی وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا

أما بعد فإن إخوانكم هؤلاء جاؤونا تائبين وإني رأيت أن أرد إليهم

اما بعد دیکھو مسلمانوں تمہارے بھائی کفر سے توبہ کرکے آئے ہیں اور میں ان کے قیدی پھیر دینا مناسب جانتا ہوں

سبيهم فمن أحب منكم أن يطيب ذلك فليفعل ومن أحب أن يكون على

جو کوئی خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہو وہ کرے اور جس کو اپنا حق چھوڑنا منظور نہ ہو

حظه حتى نعطيه إياه من أول ما يفيء الله علينا فليفعل فقال الناس طيبنا

وہ اسکا معاوضہ پہلی لوٹ میں سے لے جو اللہ ہم کو دیگا لوگوں نے عرض کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ

یا رسول اللہ ہم خوشی سے اُن کے قیدی پھیر دیتے ہیں آپ نے فرمایا ہم کیسے سمجھیں تم میں کس نے اسکو منظور کیا کس نے نہیں کیا تم بہت سے

فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ

آدمی ہو بہتر یہ ہے تم جاؤ اور تمہارے نقیب (چودھری) تمہارا حال ہم سے بیان کریں یہ سنکر لوگ لوٹ گئے چودھریوں نے ان سے گفتگو کی پھر

رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا وَهٰذَا الَّذِي

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپکو خبر دی کہ اُن لوگوں نے خوشی سے اجازت دی ف ہوازن کے قیدیوں کا یہ حال ہم کو

بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا

پہونچا یہ زہری کا کلام ہے (جو اس حدیث کے راوی ہیں)

بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ

باب اگر کسی کو کچھ ہدیہ دیا جائے اُس کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوں تو جسکو دیا جائے وہ زیادہ حقدار ہے ف۲ اور ابن عباس رضہ سے منقول

عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

ہے ف کہ اسکے پاس بیٹھنے والے بھی اس میں شریک ہونگے مگر یہ روایت صحیح نہیں ہے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ

کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی اُنہوں نے سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے ابو سلمہ رضہ سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

سے آپنے ایک اونٹ قرض لیا تھا پھر قرض والا تقاضا کرتا ہوا آیا (سخت کلامی کی) آپ نے فرمایا جس کا قرض آتا ہو وہ ایسی باتیں کرسکتا ہے

مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً حَدَّثَنَا

پھر اُس کے اونٹ سے بہتر اونٹ دیا ف اور فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ مَعَ

عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر رضہ سے وہ ایک سفر میں آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت عمر رضہ کے ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھے ہر گھڑی وہ آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا يَتَقَدَّمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ وسلم کی سواری سے آگے بڑھ جاتا اور اُنکے والد حضرت عمر رضہ پکارتے ارے عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کوئی نہ بڑھے

سَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو اُنہوں نے عرض کیا لیجیے آپ ہی کا ہے خیر آپ نے اسکو مول لیا

ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ بَابٌ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا

اور عبداللہ کو دیدیا فرمایا جو چاہے کر ف باب اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور دوسرا

لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو

شخص وہ اونٹ اسکو ہبہ کردے تو درست ہے اور حمیدی نے کہا ف ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عمرو بن دینار نے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ

انہوں نے ابن عمر رض سے ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک منہ زور اونٹ پر میں سوار تھا آنحضرت

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو پھر اسکو مول لیکر مجھ سے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا حَدَّثَنَا

عبد اللہ تو یہ اونٹ لیجا (یعنی تحفہ کو دیا) باب جس کپڑے کا پہننا مکروہ ہے وہ تحفہ کے طور پر دینا ف۱ ہم سے

عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَأَى عُمَرُ

عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض نے مسجد

ابْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا

نبوی کے دروازے پر ایک ریشمی دھاریدار جوڑا بکتے دیکھا انہوں نے آنحضرت سے عرض کی اگر آپ اسکو خرید لیں

فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ

اور جمعہ کے دن یا جب باہر والے آپ پاس آئیں پہنا کریں تو اچھا ہے آپ نے فرمایا اسکو تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر

ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ أَكَسَوْتَنِيهَا

ایسا ہوا کہ اسی قسم کے چند ریشمی جوڑے آپ پاس آئے آپ نے حضرت عمر رض کو بھی ان میں سے ایک جوڑا دیا انہوں نے کہا آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور بیلی عطارد

وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَا عُمَرُ أَخًا

جو جوڑا لایا تھا ف۲ اس کے باب میں آپ ہی نے ایسا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اسلیے نہیں دیا کہ تو خود پہنے آخر حضرت عمر رض نے وہ جوڑا اپنے

لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

بھائی کو پہنا دیا ف۳ ہم سے محمد بن جعفر ابو جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے ابن فضیل نے انہوں نے اپنے باپ سے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رض کے گھر پر آئے اندر نہیں گئے (باہر ہی سے لوٹ گئے)

عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي

حضرت علی رض آئے تو حضرت فاطمہ رض نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا میں نے

رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا

فاطمہ کے دروازے پر دھاریدار پردہ پڑا دیکھا بھلا ہم لوگوں کو دنیا کی آرائش سے کیا غرض یہ سنکر حضرت علی رض آئے حضرت فاطمہ رض سے کہا انہوں نے

فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ

کہا آپ مجھے حکم دیں اس پردہ کو کیا کروں آپ نے فرمایا فلاں لوگوں کو بھیجدے وہ محتاج ہیں

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبد الملک بن میسرہ نے خبر دی

قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک دھاریدار

ف۱ [illegible] ف۲ عطارد ایک شخص تھا ... ف۳ ان کا نام عثمان بن حکیم تھا وہ حضرت عمر رض کے اخیافی بھائی تھے

حلة سيراء فلبستها فرأيت الغضب في وجهه فشققتها بين نسائي

ریشمی جوڑا بھیجا میں نے اسکو پہنا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت کے چہرے پر غصہ ہے میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا

باب قبول الهدية من المشركين وقال أبو هريرة عن النبي صلى الله

باب مشرکوں کا تحفہ قبول کرنا اور ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

عليه وسلم هاجر إبراهيم عليه السلام بسارة فدخل قرية فيها ملك أو

ابراہیم پیغمبر سارہ (بی بی) کو لیکر (اپنے وطن سے) ہجرت کر گئے (ایک بستی میں پہنچے جہاں کا بادشاہ ظالم تھا (اس نے سارہ کو

جبار فقال أعطوها آجر وأهديت للنبي صلى الله عليه وسلم شاة فيها

بلا کر دست درازی کرنی چاہی اسکا ہاتھ سوکھ گیا) تب یوں کہنے لگا ہاجرہ کو دیدو اسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر

سم وقال أبو حميد أهدى ملك أيلة للنبي صلى الله عليه وسلم بغلة

آمیز بکری تحفہ بھیجی گئی اور ابو حمید نے کہا ایلہ (ایک شہر ہے وہاں) کے حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نقرہ خچر تحفہ بھیجی

بيضاء وكساه بردا وكتب له ببحرهم حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ایک چادر بھیجی اور اس کے ملک کی اسکو سند لکھ دی ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

يونس بن محمد حدثنا شيبان عن قتادة حدثنا أنس رض قال أهدي

یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت

للنبي صلى الله عليه وسلم جبة سندس وكان ينهى عن الحرير فعجب الناس

صلی اللہ علیہ وسلم کو سندس (باریک ریشمی کپڑے) کا ایک جبہ تحفہ گذرانا گیا اور آپ لوگوں کو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے وہ جبہ دیکھ کر

منها فقال والذي نفس محمد بيده لمناديل سعد بن معاذ في الجنة

تعجب کیا (کیسا عمدہ کپڑا ہے) آپ نے فرمایا قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کی تولیں بہشت میں اس سے اچھی ہیں

أحسن من هذا وقال سعيد عن قتادة عن أنس إن أكيدر دومة أهدى إلى

اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس سے روایت کیا کہ دومہ کے بادشاہ اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا خالد بن

کو تحفہ بھیجا ف ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے

الحارث حدثنا شعبة عن هشام بن زيد عن أنس بن مالك رض أن يهودية

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ ایک یہودی عورت (زینب) زہر آمیز

أتت النبي صلى الله عليه وسلم بشاة مسمومة فأكل منها فجيء بها فقيل ألا

بکری آنحضرت کے پاس تحفہ لائی آپ نے اس میں سے کچھ کھایا صحابہ نے فرمایا تم نے کیا اس میں زہر ہے اس عورت کو پکڑ کر لائے پوچھا اس کو قتل کر ڈالیں

نقتلها قال لا فما زلت أعرفها في لهوات رسول الله صلى الله عليه وسلم

آپ نے فرمایا نہیں انس رض نے کہا میں اس زہر کا اثر آپ کے تالوؤں میں برابر دیکھتا رہا

حدثنا أبو النعمان حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن أبي عثمان

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ

انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی

وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم میں کسی کے پاس کچھ کھانا ہے دیکھا تو ایک شخص کے پاس (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ایک صاع یا ایسا ہی کچھ

صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُّشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ

اناج تھا خمیر اسکا آٹا گوندھا گیا اتنے میں ایک پریشان سر لمبا تڑنگا مشرک (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) بکریاں

يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا اَمْ عَطِيَّةً اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةً قَالَ

ہانکتا آن پہونچا آپ نے اس سے پوچھا (ایک بکری) ہمکو یوں ہی مفت دیتا ہے یا بیچتا ہے وہ بولا

لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیچتا ہوں خیر ایک بکری آپ نے اس سے مول لی وہ کاٹی گئی آپ نے حکم دیا اس کی

بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُّشْوٰى وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا فِی الثَّلٰثِيْنَ وَالْمِائَةِ اِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِیُّ

کلیجی بھونو عبد الرحمان کہتے ہیں قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں کوئی باقی نہ رہا جسکو آپ نے اس کلیجی کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ

ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو اگر وہ سامنے آیا تو اسکو خود دیدیا ورنہ

وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَهٗ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلُوْا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا

اسکا حصہ رکھ چھوڑا اور گوشت کے دو پیالے تیار کیے سب لوگوں نے سیر ہوکر کھا لیا

فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

اور دونوں پیالوں میں کچھ گوشت بچ رہا وہ ہمنے اونٹ پر رکھ لیا یا راوی نے ایسا ہی کچھ لفظ کہا ف باب مشرکوں کو تحفہ بھیجنا

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ

اور اللہ تعالی نے (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا اللہ تمکو ان کافروں کے ساتھ انصاف اور سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے

مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

نہیں لڑے (جیسے عورتیں بچے وغیرہ) نہ تم کو انہوں نے تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا ف ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاٰى

سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے کہا حضرت

عُمَرُ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ

عمر نے دیکھا ایک شخص (عطارد بن حاجب) ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا بیچ رہا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ یہ جوڑا خرید لیجیے

تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ

اور جمعہ کے دن اور جب باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اسوقت پہنا کیجیے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے

فِی الْاٰخِرَةِ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ

پھر ایسا ہوا کہ ویسے ہی کپڑے کے کئی جوڑے آنحضرت صلعم پاس آئے آنحضرت صلعم نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضہ کو بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

عمر كيف ألبسها وقد قلت فيها ما قلت قال إني لم أكسكها لتلبسها

میں اسکو کیونکر پہنوں آپ تو عطارد کے جوڑے میں ایسا ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا یہ جوڑا کچھ اسلیے نہیں دیا کہ تو خود اسکو پہنے تو اسکو

تبيعها أو تكسوها فأرسل بها عمر إلى أخ له من أهل مكة قبل أن يسلم حدثنا

بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا دے حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا ابھی اسلام نہیں لایا تھا بھیج دیا ہم سے

عبيد بن إسمعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن أسماء بنت أبي بكر

عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے

قالت قدمت علي أمي وهي مشركة في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتيت

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میری ماں (قتیلہ بنت عبد العزیٰ) آئی وہ مشرک تھی (پہلے اسکو گھر میں نہ آنے دیا) اسکا مسئلہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت وهي راغبة أفأصل أمي قال نعم صلي

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے عرض کیا میری ماں (محبت) سے میرے پاس آئی ہے کیا میں اس سے سلوک کروں آپ نے فرمایا

أمك باب لا يحل لأحد أن يرجع في هبته وصدقته حدثنا مسلم

ہاں اپنی ماں سے سلوک کر باب ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرنا درست نہیں ہم سے مسلم بن ابراہیم

بن إبراهيم حدثنا هشام وشعبة قالا حدثنا قتادة عن سعيد بن

نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے سعید بن مسیب

المسيب عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم العائد في هبته

سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا

كالعائد في قيئه حدثنا عبد الرحمن بن المبارك حدثنا عبد الوارث

(اسکو ہبہ لینے والا) ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر کھانے والا ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے

حدثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله

کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم ليس لنا مثل السوء الذي يعود في هبته كالكلب يرجع

ہمکو بری مثال اپنے اوپر لانا پسند نہیں جو شخص ہبہ کر کے پھیر لے وہ کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹنے

في قيئه حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن زيد بن أسلم عن

جاتا ہے ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے

أبيه سمعت عمر بن الخطاب يقول حملت على فرس في سبيل الله

اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ایک مجاہد کو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا

فأضاعه الذي كان عنده فأردت أن أشتريه منه وظننت أنه بائعه

اس نے اسکو خراب کر ڈالا میں نے اسکو خرید لینا چاہا میں سمجھا وہ ارزاں (سستا) بیچ ڈالے گا

برخص فسألت عن ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره وإن أعطاكه

پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اگر وہ ایک روپیہ کو بھی دے جب بھی اس کو

بعد زمن واحد فان العائد فی صدقته کالکلب یعود فی قیئه باب

مل نہ دے کیونکہ صدقہ دیکر پھر لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر چاٹنے جاتا ہے باب ف

حدثنا ابراهیم بن موسی اخبرنا هشام بن یوسف ان ابن جریج اخبرهم

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا

قال اخبرنی عبد الله بن عبید الله بن ابی ملیکة ان بنی صهیب مولی ابن

مجھکو عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے کہ صہیب بن سنان رومی کے بیٹوں نے ف جو ابن جدعان کے غلام تھے

جدعان ادعوا بیتین وحجرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطی ذلک صهیبا

دو کوٹھڑیوں اور ایک حجرے کا دعوے کیا اس بنا پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب ان کے باپ کو دیئے تھے

فقال مروان من یشهد لکما علی ذلک قالوا ابن عمر فدعاه فشهد لاعطی

مروان نے (جو ان دنوں حاکم تھا) کہا اچھا تمہارا گواہ کون ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رض مروان نے انکو بلا بھیجا انہوں نے گواہی دی کہ بیشک

رسول الله صلی الله علیه وسلم صهیبا بیتین وحجرة فقضی مروان بشهادته لهم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دو کوٹھڑیاں اور ایک حجرہ دیا تھا مروان نے عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی پر ان کے موافق فیصلہ کر دیا ف

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب ما قیل فی العمری والرقبی اعمرته الدار فهی عمری جعلتها له و

باب عمرے اور رقبے کا بیان ف عرب لوگ کہتے ہیں میں نے اسکو گھر عمر بھر کے لیے دیدیا یعنی اسکی ملک کر دیا اور (سورہ ہود میں جو)

استعمرکم فیها جعلکم عمارا حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن یحیی

استعمرکم فیہا آیا ہے اسکا معنی یہ ہے تمکو زمین میں بسایا ف ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر

عن ابی سلمة عن جابر رض قال قضی النبی صلی الله علیه وسلم بالعمری انها

سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جسکو

لمن وهبت له حدثنا حفص بن عمر حدثنا همام حدثنا قتادة قال

دیا جائے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے

حدثنی النضر بن انس عن بشیر بن نهیک عن ابی هریرة رض عن النبی صلی الله علیه وسلم

کہا مجھ سے نضر بن انس نے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال العمری جائزة وقال عطاء حدثنی جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه باب من

فرمایا عمرے جائز ہے اور عطا نے بھی یہ حدیث کو روایت کیا ف یوں کہا مجھ سے جابر رض نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ص سے ایسے ہی حدیث باب

استعار من الناس الفرس حدثنا آدم حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت

گھوڑا وغیرہ مستعار مانگنا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے

انسا یقول کان فزع بالمدینة فاستعار النبی صلی الله علیه وسلم فرسا من ابی طلحة

انس رض سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار مدینے والوں کو دشمن کے آجانے کا ڈر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے ان کا گھوڑا مانگا جس کا نام

يُقَالُ لَهُ مَندُوبٌ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

مندوب تھا اور سوار ہو گئے جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو کوئی ڈر کی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے گویا دریا ہے

بَابُ الْاِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

باب شادی میں دلہن کو پہنانے کے لیے کوئی چیز مانگنا ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے

ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رض وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ

کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس گیا وہ ایک موٹے کپڑے کا کرتہ پہنے ہوئی تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی

دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ

انہوں نے مجھ سے کہا ذرا میری لونڈی کو دیکھو وہ یہ کرتہ گھر میں پہنتے نخرہ کرتی ہے

وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس ایک ایسا ہی کرتہ تھا جس عورت کو

امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

مدینہ میں (شادی بیاہ کے وقت) سنورنے کی ضرورت ہوتی تو وہ کرتہ مجھ سے مستعار منگوا بھیجتی باب دودھ کا جانور (یا اور کوئی چیز) مانگے دینے کی

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

فضیلت ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ

ابوہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھیل اونٹنی جو خوب دودھ دے اسکا دینا بھی کیا اچھا دینا ہے

الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ حَدَّثَنَا

اسی طرح دودھیل بکری کا دینا جو خوب دودھ دیتی ہے صبح کو ایک برتن بھر کر شام کو ایک برتن بھر کر ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ حَدَّثَنَا

عبداللہ بن یوسف اور اسمٰعیل بن اویس نے امام مالک سے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کیا اچھا صدقہ ہے ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو ابن وہب نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَ

انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا جب مہاجر لوگ مکہ سے مدینہ میں آئے ان کے

لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ

ہاتھ میں کچھ نہ تھا (محتاج تھے) اور انصار پاس زمین اور جائداد تھی تو انصار نے

الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَؤُونَةَ

مہاجرین کو اپنی آمدنی میں شریک کر لیا یعنے باغوں کا میوہ انکو دیں گے اور محنت کا کام کاج خود کر لیں گے (ان پر کوئی بوجھ نہ ڈالیں گے) اور

وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ

انس کی ماں ام سلیم نے جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھی آنحضرت صلی اللہ

أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ

(ان کا میوہ کھانے کو) آپ نے وہ علیہ وسلم کو کھجور کے درخت دیے تھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

درخت (اپنی کھلائی) ام ایمن کو دیدیے جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں ابن شہاب نے کہا

فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ

مجھ کو انس بن مالکؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر والوں کے قتل سے فارغ ہو گئے

خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا

اور مدینہ کی طرف لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو انکی دی ہوئی جائدادیں واپس کردیں (کیونکہ خیبر میں مہاجرین کو بہت

مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَ

جائداد مل گئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ام سلیم کو ان کے درخت واپس دیدیئے

أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ وَقَالَ

اور ام ایمن کو آپ نے ان کے عوض میں اپنے باغ سے درخت دلوائے اور احمد بن شبیب نے کہا

أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ حَدَّثَنَا

(یہ امام بخاری رحمہ کے شیخ ہیں) مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے یونس سے یہی حدیث روایت کی اس میں یوں ہے اپنی خاص جائداد میں سے ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے حسان بن عطیہ سے

عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضـ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

انہوں نے ابوکبشہ سلولی سے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ

چالیس عمدہ خصلتیں ہیں ان سب میں افضل دودھ والی بکری عاریت دینا ہے جو کوئی ان خصلتوں میں سے کسی بھی

بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ

خصلت پر ثواب کی امید سے اللہ کا وعدہ سچا جان کر عمل کرے تو اللہ اس کی وجہ سے اسکو بہشت میں لے جائے گا

قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

حسان نے کہا ہمنے بکری دینے کے سوا دوسری خصلتوں کا شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا

وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور ایسی ہی باتیں تو سب پندرہ خصلتیں بھی ہم بیان نہ کر سکے

ف ۲

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے عطاء نے انہوں نے

جَابِرٍ رضـ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ فَقَالُوا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَ

جابر رضـ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں (انصار میں) بعضوں کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین تھی وہ کہنے لگے ہم اسکو تہائی

الرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ

یا چوتھائی یا آدھوں آدھ پیداوار پر دیتے (بٹائی) پھر دیدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا جسکے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے

لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

یا اپنے بھائی کو مفت دیدے اگر یہ نہ کرے تو اپنی زمین خالی رہنے دے اور محمد بن یوسف (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے

الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ

اوزاعی نے بیان کیا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے کہا مجھ سے ابو سعید خدری نے انہوں نے کہا

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ

ایک گنوار (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہی ف آپ نے فرمایا ارے کمبخت ہجرت

الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ

بہت مشکل ہے تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہیں آپ نے فرمایا ان کی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا دیتا ہوں

نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ

آپ نے فرمایا ان میں سے کسی کو دودھ پینے کے لیے مانگے پر بھی دیتا ہے بولا جی ہاں آپ نے پوچھا انکو پانی پلانے کے وقت دوہتا ہے اور دودھ محتاجوں کو بلاتا ہے بولا جی ہاں

مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

آپ نے فرمایا پھر تو ساری بستیوں کے پرے رہ کر عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے کہا ف سب صحابہ میں جو

أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ

اس بات کو خوب جانتا تھا (یعنی مزارعت کو) یعنی اس کو سنا یعنی ابن عباس رض سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر گئے جہاں

تَهْتَزُّ زَرْعًا فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ

کھیتی لہلہا رہی تھی آپ نے فرمایا یہ کس کی زمین ہے لوگوں نے کہا فلاں شخص کی ہے جس نے اسکو کرایہ پر لیا ہے آپ نے فرمایا اگر زمین کا مالک اسکو یوں ہی

كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا بَابٌ إِذَا قَالَ أَخْدِمْكَ

(بلا کرایہ) اپنی زمین دیتا تو کرایہ ٹھیرا کر دینے سے بہتر ہوتا ف باب اگر کوئی دوسرے سے یوں کہے میں نے اس

هَذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هَذِهِ

لونڈی کو تیری خدمت میں دیا جیسے رواج ہے اس کے موافق جائز ہوگا ف اور بعض لوگوں (حنفیہ) نے کہا یہ عاریت پر محمول ہوگا

عَارِيَةٌ وَإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

اور یوں کہا یہ کپڑا تجھے پہننے کو دیا ہبہ ہوگا ف۵ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ

کہا ہمکو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطَوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ

وسلم نے فرمایا ابراہیم سارہ کو لیکر ہجرت کر گئے (ایک ظالم بادشاہ کا قصہ بیان کیا یہاں تک کہ) انکو آجرہ لونڈی دی وہ لوٹ کر حضرت ابراہیم پاس آئیں اور

فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ

اور کہنے لگیں تم کو معلوم ہوا اللہ نے کافر (بادشاہ) کو ذلیل کیا اس نے خدمت کے لیے ایک لونڈی دی ابن سیرین نے ابوہریرہ رض

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ بَابٌ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ

سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ان کی خدمت کے لیے ہاجرہ کو دیا ف باب اگر کوئی اللہ کی راہ میں سواری کے

عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا

لیے گھوڑا دے تو اس کا حکم بھی عمریٰ اور صدقے کا ہے ف اور بعض لوگوں (امام ابوحنیفہ رح) نے کہا اس میں رجوع درست ہے

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے امام مالک کو سنا وہ زید بن اسلم سے پوچھتے تھے

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ رض حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُهُ

انھوں نے کہا میں نے اپنے باپ اسلم سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دے دیا پھر دیکھا اس کو

يُبَاعُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

بکتا ہوا پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا پھر میں اسکو مول لوں آپ نے فرمایا مت لے اور اپنا صدقہ مت پھیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

کتاب گواہی کے بیان میں باب گواہ لانا مدعی پر لازم ہے ف اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو جب تم

إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

ایک وعدہ ٹھیرا کر ادھار کا معاملہ کرو تو اسکو لکھ لو اور کوئی لکھنے والا تم میں انصاف سے لکھ دے

وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ

اور لکھنے والا جیسا اللہ نے اسکو سکھلایا لکھنے سے انکار نہ کرے ضرور لکھ دے اور جس پر قرضہ ہے وہی لکھوائے

الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ

اور اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں کچھ کاٹ چھانٹ نہ کرے اگر جس پر حق ہے

سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَ

وہ نادان یا ناتوان ہو یا خود لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کا ولی انصاف سے لکھوا دے اور

اسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ

اپنے لوگوں میں سے دو مردوں کو گواہ کر لو ف اگر دو مرد نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنکو تم اچھا سمجھو

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا

سہی دو عورتیں اس لیے کہ شاید ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے اور جب

يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ

گواہ گواہی کے لیے بلائے جائیں تو جانے سے انکار نہ کریں اور میعادی معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو

ذٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنٰى أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ

اللہ کے نزدیک یہ بہت منصفانہ اور گواہی کے لیے مضبوطی کا باعث اور آیندہ شک نہ ہونے کے لیے قریب تر سبب ہے البتہ لقد اسودے

تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا

میں جو ہاتھوں ہاتھ کرو اگر نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور بیع کے وقت گواہ کر لیا کرو

إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَ

اور لکھنے والے اور گواہ کسی کو نقصان نہ پہونچایا جائے اگر ایسا کرو تو یہ تمہاری شرارت ہے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا

اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تم کو سکھلاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور سورہ نساء میں فرمایا اسے ایمان والو انصاف پر مضبوطی سے

قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ

جمے رہو اور اللہ سے ڈر کر گواہی دو گو خود تمہاری جانیں یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہو کوئی

يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللّٰهُ أَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا

امیر ہو یا فقیر اللہ دونوں کا نگہبان ہے تم انصاف کو چھوڑ کر نفس کی خواہش پر نہ چلو اگر بات بنا کر گواہی

أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا بَابٌ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ

دوگے یا گواہی دینے میں تامل کروگے تو اتنا سمجھ لو اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے باب اگر تعدیل اور تزکیہ میں کوئی اتنا ہی کہے

أَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا أَوْ قَالَ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ

ہم تو اسکو اچھا ہی سمجھتے ہیں یا میں نے اسکو اچھا ہی جانا ہے تو کیا حکم ہے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

کہا ہمسے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہمسے ثوبان نے اور لیث بن سعد نے کہا مجھسے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ

یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور

وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رض وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ پر تہمت کا قصہ بیان کیا اور ان میں سے ہر ایک کی روایت سے دوسرے کی تصدیق ہوتی ہے جب بہتان کرنے

لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ حِينَ

والوں نے حضرت عائشہ پر طوفان جوڑا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض اور اسامہ رض کو بلا بھیجا

اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُكَ وَلَا

جبکہ وحی آنے میں دیر ہوئی آپ نے اُنسے رائے پوچھی کہ میں اس بی بی کو چھوڑ دوں اسامہ رض نے کہا اپنی بی بی کو رہنے دیجیے ہم تو

نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ

اس کو اچھا ہی سمجھتے ہیں اور بریرہ رض نے کہا میں نے کوئی بات اس میں عیب کی نہیں دیکھی اتنا ہے وہ کم سن بچی ہے (ایسی بھولی

حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ

بھالی) کہ آٹا گندھا ہوا چھوڑ کر (بن ڈالے) سو جاتی ہے بکری آکر کھا جاتی ہے اس وقت

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنَا مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي

آپ نے فرمایا کون ہمارا بدلہ اس شخص سے لیتا ہے ف جس نے میری بی بی پر تہمت لگا کر مجھ کو رنج پہونچایا

فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا

قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی جانتا ہوں اور جس مرد سے تہمت لگاتے ہیں اس کو بھی میں اچھا ہی سمجھتا ہے ف

بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ وَكَذَٰلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ

باب جو چھپ کر گواہ بنا ہو اس کی گواہی درست ہے اور عمرو بن حریث نے اسکو جائز رکھا ہے اور کہا کہ جو شخص جھوٹا بے ایمان ہو اس کے

الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ

ساتھ یہی کریں گے ف اور شعبی اور ابن سیرین اور عطا اور قتادہ نے کہا جو کوئی کسی سے کوئی بات سُنے تو اس پر گواہی دے سکتا ہے گو وہ اسکو گواہ نہ بنائے

الْحَسَنُ يَقُولُ لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

اور حسن بصری نے کہا ف ایسی صورت میں گواہ یوں کہے مجھ کو انہوں نے گواہ نہیں کیا بلکہ میں نے ایسا ایسا سنا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ رَسُولُ

کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى

کعب انصاری کے ساتھ اس باغ کے قصد سے چلے جہاں ابن صیاد رہتا تھا ف جب آپ وہاں پہونچے

إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ

تو درختوں کی آڑ میں چلنے لگے آپ اس فکر میں تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے

وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى

اور آپ اسکی کچھ باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد ایک چادر لپیٹے ہوئے اپنے بچھونے پر لیٹا تھا

فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس میں کچھ گنگنا رہا تھا ابن صیاد کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ

وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى

درختوں کی آڑ لے رہے تھے وہ (ایک دم) ابن صیاد سے بول اٹھی صاف یہ محمد آن پہونچے یہ سنکر ابن صیاد چپ

ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ حَدَّثَنَا

ہوگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش وہ چپ رہتی تو ابن صیاد کچھ کہتا ہم سنتے ف ہم سے

عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض

عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے

جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ

انہوں نے رفاعہ قرظی کی بی بی (تمیمہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی

فَطَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ

اس نے مجھکو طلاق دیدیا طلاق بھی کیسا تین طلاق اسکے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا وہ تو کپڑے کے حاشیہ کی طرح ڈھیلا ہیں ف

هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ

اپنے بُو چاگیا تو پھر رفاعہ کے پاس جایا چاہتی ہے　یہ تو ہو نہیں سکتا　جب تو دوسرے خاوند سے　مزہ نہ اٹھائے

وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ

اور وہ تجھ سو مزہ نہ اٹھائے اس وقت ابوبکر صدیق آپ کے پاس بیٹھے تھے　اور خالد بن سعید بن عاص دروازے　پر کھڑے اجازت

يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ

کے منتظر تھے　خالد نے ابوبکر رضؓ کو پکارا　کہا تم سنتے ہو یہ عورت پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے　کیا کہہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شُهُودٌ بِشَيْءٍ فَقَالَ آخَرُونَ

رہی ہے　ف باب　اگر ایک گواہ　یا کئی گواہوں نے ایک بات کی گواہی دی　دوسرے　لوگوں نے یوں　کہا ہم کو

مَا عَلِمْنَا ذَلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هَذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ

تو معلوم نہیں تو جس نے گواہی دی ف اس کا قول قبول ہوگا حمیدی نے کہا اس کی مثال یہ ہے　جیسے بلال رضؓ نے یوں روایت کی

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی　اور فضل بن عباس رضؓ نے یہ روایت کی　کہ آپ نے　نہیں　پڑھی　تو

فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذَلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ

لوگوں نے بلال کے قول کو لیا　اسی طرح اگر　دو گواہوں نے یہ گواہی دی　کہ زید کے　عمرو　پر ہزار روپے

عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةٍ يُقْضَى بِالزِّيَادَةِ حَدَّثَنَا

قرض نکلتے ہیں اور دو گواہوں نے یوں گواہی دی کہ ایک ہزار پانسو روپے نکلتے ہیں تو ایک ہزار پانسو دلانے کا حکم دیا جائے گا　ہم سے

حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن سعید بن ابی حسین نے　کہا مجھ کو　عبداللہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ

ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے　عقبہ بن حارث سے انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی بیٹی　(غنیہ)　سے نکاح کیا

بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي

ایک عورت آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کہنے لگی میں نے عقبہ اور اس کی جورو دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں تو نہیں جانتا ف تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہو نہ تو نے مجھ سے کبھی

فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ

پھر عقبہ نے ابو اہاب کے لوگوں سے پچھوا بھیجا وہ بھی یہی کہنے لگے ہم معلوم نہیں کہ اس عورت نے عقبہ کو دودھ پلایا ہو آخر عقبہ سوار ہو کر آنحضرت صلعم پاس گئے مدینہ میں آپ سے پوچھا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ بَابُ الشُّهَدَاءِ الْعُدُولِ وَقَوْلِ اللَّهِ

آپ نے فرمایا　اب اس عورت (غنیہ) کو کیونکر رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی گئی (کہ وہ تیری بہن ہے) عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا اس نے دوسرے سے نکاح کر لیا باب گواہ عادل (معتبر) ہونا چاہئیں اور اللہ تعالیٰ نے

تَعَالَى وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ حَدَّثَنَا

(سورہ طلاق میں) فرمایا دو معتبر آدمیوں کو اپنے میں سے گواہ کر لو اور (سورہ بقرہ میں) فرمایا جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو　ہم سے　حکم

الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے　کہا مجھ سے　حمید بن　عبدالرحمن

ف یعنی ایسی شرم کی باتیں کیوں کھلم کھلا بلند آواز سے کہہ رہی ہے امام بخاری نے یہیں سے یہ نکالا کہ جیسا گواہ کو بغیر دیکھے درست ہے [illegible]

ابن عوف ان عبد الله بن عتبة قال سمعت عمر بن الخطاب يقول

ابن عوف نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عتبہ نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی

ان اناسا كانوا يؤخذون بالوحي في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحی اتر کر بعضے لوگوں سے مواخذہ ہوتا اللہ تعالیٰ ان کے دل کی بات کھول

وان الوحي قد انقطع وانما ناخذكم الان بما ظهر لنا من اعمالكم فمن

کر بتلا دیتا اور اب تو وحی آنا بند ہوگیا اب ہم تو تمہارے ظاہری اعمال پر پکڑیں گے جو کوئی ظاہر

اظهر لنا خيرا امناه وقربناه وليس الينا من سريرته شيء الله يحاسبه

میں اچھے کام کرے گا اسے ہم بہروسا کریں گے اسی کو اپنا مصاحب بنائیں گے اس کے دل کی بات سے ہم کو غرض نہیں اسکا حساب اللہ لیگا اور جو

في سريرته ومن اظهر لنا سوءا لم نامنه ولم نصدقه وان قال ان سريرته

کوئی ظاہر میں برا کام کرے گا ہم نہ اس پر بہروسا کریں گے نہ اسکو سچا سمجھینگے اگرچہ وہ دعوے کرے کہ میرا باطن اچھا ہے

حسنة باب تعديل كم يجوز حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد

باب تعدیل کے لیے کتنے آدمی ہونا چاہییں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن

بن زيد عن ثابت عن انس قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم بجنازة

زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ نکلا

فاثنوا عليها خيرا فقال وجبت ثم مر باخرى فاثنوا عليها شرا او قال

لوگوں نے اسکی تعریف کی آپ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گیا لوگوں نے اس کی برائی کی یا راوی نے

غير ذلك فقال وجبت فقيل يا رسول الله قلت لهذا وجبت ولهذا

اور کوئی لفظ کہا خیر آپ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہوگئی لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے دونوں کے لیے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی

وجبت قال شهادة القوم المؤمنون شهداء الله في الارض حدثنا

آپ نے فرمایا مسلمانوں کی گواہی مقبول ہے وہ مسلمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں ہم سے

موسى بن اسمعيل حدثنا داود بن ابي الفرات حدثنا عبد الله بن بريدة

موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہم سے عبد اللہ بن بریدہ نے

عن ابي الاسود قال اتيت المدينة وقد وقع بها مرض وهم يموتون موتا

انہوں نے ابو الاسود سے کہا میں مدینہ میں آیا وہاں ایک بیماری پھیل گئی تھی جس میں لوگ جلدی جلدی مر جاتے تھے

ذريعا فجلست الى عمر فمرت جنازة فاثني خير فقال عمر وجبت ثم مر

آخر میں حضرت عمر کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اسکی تعریف کی حضرت عمر رضی نے کہا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا

باخرى فاثني خيرا فقال وجبت ثم مر بالثالثة فاثني شرا فقال وجبت

اس کی بھی لوگوں نے تعریف کی حضرت عمر نے کہا واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ نکلا اسکی لوگوں نے برائی کی حضرت عمر نے کہا واجب ہوگئی

فقلت ما وجبت يا امير المؤمنين قال قلت كما قال النبي صلى الله عليه وسلم

میں نے کہا کیا چیز واجب ہوگئی یا امیر المومنین انہوں نے کہا میں نے وہی کہا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ

جس مسلمان کے لیے چار آدمی نیکی کی گواہی دیں اللہ اُسکو بہشت میں لیجائے گا ہم نے کہا اگر تین گواہی دیں آپ نے فرمایا تین بھی

قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بَابُ الشَّهَادَةِ

ہم نے کہا اگر دو آپ نے فرمایا دو بھی پھر ہم نے یہ نہ پوچھا کہ اگر ایک گواہی دے ف باب

عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

نسب اور رضاعت میں جو مشہور ہو اسی طرح پرانی موت پر گواہی کا بیان کیا ف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ حَدَّثَنَا آدَمُ

ف مجھ کو اور ابو سلمہ دونوں کو ثویبہ (ابولہب کی لونڈی) نے دودھ پلایا تھا اور رضاعت میں احتیاط کرنا ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہمکو حکم نے خبر دی اُنہوں نے عراک بن مالک سے اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اُنہوں نے

قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ

کہا افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے ان کو اجازت نہیں دی وہ کہنے لگا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تمہارا چچا ہوں میں نے کہا

وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ

یہ کیسے اس نے کہا میرے بھاوج نے تمکو دودھ پلایا ہے اور دودھ بھی میرے بھائی کا تھا حضرت عائشہ نے کہا میں نے اسکا ذکر آنحضرت صلے اللہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ حَدَّثَنَا

علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا افلح سچ کہتا ہے اس کو اندر آنے دے ہم سے

مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ

مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے اُنہوں نے جابر بن زید سے اُنہوں نے ابن عباس سے

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی بیٹی (امامہ یا عمارہ) کے باب میں فرمایا وہ مجھ کو درست نہیں جو رشتے نسب

مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ حَدَّثَنَا

سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں ف وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے ہم سے

عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے اُنہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن سے

عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ

کہ حضرت عائشہ رض صدیقہ ام المومنین نے اُن سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي

ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے ایک مرد کی آواز سُنی (جسکا نام معلوم نہیں ہوا) وہ حضرت حفصہ رض کے گھر میں جانے

بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ

کی اجازت مانگ رہا تھا حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھتی ہوں وہ فلاں شخص ہے حفصہ رض کا چچا

مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ

دودھ کے ناطے کا ایک ... حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ مرد آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے

قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے حفصہ کا رضاعی چچا

فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر فلاں شخص زندہ ہوتا اپنے رضاعی چچا کو کہا تو وہ میرے پاس بے حجاب آ سکتا آپ نے فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرَّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ حَدَّثَنَا

ہاں کیونکہ جیسے نسب سے محرم ہوتے ہیں ویسے ہی رضاعت سے بھی ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ

محمد بن کثیر نے بیان کیا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مسروق سے

أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک شخص انکا رضاعی بھائی (جسکا

عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ

نام معلوم نہیں ہوا) میرے پاس بیٹھا تھا آپ نے پوچھا عائشہ یہ کون ہے میں نے عرض کیا میرا رضاعی بھائی ہے آپ نے فرمایا عائشہ ذرا دیکھ بھال کر سوچو کون

فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ بَابُ شَهَادَةِ

تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو کم سنی میں ہو ف۱ محمد بن کثیر کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمن بن مہدی نے بھی سفیان ثوری سے روایت کیا باب

الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُو

قاذف (زنا کی تہمت لگانیوالا) اور چور اور حرامکار کی گواہی کا بیان اور اللہ نے (سورہ نور میں) فرمایا ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی کبھی نہ مانو

لٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ

یہی لوگ تو بدکار ہیں مگر جو توبہ کر لیں ف۲ اور حضرت عمرؓ نے ابوبکرہ صحابی (نفیع بن حارث) اور شبل بن معبد (ان کی ماں جائے بھائی)

وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَأَجَازَهُ

اور نافع بن حارث کو حد لگائی مغیرہ پر تہمت کرنے کی وجہ سے ف۳ پھر ان سے توبہ کرائی اور کہا جو کوئی توبہ کرے اس کی گواہی قبول ہوگی

عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَ

اور عبداللہ بن عتبہ اور عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن جبیر اور طاؤس اور

مُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ

مجاہد اور شعبی اور عکرمہ اور زہری اور محارب بن دثار اور شریح اور معاویہ بن

ابْنُ قُرَّةَ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ

قرہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی جائز رکھی ہے ف۴ اور ابوالزناد نے کہا ہمارے نزدیک مدینہ طیبہ میں تو یہ حکم ہے جب قاذف اپنے قول سے پھر

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ

جائے اور استغفار کرے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور شعبی اور قتادہ نے کہا جب وہ اپنے تئیں جھٹلائے اور

جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ

اس کو حد لگ جائے تو اسکی گواہی قبول ہو گی اور سفیان ثوری نے کہا فل جب غلام کو حد قذف پڑے اس کے بعد وہ آزاد ہو جائے تو اس کی گواہی قبول

شَهَادَتُهُ وَإِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا

ہو گی اور جسکو حد قذف پڑی ہو اگر وہ قاضی بنایا جائے تو اسکا فیصلہ نافذ ہوگا　اور بعض لوگ (امام ابو حنیفہ) کہتے ہیں قاذف

تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ

کی گواہی قبول نہ ہوگی گو وہ توبہ کرے　پھر یہی کہتے ہیں فل کہ بغیر دو گواہوں کے　نکاح درست　نہیں ہوتا

فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ جَازَ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ

اور اگر حد قذف پڑے ہوئے گواہوں کی گواہی سے نکاح کیا تو نکاح درست ہوگا اگر دو غلاموں کی　گواہی سے کیا تو درست نہ ہوگا

وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ

اور انہی لوگوں نے حد قذف پڑے ہوئے لوگوں کی اور لونڈی غلام کی گواہی رمضان کے چاند کے لیے درست رکھی ہے فل اور اس باب میں یہ بیان

تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

ہے کہ قاذف کی توبہ کیونکر معلوم ہو گی فل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو زانی کو ایک سال کے لیے اخراج کیا فل　اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضٰى خَمْسُوْنَ لَيْلَةً

آپ نے کعب بن مالک فل اور ان کے دونوں ساتھیوں سے منع کر دیا　کوئی بات نہ کرے　پچاس　راتیں گزر گئیں

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا　کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے　انہوں نے یونس سے　اور لیث نے کہا مجھ سے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي

یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ایک عورت (فاطمہ بنت اسود) نے غزوہ فتح میں چوری کی

غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا

اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم　پاس پکڑ لائے　آپ نے　حکم دیا　اسکا ہاتھ　کاٹا گیا　حضرت

قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ

عائشہ نے کہا اس عورت کی توبہ اچھی ہو گئی فل اس نے نکاح کیا پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتی　میں اسکی ضرورت

حَاجَتَهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے　بیان کر دیتی　ہم سے　یحییٰ بن بکیر نے　بیان کیا　کہا ہم سے

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے　انہوں نے زید بن خالد سے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَ

انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے یہ حکم دیا　کہ جو شخص محصن نہ ہو　اور زنا کرے　اسکو سو کوڑے　مارو اور ایک

تَغْرِيبِ عَامٍ بَابٌ لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ

سال کے لیے جلاوطن کرو فل　باب اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں　تو نہ بنے　ہم سے　عبدان نے بیان　کیا

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابو حیان (یحییٰ بن سعید) تیمی نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے

قَالَ سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي

انہوں نے کہا میری والدہ نے والد سے کہا وہ اپنے مال میں سے کچھ میرے نام ہبہ کردیں (پہلے) تو انہوں نے انکار کیا پھر مان لیا اور میرے نام (ایک غلام)

فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا

والدہ نے کہا میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تم اس ہبہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کر دو گے یہ سنکر والد نے میرا ہاتھ پکڑا

غُلَامٌ فَأَتَى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ

ان دنوں میں لڑکا تھا مجھکو آنحضرت کے پاس لے گئے اور عرض کیا اس کی ماں جو رواحہ کی بیٹی ہے

سَأَلَتْنِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأُرَاهُ

مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس بیٹے کے نام کچھ ہبہ کر دوں آپ نے پوچھا تیری (اولاد بھی) ہے اس کے سوا والد نے کہا جی ہے نعمان نے کہا

قَالَ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ

میں سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا تو مجھ کو ظلم کی بات پر گواہ نہ بنا اور ابو حریز نے شعبی سے یوں نقل کیا آپ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ

ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو جمرہ نے کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سنا

مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہ میں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ

سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے (صحابہ کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (تابعین کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (تبع تابعین) عمران

لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ النَّبِيُّ

نے کہا میں نہیں جانتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر کیا یا تین کا پھر آپ نے فرمایا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ

تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو (جن میں) ایمان کا نام نہ ہوگا اور کوئی انکو گواہ نہ بنائے

وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ حَدَّثَنَا

یا نہ بلائے جب بھی گواہی دینے کو موجود ہوں گے منت مانیں گے پوری نہ کریں گے مٹاپا ان پر بیٹ پڑے گا ف ۳ ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں

ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ

پھر جو ان کے قریب پھر (دنیا میں) ایسے لوگ آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور

وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ

گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے ف ابراہیم نخعی نے کہا کچھ ہیں ہم کو شہادت اور عہد پر مار پڑتی

بَابُ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ

باب جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) فرمایا بہشت کا بالاخانہ انہی کو ملیگا جو جھوٹی گواہی

الزُّورَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ

نہیں دیتے اسی طرح گواہی چھپانا بھی گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا گواہی مت چھپاؤ جو کوئی اسکو چھپائے اس کے دل میں کھوٹ ہے

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ

اور اللہ تمہارے کام خوب جانتا ہے اور (سورہ نساء میں) جو فرمایا اگر تم پیچدار باتیں کرو (لگی لپٹی) یعنے گواہی میں ف ہم سے عبداللہ بن منیر نے

سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

بیان کیا انہوں نے وہب بن جریر اور عبدالملک بن ابراہیم سے سنا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

عبیداللہ بن ابی بکر بن انس سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کبیرہ

سَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَ

(بڑے) گناہ کون کون سے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور (ناحق) خون کرنا اور

شَهَادَةُ الزُّورِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا

جھوٹی گواہی دینا ف وہب بن جریر کے ساتھ اس حدیث کو غندر اور ابو عامر اور بہز اور عبدالصمد نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے جریری نے انہوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے انہوں نے

عَنْ أَبِيهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا

اپنے باپ (ابوبکرہ نفیع بن حارث) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے بڑے گناہ نہ بتلاؤں تین بار یہ فرمایا

قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ

صحابہ رض نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ بتلایئے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے

مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

تکیہ سے الگ ہو گئے فرمایا اور جھوٹ بولنا سن رکھو بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش آپ چپ ہو جاتے ف

وَقَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَابُ

اسمعیل بن ابراہیم راوی نے یوں کہا ف کہا ہم سے جریری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمان نے باب

شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَ

اندھے کی گواہی اور اسکا معاملہ اور اپنا یا دوسرے کا نکاح پڑھانا بیچ وشرا کرنا اور اذان وغیرہ (جیسے امامت اور اقامت) بھی اندھے

غَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَ

کی درست ہے اسی طرح اندھے کی گواہی ان باتوں میں جو آواز سے معلوم ہوتی ہیں اور قاسم اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور

الزهري وعطاء وقال الشعبي تجوز شهادته اذا كان عاقلا وقال الحكم

زہری اور عطاء بن ابی رباح نے اور شعبی نے کہا اگر اندھا عقل والا ہو تو اس کی گواہی درست ہے اور حکم بن عتیبہ نے کہا بعض

رب شيء تجوز فيه وقال الزهري ارأيت ابن عباس لو شهد على شهادة

بعضی باتوں میں اندھے کی گواہی جائز ہوگی اور زہری نے کہا بھلا بتلاؤ تو اگر عبداللہ بن عباسؓ (جو اندھے ہو گئے تھے) کسی بات کی گواہی دیں

اكنت ترده وكان ابن عباس يبعث رجلا اذا غابت الشمس افطر ويسأل

تو کیا تم ان کی گواہی رد کر دو گے اور عبداللہ بن عباسؓ ایک آدمی کو بھیجتے جب وہ کہتا سورج ڈوب گیا تو روزہ افطار کرتے اور لوگوں سے پوچھتے

عن الفجر فاذا قيل له طلع صلى ركعتين وقال سليمان بن يسار استأذنت على

کیا صبح ہوگئی جب وہ کہتے ہاں ہوگئی تو دو رکعتیں پڑھتے اور سلیمان بن یسار نے کہا (جو غلام تھے) میں حضرت عائشہؓ کے

عائشة فعرفت صوتي قالت سليمان ادخل فانك مملوك ما بقي عليك

پاس گیا اندر آنے کی اجازت چاہی انہوں نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا آ جا سلیمان تجھ پر کچھ باقی ہے تو غلام ہے

شيء واجاز سمرة بن جندب شهادة امرأة منتقبة حدثنا محمد بن

اور سمرہ بن جندب صحابی نے ایک نقاب ڈالی ہوئی عورت کی گواہی جائز رکھی ف ہم سے محمد بن

عبيد بن ميمون اخبرنا عيسى بن يونس عن هشام عن ابيه عن عائشة

عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

قالت سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يقرأ في المسجد فقال رحمه

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں ایک شخص (عبداللہ بن یزید انصاری) کو قرآن پڑھتے سنا فرمایا اللہ اس پر رحمت

الله لقد اذكرني كذا وكذا اية اسقطتهن من سورة كذا وكذا وزاد عباد

کرے انہوں نے مجھے ایک سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو میں بھول گیا تھا اور عباد بن عبداللہ

ابن عبد الله عن عائشة تهجد النبي صلى الله عليه وسلم في بيتي

نے حضرت عائشہؓ سے اتنا اور بڑھایا کہ آپ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے حجرے میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے

فسمع صوت عباد يصلي في المسجد فقال يا عائشة اصوت عباد هذا

اتنے میں آپ نے عباد بن بشر کی آواز سنی وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا عائشہؓ کیا یہ عباد کی آواز ہے انہوں نے

قلت نعم قال اللهم ارحم عبادا حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا

کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ عباد پر رحم کر ف ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد العزيز بن ابي سلمة اخبرنا ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله

عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ

ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان بلالا يؤذن بليل فكلوا و

ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو بلالؓ رات رہے سے اذان دیتا ہے تم کھاتے پیتے

اشربوا حتى يؤذن او قال حتى تسمعوا اذان ابن ام مكتوم وكان ابن

رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے یا اس کی اذان کی آواز سنو اور ابن ام مکتومؓ

أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ حَدَّثَنَا زِيَادُ

ام مکتوم نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ ان سے نہ کہتے صبح ہو گئی ہم سے زیاد

ابْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

ابن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے مسور بن مخرمہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قبائیں

أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا فَقَامَ

آئیں (اچکنیں) تو والد نے کہا تو میرے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چل شاید آپ ہم کو بھی اس میں سے دیں میرے والد

أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى

دروازے پر کھڑے ہوئے اور بات کرنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آواز پہچانی آپ ایک قبا لیے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ

ہوئے باہر نکلے اور والد کو اس کی خوبیاں دکھلانے لگے فرمایا یہ تیرے لیے اٹھا رکھی تھی

خَبَأْتُ هَذَا لَكَ بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَإِنْ لَمْ يَكُونَا

تیرے لیے چھپا رکھی تھی باب عورتوں کی گواہی کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اگر دو مرد نہ ہوں

رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

تو ایک مرد اور دو عورتیں ہی ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی

قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی (آدھی) مرد کی گواہی کے برابر نہیں ہے ہم نے عرض کیا

بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا بَابُ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ وَقَالَ

بیشک آدھے مرد کے برابر ہے آپ نے فرمایا بس اسی سے معلوم ہوا کہ عورتوں کی عقل کم ہے ف باب لونڈی غلاموں کی گواہی کا بیان اور

أَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى

انس بن مالک نے کہا اگر غلام عادل ہو تو اس کی گواہی جائز ہے ف اور قاضی شریح اور زرارہ بن اوفی نے بھی اس کو جائز کہا ہے ف

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ

اور ابن سیرین نے کہا غلام کی گواہی جائز ہے مگر اپنے مالک کے فائدے کے لیے جائز نہیں ف اور امام حسن بصری رح

وَإِبْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَإِمَاءٍ حَدَّثَنَا

اور ابراہیم نخعی نے کم قیمت حقیر چیز میں اس کی گواہی جائز رکھی اور شریح نے کہا تم سب لوگ لونڈی غلام کی اولاد ہو ف ہم سے

أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا

ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے

علی بن عبد اللہ حدثنا یحیی بن سعید عن ابن جریج قال سمعت ابن
علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا میں نے

ابی ملیکۃ قال حدثنی عقبۃ بن الحارث او سمعتہ منہ انہ تزوج ام یحیی بنت
ابن ابی ملیکہ سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا یا میں نے عقبہ سے سنا انہوں نے ام یحییٰ بنت ابی

ابی اہاب قال فجاءت امۃ سوداء فقالت قد ارضعتکما فذکرت ذلک
اہاب (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک کالی لونڈی آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہ نے کہا میں نے

للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعرض عنی قال فتنحیت فذکرت ذلک لہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے منہ پھیر لیا میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے آیا اور پھر عرض کیا آپ نے

قال وکیف وقد زعمت ان قد ارضعتکما فنہاہ عنہا باب شہادۃ
فرمایا اب نکاح کیونکر رہ سکتا ہے جب وہ لونڈی کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا آخر عرض آپ نے عقبہ کو اس عورت کے رکھنے سے منع فرمایا باب صرف دودھ پلانے

المرضعۃ حدثنا ابو عاصم عن عمر بن سعید عن ابن ابی ملیکۃ عن عقبۃ
والی کی گواہی کافی ہونا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ

ابن الحارث قال تزوجت امراۃ فجاءت امراۃ فقالت انی قد ارضعتکما
ابن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ایک عورت (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک دوسری عورت آئی کہنے لگی میں تو تم دونوں (میاں بی بی) کو دودھ پلایا

فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال وکیف وقد قیل دعہا عنک او نحوہ
عقبہ نے کہا میں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی جا چکی ہے (کہ وہ تیری دودھ بہن ہے) یا ایسا ہی کچھ فرمایا

باب تعدیل النساء بعضہن بعضا حدثنا ابو الربیع سلیمان بن داود
باب عورتیں عورتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں (یعنی ان کی پاکیزگی اور ثقاہت بیان کر سکتی ہیں) ہم سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے بیان کیا

وافہمنی بعضہ احمد حدثنا فلیح بن سلیمان عن ابن شہاب الزہری عن
(امام بخاری نے کہا مجھے اس حدیث کے کچھ مطلب احمد بن یونس نے سمجھائے) کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے

عروۃ ابن الزبیر وسعید بن المسیب وعلقمۃ بن وقاص اللیثی وعبید اللہ بن
عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن

عبد اللہ بن عتبۃ عن عائشۃ رض زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قال
عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں وہ قصہ بیان کیا

لہا اہل الافک ما قالوا فبراہا اللہ منہ قال الزہری وکلہم حدثنی طائفۃ
جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان کی زہری نے کہا ان سب لوگوں (یعنی عروہ اور سعید وغیرہ) نے مجھ سے

من حدیثہا وبعضہم اوعی من بعض واثبت لہ اقتصاصا وقد وعیت عن
اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان میں کسی نے اس کو خوب یاد رکھا اور اچھی طرح روانی سے بیان کیا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی

کل واحد منہم الحدیث الذی حدثنی عن عائشۃ وبعض حدیثہم یصدق
حدیث جو اس نے حضرت عائشہ رض سے نقل کی یاد رکھی اور ایک کی حدیث دوسرے کی تصدیق کرتی ہے

بَعْضًا وَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ

(باہم اختلاف نہیں ہے) انھوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کو جانا چاہتے

أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْرَعَ

تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے اور جس کے نام پر پانسہ نکلتا اُس کو ساتھ لے جاتے ایک جہاد

بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ

(بنی مصطلق) کے لیے آپ جانے لگے تو میرا نام نکلا میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ واقعہ پردے کا حکم اترنے کے بعد کا ہے خیر میں ایک

فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہودج میں سوار رہتی اسی میں بیٹھے بیٹھے مجھ کو اتارا کرتے ہم اسی طرح چلتے رہے جب آپ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس جہاد سے

مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ

فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے اور ہم لوگ مدینہ کے نزدیک پہونچ گئے ایک رات ایسا ہوا آپ نے کوچ کا حکم دیا میں حکم سنتے ہی

آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ

اور لشکر سے آگے بڑھ گئی جب حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کے پاس آئی

إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ

سینہ پر جو ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ ظفار کے کالے نگینوں کا ہار جو میں پہنے تھی ٹوٹ کر گر گیا ہے میں لوٹی

فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا

اور ڈھونڈھ رہی تھی میرا ہودہ اٹھانے والے لوگ ہودے کے پاس آئے وہ سمجھے کہ میں

هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ

اسی میں ہوں انھوں نے اُسکو اٹھایا جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی تھی اُس پر لاد دیا اس زمانے میں

النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقَلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ

عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں بھاری بھرکم نہ تھیں نہ ان کے بدن پر زیادہ گوشت تھا ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں

فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ

تو جب لوگوں نے میرا ہودہ اٹھایا اسکو معمول کے موافق ہی ہلکا سمجھ کر اٹھا لیا کیونکہ میں اسوقت ایک کمسن دبلی پتلی لڑکی تھی

السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ

خیر وہ اونٹ کو اٹھا کر چلدیے اور جب سارا لشکر نکل گیا اسوقت میرا ہار ملا میں جو لوگوں کے ٹھکانے پر آئی

مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي

دیکھا تو وہاں کوئی نہیں ہے میں اسی جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں پر اتری تھی میں یہ سمجھی کہ جب لوگ مجھ کو (قافلہ میں نہ پائینگے) تو

فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ

اسی جگہ لوٹ کر آئیں گے بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی صفوان بن معطل

الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى

سلمی ذکوانی ایک شخص تھے وہ قافلہ کے پیچھے رہا کرتے تھے میری جگہ پر آئے اُن کو ایک آدمی

سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ

سوتا ہوا معلوم ہوا جب میرے نزدیک آئے تو انہوں نے مجھے پہچانا کیونکہ پردہ کا حکم اترنے سے پہلے وہ مجھ کو دیکھا کرتے تھے انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا ان کی آواز سنکر میں جاگ

حِينَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا

اٹھی جب انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اسکے ایک ہاتھ پر پاؤں رکھا میں اونٹ پر بیٹھ گئی وہ پیدل اونٹ کو کھینچتے ہوئے چلے اور قافلہ میں

الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي

وقت پہونچے جب ٹھیک دوپہر کو لوگ آرام لینے کو اتر چکے تھے اب جس کی قسمت میں تباہی تھی وہ تباہ ہوا اور تہمت

تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ

لگانے والوں کا سردار عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا پھر ہم مدینہ میں آئے اور ایک مہینے

بِهَا شَهْرًا يُفِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَيَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَرَى

تک بیمار رہی لوگ اس طوفان کا چرچا کر رہے تھے میں تو بیمار تھی مجھ کو شک یوں پیدا ہوا

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرَضُ إِنَّمَا

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ مہربانی میں نے نہ پائی جو بیماری کی حالت میں مجھ پر ہوا کرتی آپ صرف

يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى نَقِهْتُ فَخَرَجْتُ

اندر آتے اور سلام علیک کرتے اور پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہو مجھے اس طوفان کی خبر نہ تھی میں بہت ناتوان ہوگئی ایک بار میں

أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ

اور مسطح کی ماں دونوں مناصع کی طرف نکلے وہاں مناصع میں ہم لوگ پاخانہ کے لیے جایا کرتے اور رات ہی کو جایا کرتے ان دنوں

أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي

ہمارے گھروں کے قریب پاخانے نہ تھے اور اگلے زمانہ کے عربوں کی طرح جنگل میں یا باہر دور جاکر پاخانہ پھرا کرتے

التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ

خیر میں اور مسطح کی ماں (رہم بنت ابی رہم) دونوں جارہی تھیں وہ اپنی چادر میں اٹک کر پھسلی کہنے لگی خدا کرے

تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا

مسطح تباہ ہوگیا میں نے کہا یہ کیا بری بات نکالتی ہے تو ایسے شخص کو برا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا وہ کہنے لگی اری

هَنْتَاهْ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى

بھولی بھالی تجھ کو کچھ خبر بھی ہے لوگوں نے کیا طوفان اٹھایا ہے اس نے مجھ سے یہ طوفان بیان کیا ایک تو میں بیمار تھی ہی دوسرے یہ سنکر

مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ

اور زیادہ بیمار ہوگئی جب میں اپنے گھر پہونچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آکر سلام علیک کی

فَقَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِي إِلَى أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ

پوچھا اب کیسی ہے میں نے عرض کیا مجھ کو میرے والدین پاس جانے کی اجازت دیجیے میرا مطلب یہ تھا کہ میں انکے پاس جاکر اس خبر کی

الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ

تحقیق کروں خیر آپ نے مجھ کو اجازت دی میں اپنے ماں باپ پاس پہونچی اور اماں جان سے

لأمي ما يتحدث به الناس فقالت يا بنية هوني عليك الشأن فوالله

پوچھا یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں انہوں نے فرمایا بیٹا تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر یہ تو زمانہ کا دستور ہے

لقلما كانت امرأة قط وضيئة عند رجل يحبها ولها ضرائر الا اكثرن عليها

کسی مرد کی کوئی گوری چٹی خوبصورت عورت ہو اور مرد کو اس سے محبت ہوئی تو اس کی سوکنیں اس قسم کی باتیں بہت کیا کرتی ہیں

فقلت سبحان الله ولقد يتحدث الناس بهذا قالت فبت تلك الليلة

میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں میں کیا اسکا چرچا ہوگیا ف (انہوں نے کہا ہاں) خیر میں نے یہ رات اسطرح کاٹی

حتى اصبحت لا يرقأ لي دمع ولا اكتحل بنوم ثم اصبحت فدعا رسول الله صلى

ساری رات میرے آنسو نہ تھمے اور نہ مجھ کو نیند آئی جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ

الله عليه وسلم علي بن ابي طالب واسامة بن زيد حين استلبث الوحي يستشيرهما

علیہ والہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضہ (دونوں کو بلوا بھیجا) کیونکہ اس وقت تک کوئی وحی آپ پر نہیں اتری تھی آپ

في فراق اهله فاما اسامة فاشار عليه بالذي يعلم في نفسه من الود لهم فقال

ان سے یہ صلاح لی کیا میں عائشہ رضہ کو چھوڑ دوں اسامہ رضہ کے دل میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی بی بیوں سے محبت تھی انہوں نے

اسامة اهلك يا رسول الله ولا نعلم والله الا خيرا واما علي بن ابي طالب

ویسی ہی رائے دی کہنے لگے یا رسول اللہ عائشہ رضہ آپ کی بی بی ہیں اور ہم تو ان کو پاک دامن ہی سمجھتے ہیں خدا کی قسم اور علی بن ابی طالب رضہ نے یوں کہا

فقال يا رسول الله لم يضيق الله عليك والنساء سواها كثير وسل الجارية

یا رسول اللہ اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی عائشہ رضہ نہیں تو نہیں عورتوں کی کیا کمی ہے بھلا آپ عائشہ رضہ کی لونڈی (بریرہ رضہ) سے

تصدقك فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بريرة فقال يا بريرة هل رأيت

ان کا حال پوچھیے وہ سچ سچ کہدے گی آپ نے بریرہ رضہ کو بلایا اور پوچھا کیا تو نے عائشہ رضہ میں کوئی شک کی بات

فيها شيئا يريبك فقالت بريرة لا والذي بعثك بالحق ان رأيت منها امرا

کبھی دیکھی ہے وہ کہنے لگی نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی

اغمصه عليها اكثر من انها جارية حديثة السن تنام عن العجين فتأتي

جس پر عیب لگاؤں ہاں یہ تو ہے کہ وہ ابھی کم سن بچی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے بکری آکر آٹا کھا جاتی ہے ف۲

الداجن فتأكله فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه فاستعذر من

یہ سنکر آپ اسی دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن

عبد الله بن ابي بن سلول فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعذرني

سلول کی شکایت کی (اسکو سزا دلوانا چاہی) آپ نے فرمایا ف۳ کون میرا بدلہ لیگا اس (منافق مردود)

من رجل بلغني اذاه في اهلي فوالله ما علمت على اهلي الا خيرا وقد ذكروا رجلا

شخص سے جس نے میری بی بی پر تہمت لگائی قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں اور جس مرد (صفوان) سے تہمت لگاتے

ما علمت عليه الا خيرا وما كان يدخل على اهلي الا معي فقام سعد بن معاذ

ہیں میں اسکو بھی نیک ہی جانتا ہوں وہ کبھی میری بی بی پاس نہ آتا مگر میرے ساتھ یہ سنکر سعد بن معاذ رضہ کھڑے ہوئے جو اس قبیلے کے

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا وَاللّٰهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ

کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر وہ شخص اوس میں کا ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے

وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ

اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو جیسا آپ حکم دیں گے وہ ہم بجا لائیں گے سعد بن عبادہ رض جو

عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ

خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان کو جہالت آگئی سعد بن معاذ رض

فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ

کو کہنے لگے پروردگار کی بقا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے تو اس کو نہ مارے گا نہ مار سکے گا یہ سنکر اسید بن حضیر (جو اوس قبیلے کے تھے) کھڑے ہوئے

فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ

اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو جھوٹا ہے پروردگار کی بقا کی قسم خدا کی قسم ہم اس کو قتل کریں گے اور تو بھی منافق ہے جب تو منافقوں کی (عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی)

فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

طرفداری کرتا ہے یہ کہنا تھا کہ اوس اور خزرج دونوں طرف کے لوگ کھڑے ہو گئے اور ہتھیار چلنے ہی کو تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے

الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا

اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا وہ خاموش ہوئے آپ بھی خاموش ہوئے میرا یہ حال کہ سارا دن روتے گذر گیا نہ آنسو رکتا تھا اور نہ

أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ قَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتّٰى أَظُنُّ أَنَّ

دم بھر نیند آتی تھی میرے ماں باپ میرے پاس آگئے میں دو رات اور ایک دن سے برابر رو رہی تھی میں سمجھی کہ میرا کلیجہ پھٹ جائے

الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذِ اسْتَأْذَنَتِ

کہا عائشہ نے ماں باپ دونوں میرے پاس ہی بیٹھے تھے میں رو رہی تھی اتنے میں ایک انصاری عورت نے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اندر آنے کی اجازت چاہی

امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ

وہ بھی آن کر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی ہم اسی حال میں تھے

دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيلَ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے اس سے پہلے جس دن سے یہ طوفان اٹھا تھا آپ میرے پاس

فِيَّ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحٰى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ

بیٹھے ہی نہ تھے ایک مہینہ (کامل) آپ اسی تردد میں تھے میرے باب میں کوئی وحی نہ آئی آپ نے تشہد پڑھا

ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ

اور فرمایا عائشہ مجھے تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے اگر تو پاک دامن ہے تو اللہ تیری پاک دامنی کھول دے گا اور جو تو (ذرا بھی) پھسل گئی ہے

اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ

تو اللہ سے بخشش مانگ اور توبہ کر جب بندہ گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو

ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي

اللہ معاف کر دیتا ہے جب آپ یہ گفتگو کر چکے تو میرے آنسو تھم بند ہو گئے

حتى ما أحس منه قطرة وقلت لأبي أجب عني رسول الله صلى الله عليه وسلم

ایک قطرہ بھی نہ رہا اور میں نے اپنے باپ سے کہا تم میری طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دو

قال والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي

وہ کہنے لگے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دوں ف پھر میں نے اپنی ماں کو کہا تم ہی

عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال قالت والله ما أدري ما أقول

میری طرف سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دو وہ بھی کہنے لگیں قسم خدا کی میری سمجھ میں نہیں آتا میں

لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وأنا جارية حديثة السن لا أقرأ كثيرا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دوں حضرت عائشہ نے فرمایا میں ان دنوں میں ایک کم سن لڑکی تھی اتنا بہت قرآن بھی نہیں

من القرآن فقلت إني والله لقد علمت أنكم سمعتم ما يتحدث به الناس و

پڑھی تھی خود ہی جواب دینا شروع کیا ف اور کہا میں جانتی ہوں لوگوں نے جو باتیں بنائیں وہ تم سن چکے ہو

وقر في أنفسكم وصدقتم به ولئن قلت لكم إني بريئة والله يعلم إني لبريئة

اور تمہارے دل میں جم گئی ہیں اور تم نے ان کو سچ بھی سمجھ لیا ہے اور اگر میں اپنے تئیں پاک کہوں اور اللہ میری پاکی خوب جانتا ہے جب بھی

لا تصدقوني بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني بريئة لتصدقني

تم مجھے سچا کیوں سمجھنے لگے اور اگر میں (جھوٹ موٹ) خطا کا اقرار کر لوں تو اللہ میری پاکی جانتا ہے تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے

والله ما أجد لي ولكم مثلا إلا أبا يوسف إذ قال فصبر جميل والله المستعان

خدا کی قسم اب تو میری اور تمہاری مثل ہے جو یوسف کے باپ کی گزری ف جب انہوں نے کہا اچھی طرح صبر کرنا یہی میرا کام ہے اور تم

على ما تصفون ثم تحولت على فراشي وأنا أرجو أن يبرئني الله ولكن والله

جو باتیں بناتے ہو ان میں اللہ ہی میرا مددگار ہے یہ کہہ کر میں نے اپنے بچھونے پر کروٹ موڑ لی مجھے امید تھی اللہ ضرور مجھ کو پاک کرے گا لیکن یہ نہیں

ما ظننت أن ينزل في شأني وحيا ولأنا أحقر في نفسي من أن يتكلم بالقرآن

سمجھتی تھی کہ میرے باب میں قرآن اترے گا (جو قیامت تک پڑھا جائے گا) میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ میرے مقدمہ میں قرآن پڑھا جائے

في أمري ولكني كنت أرجو أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا

بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مقدمے میں کوئی خواب دیکھیں گے جس سے

يبرئني الله فوالله ما رام مجلسه ولا خرج أحد من أهل البيت حتى أنزل عليه

اللہ میری پاکی ظاہر کر دیگا پھر قسم خدا کی آپ اس جگہ سے سرکے بھی نہ تھے اور نہ گھر کے لوگوں میں سے کوئی باہر گیا تھا اتنے میں آپ پر

فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء حتى إنه ليتحدر منه مثل الجمان من

وحی آنے لگی آپ کو پسینہ آنا شروع ہوا (جیسے وحی کے وقت آیا کرتا تھا) موتیوں کی طرح سردی

العرق في يوم شات فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك

کے دن میں بھی آپ کے چہرے سے ٹپکا جب وحی کی حالت ختم ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (خوشی سے) ہنسنے لگے

فكان أول كلمة تكلم بها أن قال لي يا عائشة احمدي الله فقد

اور پہلے جو بات آپ نے فرمائی وہ یہ تھی مجھ سے فرمایا عائشہ رض اللہ کا شکر بجا لا اللہ نے میری

بَرَّأَكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَ

پاکی بیان فرمادی اسوقت میری ماں (ام رومان) کہنے لگیں اٹھو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ آپ کا شکریہ کر میں نے کہا اللہ

اللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُا بِالْإِفْكِ

کی قسم میں نہ آپ پاس اٹھ کر جاؤں گی اور نہ آپکا شکریہ کروں گی ف میں تو اپنے مالک ہی کا شکر کروں گی پھر اللہ تعالے نے یہ آیتیں اتاریں ان الذین جاؤا بالافک

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ الْآيَاتِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عصبۃ منکم آخر تک جب اللہ نے میری پاکی اتاری تو ابوبکر صدیق رض نے جو پہلے

وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا

مسطح بن اثاثہ سے قرابت کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے کہ قسم کھالی اب میں مسطح سے کچھ سلوک نہ کروں گا

أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

کس نے عائشہ رض کے باب میں یہ طوفان اٹھایا (نیکی برباد گناہ لازم) اسوقت یہ آیت اتری ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ

إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَّحِيمٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ

غفور رحیم تک ابوبکر رض کہنے لگے بیشک میں تو اللہ کی مغفرت کا طالب ہوں (سبحان اللہ ایمان ہو تو ایسا ہو) اور مسطح سے

إِلَى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو سلوک کیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس طوفان کے زمانہ میں)

يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ مَا رَأَيْتِ فَقَالَتْ

زینب بنت جحش (میری سوکن) سے میرا حال پوچھتے فرماتے زینب تو کیا سمجھتی ہے تو نے کیا دیکھا ہے وہ کہتیں

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَ

یا رسول اللہ میں نے جو سنا اور جو دیکھا وہی کہونگی میں تو عائشہ رض کو پاکدامن ہی سمجھتی ہوں اور آپ کی

هِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ

بیبیوں میں میرے مقابل کی وہی تھیں مگر ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اللہ نے انکو بچائے رکھا ف ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے کہا ہم سے فلیح نے بیان کیا

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض اور عبداللہ بن زبیر رض سے یہی حدیث نقل کی ابوالربیع نے کہا

وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ

اور ہم سے فلیح نے بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے اور یحیٰی بن سعید سے انہوں نے قاسم بن

ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ بَابٌ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ

محمد بن ابی بکر سے یہی حدیث بیان کی

باب

جب ایک مرد دوسرے مرد کو اچھا کہے تو یہ کافی ہے ف اور ابوجمیلہ

أَبُو جَمِيلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ

(سنین) نے کہا میں نے ایک پڑا لڑکا پایا حضرت عمر رض نے مجھکو دیکھا تو کہنے لگے ایسا نہ ہو ف یہ غار آفت کا غار ہو گویا انہوں نے مجھ پر

يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذَاكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ

بدگمان کیا ف پر میرے نقیب نے ان سے کہا نہیں یہ نیک بخت آدمی ہے ف جب انہوں نے کہا اگر ایسا ہے تو بچہ لیجا اسکا خرچ ہم پر ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عبدالرحمن

ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ

ابن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی آپ نے فرمایا ارے

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ

کمبخت تو نے اس کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں کسی کو اپنے بھائی (مسلمان) کی

مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ

تعریف کرنی ہی ٹھہری تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں آگے اللہ خوب جانتا ہے میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا میں

أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ

سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے اگر اس کا حال جانتا ہو ف باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا

فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ

مکروہ ہے جتنا جانتا ہو اتنا ہی کہے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے

حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رض قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا آپ نے فرمایا تم نے اس کو تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی ف

بَابُ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

باب بچے کب جوان ہوتے ہیں اور ان کی گواہی درست ہے یا نہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا اور جب تمہارے بچے احتلام کو پہنچ جائیں

فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُغِيرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغِ النِّسَاءِ

تو بھی وہ اجازت لیں اور مغیرہ بن مقسم نے کہا مجھے بارہ برس کی عمر میں احتلام ہونے لگا تھا ف اور عورتیں حیض آنے سے جوان ہو جاتی ہیں

فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ إِلٰى قَوْلِهِ أَنْ يَضَعْنَ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں اخیر آیت یضعن حملھن

حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ

تک اور حسن بن صالح نے کہا ہماری ایک ہمسائی تھی ف وہ اکیس برس کی عمر میں نانی ہو گئی

سَنَةً حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ

ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عمر نے

قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا مجھ سے نافع نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمر رض نے وہ احد کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے

عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ

اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی آپ نے ان کو لشکر میں شریک نہیں کیا پھر خندق کے دن پیش ہوئے

وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَاَجَازَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَهُوَ

اسوقت پندرہ برس کی عمر تھی آپ نے منظور کیا نافع نے کہا میں عمر بن عبدالعزیز پاس آیا جب وہ خلیفہ

خَلِیْفَةٌ فَحَدَّثْتُهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ

تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا بس بالغ اور نابالغ کی یہی حد رکھنا چاہیے

وَکَتَبَ اِلٰی عُمَّالِهٖ اَنْ یَّفْرِضُوْا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اور اپنے نائبوں کے نام حکم لکھا کہ جو مسلمان پندرہ سال کا ہو جائے اسکا حصہ (لشکر والوں میں) لگائیں ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صفوان بن سلیم نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رض

الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی

سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جمعہ کے دن ہر اس شخص پر غسل واجب ہے

کُلِّ مُحْتَلِمٍ بَابُ سُؤَالِ الْحَاکِمِ الْمُدَّعِیْ هَلْ لَکَ بَیِّنَةٌ قَبْلَ الْیَمِیْنِ حَدَّثَنَا

جسکو احتلام ہوتا ہو باب مدعا علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا مدعی سے یہ پوچھنا تیرے پاس گواہ ہیں ہم سے

مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ

محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ وَّهُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ لِّیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے جھوٹی قسم (جسکو وہ جھوٹ سمجھتا ہو) کھائے تو وہ خدا سے جب

مُّسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ فِیَّ وَاللّٰهِ

ملیگا خدا اُس پر غصے ہوگا اشعث بن قیس نے (یہ حدیث سنکر) کہا یہ حدیث تو میرے ہی باب میں آپ نے

کَانَ ذٰلِکَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَی النَّبِیِّ

فرمائی ہوا یہ کہ مجھ میں اور ایک یہودی (جو یہودی) میں ایک زمین ساجھے میں تھی وہ مکر گیا میں اُس کو آنحضرت

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَکَ بَیِّنَةٌ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لایا آپ نے مجھ سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں

قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْیَهُوْدِیِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا یَّحْلِفَ

میں نے عرض کیا نہیں تب آپ نے یہودی سے فرمایا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھا کر میرا مال

وَیَذْهَبَ بِمَالِیْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

اڑا لیگا اُسوقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران کی) یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا

وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ بَابٌ اَلْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ فِی الْاَمْوَالِ

تھوڑا مال مول لیتے ہیں اخیر آیت تک باب دیوانی اور فوجداری دونوں مقدموں میں مدعا علیہ سے

وَالْحُدُوْدِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاکَ اَوْ یَمِیْنُهٗ وَقَالَ

قسم لینا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا تو دو گواہ لا نہیں تو اس کو قسم لے اور

قتيبة حدثنا سفيان عن ابن شبرمة كلمني ابو الزناد في شهادة الشاهد

قتیبہ نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن شبرمہ سے (جو کوفہ کے قاضی تھے) مجھ سے ابوالزناد نے

ويمين المدعي فقلت قال الله تعالى واستشهدوا شهيدين من رجالكم

گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے میں گفتگو کی میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مردوں میں سے دو مردوں کو گواہ کر لو

فان لم يكونا رجلين فرجل وامراتان ممن ترضون من الشهداء ان تضل

اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو اگر ایک عورت

احدىهما فتذكر احدىهما الاخرى قلت اذا كان يكتفى بشهادة شاهد

بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے میں نے کہا جب ایک گواہی اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا تو پھر یہ فرمانے

ويمين المدعي فما تحتاج ان تذكر احدىهما الاخرى ما كان يصنع

کی کیا ضرورت تھی کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے دوسری عورت کے یاد دلانے سے

بذكر هذه الاخرى حدثنا ابو نعيم حدثنا نافع بن عمر عن ابن ابي مليكة

فائدہ ہی کیا ہے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے

قال كتب ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين على المدعى عليه باب

انہوں نے کہا عبداللہ بن عباس نے (مجھ کو) لکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدعی علیہ کو قسم دلانے کا حکم دیا باب

حدثنا عثمان بن ابي شيبة حدثنا جرير عن منصور عن ابي وائل قال

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے کہا

قال عبد الله من حلف على يمين يستحق بها مالا لقي الله وهو عليه

عبداللہ بن مسعود نے کہا جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ جب اللہ سے ملیگا اللہ اس پر غصے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں

غضبان ثم انزل الله تصديق ذلك ان الذين يشترون بعهد الله و

اس کی تصدیق اتاری فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمیں کھا کر ۔۔۔ عذاب الیم تک

ايمانهم الى عذاب اليم ثم ان الاشعث بن قيس خرج الينا فقال ما يحدثكم

جب عبداللہ یہ حدیث بیان کر چکے تو اشعث بن قیس ہمارے سامنے آئے انہوں نے پوچھا

ابو عبد الرحمن فحدثناه بما قال فقال صدق لفي انزلت كان بيني وبين

ابوعبدالرحمن (عبداللہ بن مسعود) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہم نے ان کو کہدی انہوں نے کہا عبداللہ سچے ہیں یہ آیت میرے ہی باب میں اتری

رجل خصومة في شيء فاختصمنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال شاهداك او

ایک شخص میں کچھ جھگڑا ہوا ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا تو دو گواہ لا

يمينه فقلت انه اذا يحلف ولا يبالي فقال النبي صلى الله عليه وسلم من حلف

یا اس سے قسم لے میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھا لیگا کچھ پرواہ نہیں کریگا تب آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر

على يمين يستحق بها مالا وهو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان فانزل

کسی کا مال مار لیگا تو جب اللہ سے ملیگا اللہ اس پر غصہ ہوگا بعد اس کے اللہ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق

اللہ تصدیق ذلک ثم اقرأ ھٰذہ الاٰیۃ باب اذا ادعی او قذف فلہ ان

اتاری اور آپ نے یہی آیت پڑھی باب اگر کسی نے کوئی دعوے کیا یا اپنی عورت پر زنا

یلتمس البینۃ وینطلق لطلب البینۃ حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابن

کا جرم لگایا اور گواہ لانے کیلئے مہلت چاہی ف ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن

ابی عدی عن ھشام حدثنا عکرمۃ عن ابن عباس ان ھلال بن امیۃ قذف

ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت

امراتہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ

صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی جورو پر شریک بن سحماء سے زنا کرانے کا جرم لگایا آپ نے فرمایا تو اس جرم کے ثابت کرنے کے لیے چار گواہ

او حد فی ظھرک فقال یا رسول اللہ اذا رای احدنا علی امراتہ رجلا ینطلق

لا ورنہ اپنی پیٹھ پر کوڑے لگنا قبول کر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی اپنی جورو کو برا کام کرتے دیکھے تو کیا گواہ ڈھونڈنے کے لیے

یلتمس البینۃ فجعل یقول البینۃ والا حد فی ظھرک فذکر حدیث اللعان

دوڑتا جائے آپ برابر یہی فرماتے رہے گواہ لا ورنہ تو پیٹھ پر کوڑے لگوا پھر ابن عباسؓ نے لعان کی حدیث بیان کی

باب الیمین بعد العصر حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا جریر بن

باب عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ گناہ ہے ہمسے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن

عبد الحمید عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ

عبد الحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب

وآلہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات تک نہیں کریگا اور نہ ان کو دیکھیگا نہ ان کو (گندگی سے) پاک کریگا اور انکو دکھ کی

الیم رجل علی فضل ماء بطریق یمنع منہ ابن السبیل ورجل بایع رجلا لا

مار ہوگی ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ جو دنیا کے لیے (حاکم سے)

یبایعہ الا للدنیا فان اعطاہ ما یرید وفی لہ والا لم یف لہ ورجل ساوم رجلا

بیعت کرے اگر اس کی خواہش موافق اسکو دے تو بیعت پر قائم رہے ورنہ توڑ دے تیسرے وہ شخص جو عصر کے

بسلعۃ بعد العصر فحلف باللہ لقد اعطی بہ کذا وکذا فاخذھا باب یحلف

بعد مول تول میں جھوٹی قسم کھائے کہ اسکو یہ چیز اتنے میں پڑی ہے اور اسکے کہنے پر دوسرا شخص (دھوکا کھا کر) خرید لے باب مدعی علیہ

المدعی علیہ حیثما وجبت علیہ الیمین ولا یصرف من موضع الی غیرہ وقضی

پر جہاں قسم کھانے کا حکم دیا جائے وہیں قسم کھالے یہ ضرور نہیں کہ دوسری کسی جگہ پر جا کر قسم کھائے ف اور

مروان بالیمین علی زید بن ثابت علی المنبر فقال احلف لہ مکانی فجعل زید

مروان نے زید بن ثابت کو منبر شریف پر قسم کھانے کا حکم دیا زید نے کہا میں یہیں قسم کھا دونگا اور قسم کھانے لگے

یحلف وابی ان یحلف علی المنبر فجعل مروان یعجب منہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا مروان زید پر تعجب کرنے لگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشعث سے فرمایا) ف

شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

یا تو دو گواہ لا نہیں تو اس سے قسم لے اور آپ نے تخصیص نہیں کی کہ فلاں جگہ یا فلاں جگہ — ہم سے موسیٰ بن

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض عَنِ

اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کھائے کسی کا مال مار لینے کو وہ جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اس پر غصے

غَضْبَانُ بَابٌ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا

ہوگا — باب جب چند آدمی ہوں اور ہر ایک قسم کھانے میں جلدی کرے تو پہلے کس کو قسم لینا ہے — ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى

عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند لوگوں سے فرمایا

قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ بَابُ قَوْلِ

قسم کھاؤ ہر ایک جلدی کرنے لگا آپ نے قرعہ ڈالا اور جس کا نام قرعہ میں پہلے نکلے وہی پہلے قسم کھائے — باب اللہ تعالیٰ نے

اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا حَدَّثَنِي

(سورۂ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مول لیتے ہیں — مجھ سے

إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ

اسحٰق (بن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم کو عوام بن حوشب نے کہا مجھ سے ابراہیم ابو اسمٰعیل

السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رض يَقُولُ أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ فَحَلَفَ بِاللَّهِ

سکسکی نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے (ایک شخص نام نامعلوم) نے بازار میں اپنا سامان لگایا قسم کھائی

لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا

کہ اتنے کو خریدا ہے حالانکہ اتنے کو نہیں خریدا تھا اسوقت یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں

قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا نجش کرنے والا گویا سود خوار چور ہے — ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ

قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی کا مال مار لینے کو یا یوں فرمایا اپنے بھائی مسلمان کا مال مار لینے کو وہ جب اللہ سے ملیگا تو اللہ اس پر غصے ہوگا

وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ

اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں اتاری فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال

ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ فَلَقِيَنِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَا

کماتے ہیں اخیر آیت تک ابو وائل نے کہا پھر مجھ سے اشعث بن قیس ملے انہوں نے پوچھا عبداللہ بن مسعود نے آج کون سی حدیث بیان کی میں نے کہا یہ

هكذا أنزلت باب كيف يستحلف قال تعالى يحلفون بالله لكم وقوله

انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی باب میں اتری باب قسم کیونکر لی جائے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ براءۃ میں) فرمایا اللہ کی قسم کھاتے ہیں تم کو راضی کرنے کو

عز وجل ثم جاؤك يحلفون بالله إن أردنا إلا إحسانا وتوفيقا يقال بالله وتالله

اور (سورہ نساء میں) پھر تیرے پاس اللہ کی قسم کھاتے آتے ہیں ہماری نیت تو بھلائی اور ملاپ کی تھی ف قسم یوں کہا جاتا ہے باللہ تاللہ

ووالله وقال النبي صلى الله عليه وسلم ورجل حلف بالله كاذبا بعد العصر

واللہ ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی جھوٹی قسم کھائی اور

ولا يحلف بغير الله حدثنا إسمعيل بن عبد الله قال حدثني مالك عن عمه

اللہ کے سوا دوسرے کی قسم نہ کھائے ف ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اپنے چچا

أبي سهيل عن أبيه أنه سمع طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل إلى رسول الله

ابو سہیل سے انہوں نے اپنے باپ (مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص (ضمام بن ثعلبہ) آنحضرت

صلى الله عليه وسلم فإذا هو يسأله عن الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا معلوم ہوا وہ آپ سے اسلام کو پوچھ رہا تھا آپ نے فرمایا اسلام کیا ہے

خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرها قال لا إلا أن تطوع

رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا وہ کہنے لگا ان پانچوں کے سوا اور بھی کوئی نماز مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل پڑھے تو اور بات ہے

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام رمضان قال هل علي غيره قال لا إلا أن

پھر آپ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا وہ کہنے لگا اسکے سوا اور بھی کوئی روزہ مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر

تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة قال هل علي غيرها قال لا إلا

نفل رکھنا چاہے تو خیر طلحہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوۃ کا ذکر کیا اس نے کہا اور بھی کوئی خیرات مجھ پر ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر

أن تطوع فأدبر الرجل وهو يقول والله لا أزيد على هذا ولا أنقص قال رسول

نفلی صدقہ دینا چاہے تو اور بات ہے یہ سنکر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں اس پر نہ بڑھاؤنگا اور نہ گھٹاؤنگا آپ نے فرمایا

الله صلى الله عليه وسلم أفلح إن صدق حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا جويرية قال

اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس نے مراد پائی ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے کہا

ذكر نافع عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان حالفا فليحلف بالله أو ليصمت

نافع نے عبد اللہ بن عمرؓ سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے ف

باب من أقام البينة بعد اليمين وقال النبي صلى الله عليه وسلم لعل بعضكم ألحن بحجته

باب جو شخص مدعا علیہ کے قسم کھا لینے کے بعد گواہ پیش کرے ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف کبھی تم میں کوئی دلیل بیان کرنے میں

من بعض وقال طاوس وإبراهيم وشريح البينة العادلة أحق من اليمين الفاجرة

دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے اور طاوس اور ابراہیم نخعی اور شریح نے کہا ف معتبر گواہ جھوٹی قسم کی نسبت زیادہ قابل قبول ہیں

حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

زينب عن أم سلمة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنكم تختصمون إلي ولعل

زینب سے اُنہوں نے ام سلمہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس جھگڑتے آتے ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک تم میں

بعضكم ألحن بحجته من بعض فمن قضيت له بحق أخيه شيئا بقوله فإنما أقطع

دوسرے سے دلیل بیان کرنے میں مضبوط ہوتا ہے (قوت بیانیہ رکھتا ہے) پھر میں غلطی سے اگر اسکے بھائی کا حق اسکو دلادوں تو وہ (حلال نہ سمجھے) اسکو نہ لے

له قطعة من النار فلا يأخذها. باب من أمر بإنجاز الوعد وفعله الحسن

دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں ف باب وعدے کا پورا کرنا ضروری ہے اور امام حسن بصری نے اُس کو پورا کرایا ف

وذكر إسمعيل إنه كان صادق الوعد وقضى ابن الأشوع بالوعد وذكر

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مریم میں) حضرت اسمٰعیل کا ذکر کیا اُن کا وعدہ سچا ہوتا ف اور سعید بن اشوع نے وعدہ پورا کرنیکا حکم دیا ف اور

ذلك عن سمرة وقال المسور بن مخرمة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وذكر

سمرہ بن جندب صحابی سے ایسا ہی نقل کیا اور مسور بن مخرمہ (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ اپنے

صهرا له قال وعدني فوفى لي قال أبو عبد الله ورأيت إسحق بن إبراهيم

ایک داماد (ابو العاص) کا ذکر کرتے تھے اُس نے جو وعدہ مجھ سے کیا وہ پورا کیا ف امام بخاری نے کہا میں نے اسحٰق بن ابراہیم (ابن راہویہ) کو

يحتج بحديث ابن أشوع. حدثنا إبراهيم بن حمزة حدثنا إبراهيم بن سعد عن

دیکھا وہ وعدہ پورا کرنے کے وجوب پر ابن اشوع کی حدیث سے دلیل لیتے تھے ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے نقل کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا اُنہوں نے

صالح عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله أن عبد الله بن عباس أخبره

صالح بن کیسان سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اُن سے عبداللہ بن عباس رض نے بیان کیا کہ مجھ سے

قال أخبرني أبو سفيان أن هرقل قال له سألتك ماذا يأمركم فزعمت أنه

ابو سفیان کہتا تھا کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے اُس سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا پیغمبر تم کو کیا حکم دیتا ہے تو نے کہا

أمركم بالصلوة والصدق والعفاف والوفاء بالعهد وأداء الأمانة قال وهذه

نماز اور سچ بولنے اور حرامکاری سے بچنے اور وعدہ پورا کرنے اور امانت کو ادا کرنے کا ف ہرقل نے کہا پیغمبر کی

صفة نبي. حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسمعيل بن جعفر عن

یہی صفت ہوتی ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے اُنہوں نے

أبي سهيل نافع بن مالك بن أبي عامر عن أبيه عن أبي هريرة رض أن رسول

ابو سہیل نافع بن مالک بن ابی عامر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم قال آية المنافق ثلث إذا حدث كذب وإذا اؤتمن خان

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ جب اسکے پاس امانت رکھیں تو چوری کرے

وإذا وعد أخلف. حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج

جب وعدہ کرے تو خلاف ف ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی اُنہوں نے ابن جریج سے کہا

قال أخبرني عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله قال لما

مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی اُنہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رض سے اُنہوں نے کہا جب

مات النبي صلى الله عليه وسلم جاء أبا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمي فقال أبو بكر من

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی اور علاء بن حضرمی (بحرین کے حاکم) نے ابوبکر صدیق رضہ پاس روپیہ بھیجا تو ابوبکر نے کہا

كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين أو كانت له قبله عدة فليأتنا قال جابر فقلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس کا کچھ قرض نکلتا ہو یا آپ نے کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آوے جابر رضہ نے کہا میں نے کہا

وعدني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعطيني هكذا وهكذا وهكذا فبسط يديه ثلاث

مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اتنا اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا تین بار دونوں ہاتھ پھیلا کر جابر رضہ

مرات قال جابر فعد في يدي خمسمائة ثم خمسمائة ثم خمسمائة حدثنا محمد بن

نے کہا ابوبکر رضہ نے میرے دونوں ہاتھ میں پانسو گنے پھر پانسو پھر پانسو ہم سے محمد بن

عبد الرحيم أخبرنا سعيد بن سليمان حدثنا مروان بن شجاع عن سالم الأفطس

عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو سعید بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم سے مروان بن شجاع نے بیان کیا انہوں نے سالم بن عجلان افطس سے

عن سعيد بن جبير قال سألني يهودي من أهل الحيرة أي الأجلين قضى

انہوں نے سعید بن جبیر رضہ سے انہوں نے کہا حیرہ کے ایک یہودی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) مجھ سے پوچھا حضرت موسیٰ نے دونوں میعادوں

موسى قلت لا أدري حتى أقدم على حبر العرب فأسأله فقدمت فسألت ابن

میں سے کون سی میعاد پوری کی تھی میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں عرب کے عالم سے جب تک پوچھ لوں پھر میں ابن عباس رضہ پاس آیا

عباس فقال قضى أكثرهما وأطيبهما إن رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قال فعل باب

ان سے پوچھا انہوں نے کہا لمبی میعاد جو شعیب کو زیادہ پسند تھی (یعنی دس برس کی پوری کی) اللہ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہتا ہے وہی کرتا ہے

لا يسأل أهل الشرك عن الشهادة وغيرها وقال الشعبي لا تجوز شهادة أهل الملل

باب مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگی اور عامر شعبی نے کہا کافروں میں ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں

بعضهم على بعض لقوله تعالى فأغرينا بينهم العداوة والبغضاء وقال أبو هريرة عن

پر قبول نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا ہم نے ان میں دشمنی اور عداوت ڈال دی اور ابوہریرہ رضہ نے

النبي صلى الله عليه وسلم لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما أنزل الآية

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا اور یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو ہم پر اترا اخیر آیت تک

حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ

ابن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال يا معشر المسلمين كيف تسألون أهل

ابن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا مسلمانو تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) کیسے

الكتاب وكتابكم الذي أنزل على نبيه صلى الله عليه وسلم أحدث الأخبار

پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر اتری ہے (قرآن شریف) اللہ کی سب کتابوں کے بعد والی ہے (سب میں نئی آئی ہے)

بالله تقرءونه لم يشب وقد حدثكم الله أن أهل الكتاب بدلوا ما كتب الله

اس میں کچھ غلط ملط (دگول مال) نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ اسی کتاب میں فرماتا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے کو بدل ڈالا

وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَفَلَا

بدل ڈالا انھوں نے اپنے ہاتھ سے کہنے لگے یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے دنیا کا تھوڑا مول کمانے کے لیے کیا تم کو

يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ

جو اللہ نے علم دیا ہے اس میں ان سے پوچھنے کی ممانعت نہیں کرتا اور (تعجب تو یہ ہے) قسم خدا کی اہل کتاب کا کوئی آدمی تم سے وہ نہیں پوچھتا

الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلَاتِ وَقَوْلِهِ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ

جو تم پر اترا باب مشکل کے وقت قرعہ ڈالنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جب وہ اپنے قلم ڈالنے لگے

يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الْأَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ

کون مریم کی پرورش کرے اور ابن عباس رضنے کہا انھوں نے قرعہ ڈالا تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ نکلے اور حضرت زکریا کا

زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهِ فَسَاهَمَ أَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ مِنَ

قلم بہاؤ سے اوپر نکلا انھوں ہی نے مریم کی پرورش کی اور (سورۂ والصافات میں) فرمایا پھر قرعہ ڈالا تو حضرت یونس پر ہی قرعہ نکلا (وہ دریا میں پھینک

الْمَسْهُومِينَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ

دیے گئے) اور ابوہریرہ رضنے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند لوگوں کو حکم دیا قسم کھانے کا

فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

وہ جلدی کرنے لگے آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو (پہلے) کون قسم کھائے ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رض

کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے بیان کیا انھوں نے نعمان بن بشیر رضسے سنا

يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گناہوں پر سکوت کرنے والے اور گناہوں میں پڑ جانے والے

فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا

کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے قرعہ ڈالا کر ایک جہاز میں جا بیٹھے کچھ لوگ تو نیچے (تہ) میں رہے اور کچھ اوپر (چھتری) پر

فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ

اب تہ والے پانی لیکر چھتری والوں پر ہو کر آنے جانے لگے ان کو ایذا ہوئی آخر نیچے والوں میں کے ایک شخص نے

فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي

کلہاڑی لی اور جہاز میں سوراخ کرنے لگا (وہیں سے پانی لینے کو) چھتری والے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ کیا غضب کر رہا ہے وہ کہنے لگا تم کو میرے آنے جانے سے ایذا ہوئی اور پانی

مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَ

لینا تو ضرور ہے اب اگر جہاز والے اس کے ہاتھ پکڑیں تو وہ بھی بچے خود بھی بچیں گے ورنہ وہ بھی (ڈوب کر مریگا) اور خود بھی

أَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

مریں گے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے

خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ

خارجہ بن زید انصاری نے بیان کیا ام علاء انصار کی ایک عورت تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

صلى الله عليه وسلم اخبرته ان عثمن بن مظعون طار لنا سهمه في السكنى

بیعت کی تھی وہ کہتی تھیں

حين اقرعت الانصار سكنى المهاجرين قالت ام العلاء فسكن عندنا عثمن بن

جب انصار نے مہاجرین کے بسنے کے لیے قرعہ ڈالا تو عثمان بن مظعون کا قرعہ ہمارے نام پر نکلا وہ ہمارے پاس رہے (ام العلاء سے)

مظعون فاشتكى فمرضناه حتى اذا توفي وجعلناه في ثيابه دخل علينا

بیمار ہوگئے ہم نے ان کی بیمار داری کی (یعنی خدمت) جب انکا انتقال ہوگیا اور ہم نے انکو (نہلا کر) کفن پہنایا تو

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت رحمة الله عليك ابا السائب فشهادتي

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میں کہنے لگی ابو السائب تم پر اللہ رحم کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں

عليك لقد اكرمك الله فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم وما يدريك ان الله

کہ اللہ تعالے نے تم کو عزت دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے اسکو

اكرمه فقلت لا ادري بابي انت وامي يا رسول الله فقال رسول الله صلى

عزت دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے مجھ کو معلوم نہیں تب آپ نے فرمایا

الله عليه وسلم اما عثمان فقد جاءه والله اليقين واني لارجو له الخير والله

عثمان بن مظعون خدا کی قسم مرگیا اور مجھے اسکی بھلائی کی امید ہے (پر یقینا میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا تعالے کی قسم میں اللہ تعالے

ما ادري وانا رسول الله ما يفعل به قالت فوالله لا ازكي احدا بعده ابدا

کا رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا عثمان کا کیا حال ہونا ہے ام علاء نے کہا قسم خدا کی میں عثمان کے بعد کسی کی تعریف نہیں کرنے کی کبھی

واحزنني ذلك قالت فنمت فاريت لعثمان عينا تجري فجئت الى رسول

اور مجھے آپ کے فرمانے سے رنج ہوا میں سو گئی خواب میں دیکھا کہ عثمان رض کے لیے ایک چشمہ بہہ رہا ہے میں نے آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال ذلك عمله حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ اسکا (نیک) عمل ہے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے

اخبرنا يونس عن الزهري قال اخبرني عروة عن عائشة قالت كان رسول

خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی بی بیوں کے نام قرعہ ڈالتے جسکے نام پر قرعہ نکلتا اسکو سفر میں ساتھ لیکر نکلتے

وكان يقسم لكل امراة منهن يومها وليلتها غير ان سودة بنت زمعة وهبت

اور ہر ایک عورت پاس باری باری ایک دن ایک رات رہتے فقط سودہ بنت زمعہ رض نے اپنی باری

يومها وليلتها لعائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تبتغي بذلك رضا رسول الله

کا دن رات حضرت عائشہ رض کو بخش دیا تھا ان کی غرض یہ تھی کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں (اور طلاق نہ دیں)

صلى الله عليه وسلم حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن سمي مولى ابي بكر عن ابي صالح

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبدالرحمن کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح سے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَ

انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذان اور صف اول میں جو ثواب ہے

الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا

اگر لوگ اس کو جانتے پھر قرعہ کے بغیر اس کو حاصل نہ کرسکتے تو ضرور اس پر قرعہ ڈالتے اور اگر وہ جانتے جو

فِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا

اول وقت نماز کے لیے جانے میں ثواب ہے تو ضرور اس طرف لپکتے اور اگر وہ جانتے جو عشاء اور فجر کی جماعتوں میں شریک ہونے کا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں شریک ہوتے

کِتَابُ الصُّلْحِ

کتاب صلح کے بیان میں ف۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

مَا جَآءَ فِی الْاِصْلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰھُمْ

باب لوگوں میں صلح کرانے کا ثواب اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اُن کی اکثر کانا پھوسیوں میں بھلائی نہیں ہوتی

اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

مگر اس کی کانا پھوسی میں جو خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں ملاپ کرانے کے لیے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت سے (دنیا

اللّٰہِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا وَخُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَی الْمَوَاضِعِ لِیُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِہٖ

کی نیت سے) ایسا کرے اسکو ہم بڑا ثواب دیں گے ف۲ اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ حاکم خود اپنے لوگوں کو ساتھ لیجا کر صلح کرا دے

حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل

بْنِ سَعْدٍ رض اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ کَانَ بَیْنَھُمْ شَیْءٌ فَخَرَجَ اِلَیْھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی

ابن سعد سے کہ بنی عمرو بن عوف (انصار کے ایک قبیلے) میں کچھ تکرار ہوئی (وہ قبا میں رہتے تھے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ یُصْلِحُ بَیْنَھُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَمْ یَاْتِ النَّبِیُّ

اپنے کئی اصحاب (ابی بن کعب، سہیل بن بیضاء رض) کو ساتھ لیکر اُن میں ملاپ کرانے کے لیے تشریف لیگئے نماز کا وقت آن پہنچا اور آنحضرت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَاْتِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ اِلٰی

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (وہاں سے) واپس تشریف نہ لائے بلال رض آئے انہوں نے نماز کی اذان دی لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہ لائے تو بلال رض

اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَھَلْ لَّکَ اَنْ تَؤُمَّ

حضرت ابوبکر رض کے پاس آئے اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہاں رُک گئے (بنی عمرو بن عوف میں) اور نماز کا وقت آگیا اب تم لوگوں کی امامت کرتے ہو

النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہو خیر بلال رض نے تکبیر کہی ابوبکر رض آگے بڑھے (نماز شروع کردی) اسکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِیْحِ حَتّٰی اَکْثَرُوْا

تشریف لائے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آنکر کھڑے ہوگئے لوگوں نے تالیاں بہت بجانا شروع کیں

ف۱ صلح کے بیان میں ... مصالحت ... اسی طرح ... ف۲ امام بخاری نے صلح کی فضیلت میں اسی آیت پر اقتصار کیا ...

ابواب الصلح

وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ابوبکر رض کی عادت تھی وہ نماز میں ادھر ادھر نگاہ نہیں کرتے تھے (جب بہت تالیاں دی گئیں تو) آنحضرت نگاہ کی دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ

ان کے پیچھے کھڑے ہیں آپ نے ہاتھ سے انکو اشارہ کیا نماز پڑھاتے جاؤ ابوبکر نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا پھر الٹے پاؤں

الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ

پیچھے سرکے صف میں آگئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھ گئے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی

فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ

جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ (مبارک) کیا فرمایا لوگو جب نماز میں تم کو کوئی بات پیش آتی ہے

أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيْحِ إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ

تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو تالیاں تو عورتوں کے لیے ہیں جس کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو

سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِيْنَ أَشَرْتُ

سبحان اللہ کہے اسکو سنکر ہر کوئی نگاہ کرے گا (پھر فرمایا) ابوبکر رض میں نے تم کو اشارہ کیا

إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ

تم نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے انہوں نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ شایاں نہیں کہ اللہ کے

يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ

پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت کرے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا کہا میں نے اپنے

أَبِي أَنَّ أَنَسًا قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ

باپ سے سنا کہ انس رض نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ رائے دی اگر آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف

فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ يَمْشُوْنَ

لے چلیں تو بہتر ہے وہ یہ سنکر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اسکے پاس گئے مسلمان آپ کے ساتھ چلے

مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي وَ

وہاں کی زمین کھاری تھی جب آپ اس مردود پاس پہنچے تو کہنے لگا چلو پرے ہٹو

اللّٰهِ لَقَدْ آذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

تمہارے گدھے کی بدبو نے میرا دماغ پریشان کر دیا یہ سنکر ایک انصاری (عبداللہ بن رواحہ) بولے خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيْحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَا فَغَضِبَ

علیہ وآلہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصے ہوا (نام نامعلوم) دونوں میں گالی گلوچ ہوئی

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْأَيْدِيْ وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا

اور دونوں طرف کے لوگوں کو غصہ آیا چھڑی ہاتھ جوتا چلنے لگا انس رض نے کہا ہم کو یہ بات پہنچی

أَنَّهَا أُنْزِلَتْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بَابُ لَيْسَ الْكَاذِبُ

کہ (سورہ حجرات کی) یہ آیت وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما اسی باب میں اتری ف باب دو آدمیوں میں میل

کتاب الصلح

الذی یصلح بین الناس حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ حدثنا ابراہیم

کرنے کے لیے جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے ف ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم

ابن سعد عن صالح عن ابن شہاب ان حمید بن عبد الرحمن اخبرہ ان امہ

ابن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا ان سے ان کی والدہ

ام کلثوم بنت عقبۃ اخبرتہ انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس الکذاب

ام کلثوم بنت عقبہ نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ شخص جھوٹا نہیں

الذی یصلح بین الناس فینمی خیرا او یقول خیرا باب قول الامام لاصحابہ

جو لوگوں میں میل کرانے اور (اصلاح کی نیت سے) اچھی بات پہونچا دے یا کہے ف باب حاکم لوگوں سے یہ کہے چلو

اذہبوا بنا نصلح حدثنا محمد بن عبد اللہ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی

ہم صلح کرا دیں ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی

واسحق بن محمد الفروی قالا حدثنا محمد بن جعفر عن ابی حازم عن سہل بن سعد

اور اسحٰق بن محمد فروی نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے

ان اہل قباء اقتتلوا حتی تراموا بالحجارۃ فاخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فقال

کہ قبا والے آپس میں لڑ پڑے یہاں تک کہ پتھر چلے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی آپ نے (لوگوں سے) فرمایا

اذہبوا بنا نصلح بینہم باب قول اللہ تعالی ان یصالحا بینہما صلحا والصلح

چلو ہم کو (ان پاس) لے چلو ہم ان میں میل کرا دیں باب (سورۂ نساء میں) اللہ تعالیٰ کا فرمانا اگر جورو خاوند صلح کرلیں تو صلح

خیر حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا سفیان عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ

بہتر ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے

عن عائشۃ وان امراۃ خافت من بعلہا نشوزا او اعراضا قالت ہو الرجل یری

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (سورۂ نساء میں جو یہ آیت ہے) اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے پروائی سے ڈرے اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی

من امراتہ ما لا یعجبہ کبرا او غیرہ فیرید فراقہا فتقول امسکنی واقسم لی ما

عورت میں بڑھاپا پایا اور کوئی بات دیکھے کہ اس سے جدا ہونا چاہے وہ عورت کہے نہیں مجھ کو اپنے پاس رہنے دو اور جو تیرا جی چاہے وہ میرے لیے مقرر

شئت قالت فلا باس اذا تراضیا باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود

کر دے انہوں نے کہا اگر دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں باب اگر ظلم کی بات پر صلح کریں تو وہ صلح لغو ہے

حدثنا آدم حدثنا ابن ابی ذئب حدثنا الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے

عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد الجہنی رض قالا جاء اعرابی فقال یا رسول اللہ

انہوں نے ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا ایک گنوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا

اقض بیننا بکتاب اللہ فقام خصمہ فقال صدق اقض بیننا بکتاب اللہ فقال

یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے پھر اس کا دشمن (طرف ثانی) اٹھا کہنے لگا سچ کہتا ہے اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے

لِلْأَعْرَابِيِّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ

اس گنوار نے بیان کرنا شروع کیا میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا اس نے اسکی جورو سے زنا کیا لوگ کہنے لگے تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیے

فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلَى

میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اسکو دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے علم والوں کو پوچھا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر

ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا

سو کوڑے اور ایک برس کا دیس نکالا ہے (کیونکہ وہ محصن نہ تھا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کی کتاب کے موافق تمہارا

بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ

فیصلہ کرونگا بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑینگے اور ایک برس تک پردیس

وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا

رہیگا انیس بن ضحاک سے فرمایا تو ایسا کر اس دوسرے شخص کی جورو پاس جا (اگر وہ زنا کا اقرار کرے) اسکو رجم کر انیس دوسرے دن اس پاس گئے اسکو رجم کیا

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی (جس کی اصل شریعت سے نہ ہو) وہ

فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ

لغو اور باطل ہے اس حدیث کو عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے اور عبد الواحد بن ابی عون نے بھی سعد بن ابراہیم سے

بْنِ إِبْرَاهِيمَ بَابٌ كَيْفَ يُكْتَبُ هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ

روایت کیا ہے باب صلحنامہ میں یہ لکھنا کافی ہے یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر فلاں ولد فلاں اور فلاں ولد

فُلَانٍ وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

فلاں نے صلح کی اور خاندان اور نسب نامہ لکھنا ضروری نہیں (اگر وہ شخص مشہور و معروف ہوں) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ

غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا جب

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ صلحنامہ لکھنے بیٹھے انہوں نے یوں لکھا محمدؐ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حدیبیہ والوں سے ان شرطوں پر صلح کی) مشرک کہنے لگے یہ مت لکھو محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول

لَوْ كُنْتَ رَسُولًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ

اگر تم اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تم سے لڑتے کیوں آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اچھا رسول کا لفظ مٹا دو انہوں نے کہا میں تو اسکو مٹانے کا نہیں

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلٰثَةَ

آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے رسول کا لفظ مٹا دیا اور کافروں سے یہ صلح کی کہ (سال آئندہ) آپ اپنے اصحاب سمیت تین

أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَأَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ

دن مکہ میں رہینگے اور ہتھیار جلبان میں رکھ کر مکہ میں داخل ہونگے ف۱ لوگوں نے آپ سے پوچھا جلبان کیا ہے آپ نے فرمایا

الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

غلاف اور جو اس میں ہے ہم سے عبید اللہ بن موسی نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحق سے انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے

قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذیقعدہ مہینے میں عمرے کا ارادہ کیا لیکن مکہ والوں نے آپ کو نہ چھوڑا (مکہ میں گھسنے نہ دیا) یہاں تک کہ

مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا

آپ مکہ تک پہنچ سکے یہاں تک کہ فیصلہ یوں ہوا کہ آپ (سال آیندہ تشریف لائیں) تین دن مکہ میں رہیں جب صلحنامہ لکھنے لگے تو اسکے شروع میں یوں لکھا یہ

مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ

وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول راضی ہوئے کافر کہنے لگے ہم تو آپ کی رسالت نہیں مانتے اگر ہم آپ کو

أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا مَنَعْنَاكَ لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللهِ وَ

اللہ تعالی کا رسول جانتے ہوتے تو آپ کو روکتے ہی کیوں یوں لکھیے محمد بن عبد اللہ نے آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَاللهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا

ابن عبد اللہ بھی ہوں پھر حضرت علی رضہ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ میٹ دے انہوں نے کہا نہ واللہ کبھی نہیں میٹنے کا

فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

آپ نے کاغذ اپنے ہاتھ میں لیا اور یوں لکھا (لکھوایا) یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا ف۲

لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ

وہ مکہ میں ہتھیار غلاف میں کرکے داخل ہونگے اور مکہ والوں میں جو کوئی انکے ساتھ جانا چاہیگا اسکو ساتھ نہیں لیجا سکینگے

أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى

اور اپنے ساتھ والوں میں سے اگر کوئی مکہ میں رہ جانا چاہیگا تو اسکو منع نہیں کرینگے جب (شرط کے موافق سال آیندہ) آپ تشریف لائے

الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

اور مدت گذر گئی (تین دن) تو کافر حضرت علی رضہ پاس آکر کہنے لگے اپنے صاحب (آنحضرت) سے اب جاؤ مدت گذر چکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا

روانہ ہوئے حمزہ کی صاحب زادی (عمارہ یا امامہ) انکے پیچھے ہوئی کہنے لگی چچا چچا ف۳ حضرت علی نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ سے کہا اپنے

السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا

چچا کی بیٹی کو لو انہوں نے اسکو اونٹ پر سوار کر لیا اب علی رضہ اور زید رضہ اور جعفر رضہ اس کی پرورش کیلیے جھگڑنے لگے علی رضہ نے کہا

أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي

میری چچا زاد بہن ہے جعفر رضہ نے کہا میری بھی چچا زاد بہن ہے اور اسکی خالہ (اسماء بنت عمیس) میرے نکاح میں ہے اور زید نے کہا میری بھتیجی ہے

فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ

ف۴ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اس کی خالہ کے حوالہ کیا اور فرمایا خالہ ماں کیطرح ہے اور حضرت علی رضہ سے فرمایا

ف۱ یعنی صلح اور امن کی نشانی ہے گویا زور زبردستی سے داخل نہیں ہوئے بلکہ رضامندی سے ف۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ صلحنامہ میں صرف فلاں بن فلاں لکھنے پر اقتصار کیا اور زیادہ نسب نامہ خاندان وغیرہ نہیں لکھوایا ف۳ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے اس لیے ان کی صاحب زادی نے آپ کو چچا چچا کہا ف۴ ... حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ ... [illegible]

أنت مني وأنا منك وقال لجعفر أشبهت خلقي وخلقي وقال لزيد أنت أخونا و

تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں اور جعفر سے فرمایا تو صورت اور عادت میں میری طرح ہے اور زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور

مولانا باب الصلح مع المشركين فيه عن أبي سفيان وقال عوف بن مالك عن

مولا ہے۔ باب مشرکوں سے صلح کرنا اس میں ابو سفیان کی حدیث ہے اور عوف بن مالک نے

النبي صلى الله عليه وسلم ثم تكون هدنة بينكم وبين بني الأصفر وفيه سهل بن حنيف وأسماء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے پھر تم میں اور بنی اصفر (نصاریٰ) میں ایک صلح ہو جائیگی اور اسی باب میں سہل بن حنیف

والمسور عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال موسى بن مسعود حدثنا سفيان بن سعيد عن أبي إسحق

کی حدیث ہے اور اسماء بنت ابی بکر کی اور مسور بن مخرمہ کی آنحضرت سے اور موسیٰ بن مسعود نے کہا ہم سے سفیان بن سعید ثوری نے بیان کیا انہوں نے

عن البراء بن عازب قال صالح النبي صلى الله عليه وسلم المشركين يوم الحديبية على ثلاثة

ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن مشرکوں سے تین شرطوں پر

أشياء على أن من أتاه من المشركين رده إليهم ومن أتاهم من المسلمين لم يردوه

صلح کی ایک یہ کہ جو مشرک (مسلمان ہو کر) ان کے پاس آئیگا اسکو وہ پھیر دینگے دوسری جو مسلمان مشرکوں کے پاس چلا جائیگا اسکو مشرک نہ پھیرینگے

وعلى أن يدخلها من قابل ويقيم بها ثلاثة أيام ولا يدخلها إلا بجلبان

تیسری یہ کہ آپ سال آئندہ مکہ میں آئینگے اور تین دن رہیں گے اور ہتھیار غلاف میں رکھ کر آئینگے جیسے

السلاح السيف والقوس ونحوه فجاء أبو جندل يحجل في قيوده فرده إليهم

تلوار کمان وغیرہ خیر یہ شرطیں ہو رہی تھیں اتنے میں ابو جندل بیڑیوں میں لڑکھڑاتا ان پہنچا آپ نے اسکو انکے حوالے کر دیا

قال لم يذكر مؤمل عن سفيان أبا جندل وقال إلا بجلب السلاح حدثنا محمد

امام بخاری نے کہا مؤمل بن اسمعیل نے سفیان ثوری سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور جلبان کے بدل جلب کہا ہم سے محمد

ابن رافع حدثنا سريج بن النعمان حدثنا فليح عن نافع عن ابن عمر أن رسول

ابن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم خرج معتمرا فحال كفار قريش بينه وبين البيت فنحر

صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے (مکہ کو) نکلے قریش کے کافروں نے آپ کو خانہ کعبہ کے پاس جانے نہ دیا

هديه وحلق رأسه بالحديبية وقاضاهم على أن يعتمر العام المقبل

آخر آپ نے (مجبور ہو کر) حدیبیہ میں ہدی کے جانور ذبح کر دیئے اور سر منڈایا اور ان سے یہ اقرار کیا کہ آپ سال آئندہ عمرہ کریں اور

ولا يحمل سلاحا عليهم إلا سيوفا ولا يقيم بها إلا ما أحبوا فاعتمر من العام المقبل

تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار ساتھ نہ لائیں اور مکہ میں جب تک کافروں کی مرضی ہو خیر آپ سال آئندہ مکہ میں گئے

فدخلها كما كان صالحهم فلما أقام بها ثلاثا أمروه أن يخرج فخرج حدثنا

جیسے شرط ٹھہرا تھا تین دن وہاں رہنے کے بعد کافروں نے کہا آپ تشریف لیجایئے آپ روانہ ہو گئے ہم سے

مسدد حدثنا بشر حدثنا يحيى عن بشير بن يسار عن سهل بن أبي حثمة

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر نے کہا ہم سے یحیی بن سعید انصاری نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے

قال انطلق عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود بن زيد الى خيبر وهي
انہوں نے کہا عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے اور وہ ان دنوں

يومئذ صلح باب الصلح في الدية حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري
جب دونوں کی صلح تھی باب دیت پر صلح کرنا ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا

قال حدثني حميد ان انسا حدثهم ان الربيع وهي ابنة النضر كسرت ثنية
کہا مجھ سے حمید طویل نے ان سے انس نے بیان کیا ربیع نضر کی بیٹی نے (جو انس کی پھوپھی تھیں) ایک لڑکی کا دانت

جارية فطلبوا الارش وطلبوا العفو فابوا فاتوا النبي صلى الله عليه فامرهم
توڑ ڈالا (انکا نام معلوم نہیں ہوا) ربیع کے لوگوں نے لڑکی کے وارثوں سے کہا دیت لے لو اور معاف کرو وہ راضی نہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے

بالقصاص فقال انس بن النضر اتكسر ثنية الربيع يا رسول الله لا والذي
قصاص کا حکم دیا انس بن نضر (انس بن مالک کے چچا) یہ حکم سنکر کہنے لگے ربیع کا دانت توڑا جائیگا یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے

بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها فقال يا انس كتاب الله القصاص فرضي القوم
آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ایسا تو کبھی نہ ہوگا آپ نے فرمایا انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے (قصاص ضرور ہوگا) پھر خدا کی قدرت سے ایسا ہوا کہ (لڑکی کے) وارث

وعفوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره
راضی ہو گئے اور قصاص معاف کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دیتا ہے

زاد الفزاري عن حميد عن انس فرضي القوم وقبلوا الارش باب قول النبي
مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے انہوں نے انس سے اتنا بڑھایا کہ لڑکی کے وارث راضی ہو گئے دیت منظور کر لی باب آنحضرت

صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين
صلے اللہ علیہ وسلم کا امام حسن بن علی علیہ السلام کی نسبت یہ فرمانا یہ میرا بیٹا سچ مچ (مسلمانوں کا) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے

فئتين عظيمتين وقوله جل ذكره فاصلحوا بينهما حدثنا عبد الله بن محمد
گروہوں میں میل کرا دے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حجرات میں) فرمایا ان میں میل کرا دو ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا

حدثنا سفيان عن ابي موسى قال سمعت الحسن يقول استقبل والله الحسن
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی امام حسن علیہ السلام

ابن علي معوية بكتائب امثال الجبال فقال عمرو بن العاص اني لارى كتائب
معاویہ کے مقابل پہاڑوں کی طرح فوجیں لیکر آئے تب عمرو بن عاص نے (جو معاویہ کے مشیر خاص تھے) یہ کہا میں تو یہ فوجیں ایسی دیکھ رہا ہوں جو اپنے

لا تولي حتى تقتل اقرانها فقال له معوية وكان والله خير الرجلين اي عمرو ان
برابر والوں کو جب تک مار نہ لیں گی پیٹھ نہیں پھیریں گی معاویہ نے کہا اور قسم خدا کی وہ ان دونوں میں اچھا آدمی تھا عمرو اگر انہوں نے

قتل هؤلاء هؤلاء وهؤلاء هؤلاء من لي بامور الناس من لي بنسائهم من لي
ان کو مار ڈالا انہوں نے ان کو آخر ان کے خون کا (خدا کے پاس) کون ذمہ دار ہوگا اور ان کی عورتوں بچوں کی کون خبر گیری کریگا

بضيعتهم فبعث اليه رجلين من قريش من بني عبد شمس عبد الرحمن بن سمرة
پھر معاویہ نے قریش کے دو شخص جو بنی عبد شمس کی اولاد میں سے تھے عبد الرحمن بن سمرہ

کتاب الصلح

وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَامِرِ بْنِ کُرَیْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَیْهِ وَقُوْلَا لَهٗ

اور عبد اللہ بن عامر بن کریز کو امام حسن کے پاس بھیجا اور کہا اُن کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو اُن سے گفتگو کرو اور

وَاطْلُبَا اِلَیْهِ فَاَتَیَاهُ فَدَخَلَا عَلَیْهِ فَتَکَلَّمَا وَقَالَا لَهٗ فَطَلَبَا اِلَیْهِ فَقَالَ لَهُمَا

جو کہیں وہ مان لو غرض دونوں امام کے پاس گئے اور گفتگو کی اور صلح کے طلبگار ہوئے امام صاحب نے فرمایا

الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِنَّا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ اَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ

ہم عبد المطلب کی اولاد ہیں اور ہم کو (خلافت کی وجہ سے) روپیہ پیسہ خرچ کرنے کی عادت ہو گئی ہے اور یہ امت جو لوگ

قَدْ عَاثَتْ فِیْ دِمَائِهَا قَالَا فَاِنَّهٗ یَعْرِضُ عَلَیْكَ کَذَا وَکَذَا وَیَطْلُبُ اِلَیْكَ وَ

ہیں یہ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں … وہ کہنے لگے معاویہ آپ کو اتنا اتنا روپیہ دینے پر راضی ہیں اور آپ سے صلح چاہتا ہے اور

یَسْاَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِّیْ بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَمَا سَاَلَهُمَا شَیْئًا اِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ

جو آپ چاہیں وہ منظور کرتا ہے امام صاحب نے فرمایا اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے ان دونوں نے کہا ہم ذمہ دار ہیں امام صاحب جو بات چاہتے وہ یہی کہا ہم اس کا ذمہ

فَصَالَحَهٗ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَکْرَةَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

لیتے ہیں آخر امام صاحب نے صلح کر لی … حسن بصری نے کہا میں نے ابو بکرہ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِهٖ وَهُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَیْهِ اُخْرٰی

منبر پر دیکھا اور امام حسن علیہ السلام آپ کے پہلو میں تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف توجہ کرتے کبھی امام صاحب کی طرف اور

وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ

فرماتے یہ میرا بیٹا ہے (مسلمانوں کا) سردار اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے

الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ اَبِیْ بَکْرَةَ بِهٰذَا

امام بخاری نے کہا مجھ سے علی بن مدینی نے کہا ابو بکرہ سے حسن بصری رح کا سننا ہم کو اسی حدیث سے

الْحَدِیْثِ بَابٌ هَلْ یُشِیْرُ الْاِمَامُ بِالصُّلْحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ

ثابت ہوا ہے باب کیا امام صلح کر لینے کے لیے (فریقین کو) اشارہ کر سکتا ہے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِی الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن سے

اَنَّ اُمَّهٗ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ان کی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمن نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِیَةٍ اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَا اَحَدُهُمَا یَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ

علیہ وآلہ وسلم نے سنا جھگڑنے والے لوگوں کی بلند آوازیں دروازے پر … ان میں ایک یوں کہہ رہا تھا

وَیَسْتَرْفِقُهٗ فِیْ شَیْءٍ وَّهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

کچھ قرضہ معاف کر دو ذرا مجھ پر مہربانی کرو دوسرا کہتا تھا قسم خدا کی میں نہیں کرنے کا … یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے

فَقَالَ اَیْنَ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰہِ لَا یَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَهٗ اَیُّ

فرمانے لگے وہ شخص کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھا کر یوں کہہ رہا تھا میں نیکی نہیں کرونگا (قرضہ نہیں معاف کرونگا) اس نے عرض کیا جی حاضر ہوں یا رسول اللہ میرا دین دار جو چاہے میں اس کو

ذلك حتى حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة

منظور کرتا ہوں — ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے

عن الأعرج قال حدثني عبد الله بن كعب بن مالك عن كعب بن مالك أنه

انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کعب بن مالک سے ان کا

كان له على عبد الله بن أبي حدرد الأسلمي مال فلقيه فلزمه حتى ارتفعت أصواتهما

عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر کچھ قرض نکلتا تھا عبداللہ کعب کو رستے میں ملے تو کعب نے ان کو گانٹھ لیا دونوں آواز سے جھگڑ رہے تھے

فمر بهما النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا كعب فأشار بيده كأنه يقول النصف فأخذ

ادھر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرے آپ نے فرمایا کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض چھوڑ دے تو کعب نے

نصف ما عليه وترك نصفا. باب فضل الإصلاح بين الناس والعدل

آدھا قرض اس سے لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا — باب لوگوں میں ملاپ کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت

بينهم. حدثنا إسحق أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل سلامى من الناس عليه صدقة كل

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن کے ہر جوڑ پر (یعنی ہر سانس جوڑ پر) ہر دن جس میں

يوم تطلع فيه الشمس يعدل بين الناس صدقة. باب إذا أشار الإمام بالصلح

سورج نکلتا ہے خیرات کرنا لازم ہے (کیونکہ ہر جوڑ خدا کی نعمت ہے) لوگوں میں انصاف کرنا یہ بھی ایک خیرات ہے — باب اگر حاکم صلح کرنے کے لیے اشارہ کرے

فأبى حكم عليه بالحكم البين. حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري

اور کوئی فریق نہ مانے تو قاعدے کا حکم دیدے — ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے

قال أخبرني عروة بن الزبير أن الزبير كان يحدث أنه خاصم رجلا من الأنصار قد

کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی زبیر بیان کرتے تھے ان میں اور ایک انصاری (حمید) میں جو بدر کی لڑائی میں موجود تھا

شهد بدرا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في شراج من الحرة كانا يسقيان به

مدینہ کی پتھریلی زمین کی نالی کے باب میں جھگڑا ہوا دونوں (اپنے اپنے باغ میں) اسکا پانی لیا کرتے تھے

كلاهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير اسق يا زبير ثم أرسل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر سے فرمایا تم اپنے درختوں کو پانی پلا لو پھر اپنے ہمسایہ کی

إلى جارك فغضب الأنصاري فقال يا رسول الله آن كان ابن عمتك فتلون

طرف پانی چھوڑ دو یہ سنکر انصاری غصے ہوا اور (شیطان کے غوا کی) کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں نا آپ کے

وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اسق ثم احبس حتى يبلغ الجدر

چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا آپ نے فرمایا اے زبیر درختوں کو پانی پلا پھر جب تک پانی مینڈوں تک نہ آجائے

فاستوعى رسول الله صلى الله عليه وسلم حينئذ حقه للزبير وكان رسول الله

اس کو روکے رہ — آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر کا پورا حق دلا دیا اور پہلے جو حکم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک اشار علی الزبیر برأی سعۃ لہ وللانصاری فلما

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا تھا اس میں زبیر اور انصاری دونوں کی رعایت تھی جب انصاری نے غصے

احفظ الانصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوعی للزبیر حقہ فی صریح الحکم

(بے ادبی کرکے) آپ کو غصہ دلایا تو آپ نے زبیر کا پورا حق صاف حکم دیکر دلا دیا

قال عروۃ قال الزبیر واللہ ما احسب ھذہ الآیۃ نزلت الا فی ذلک فلا وربک

عروہ نے کہا زبیر کہتے تھے قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں یہ آیت (سورۂ نساء کی) اسی باب میں اتری قسم تیرے مالک کی

لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الآیۃ باب الصلح بین الغرماء و

وہ اس وقت تک مومن نہ ہونگے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حاکم نہ بنائیں آخر آیت تک باب قرضخواہوں اور وارثوں

اصحاب المیراث والمجازفۃ فی ذلک وقال ابن عباس لا باس ان یتخارج الشریکان

میں صلح کا بیان اور قرض کا اندازے سے ادا کرنا اور ابن عباس رضی نے کہا دو شریک اگر یہ ٹھیرا لیں کہ ایک نقد مال لیے

فیاخذ ھذا دینا وھذا عینا فان توی لاحدھما لم یرجع علی صاحبہ حدثنی

اور دوسرا اپنے حصے کے بدل قرضہ وصول کرے تو کچھ قباحت نہیں پھر اگر ایک کا حصہ تلف ہو جائے (مثلاً قرضہ ڈوب جائے) تو وہ اپنے ساجھی سے کچھ نہیں لے سکتا ہم سے

محمد بن بشار حدثنا عبد الوھاب حدثنا عبید اللہ عن وھب بن کیسان

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے وہب بن کیسان سے

عن جابر بن عبد اللہ قال توفی ابی وعلیہ دین فعرضت علی غرمائہ ان یاخذوا

انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے ان پر قرضہ تھا تو میں نے ان کے قرضخواہوں سے کہا اپنے قرضے کے

التمر بما علیہ فابوا ولم یروا ان فیہ وفاء فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بدل کھجور جو درختوں پر ہے لے لو انہوں نے نہ مانا سمجھے کہ وہ قرضہ کو کافی نہ ہوگی پھر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا

فذکرت ذلک لہ فقال اذا جددتہ فوضعتہ فی المربد آذنت رسول اللہ

آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کھجور کاٹ کر وہیں کھلیان میں رکھ دے اور مجھ کو خبر کر (میں نے خبر دی) آپ تشریف

صلی اللہ علیہ وسلم فجاء ومعہ ابو بکر وعمر فجلس علیہ فدعا بالبرکۃ ثم قال ادع

لائے آپ کے ساتھ ابوبکر رض اور عمر رض بھی تھے آپ کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے قرضخواہوں کو

غرماءک فاوفھم فما ترکت احدا لہ علی ابی دین الا قضیتہ وفضل ثلثۃ عشر

بلا بھیج ان کا قرضہ پورا ادا کر میرے باپ پر جس جس کا قرضہ تھا میں نے ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجور بچ رہی

وسقا سبعۃ عجوۃ وستۃ لون او ستۃ عجوۃ وسبعۃ لون فوافیت مع رسول اللہ

سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون یا چھ وسق عجوہ اور سات وسق لون (جب میں سب قرضخواہوں کا قرضہ ادا کر کے گھر کو لوٹا) اور مغرب کے وقت

صلی اللہ علیہ وسلم المغرب فذکرت ذلک لہ فضحک فقال ائت ابا بکر وعمر فاخبرھما فقالا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ ہنس دیے فرمانے لگے ذرا ابوبکر رض اور عمر رض کے پاس جا کر ان کو بھی خبر کر دے وہ دونوں کہنے لگے

لقد علمنا اذ صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما صنع ان سیکون ذلک وقال ھشام عن

ہم تو جانتے ہی تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات کی تھی (اس پر بیٹھے برکت کی دعا کی) کہ ایسا ہوگا اور ہشام نے وہب سے

وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ أَبِي
انہوں نے جابر رضہ سے مغرب کے بدل عصر کہا اور ابو بکر رضہ کا ذکر نہیں کیا نہ آپ کے ہنسنے کا اس میں یوں ہے کہ میرا باپ

عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلٰوةَ الظُّهْرِ
تیس وسق کا قرضہ چھوڑ گیا اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابر رضہ سے ظہر کے وقت کہا (مغرب کے بدل)

بَابُ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ
باب کچھ نقد دے کر قرض کے بدل صلح کرنا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان

ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ
ابن عمر رضہ نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبداللہ

ابْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ
ابن کعب نے خبر دی ان کے والد کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا ابن ابی حدرد پر ان کا کچھ قرض آتا تھا انہوں نے اس پر تقاضا کیا

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خاص مسجد نبوی کے اندر دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

هُوَ فِيْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى
نے حجرے میں سے سن لیں آپ باہر برآمد ہوئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا پکارا

كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ
کعب کعب انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی آدھا قرض معاف کر دے

فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ
کعب نے کہا بہت خوب میں نے معاف کر دیا یا رسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ ادا کر دے

كِتَابُ الشُّرُوْطِ
کتاب شرطوں کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ
باب اسلام لاتے وقت اور معاملات بیع و شرا میں کون سی شرطیں لگانا جائز ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے

الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رض يُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
خبر دی انہوں نے مروان اور مسور بن مخرمہ سے سنا وہ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلٌ
اصحاب سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا جب آپ نے (حدیبیہ میں) سہیل بن عمرو سے صلح نامہ لکھوایا اس میں جو شرطیں

أن عمرو على النبي صلى الله عليه وسلم أنه لا يأتيك منا أحد وإن كان على
آپ سے قبول فرمائی نہیں ان میں یہی تھی کہ کافروں میں سے ہمارے پاس کوئی مرد آجائے گو وہ مسلمان ہو
دينك إلا رددته إلينا وخليت بيننا وبينه فكره المؤمنون ذلك و
تو ہم اسکو پھیر دیں گے اور کافروں کو دیدینگے وہ جو چاہیں کریں یہ شرط مسلمانوں کو ناگوار ہوئی وہ
امتعضوا منه وأبى سهيل إلا ذلك فكاتبه النبي صلى الله عليه على ذلك
بہت چڑے اور سہیل نے اس شرط بغیر صلح قبول نہ کی آخر آپ نے اسی شرط پر صلحنامہ لکھوایا اسی
فرد يومئذ أبا جندل إلى أبيه سهيل بن عمرو ولم يأته أحد من الرجال إلا
دن ابو جندل جو مسلمان ہو کر آیا آپ نے اسکو اسکے باپ سہیل بن عمرو کو دے دیا اور مردوں میں سے مدت صلح کے اندر جو آپ
رده في تلك المدة وإن كان مسلما وجاء المؤمنات مهاجرات وكانت
پاس آیا آپ نے اس کو پھیر دیا گو وہ مسلمان ہو کر آیا اور عورتوں میں سے مسلمان ہو کر چند عورتیں ہجرت کر کے آئیں ان میں
أم كلثوم بنت عقبة بن أبي معيط ممن خرج إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ایک ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی تھی جو جوان کنواری تھی وہ بھی اسی دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
يومئذ وهي عاتق فجاء أهلها يسألون النبي صلى الله عليه وسلم أن يرجعها
پاس آگئی اسکے رشتہ دار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اسکو مانگتے تھے آپ نے اسکو واپس نہیں دیا کیونکہ شرط مردوں کے واپس کرنے کی تھی
إليهم فلم يرجعها إليهم لما أنزل الله فيهن إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات
عورتوں کی نہ تھی کیونکہ اللہ تعالے نے (سورہ ممتحنہ میں) یہ اتارا تھا جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے
فامتحنوهن الله أعلم بإيمانهن إلى قوله ولا هم يحلون لهن قال عروة
آئیں تو ان کو جانچ لو اللہ ان کا ایمان خوب جانتا ہے اخیر آیت ولاہم یحلون لہن تک عروہ نے کہا
فأخبرتني عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمتحنهن بهذه الآية يا أيها الذين
مجھ سے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ اسی آیت کے موافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کو جانچا کرتے یعنے اس آیت کے یا ایہا الذین
آمنوا إذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن إلى غفور رحيم قال عروة
آمنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات فامتحنوہن غفور الرحیم تک عروہ نے کہا
قالت عائشة فمن أقر بهذا الشرط منهن قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
حضرت عائشہ نے کہا پھر جو کوئی عورت ان شرطوں کو قبول کرتی جو اس آیت میں مذکور ہیں آپ زبان سے
قد بايعتك كلاما يكلمها به والله ما مست يده يد امرأة قط في المبايعة و
فرماتے میں نے تجھ سے بیعت کر لی قسم خدا کی آپ کا ہاتھ بیعت کرنے میں کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا ہر ایک
ما بايعهن إلا بقوله حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن زياد بن علاقة قال
عورت سے آپ زبان سے بیعت کرتے تھے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا
سمعت جريرا يقول بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشترط علي والنصح
میں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی آپ نے مجھ سے شرطیں کیں یہ شرط بھی لگائی کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ

كتاب الشروط

لكل مسلم حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمعيل قال حدثني قيس بن أبي حازم

رہونگا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے اسمعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا

عن جرير بن عبد الله قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على إقام الصلوة

انہوں نے جریر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شرط پر بیعت کی نماز پڑھا کروں گا

وإيتاء الزكوة والنصح لكل مسلم باب إذا باع نخلا قد أبرت حدثنا

اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہونگا باب پیوند لگانے کے بعد اگر کھجور کا درخت بیچے ہم سے

عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رض أن

عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من باع نخلا قد أبرت فثمرتها للبائع

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند لگایا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا میوہ بیچنے والا ہی لیگا

إلا أن يشترط المبتاع باب الشروط في البيع حدثنا عبد الله بن مسلمة

مگر جب خریدار شرط کرے باب بیع میں شرطیں کرنے کا بیان ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا

حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة رض أخبرته أن بريرة جاءت

کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے ان سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ بریرہ ان کی پاس آئی

عائشة تستعينها في كتابتها ولم تكن قضت من كتابتها شيئا قالت لها عائشة

کہ روپیہ میں ان سے مدد مانگنے آئی اس نے کچھ ادا نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رض نے کہا

ارجعي إلى أهلك فإن أحبوا أن أقضي عنك كتابتك ويكون ولاؤك لي

اپنے لوگوں پاس جا اگر وہ اس پر راضی ہوں کہ تیری ولاء مجھ کو ملے تو میں تیری کتابت کا روپیہ دیتی

فعلت فذكرت ذلك بريرة إلى أهلها فأبوا وقالوا إن شاءت أن تحتسب عليك فلتفعل

ہوں وہ گئی اور اپنے لوگوں سے کہا انہوں نے نہ مانا کہنے لگے اگر حضرت عائشہ رض خدا کیواسطے تیرے ساتھ سلوک کرتی ہیں تو کریں

ويكون لنا ولاؤك فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها ابتاعي

تیری ولاء ہم لیں گے حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو بریرہ کو مول لے

فأعتقي فإنما الولاء لمن أعتق باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى

پھر آزاد کرے ولاء اسی کو ملیگی جو آزاد کرے باب اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اس جانور کو میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ فلاں مقام

مكان مسمى جاز حدثنا أبو نعيم حدثنا زكرياء قال سمعت عامرا يقول

تک میں اس پر سوار رہونگا تو یہ شرط جائز ہے ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے

حدثني جابر رض أنه كان يسير على جمل له قد أعيا فمر النبي صلى الله عليه وسلم

مجھ سے جابر رض نے بیان کیا وہ ایک اونٹ پر (سفر میں) چلا جاتا تھا اونٹ بالکل تھک گیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ادھر سے گذرے

فضربه فدعا له فسار بسير ليس يسير مثله ثم قال بعنيه بوقية قلت لا

اس کو مارا اور دعا کی وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ ویسا کبھی چلا ہی نہ تھا آپ نے فرمایا جابر ایک اوقیہ چاندی کے بدل یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا نہیں

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا

قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُونَا

انصاری لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں کھجور کے درخت تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں ... محنت

الْمَئُونَةَ وَنَشْرَكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ

جانفشانی تم انصار مہاجرین کی کرنے لگے اچھا ایسا کرو درختوں کی خدمت تم ... ہم میوہ میں شریک رہیں انہوں نے کہا بہت خوب ہم نے سنا اور مان لیا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ

ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ

ابن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کی

أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ

اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور بوئیں جوتیں اور پیداوار کا آدھا حصہ وہ لیں باب نکاح ہوتے وقت مہر میں کوئی

عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ

شرط لگانا اور حضرت عمر رض نے کہا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب شرط پوری کی جائے اور تو جو شرط کرے اس کے پورا کرنے کا تجھ کو حق ہے

وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ

اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے ایک داماد (ابو العاص) کا ذکر کیا اس کی

فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا رشتہ اچھی طرح پورا کیا بات کہی تو سچ وعدہ کیا تو پورا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر رض سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جو شرطیں پوری کرنے کے لائق ہیں وہ شرطیں ہیں جن پر تم نے عورتوں کی شرمگاہ حلال کی ہو

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

باب مزارعۃ میں شرط لگانا ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ

کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے حنظلہ زرقی سے سنا کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا

يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ

وہ کہتے تھے تمام انصاری لوگوں میں ہمارے کھیت زیادہ تھے ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے کبھی ایک جگہ کچھ اگتا دوسری جگہ نہ اگتا

ذِهِ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي

اس لیے مزارعت سے ہم منع کیے گئے لیکن روپے کے بدل کرایہ پر دینا منع نہیں ہوا باب نکاح میں کون سی شرطیں درست نہیں

النِّكَاحِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا

انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا بستی والا جنگل والے کا مال نہ بیچے اور بخش نہ کرو

وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

اور اپنے بھائی (مسلمان) کی بیع پر بیع مت کرو (مت بیچو) اور اپنے بھائی کے پیغام پر (نکاح کا) پیغام مت دو اور کوئی عورت اپنی سوکن کو طلاق نہ دلوائے اس لیے

لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

کہ اسکا حصہ بھی خود لے لیگی ۔ باب حدوں پر جو شرطیں کرنا درست نہیں ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ

بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن

مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رض أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ

مسعود سے انہوں نے ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا ایک گنوار (اسکا نام معلوم نہیں ہوا)

أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کیجئے

فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي

اتنے میں دوسرا فریق (نام نامعلوم) جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا جی ہاں ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کیجئے اور مجھ کو بیان کرنے کی اجازت

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا

دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر وہ کہنے لگا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اسکا نوکر تھا اس نے

فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ

اس کی جورو سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیے تو میں نے سو بکریاں ایک لونڈی اس کی طرف سے فدیہ دیکر چھڑا لیا پھر

فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى

میں نے علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس کے لیے دیس نکالا ہوگا اور اس کی

امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا

جورو سنگسار کی جائیگی آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اللہ کی کتاب کے

بِكِتَابِ اللهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا

موافق فیصلہ کرونگا بکریاں اور لونڈی تو تجھ کو پھیر دی جائیں اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑینگے اور ایک سال کے لیے دیس نکالا

أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ

انیس کل تو اس دوسرے شخص کی جورو پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسکو سنگسار کر صبح کو انیس اسکے پاس گئے اس نے زنا کا اقرار کیا

بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا وہ سنگسار کی گئی ۔ باب مکاتب اگر آزاد ہونے کی شرط پر

إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

بیع پر راضی ہو جائے تو یہ درست ہے ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد

ابن ايمن المكي عن ابيه قال دخلت على عائشة رض قالت دخلت على بريرة

ابن ایمن مکی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رض پاس گیا اُنہوں نے بیان کیا کہ بریرہ رض لونڈی

وهي مكاتبة فقالت يا ام المؤمنين اشتريني فان اهلي يبيعوني فاعتقيني

جو مکاتب تھی اُن کے پاس آئی اور کہنے لگی ام المومنین رض مجھ کو مول لے لو میرے مالک مجھ کو بیچ ڈالینگے پھر مجھ کو آزاد کر دو

قالت نعم قالت ان اهلي لا يبيعوني حتى يشترطوا ولائي قالت لا حاجة لي فيك

اُنہوں نے کہا اچھا بریرہ نے کہا میرے مالک اسوقت تک نہیں بیچنے کے جبتک وہ ولا خود لینے کی شرط نہ کریں حضرت عائشہ رض نے کہا تو مجھ کو تیری حاجت نہیں

فسمع ذلك النبي صلى الله عليه وسلم او بلغه فقال ما شان بريرة فقال اشتريها فاعتقيها

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا یا آپ کو پہونچا آپ نے پوچھا بریرہ کا کیا مقدمہ ہے (انہوں نے بیان کیا) آپ نے فرمایا مول لیکر آزاد کر دے

وليشترطوا ما شاءوا قالت فاشتريتها فاعتقتها واشترط اهلها ولاءها فقال

ان کو جو چاہیں وہ شرطیں لگانے دے حضرت عائشہ رض نے کہا میں نے اسکو مول لیکر آزاد کر دیا اور اسکے مالکوں نے ولا کی شرط (اپنے لیے) کر لی

النبي صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق وان اشترطوا مائة شرط باب الشروط في

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ولا اُسی کو ملے گی جو آزاد کرے وہ سو شرطیں لگائیں تو کیا ہوتا ہے باب طلاق میں شرطیں لگانے

الطلاق وقال ابن المسيب والحسن وعطاء ان بدا بالطلاق او اخر فهو

کا بیان اور سعید بن مسیب رح اور حسن بصری رح اور عطاء بن ابی رباح نے کہا خواہ شرط کو بعد بیان کرے یا پہلے وہ

احق بشرطه حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت

اپنی شرط کے موافق عمل ہوگا ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عدی بن ثابت سے

عن ابي حازم عن ابي هريرة رض قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن

اُنہوں نے ابو حازم سے اُنہوں نے ابوہریرہ رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر کے باہر

التلقي وان يبتاع المهاجر للاعرابي وان تشترط المراة طلاق اختها و

جا کر قافلے سے (جو رسد لا یا ہو) ملنا منع فرمایا اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنا اور کسی عورت کا اپنی بہن کو طلاق لوانے کی شرط لگانا

ان يستام الرجل على سوم اخيه ونهى عن النجش وعن التصرية تابعه

اور اپنے بھائی کے سودا چکانے پر چکانا اور نجش سے بھی منع فرمایا اور جانور کے تھن میں دودھ رکھ چھوڑنے سے محمد بن عرعرہ کے ساتھ

معاذ وعبد الصمد عن شعبة وقال غندر وعبد الرحمن نهي وقال

اس حدیث کو معاذ بن معاذ اور عبد الصمد بن عبدالوارث نے بھی شعبہ سے روایت کیا اور غندر اور عبدالرحمن بن مہدی نے یوں کہا ان باتوں سے منع کیا گیا

آدم نهينا وقال النضر وحجاج بن منهال نهى

اور آدم بن ابی ایاس نے یوں کہا ہم منع کیے گئے اور نضر اور حجاج بن منہال نے یوں کہا منع کیا

تم الجزء العاشر ويتلوه الجزء الحادي عشر ان شاء الله تعالى

دسواں پارہ تمام ہوا اب اللہ تعالے چاہے گیارہواں پارہ شروع ہوتا ہے

فہرست پارہ دہم تیسیر الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح البخاری

صفحہ	مضامین کتاب

تمت